Text Cut With In The Book Only

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_224172
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۲۳ / سوز Accession No. ۶۰۷۵

Author

Title غمنامۂ سوز عشق

This book should be returned on or before the date last marked below.

فہرست مطالب فسانۂ

مطالب	صفحہ	م
پہلا باب - دَرجنیا -	۱	تینتیسواں باب -
دوسرا باب - مخملی لباس -	۱۳	چونتیسواں باب -
تیسرا باب - پلز کا کارخانہ -	۲۷	پینتیسواں باب -
چوتھا باب - ڈچز -	۳۵	چھتیسواں باب -
پانچواں باب - مسٹر لیوین ہیم -	۴۹	سینتیسواں باب -
چھٹا باب - مِس برنٹ -	۵۷	اٹھتیسواں باب -
ساتواں باب - بال - یعنی دعوت اور رقص	۸۰	انتیسواں باب -
آٹھواں باب - کنسرویٹری -	۹۲	چالیسواں باب -
نواں باب - تین ملاقاتی - بلاے ناگہانی -	۱۰۷	اکتالیسواں باب -
دسواں باب - باپ اور بیٹا - اور مختار -	۱۲۰	بیالیسواں باب -
گیارھواں باب - دعوت ہال کے بعد دوسرا دن	۱۲۹	تینتالیسواں باب -
بارھواں باب - باہمی راز و نیاز -	۱۵۲	چوالیسواں باب -
تیرھواں باب - خطرناک جرأت کا کام -	۱۷۴	پینتالیسواں باب -
چودھواں باب - تفکرات و تردد ات -	۱۸۶	چھیالیسواں باب -
پندرھواں باب - ملاقات -	۱۹۹	سینتالیسواں باب -
سولھواں باب - فرانسیسی خواص -	۲۱۵	اڑتالیسواں باب -
سترھواں باب - سزا - ملازمت -	۲۲۲	انتالیسواں باب -
اٹھارھواں باب - ایک اور ملاقات -	۲۳۴	پچاسواں باب -
انیسواں باب - ایفاے وعدہ -	۲۴۲	اکاونواں باب -
بیسواں باب - ڈیوک کی بیٹیاں -	۲۵۴	باونواں باب -
اکیسواں باب - رئیس اعظم اور خواص محل -	۲۶۵	
بائیسواں باب - وخل -	۲۷۴	

تمہید

لفظ ناول اب ایسا اُردو میں غلط ملط ہوگیا ہی کہ شرح کا محتاج نہین تاہم اگر انگریزی
ت کے بموجب کسی قدر اُسکی نسبت بیان کیا جائے تو لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ایک
احبِ لغت اِسکے معنی یہ لکھتے ہین۔
جدید۔ نورس۔ پہلے نہ سُنا ہوا نہ جانا ہوا۔ غیر معمولی۔ عجیب وغریب۔ ساختہ بندش
بادی مضمون نثر۔ قصہ۔ کہانی۔ داستان۔ نقل۔ افسانہ۔ حکایت۔ کیفیت حقیقت
ڑا۔ طومار۔
ر ناول کا مقابلہ مضامین تحریری یا اقوال یا روایات یا نظم ناٹک اور بتہ سے
ئے تو صاف ظاہر ہوگا کہ آخر الذکر کا اثر بنی آدم کے مذاق اور ہمدردی پر ہوتا ہی۔
ل الذکر مضامین فریب آمیز اور اُن لوگون کے حالات سے جنکا ذکر اُسمین بیان
لچسپ معلوم ہوتا ہی۔
ہ وہ لفظ ہی جو ایسی تصنیفات سے متعلق کیا جاتا ہی جو حکایہ نہ کہانی سے زیادہ تر
اور دقیق تر ہین۔ ناول مین حادثات اور سوانح اور اطوار نہ جدید کا تذکرہ
ع واقسام کے اشخاص کی سیرت اور خصلت اور اُنکے چہ وعادات اُسمین
ئے ہین۔
ہم طرزی کی طرح ناول بھی دو قسم کا ہوتا ہی ایک وہ ہی جسمین ناٹک کی طرح وہ وہ شکال
ا بیان کیجاتی ہین جنسے حضرت انسان کی خفیف خفیف بیان اور ادنی ادنی خطا ئین
ے اور افعال اور کردار اور حماقتین ظاہر ہوتی ہین دوم وہ ہی جسمین ناٹک کی طرح
ن کے جذبے اور آلام واوہام اور مصائب ونوائب کے اس طرز سے تحریر
لتے ہین کہ ناظرین وسامعین کے دِل مین انتہا اور رحم اور غصہ اور خطرہ۔

غم اور خوف پیدا ہوتا ہی - یہ قسم قسم اول کے بالکل بالعکس ہی -

یہ کتاب ایک ناول کا ترجمہ ہی جسکا نام سیمسٹرس ہی اور یہ ناول دوسری قسم سے متعلق ہی - مسٹر جی ڈبلیو ایم رینالڈز نے جنکی رنگین نویسی جادو نگاری سحر کاری عالیدماغی خیالات کی پاکیزگی اور بلند پروازی مشارق و مغارب عالم مین مشہور و معروف ہی اور جنکے فضل و کمال کا فن انشا مین ڈنکا بج رہا ہی ایک خاص مطلب سے اِس داستان غم تضمین اور نالۂ حزین کو لکھا تھا اور وہ مطلب یہ تھا کہ انگلینڈ مین تیس ہزار سے زیادہ غمزدہ اور محنت کش کنواریان تھین جنکو بسا اوقات صرف سلائی پر منحصر تھی - مزدوری اسقدر قلیل تھی اور تعین اُجرت کا طریقہ ایسا ذلیل تھا جس سے وہ نورسان نارسا اور جامہ دوزان پارسا یا تو اپنا تقوی توڑنے و ضو شکستہ کرنے کو مجبور ہو جاتی تھین یا خودکشی کرتی تھین یا بیت المحنت کو بھیجی جاتی تھین دردمند مصنف نے جب یہ مرقعۂ عبرت جسکی تصویرون سے نفیر بیکسی اور آہ آتش بار نکلتی ہی کھولا اور اُس افسانۂ یاسی و حرمان مین شربت سم آمیز گھولا تو اسکو خیاط یا انگلستان کے سفید غلام سے موسوم کیا تاکہ نام کے دیکھتے ہی کتاب کے مضامین و مطالب بادی النظر مین جالی ہون - سب جانتے ہین کہ انگلستان کیا بلکہ کل ممالک محروسہ و مفتوحۂ سرکار انگلشیہ برہ فروشی قطعًا ممنوع اور ناجائز قرار دی گئی ہی - اسلیے جب رحیم النفس مصنف نے "مین سفید غلام پیدا کیا جسکا یہ مطلب تھا کہ تمام زن و مرد باشندگان لندن جو نادار محتاج ہین اور باوجودیکہ محنت کر سکتے ہین مگر محنت بھی اُنکو نہین ملتی - تب اعلی و مکروہ مگر رحم آور نام کی طرف متوجہ ہو کر اُنکی سفارش مین اُنکے ممد و معاون ہوے اور واضعان قانون جنکے ہاتھ مین زمام سلطنت ہی - اور جو ممالک متحدہ مین سیاہ سفید کر کا اپنا حق سمجھتے ہین - فقرا - غربا - و مساکین کی حالت زار پر مجبوری اِنکو رحم کرنا پڑا اور وہ اُنکے آذوقہ اور رازم کی تدابیر مناسب عمل مین لائے - ستمدیدہ محتاجون کی مزد بڑھائی گئی اور مصنف عالی ہمت اپنے ارادے مین کامیاب ہوا -

اِس ملک مین بھی قصص اور افسانے اکثر لکھے جاتے ہین اور فی زمانہ طبائع کا میلان اور رجحان ایسی تصنیفات اور تالیفات کی طرف زیادہ ہی بعض بعض قصہ نویس بزعم خود انگریزی چربا اُتارتے ہین اور بھدی اور ناموزون تمثیلات اور عبارت مین ایک خاص طرز پیدا کرنے سے پیرایۂ تحریر انگریزی کی تقلید کرتے ہین لیکن جب تک زیادہ نہین تو دس بیس ہی انگریزی ناول نظر سے نہ گذرے ہون اور اُنکے مطالب فی الذہن نہ کر لیے گئے ہون۔ ممکن ہی نہین کہ چربا اُتر سکے۔ بہرحال جسکا جیسا خیال ہو ہو۔ اُردو زبان کی وسعت اور ترقی کے لیئے ہمارے مالک مطبع اودھ اخبار منشی نول کشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ نے جو جو سامان بہم پہونچایا ہی اور جو کچھ کہ کر دکھایا ہی وہ اظہر من الشمس ہی کیسی کیسی کتابین ہر زبان کی اور کیسے کیسے ترجمے ہر فن اور علم کے اِس عالیجاہ کارخانۂ اودھ اخبار مین جو ہندوستان مین اپنا خود ہی نظیر ہی ہر ماہ اور ہر سال شایع ہوتے ہین اُنسے کوئی اپنی آنکھ بند نہین کر سکتا۔ یہ ترجمہ بھی جناب ممدوح الوصف کے ایما اور تحریک سے ہوا ہی۔ اور ہمکو قوی امید ہی کہ عموماً پسند خواص و عوام ہوگا کیونکہ ہندی ناول نویسون کا مدار اور ماحصل مکالمہ پر زیادہ تر ہی اور سچ بھی یہ ہی کہ جب سوالات شایستہ کے جوابات برجستہ ملتے ہین یا مخاطب کے مقابل مین متکلم اپنی سرگذشت یا کسی واقعہ کا بیان کرتا ہی اُسی مین لطف کلام ہی لیکن یہ لطف کلام طعام بے نمک ہی جب تک اُسمین متکلم یا مخاطب کے حرکات و سکنات اُسکا انداز گفتگو اور طرز بیان۔ اُسکے چہرے کی رنگت کا تغیر و تبدل۔ اُسکے خم ابرو یا نگاہ جاد[illegible]
اُسکی حیرت یا حسرت۔ اُسکی فرحت۔ یا مسرت۔ اُسکے آلام و اوہام۔ اُسکی پریشا[illegible]
اُسکا شرم و حجاب۔ اُسکا غم و غصہ۔ اُسکے فراق یا وصل کی حالت۔ اور اسی[illegible]
اُسکی ہر ایک ادا کو جسکا جب جیسا موقع ہو قیافہ شناس اور چتون پہچا[illegible]
اپنی جانب سے اِس طور پر بیان نہین کرتا۔ گویا اُسوقت وہ خود وہان[illegible]
یہ سب خوبیان اگر ہین تو انگریزی ناولون مین ہین اور انھین خوبیو[illegible]

زیب و زینت ہی انھین باتون سے انگریزی ناول دلچسپ اور دلفریب ہین اور پھر جن جن اشخاص کا بیان ہوتا ہی جب وہ اپنے اپنے موقع پر یکے بعد دیگرے ناظرین کے روبرو لائے جاتے ہین اُنکے خصائل اور شمائل پر مصنف کی معلومات اور خیالات کی تمہیدین مکالمہ مین جان ہی تو ڈال دیتی ہین - اِس ناول مین یہ سب باتین موجود ہین اور رینالڈز کے عمدہ ترین ناولون مین سے یہ ایک ناول ہی -

کسی کی مادری زبان کی سلاست و نفاست اور بیان کی فصاحت و بلاغت مصطلحات و استعارات تشبیہات و صنایع و بدایع دوسری زبان مین اصل کی سی خوبی پیدا نہین کر سکتے مگر اجنبی خیالون اور پردیسی مثالون کو علم انشا کی ترقی کے لیئے اپنی بندشون اور ایجادون مین لوگ شامل کرتے چلے آئے ہین اور دوسرون کے ڈھنگ کو اپنے رنگ پر انشا پردا لائے ہین - اِس کتاب کے ترجمہ مین میرا اصول اس اصول عام کے بدرجہا خلاف رہا ہی مین نے بجنسہ اُسکے الفاظ کو اپنے الفاظ مین لکھدیا ہی اور شاذ و نادر ایک آدھ لفظ اپنی طرف سے ایزاد کیا ہی تاکہ ہمارے ہندی ناول نویس جانین کہ انگریزی مین کیسے کیسے رنگین نویس ہین کہ اگر اُنکو خدائے سخن کہین تو بھی غیر واجب نہین ہی -

پنڈت بشمبھر ناتھ صاحب منصرم عدالت

فیض آباد

ناول سوزن عشق

ترجمہ سیمسٹرس مصنفہ رینالڈز صاحب

پہلا باب

(ورجینیا)

لندن مین میوسٹاک اسٹریٹ ایک تنگ و تاریک کوچہ نا فذہ ایسے مقام پر ہو جسکے ایک جانب لب دریا اور دوسری طرف کوونٹ گارڈن کی منڈی ہو۔ ادھر دن اور پیشہ ورون کی دوا دوش شور و غل ہو۔ اُدھر دکانداروں اور خریداروں کی دوڑ دھوپ اور بھیڑ بھاڑ ہو۔ اِس کوچے کا نقشہ ناظرین اپنے خیال مین اس طرح پر کھینچ سکتے ہین کہ اسکو ایک تیرہ و تار لمبی خندق سمجھ لین اور فرض کرلین کہ ایک جانب تیز رو سیلاب کا تلاطم اور دوسری جانب جھیل ہو۔ یہ محلہ کیا ہو ایک اندھیری کھائی ہو جسکے ایک کنارے کے قریب قریب پانی بہ رہا ہو اور دوسری سمت کوونٹ گارڈن ہو۔ اِس باغ و جھیل سے اسواسطے نسبت دی ہو کہ جیسا جھیل مین پانی کے بڑھاؤ اور چڑھاؤ سے زور و شور رہتا ہو ویسا ہی کوونٹ گارڈن کے باغ کی منڈی مین کثرت سے آدمیون کا ہجوم رہتا ہو۔ اِس کثیف اور غلیظ اور اندھیرے اور تنگ کوچے مین گاڑیان نہین جا سکتین لیکن وہان کے باشندون کے کان تک آدمیون کی بندھی اور ایک مین ملی ہوئی آوازین

البتہ جاتی ہین۔ گاڑیون اور مرکبون کی کھڑکھڑاہٹ اور گھڑگھڑاہٹ پہونچتی ہی اور انکی گونج مین کچھ خلل نہین پڑتا۔ علاوہ اسکے چونکہ اس گلی مین پیدل چلنے والے بھی معدودے چند ہی جاتے آتے ہین اسلیے اُنکی آہٹ بھی کبھی اسقدر زیادہ نہین سُنائی دیتی جتنی بھیڑ بھاڑ کے راستون مین مختلف قسم کی چال چلنے والون کی رفتار کی آواز سننے مین آتی ہی۔

ٹیوسناک اسٹریٹ مین دُکانین بھی چند ہی ہین اور کوئی ایسی نہین جسکی عظمت باسباب ظاہر نظر آئے۔ اگر حجام۔ تیلی۔ گندھی۔ تصویر فروش۔ بھیس بدل کے تماشا کرنے والون کے لباس فروش اور جن شراب بیچنے والون کی دُکانون کو بڑا کہہ سکتے ہین تو یہی بڑی دُکانین ہین۔ مکانات باشندون کے بنوائے ہوئے اور انھین کی ملکیت ہین وہ خود بھی انھین رہتے ہین اور کرایہ دار بھی بستے ہین۔ ان لوگون کے نام پیتل کی چھوٹی چھوٹی تختیون پر جو دروازے پر آویزان ہین کندہ ہین۔ ہر تختی کے پاس ایک ایک گھنٹی بھی لٹکتی ہی اور اس سے یہ مطلب ہی کہ اگر کسی کو کسی کی ملاقات منظور ہوتی ہی تو وہ اُسکے نام کی قریب والی گھنٹی کو بجاتا ہی اور اس ذریعہ سے اُسکو باہر بلاتا ہی۔ ان مکانون مین سے بعض مین شریف ہی رہتے ہین مگر بعض کو ایسی عورتین کرایہ پر لیے ہوے ہین جنکی عفت و عصمت اور جنکا ننگ و ناموس ہرگز ہرگز اُس حلف کے مقابل نہ ٹھہرے گا جسکو قیصر روم نے خود اپنی شہنشاہ بیگم کے لیے مین بجد ہوکر اصرار کیا تھا۔

اب ہم اپنے ناظرین کو ایک سب سے چھوٹی کوٹھری اور ایک سب سے تاریک اور ناپاک مکان کے بالاخانے پر جو اسی محلے مین ہی لے جاتے ہین۔ مگر یہ چھوارڑے کے طرف کی کوٹھری ایسی احتیاط سے صاف و شستہ اور پاک و رفتہ ہی جہان تک کسی عورت کے مزاج کی صفائی اور نفاست اور تمیز داری صاف رکھ سکتی ہی۔ لیکن افلاس اور تنگی اُسکے در و دیوار سے برس رہی ہی۔ اسکے مکین کی یہ حالت تھی کہ ادنیٰ

چیز کے لئے ترستا تھا

ایک [illegible]

ٹوٹی سی [illegible] ٹوٹ [illegible] کھا دی لیہ سلد کسا کے [illegible] لیا تھا

شمعدان

معمول تھا۔ [illegible] کسی [illegible] گئی وجود [illegible]

دیوار

وہ [illegible] صد نقل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

پہ

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

الماری

چوکھٹ

[illegible]

تر [illegible]

خط

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُسکے رخسارون پر بنی رہتی۔ شباب کے زور بلوغ کی قوت قوائے جسمانی کی صحت نے اُسکے قدرتی بھرے بھرے رخسارون کے گداز کو قایم رکھا تھا۔ پس یہ امر بدیہی تھا کہ اگر کوئی اس غریب بیکس اور بے بس یتیم حلیم الطبع سلیم المزاج لڑکی کو اِسی وقت یا کچھ روز بعد مگر جلد اِس پریشانی اور اضطرار کی زار و نزار حالت سے جسمین ہم اسکو پاتے ہین نجات دیتا۔ اِس مصیبت کے چرخے سے ہمین ہر وقت اندھیرے اُجالے دیر سویر وہ محنت کر کے زندگی کے دِن بھرتی تھی اُٹھا لیجاتا اور بیرونجات مین کسی ایسے مقام پر پہونچا دیتا جہان وہ قوت بخش اور مفرح ہوا مین تفریحًا چل پھر کے دَم لیتی۔ سرسبز و شاداب کھیتون کی سیر کرتی اور جیسی نازک تھی ویسے ہی نازک نازک پھولون کو توڑتی اور جیسی اُسکی باریک اور خوش آواز تھی ویسے ہی خوش نوا طیور کی نغمہ سنجی اور ترانہ ریزی سُنتی۔ اے کاش اگر یہ سب اُسکے واسطے ہوتا۔ کیونکہ یہی عین وقت تھا کہ یہ سب کچھ اسکے واسطے کیا جا سکتا تھا تب تو ضرور اِسکے زرد رخسار اپنی رنگت بدل کے گل رُخسار ہو جاتے اور سوسن کی پاکیزگی سے جو پہلے ہی اُنپر موجود تھی مِل جاتے۔

لیکن کمال افسوس اور نہایت حسرت کا مقام ہو کہ کوئی توقع اور کسی طرح کی اُمید نہین ہو کہ ایسی راحت انگیز اور مسرت خیز تبدیلی اِس بدنصیب دُرِ جنیا کی پر ملال حالت مین واقع ہو۔ کوئی توقع نہین۔ کوئی امید نہین۔ اور اب ہم دیکھتے ہین کہ رات بہت زیادہ آئی ہو۔ جاڑے کی لمبی رات ہو۔ اور وہ محنت مین مصروف ہو صرف ایک شمع جھلملا جھلملا کے جل رہی ہو۔ اور اِسکی روشنی مین اُس کام کے انجام مین جو اسوقت اُسکے پاس ہو محنت کر رہی ہو۔ کوونٹ گارڈن سینٹ پال گرجا کے گھنٹہ گھر کی گھڑی مین ایک بجا ہو۔ رات کے بارہ پر ایک صبح کا ایک۔ اور اب بھی یہ محتاج غریب لڑکی اپنے پھٹے پُرانے بستر پہ جانے کے لیے اپنی جگہ سے نہین ہلتی۔ باوجودیکہ تکان اور تھکاوٹ سے گری پڑتی ہو۔ کنپٹیان تو درد رہے

دمک رہی ہین۔ کمر مین شدت سے درد ہو رہا ہی۔ انگلیان اینٹھی جاتی ہین۔ بند بند اکڑ گیا ہی۔ چھتون پر دلدار برف کی نہین حجرے کے دریچے سے جمی ہوئی نظر آتی ہین۔ چاند ایسی تاب سے چمک رہا ہی کہ اُسکی پاکیزگی اور صفائی برف کی طرح ٹھنڈھی ہی۔ لیکن تاہم یہ کنپا دینے اور کاٹنے والا جاڑا اُسپر اثر نہین کرتا۔ تپ کی سی تحریک خون مین سنسناتی ہی اور اِسی سبب سے ایک غیر معمولی گرمی بدن مین قایم ہی اسلیے تمام اپنی جسمانی طاقتون سے نہایت کوشش کے ساتھ وہ کام لے رہی ہی۔ گویا جاپک بھی لگا رہی ہی اور مہمیز بھی چبھا رہی ہی۔ جب تک وہ کام ختم نہ ہوگا جسمین وہ مصروف ہی اُسکو اپنے بستر پر جانے کی جرأت نہین ہوتی۔

اگر پانچ ہی منٹ توقف کرتی۔ ذرا اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی۔ ذرا انگڑائی لیتی۔ ذرہ اس حجرے مین گو وہ کتنا ہی تنگ تھا اِدھر اُدھر ٹہلتی تو اسکو کسی قدر خوشی ہوتی۔ مگر کیسا توقف اور کہان کی انگڑائی۔ وہ بخوبی جانتی ہی کہ جہان اُسنے شدت کی محنت سے تھکی ہوئی طاقتون کے مدوجزر کو جو اُسکو اُسوقت کام مین لگائے ہوے تھین روکا تو سب جسمانی اور دماغی طاقتین دفعتًا بالکل مفلوج اور بیکار ہو جائینگی۔ اُسکی حالت ایک اصیل اور نسیل گھوڑے سے مشابہ تھی جو اپنے مالک کی رفع ضرورت کے لیے یہان تک بگٹٹ دوڑنا گوارا کرتا ہی کہ مر بھی جاے تو پروا نہ ہو اور جو اپنی لاش کو مصنوعی طاقت یعنی قواعد علم جر ثقیل سے بنی ہوئی جسمانی طاقت کے بھروسہ پر حرکت دیتا ہی اور اپنی اصلی طاقتون کا انحطاط زندہ درگور ہو کر دیکھتا ہی اور ہر وقت تیار رہتا ہی کہ جب ٹھوکر کھائی یا سوار نے اچانک روکنے کا قصد کیا تو گرا اور مرا۔

پس اپنے خیالات اور اپنے کام کی نوعیت سے واقف ہو کر اور یہ سوچ کے کہ منٹ بھر کا توقف کمال درماندگی اور بیکار ہو جانے کا باعث ہوگا دَرِ جینا دم نہین لیتی اور بدل و جان اپنی طاقت اور سکت بھر محنت شاقہ مین مصروف ہی۔

یہ ماشک کہ چند ہی گھنٹون کے بعد اس محنت کا اثر اسکی سالہا سال کی صدمہ پہونچی ہوئی جسمانی اور دماغی قوتون پر بہت کچھ پیدا ہوا خیال کرنے کی بات ہی کہ صبح کے پانچ بجے سے اسنے کام شروع کیا تھا اور اب دوسرے دن کی صبح کا ایک بجا ہی۔ یہ برابر بیس گھنٹہ کی لگاتار محنت ہوئی کہ اس عرصہ مین صرف دو مرتبہ دس دس منٹ کا کھانے کے لیے وقفہ ہوا ہی جب اس محتاج لڑکی نے کام چھوڑا ہی۔

لیکن یہ بات کیونکر ہوئی کہ اسکو یعنی اس مفلس اور نہید ست جوان لڑکی کو جسکے پاس معصومیت اور پیارے پیارے غمزدہ چہرے کے سوا کچھ نہ تھا جو اسکا ضامن ہوتا۔ یہ بات کیونکر ہوئی کہ ایک عمدہ گران بہا مخمل لباس تیار کرنے کے لیے اسکو سپرد کیا گیا۔ کیونکہ وہ یہی کام تھا جسکے تمام کرنے مین حتی الامکان وہ تمام اپنی جسمانی اور دماغی قوتون کو ایک جگہ جمع کرکے صرف کرتی تھی۔ لیکن صرف منٹ بھر ٹھہر دینا کہ ہم اس مال کی مقدار اور قیمت کو جانچ لین جو ایک یتیم لاوارث لڑکی کو جسکا سپرد ہوی مال ومتاع تھا وہ اسی تنگ و تاریک بے رونق حجرے کی چاردیواری کے اندر تھا صرف اسکے اعتبار پر سپرد کیا گیا تھا۔

پہلے تو نہایت عمدہ اور دبیز اٹھارہ گز مخمل دس روپیہ گز کی جسکی قیمت ایک سو اسی روپیہ ہوئی۔ پھر اسی قدر ریشمی استر کا کپڑا بیس قیمت دو روپیہ گز کا جسکی قیمت چھتیس روپیہ ہوئی۔ پھر نہایت عمدہ سفید ململ کا تھان آگے پیچھے اور آستینون کی زیب و زینت کے لیے جسکے دام ایک سو پچاس روپیہ سے ایک آدمی بھی کم نہ تھے اب تینون رقمون مخمل اور ریشمی استر اور ململ کی قیمت جوڑنے سے تین سو ستر روپیہ ہوے یعنی قریب چار سو روپیہ کے اور یہ سب اسباب اس افلاس کی ماری لڑکی کے سپرد ہوا تھا حالانکہ بہ اعتبار اسکے مداخل و مخارج کے لتہ ان کا کوئی فیاض سے فیاض دلال بھی دس روپیہ تک اسکا اعتبار نہ کرتا۔

لیکن قبل اِس بیان کے کہ کس طور پر یہ گران قیمت لفیس اور عمدہ لباس وُرجینیا مائڈنٹ کے اعتبار پر اُسکو دیا گیا۔ یہی اُس جوان سینے والی کا پورا نام ہی۔ ہم چاہتے ہین بلکہ ہمکو لازم ہی کہ ہم اُسکو دیکھتے جائین آیا کب تک وہ اِس کام کو کیے جاے گی اور کب پورا کرکے اُٹھے گی۔ ہم دیکھتے ہین کہ کل کی سی صحت اور تندرستی سے وہ سُوئی سے کام لیتی ہی۔ اور تپ کی سی تحریک اُسکی مصنوعی طاقت کو قائم رکھکر بڑھا رہی ہی۔ اِسکے زرد رُخسارون پر مدقوق کے چہرے کی زردی کی سی دہک آہستہ آہستہ پھیلتی جاتی ہی اور دم کی آمد و رفت جلد جلد اور کم کم ہی اور جون جون بجلی کی طرح رگون مین خون دوڑتا ہی سنسناہٹ پیدا ہوتی ہی۔ گھنٹہ پھر بجا ہی۔ اب دو بجے ہین۔ دوپہر رات پر دو صبح کے دو۔ اور اِس بن بیاہی لڑکی کے چہرے پر تبسم سا معلوم ہوتا ہی۔ اِس تبسم مین اطمینان ملا ہی۔ اِس تبسم مین خوشی کا سامنا ہی کیونکہ وہ سوچ رہی ہی کہ اب آدھ گھنٹہ اور باقی ہی اور کام کا خاتمہ ہی۔

اب ہر رگ و پے مین شدت سے تشنج ہی اور وُرجینیا اپنی قدرت اور اپنے اختیار بھر اُنکو کھینچ کھینچ اور تان تان کے کام مین مصروف ہی آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہی چند لحظہ تک وہ پپوٹون کو جبراً بند کر لیتی ہی اور جب کھولتی ہی تو معلوم ہوتا ہی کہ کنجی کنجی پتلیون مین پھر پرسنور طاقت آگئی ہی۔ چکر آتے ہین دوران سر ہوتا ہی اور پھر وہ لحظہ بھر ٹیکتی ہوئی اور ٹیس مارتی ہوئی پیشانی کو دونون ہاتھون سے دباتی ہی اور ٹیس اور تپک موقوف ہو جاتی ہی مگر تھکاوٹ کی انتہا نہین تمام جسمانی طاقتین طاق ہین تمام دماغی قوتین مجہول اور معطل ہین۔ وہ اپنی ذات کو بھی پہچاننے کے ناقابل ہی اور نہین جانتی کہ مین کون ہون اور کہان ہون۔ جلدی اور گھبراہٹ کے بس مین ہو گئی ہی اور دماغ سُن ہو گیا ہی تاہم سُوئی ہاتھ سے نہین چھوٹتی اور آپ سے آپ کام دینے والی کل کی طرح چلی جاتی ہی۔ اب ضرورت ہی کہ گلگیر سے گل تراش دیا جاتا۔ مگر اُسکو اِسکی بھی

پروانہین - شمع رفتہ رفتہ دھندلی جلتی ہو او
تاہم سوئی ہو اور وہ ہو اور ایسی صفائی کی
اب صرف جسمانی طاقت سے کام ہو رہا
مگر دیکھتے ہی دیکھتے وہ بیخوابی اور
چونک پڑی کیونکہ محنت کا اور کام کا اختتا
نیچے گر پڑا اور وہ اپنے منتشر حواس کو جمع کر
اُسی کرسی پر تکیہ لگائے رہی - قوت بھ
گھنٹون تک غیر معمولی طور پر ایک ہی سم
اذیت کوشی کی ابتدا محسوس ہوتی تھی -
بچہ کے رگون مین دوڑتا ہوا باہر نکلتا ہو
قوتین نکلتی جاتی ہین - ضعف اور ماندگی
گھلا دینے اور جسم ہلا دینے والی انتہا کی
بیٹھے اندیشہ ہو کہ نیند کے غلبہ سے کہین
محال اور پہاڑ معلوم ہوتا تھا - لیکن کب
پھیلا دیا اور اسکے بعد جلد جلد کپڑے اُ
مزدوری کی ماری زرجینا اپنے مفل
لیٹ گئی -

چند منٹ بھی گذرنے نہ پائے
خیالات ترتیب سے رکھنے والی قو
وہ اپنا رنگ بدل کے گلابی ہو جا
اسواسطے ہو کہ وہ رنگ برنگ کی

ہ ۔ وہ جنیا خواب مین دیکھتی ہو کہ کسی نہایت خوش آیند
ن ہو ۔ طرح طرح کے پھولون کی بیلون کے نیچے اور
چمن مین سیر کر رہی ہو ۔ ہر طرف پھول ہی پھول نظر آتے ہین
ہرندی کے بہنے کی سریلی آواز چلی آتی ہو ۔ ادھر مرغان
سہ لطف مین ہین ۔ قوت حسی حاصل ہو ۔ قدرت کی
ی آوازی سے روح وجد مین آکر جھوم رہی ہو ۔ پھولون
جاتی ہو ۔ میٹھے میٹھے خوش ذائقہ اور لذیذ میوون کے
تے ہین ۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ وہ اسی کا باغ ہو اور
یہ فردوس ہو اور وہ خود اسکی حور ہو ۔ نشۂ مسرت اور
رفتہ رفتہ اسکو اپنے غم والم کے دن یاد آتے ہین
تے ہین ۔ اور جب وہ اپنی اس حالت سے اپنے
تماش بشاش ہو جاتی ہو اور سوچتی ہو کہ یہ عالم الغیب کی
لدہ یعنی تنگ و تاریک جگہ سے ایسے مقام پر
سبزہ اور پھولون کی بہار اور میوہ جات کا انبار
ن ہو اور جہان کا چمن مثل گلزار جنان ہو ۔
کو نہایت سخت جاڑا معلوم ہوتا ہو گویا کسی نے اسکو
ل اینٹھ کے رکھدیا ہو اور وہ تھر تھر کانپتی ہو ۔ اس
غم کا سایہ پڑتا جاتا ہو ۔ رفتہ رفتہ تیرگی چھائی
رخوبصورتی میوہ دار اور گلزار ہمیشہ بہار کی
بادلون مین چھپ جاتی ہو ۔ قدرت کی نغمہ طرازی
موشی سنسان ہو گیا عالم ہو سب سنسان پڑا ہو

اور اس طلسم انگیز خواب کی بقیہ علامتین جلد جلد نظر سے اوجھل ہوئی جاتی ہین اور آخرکار بالکل غائب ہو جاتی ہین۔

اس حیرت انگیز تماشے کو وَرجینیا عالم رویا مین دیکھکر خوب روئی اور قریب تھا کہ چیخ منھ سے نکل جائے۔ غرضکہ اضطراب اور حیرت مین گھبراکے اُٹھ بیٹھی۔ خواب کا اثر ہنوز اسپر باقی تھا اور اسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ وہ کہان ہی۔ لیکن چند منٹ مین اسکے خیالات مناسب مناسب مقامات پر قرار پا گئے تب اسنے نہایت رنج اور افسردگی سے جانا کہ جیسا اسکے خواب کا باغ گرم اور خوش آیند پھولون سے مہکتا میوون سے چمکتا تھا ویسا ہی یہ عالم بیداری کا اسکا حجرہ اسکے بالکل برعکس ہی اور غم فزا اور روح فرسا مقام ہی۔

دوسرا باب

(مخملی لباس)

جون ہی وَرجینیا اپنے پرانے بچھونے سے اُٹھی کہ سینٹ پال کے گرجا کے گھنٹہ گھر سے ٹھنا ٹھن سات بجے۔ دریچہ کے نیچے کا لنس پر اسقدر برف جم گئی تھی کہ اسکے چھوٹے چھوٹے شیشون کی آخری قطار چھپ گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قدرت نے دبیز گاچھ کا پردہ اسپر ڈال دیا ہی۔ کمرے مین شدت سے سرد ہوا بھری تھی اور دریچہ اور دروازے کی راہ سے جسکا پٹ اچھی طرح سے بند نہین ہوتا تھا برف کے غیر محسوس ذرے اندر آکر بتر کی طرح چھیدتے تھے۔ آفتابہ مین پانی جم گیا تھا۔ اور جب یہ بیچاری سانس لیتی تھی تو ہر سانس مین جو اسکے منھ سے حسین ہاتھی دانت کا دروازہ اور گلاب کا آستانہ نصب تھا باہر نکلی تھی تو منجمد ہو جاتی تھی۔

پس جب سردی کا یہ حال تھا تو عجب نہین کہ خارا شگاف

برودت سے پتلے چہرے کمل سے چھین چھین کے ورجینیا مارڈنٹ کے منہ استخوان تک سرایت کرگئی ہو اور وہ سوتی ہی رہگئی ہو۔ آخر کار سردی سے اکڑتی اور کانپتی وہ اپنے بستر سے اٹھی حالانکہ باوجود اسقدر سردی کے اسکا دل چاہتا تھا کہ تھوڑی دیر اور وہ اسپر لیٹی رہے اور کسلمند اعضا کو بھی اور آرام دے کیونکہ بمقابلہ ساڑھے گیارہ گھنٹے کی علی الاتصال محنت کے صرف ساڑھے چار گھنٹے کا آرام۔ آرام نہین کہلاتا۔ بان نقل عیش اسکو ضرور کہہ سکتے ہین لیکن اب اسقدر فرصت نہین کہ منٹ بھر بھی یہ لڑکی بستر پر رہ سکے کیونکہ سات بج گئے ہین اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ سوتے وقت وہ یہ خیال کرکے لیٹی تھی کہ سات بجے ضرور ہی جاگنا ہے۔

اب کیا کرے منہ دھونا ضرور ہی۔ گھڑے مین پانی جم کے برف ہوگیا ہی مجبور اپنے ہاتھ سے برف توڑ رہی ہی۔ دونون نازک نازک ہاتھ سردی سے نیلے ہوگئے ہین انت کٹکٹاتے ہین۔ اور یہ بدنصیب ہمت ہاری ہوئی لڑکی زار زار روتی ہی اور سوچتی ہی ہائے کیسی سختی ہی کیسی بدبختی ہی۔ اسقدر محنت شاقہ اور اسقدر کم آرام۔ اسقدر سخت محنت جس سے بدن مین سکت باقی نہین رہی ہی طبیعت گرمی جاتی ہی اور پھر ایسی حالت مین کٹھنا کہ تمام جسم شل ہو رہا ہی جوڑ جوڑ اکڑا ہوا ہی۔ بند بند مین درد پیدا ہی ہائے یہ سختی نہین تو پھر کیا ہی۔

لیکن اپنے اداس اور پیارے پیارے چہرے سے موتیون کے مانند آنسو پونچھ کے ورجینیا نے پھر ہمت باندھی اور معمولی کنگھی چوٹی مین مصروف ہوئی۔ پانی کی یخ ٹھنڈھک سے اسکے رخسارون کی گئی ہوئی رنگت پھر آئی اور آنسوؤنکے دریا مین ہونے سے اسکی آنکھون کا بوجھ کم ہوگیا۔ خلاصہ یہ کہ جب وہ کپڑے پہن کے تیار ہوئی شباب کی اصلی تازگی نے جسمانی صحت کی قوت سے مدد پاکر ماندگی اور سستی کو جو بظاہر محسوس ہوتی تھی زایل کردیا۔ گو اب بھی کسی قدر تکان باقی تھا مگر تاہم وہ متعجب تھی

کہ اُس گرانی اور انحلال کے مقابل مین کیونکر اسقدر کم ہوگیا کہ معلوم ہی نہین ہوتا۔

کپڑے بدلنے کے بعد وَرجینیا نے برتن اور کھانا رکھنے کی الماری کھولی اور ناشتہ شکنی کے لیے کم خرچ کھانا نکالا۔ ایک چٹکی چاء کی مٹی کی ہنڈیا مین چھوڑی۔ دروازہ کھولا آہستہ آہستہ سیڑھیون کے نیچے اتری اور باورچی خانے مین گرم پانی لینے گئی۔ یہان ایک میلی کچیلی پھوہڑ لڑکی سے جو وہان نوکر تھی اُسنے دریافت کیا کہ "بی بی جنکیسن کی آج کیسی طبیعت ہے" اور جو جواب اُس چھوکری نے بے پروائی سے مگر بلا آمیزش بے ادبی کے دیا اِسکا یہ مطلب تھا کہ جس عورت کی نسبت دریافت کیا گیا تھا وہ رات کو آرام سے سوئی اور کسیقدر اچھی ہے۔

اپنی پیاری پیاری بھولی بھولی ہمدرد کی مہین آواز سے وَرجینیا نے یہ سوال کیا۔

وَرجینیا "شاید تم جین اب اُنکے لیے حاضری لیجانے کو ہو"

چھوکری نے گردن ہلاکے ہان کہا۔ اور وَرجینیا نے پھر کہا۔

وَرجینیا "تو مہربانی سے بی بی جنکیسن سے کہدینا کہ لباس تیار ہے اور مین ایک دس منٹ مین خود اُنکے پاس آتی ہون"

خادمہ۔ (تعجب اور شوق سے اُسکی طرف دیکھکر) "اور مس تم کہتی کیا ہو۔ کیا تمنے وہ مخملی سایہ جو پرسون رات سے تم سیتی تھین سب سی ڈالا"

وَرجینیا "ہان۔ کبھی کا۔ آج صبح کے ڈھائی بجے مین نے اُسکو تمام کیا"

یہ جواب دیتی ہوئی جب وہ باورچی خانے کے دروازے پر ذرا ٹھہر گئی تھی وَرجینیا کے لبون کو اطمینان کے ملے ہوئے تبسم سے حرکت تھی۔

جین "اور کیا تم تھکی نہین ہو"

اِس سوال کے وقت خادمہ کے چہرے سے ہمدردی اور تعجب پایا جاتا

حالانکہ اسکی خلقی سرد مہری اور طبع زاد کینہ وری ہمدردی کو کبھی ظاہر ہونے نہین دیتی تھی - پھر ایک قسم کی منحوس اور بد فال سنجیدگی سے اُسنے اپنا سر ہلایا - اور کہا -

جین "مگر کب تک - مِس کب تک - تم ایسی سخت محنت کب تک کروگی - دیکھ لینا چند ہی روز مین کیا ہوتا ہی - یہ جھنے کی نہین - اور اگر کیے گئین تو دیکھ لینا چند ہی سال مین وہ تمکو مار ڈالے گی - افسوس ہی تو اِسی بات کا ہی - نہایت افسوس ہی تو یہی ہی کہ ایسی پیاری حسین جیسی کہ تم ہو - ہو بہو بیگم - مگر جیسی مثل مشہور ہی تمھاری قسمت مین جو لکھنا تھا وہ لکھ گیا ہی - قسمت کا لکھا اَمِٹ ہی - اور دیکھ لینا چند ہی روز مین تم خوشی سے مِس برنٹ کی سی وارستہ مزاجی اختیار کروگی" -

وَرجِنیا (استفہامیہ) "مِس برنٹ وہی نا جو میرے کمرے کے نیچے والے کمرے مین رہتی ہین - مجھے یاد آتا ہی کہ پرسون مین نے اُنکو سیٹر جیون پر دیکھا تھا ایک کشیدہ قامت شکیل خوش پوشاک عورت برس بائیس ایک کا سِن ہوگا"

جین - (نکچڑے پن کی کسی قدر مسکراہٹ سے) "وہی مِس - وہی - کیا آپ سے اُنھون نے ابھی تک میل جول پیدا نہین کیا ہی"

وَرجِنیا "ایک دفعہ اوپر جاتے ہوے سیٹر جیون پر میرا اُنکا سامنا ہوگیا تھا - اُنھون نے حسب معمول صاحب سلامت اور مزاج پرسی کی تھی اور مین نے بھی موقع کا جواب دیا تھا مگر جین - تمنے یہ کیا کہا - مین نہین سمجھی - کہ مین خوشی سے مِس برنٹ کے قدم بقدم چلنا اختیار کرونگی"

یہ کنیز بد تمیز خود جسکی عمر برس اٹھارہ ایک کی ہوگی مگر جسکا تجربہ اتنا بڑھا ہوا تھا کہ اور زیادہ سیکھنا باقی نہین تھا - مِس مارڈنٹ کی طرف سر سے پانون تک غور سے دیکھا کی تاکہ اِس نو بادۂ گلشن خوبی کی دلی کیفیت اور اِسکے اخلاق کی کلی ماہیت اِسپر ظاہر ہوجاے لیکن لحظہ ہی بھر مین اِسکا اطمینان ہوگیا کہ وَرجِنیا کی سادگی اور

بھولے پن مین بناوٹ نہین ہی۔ بلکہ یہ زیور اسکو قدرت کاملہ نے عطا کیا ہی۔ گندم نمائی اور جوفروشی کی وہان تک رسائی نہین۔ حیلہ سازی اور فتنہ زائی شان پارسائی نہین۔ اُسوقت اس کثیف اور بخیس خادمہ کے چہرے پر جسکے خط و خال بدنما تھے ترحم اور ہمدردی نمایان ہوئی اور وہ اسطور پر باآہستگی گویا ہوئی۔

جین "کیا درحقیقت مِس۔ تم میری بات نہین سمجھین"

وَرجینا۔ (فوراً) سمجھتی تو پوچھتی ہی کیون۔ بیشک۔ نہین سمجھی جب تو پوچھا"

جین۔ تو پھر تم انجان ہی بنی رہو تو اچھا ہی۔ مِس"

اتنا کہکے جین کی آواز اور اُسکا طریقہ ایسا بدل گیا جس سے وَرجینا کو تعجب ہوا اور فوراً پیٹھ پھیر کے یہ چھوٹہر اور اُجڈ خادمہ ایسی کشیدہ اور کج خلق بن گئی جیسی اُسکی عادت تھی اور یہان تک اپنے کام مین مصروف ہوگئی کہ پھر اُسنے اس جوان سننے والی لڑکی کا خیال تک نہین کیا۔

اِسکے بعد وَرجینا جلد جلد جھپٹ پر اپنے حجرے مین چلی گئی اور جب وہ چاء کے ساتھ سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے بیٹھی اُسکو معاً خادمہ کی عجیب و غریب گفتگو کا خیال گذرا مگر اسوقت اسکو اتنی مہلت کہان تھی کہ وہ اِس بارے مین زیادہ غور کرتی کیونکہ جون ہی اُسنے اپنا روکھا سوکھا ٹکڑا کھاکے ختم کیا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور مخملی لباس احتیاط سے اپنے ساعد بلورین پر لٹکائے ہوئے نیچے اُتری۔ مگر اُسوقت دُھر نیچے نہین گئی پہلے ہی دریچے مین عقب کے کمرے کے دروازے پر آئی اور آہستہ سے دستک دی۔ ایک ضعیف آواز اندر بلانے کی آئی اور وَرجینا اندر گئی۔

یہ سونے کا کمرہ تھا جسمین جوان نا تجربہ لڑکی گئی۔ ایک سن رسیدہ عورت پلنگ لیٹی تھی۔ انگیٹھی مین آگ روشن تھی جس سے دل خوش ہوتا تھا کمرہ خوب سجا ہوا پلنگ کے پاس میز پر حاضری کا سامان ایک کشتی مین سلیقہ اور قرینے سے

یہ جوان سینے والی جب اپنے سرد اور اُجڑے ہوئے حجرے سے نکل کے اِس کمرے میں آئی تو یہاں کا آرام اور آسایش کی چیزیں دیکھکر معلوم ہوا کہ درحقیقت عیش وعشرت کی یہی جگہ ہے یہاں کی خوش آیند گرمی نے اُسکے کانپتے ہوئے جسم کے ساتھ وہ کام کیا جو مہربانی کا کلمہ کسی ستمدیدہ اور آفت رسیدہ کے ساتھ کرتا ہے۔

وَرجینیا۔ (پلنگ کے قریب جاکر) جین سے معلوم ہوا کہ آج آپ کی طبیعت۔ بی بی جیکسن بہت اچھی ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔

بی بی جیکسن۔ "ہاں۔ آج مجھے نیند خوب آئی۔ اور بیمار کو نیند کا آنا اچھی علامت ہے۔"

اِس عورت کے چہرے پر خشونت اور رکھائی اور سرد مہری کے قیام سے ممکن نہ تھا کہ قبلے کو دخل ہوتا اور دِل کا حال بشرے سے کھل سکتا۔ پھر اِسنے کہا۔

"مگر تمنے لباس تو تیار کر لیا ہے۔ اپنے وعدے کی سچی ہو۔ اور تم اچھی لڑکی ہو"

یہ جوڑ توڑ اور معاملہ داری کی باتیں تھیں جنمیں وہ مشاق تھی اور اُسنے ایزاد کیں۔

وَرجینیا۔ "مجھے امید ہے۔ بی بی۔ کہ آپ کے پسند آئے"

اسوقت وَرجینیا اِس قیمتی لباس کو اِسطرح سے ہاتھ پر لیے ہوئے دکھا رہی تھی کہ دریچہ کی روشنی کا عکس اُسکی چمک کو دوبالا کیے دیتا تھا۔

بی بی جیکسن۔ "قریب آؤ"

یہ کہکر اِس عورت نے تکیہ سے کسی قدر سر اُٹھایا۔ لباس کو اپنی طرف کھینچا اور ایسی نظر سے دیکھا جو بظاہر سرسری معلوم ہوتی تھی مگر درحقیقت عیب بینی سے خالی نہ تھی۔ وَرجینیا پاس ہی کھڑی تھی اور امید وبیم سے اِسکا دل دھڑک رہا تھا۔

"ہاں سیا تو نہایت ہی عمدہ ہے۔ ہاں اچھا سیا ہے۔"

بیمار عورت کہتے کہتے اچانک رُک گئی مبادا نادانستگی اور غیر قصداً زوال پذیر جوش اور وجد و شوق کی حالت میں اور زیادہ کلمات تحسین و آفرین کے زبان سے نہ نکل جائیں اور کہنے لگی۔

"تو پھر اپنی اُجرت کا بل بھی تمنے بنا لیا ہو۔ مس۔ اور اُسپر اپنی رسید بھی لکھدی ہو یا نہیں"

ڈورِجنیا۔ (لکنت سے) "نہیں۔ بل تو ابھی نہیں بنایا ہو۔ بی بی مجھے۔ مجھے۔ کیا معلوم تھا کہ ابھی اتنی جلدی بنانا چاہیے"۔ "اور علاوہ اِسکے"۔ بڑھتے ہوئے پس و پیش کے ساتھ "مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ کیا اُجرت لکھوں"

بی بی جنکیسن "اوہ وہی معمولی اُجرت۔ بیشک"

کہکر اپنی بڑی بڑی بھوری بھوری رُکھائی کی آنکھیں جو بیماری سے بدنما ہوگئی تھیں اُسنے جوان سینے والی کی طرف جو لرزان و ترسا اُٹھائیں اور کہا۔

"وہی ایک روپیہ بارہ آنے۔ تم جانتی ہو یا نہیں اور یہ لباس تمھیں کہیں اور لیجانا ہوگا۔ دیکھو اب دیر نہ لگا جھٹ پٹ بل بنا لاؤ۔ اور جب آؤ تو ٹوپی پہنے اچھی لڑکی ہو"

ایک روپیہ اور بارہ آنے۔ یہ الف

ڈورِجنیا کے دِل میں چبھے۔ کیونکہ اس کو کم سے کم اسکا دونا تو ملے گا۔ اور کہ اسکی تیاری میں اِسقدر وقت اسواسطے کہ جس عامل روا

اپنے عالی مذاق کی جدت سے اِس لباس کی قطع بُرید نئے ڈھنگ اور کاٹ چھانٹ نرالے
انداز سے کی تھی اُسی کے مذاق کے مطابق اور منصوبہ کے موافق اِس جوان ناکتخدا لڑکی
نے اپنے ہنر کا جوہر اور سلائی کے فن کی کمال واقف کاری ظاہر کی تھی۔ پس اِسکے
خیالات پر مایوسی و حرمان اور یاس اور نا امیدی کا ایسا اثر ہوا جیسا کسی کو یکایک جھولا
مار جاتا ہی۔ مگر آنسوون کے چھپانے کی غرض سے جو اِسکی آنکھون سے پھوٹ نکلنے کو
تیار تھے وہ فوراً کمرے کے باہر چلی گئی۔

جلد جلد اوپر جا اور اپنے حجرے مین پہونچ کے وہ اپنی کرسی پر جا گری اور دِل
کھول کے خوب روئی۔ یہ دُکھ اور یہ رنج صرف مزدوری کی کمی کے خیال سے نہین تھا۔
الانکہ عالم الغیب آگاہ ہی اور خدا ہی گواہ ہی کہ وہ بالکل محتاج اور بہت ہی مفلس تھی۔ بلکہ
کہنے سے یہ روح کی تڑپ اسواسطے ہوئی کہ اِسکو قوی امید اور کامل توقع تھی
علی دیدے کی ہنروری کا یہ نمونہ جسکو اُسنے اِس لباس کی تیاری مین دکھایا تھا
بڑا بھروسا تھا ایسا معقول معاوضہ دلائیگا جس سے نہ صرف اُسکی لیاقت
گران بار ہوگی بلکہ آیندہ بھی زیادہ زیادہ کام دینے کا اقرار کرالے گا
قلیل رقم تجویز کی گئی تو اس نوجوان لڑکی کی امیدون پر یکایک
کو زیان عظیم پہونچا اور اِس بیمار کر دینے والے خیال سے اسکی
ب یہ ہانھ کا ہنر زیادہ اِس سے کبھی کام نہ آئے گا کہ صرف
ور ایک ادنیٰ سا فرق جو اسکی حالت زار اور افلاس

روئی تھی۔ بس یہی وجہ تھی کہ اِس بیکس اور یتیم نے

۔ اور ابھی عمر بھی ایسی نہ تھی کہ اُس بالکل

ٹوٹ جاتی اور مایوس ہوکر بیٹھ رہتی۔ پس اُسنے اپنے رخسارون سے جلد جلد آنسو پونچھے اور اپنا چھوٹا سا بل ایسا بنا بنا کے لکھا کہ پہلے کبھی کسی نے خوش نویسی کے دائرون اور کششون کی شان مین حسن اناث کا جلوہ نہین دکھایا تھا۔ ٹوپی پہنی۔ شال اوڑھی۔ اور پھر نیچے اُتری۔

بی بی جنکینسن نے تکیہ کے نیچے سے بٹوہ لے کے ایک روپیہ دوبارہ آنہ آنہ مین سے نکالے اور اسکو دے کے کہا۔

بی بی جنکینسن۔ اب مس مارڈنٹ اس پٹارے مین لباس احتیاط سے رکھ دو اور جہانتک جلد ہوسکے میڈم پیم بروک کے پاس جو گریٹ رسل اسٹریٹ واقع بلومزبری مین رہتی ہین لے جاؤ۔ انکا پتہ پٹارے پر لکھا ہے۔ تم بھول نہین سکتی ہو۔

اس ارشاد کی تعمیل کے لیے وہ جینیا جلدی سے مستعد ہوگئی حالانکہ پہلے اسکو خیال بھی نہین تھا کہ علاوہ درزی کے کام لینے کے اس سے قاصد کا کام بھی لیا جائیگا مگر چونکہ اسکے مزاج مین مروت اور ہردل عزیزی خداداد تھی اسلیے ایسے شخص کا کام کردینے سے جسکو بیماری نے معذور کرکے نشست برخاست کے قابل نہ رکھا تھا اسکو انکار نہ ہوا۔ علاوہ اسکے اسکو یہ بھی امید تھی کہ بی بی جنکینسن سے اور کام ملے گا۔ حالانکہ اس ہمت توڑنے والے حادثہ کے وقوع کو جسکے سبب سے اُسنے کروڑے کروڑے اور موٹے موٹے آنسو بہائے تھے زیادہ عرصہ نہ ہوا تھا۔

بیس منٹ مین یہ جوان لڑکی گریٹ رسل اسٹریٹ مین پہونچ گئی اور میڈم پیم بروک کا مکان بھی بغیر دقت اور تلاش جلد ملگیا یہان پہونچتے ہی اسکو یکدفعہ نوکر ایک عمدہ سجے ہوے اور آراستہ کمرے مین لیگئی جہان جاکے اُسنے دیکھا کہ ایک خوش رو ادھیڑ عورت حاضری کھاتی ہو۔ میز پر نفیس نفیس کھانے چنے ہوے ہین۔ مگر تیاری اور سجاوٹ سے مکین کا دولتمند ہونا طرفۃ العین مین ثابت ہو۔ بنا

یہ عورت فرانس کی بنی ہوئی بانکی ٹوپی دیے صبح کا لباس پہنے کاہلون کی طرح دنگل پر بالون پھیلائے آرام سے لیٹی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ دنیا و مافیہا کی اسکو کچھ خبر نہین اور کوئی فکر اور تشویش اسکے پاس تک نہین پھٹکتی۔

میڈم پیم بروک کو ابھی ابھی اپنے ملازم کی زبانی ورجینیا کے آنے کا سبب معلوم ہوگیا تھا وہ اس طرح پر مخاطب ہوئی۔

میڈم پیم بروک۔ مس تم جیکسن کے پاس سے مخملی لباس لائی ہو۔ خیر۔ اوہ ہو۔ اوہ ہو۔ اچھا فہان۔ اچھا اسکو پٹارے سے نہ نکالو۔ بیشک اچھا ہی سیا ہوگا اور اگر نہین تو اتنا وقت نہین کہ کچھ ردوبدل کیجاے۔ جیکسن نے اپنا بل بھی بھیجا ہے"

ورجینیا "نہین میم"

جوان سینے والی نے یہ جواب ڈرتے ڈرتے دیا کیونکہ وہ دیکھ رہی تھی کہ کس نخوت اور مزاج داری سے میڈم پیم بروک امارت کی لیے ہوے باتین کرتی تھی حتی کہ اسنے ورجینیا سے بیٹھنے تک کو نہین کہا۔ اتنا جواب دے کے اسنے یہ بھی ساتھ ہی کہا کہ

"بی بی جیکسن تو علیل ہین"

پیم بروک "علیل ہین۔ اوہ ہو۔ اوہ ہو۔ خیر۔ وہ مرے گی نہین۔ خواہ کتنی ہی بیمار ہو خواہ کوئی عارضہ ہو مگر ٹوٹ پوٹ کے پھر اٹھ کھڑی ہوگی"

اس طرز گفتگو مین امرا زادیون اور بیگمات کا وہ عامل رواج انداز بے اعتنائی اور سنگدلی پایا جاتا تھا جسکی وہ مقلد تھی۔ اور پھر یہ کہا۔

ہان خوب یاد آیا۔ مین شہر سے کہین باہر جانے والی ہون اور چند ہفتہ تک وہین رہونگی۔ اسلیے بہتر ہو کہ جیکسن کا جو حساب ہو طے ہو جائے۔ جہانتک مجھے یاد آتا ہے پچھلا حساب تو سب صاف ہے کچھ اسکا باقی نہین۔ البتہ اس لباس کا حساب باقی ہے مس تم بنا ڈالو اور رسید لکھ دو اور جو کچھ اسکا پانا ہے وہ مین تمھین کو دیدونگی۔ دیکھو لکھنے کا

سامان سب وہان موجود ہے"۔

آخری فقرہ کہتے ہوے اُس عورت نے ایک نہایت نفیس گلاب کی لکڑی کے صندوقچہ کی طرف اِشارہ کیا جو ایک میز پر کھلا ہوا رکھا تھا۔

وَرجِنیا۔" بیگم صاحب کتنے روپے کا بِل بی بی جیکسن کی طرف سے بنا دوں"۔

مِسٹرس پیم بروک کے بیگمانی انداز و روش کے رعب میں آکر اس سیدھی سادی شرمگین لڑکی نے یہ سوال اور بھی زیادہ ڈرتے ڈرتے کیا۔

اور اِس لڑکی کی نادانی پر جو اِس سوال سے پائی جاتی تھی اُس عورت کو کامل تعجب ہوا اور اُسنے یہ جواب دیا۔

مِسٹرس پیم بروک "اوہ۔ وہی معمولی اُجرت۔ بیشک۔ وہی تین روپیہ آٹھ آنے"۔

غریب وَرجِنیا نے آہ سرد کھینچی اور میز کے برابر رسید لکھنے بیٹھ گئی۔ کیونکہ اس قسم کے کاروبار میں جس طریقے کا برتاؤ کیا جاتا تھا اُس سے واقفیت حاصل کرنے کی یہ ابتدا تھی اِسکو تعجب ہوا کہ جب اِس دوسرے مقام پر جہاں سے لباس کی تیاری کا حکم جاری ہوا تھا اُسکی تیاری کی تین روپیہ آٹھ آنے اُجرت قرار پائی ہو تو کس واسطے یہ پوری مزدوری اُسی کو نہیں ملی۔

بل لکھ کے تیار ہو گیا اور مِسٹرس پیم بروک نے سوا پانچ روپیہ والی اشرفی میز پر پھینکدی۔ وَرجِنیا نے ایک روپیہ آٹھ آنہ پھیر دیا اور قریب تھا کہ وہان سے روانہ ہو مگر اُس کاہل عورت نے برخلاف سابق لطف آمیز الفاظ کا اِسطور پر استعمال کیا۔

مِسٹرس پیم بروک "ٹھہرو۔ ذرا ٹھہرو۔ مِس بڑی مہربانی ہوتی اگر تم ایک کام کر دیتیں۔"

وَرجِنیا "ارشاد بیگم صاحب۔ ارشاد۔ میں بہت خوشی سے آپ کا ارشاد

بجب لاؤن گی "

اپنے ممنون کرنے والے مزاج کی کمال راستبازی اور مستعدی سے اِس بامروت لڑکی نے یہ کلمات کہے۔

مِسیڈم پیم بروک :- اصل بات یہ ہی کہ چند ہفتے کے واسطے مین باہر جانے کو ہون اسلیے مین نے اپنی جوان خادمہ کو جو پارسل وغیرہ لیجایا کرتی تھی منع کر دیا تھا کہ جب تک واپس نہ آؤن اُسکے آنے کی کوئی ضرورت نہین ہی۔ جب مین رات کو اسکو رخصت کرنے لگی تو مجھے یاد نہ رہا کہ آج یہ لباس آئے گا۔ غرضکہ مطلب یہ ہی کہ اب یہان کوئی نہین ہی جو اِسکو پورٹ لینڈ پیس تک پہونچا دے۔ یہ تکلیف مین تمکو دیا چاہتی ہون۔ اور۔ اور۔ اگر اجازت دو اور نامناسب نہ ہو تو سواری کا کرایہ یہ موجود ہی "

یہ کہکے مِسیڈم پیم بروک نے ایک چوانی وَرجینیا کی طرف میز پر پھینکدی۔

وَرجینیا۔ بیگم صاحب آپ کا یہ لباس تو مین خوشی سے پہونچا دونگی مگر یہان سے اُس مقام تک جہان آپ مجھے بھیجتی ہین اور پھر وہان سے اپنے گھر تک مین پیدل چلی جاؤنگی اِسلیے کرایہ کی کچھ ضرورت نہین ہی۔

ساتھ ہی وَرجینیا نے چوانی اُٹھاکے میز پر اپنے قریب رکھدی اور اُسکے رخسارون پر کسی قدر سُرخی اُس غرور اور تفاخر ذاتی کی جسکو مِسیڈم پیم بروک نے زخمی کیا تھا نمودار ہوئی۔

مِسیڈم پیم بروک :- اچھا مِس تمھاری خوشی "۔

تمکنت اور رنجوت کی شان سے کہکر اور پھر فوراً ہی بناوٹ سے امیرزادیونکی سی ادا اختیار کرکے دنگل پر اور زیادہ ٹانگین پھیلاکر گویا ہوئی۔

" نہایت ہی احسان ہوتا اگر تم اس لباس کو مِسیڈم وِنپلیسی کے کارخانہ تک جو کیسل اسٹریٹ پورٹ لینڈ مین ہی لیجاتین "

وَرجینیا "بیشک - بالضرور"

قریب تھا کہ وَرجینیا پٹارہ اُٹھا کے وہان سے چلے کہ مِیڈم پیم بروک نے ٹھہرنیکا اِشارہ کیا -

مِیڈم پیم بروک "مِس - ایک آدھا تختہ خط لکھنے کے کاغذ کا اور دوات تو ذرا اُٹھا دینا - دنگل پر لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھی اور ناک بھون چڑھا کے بغیر کسی کے مخاطب کیے آپ ہی آپ بڑبڑانے لگی "یہ ڈیلیسنی کے کارخانے والے ایسے پکے اور بل کی کھال کھینچنے والے ہین کہ ادنی اسی چیز کے ساتھ انکو ایک بیجک کا پُچھلا چاہیے" اسکے بعد ایک پرچے پر بل لکھ کے وَرجینیا کو حوالہ کرتے ہوے کہا "دیکھو یہ کاغذ لی ڈیلیسنی کی پیشدست مِس ڈل ہیمر کو دینا - خبردار - خبردار -

جوان سینے والی نے ہدایت کے بموجب تعمیل کرنے کا وعدہ کیا اور مِیڈم پیم بروک کی قیام گاہ سے روانہ ہوا آکسفورڈ اِسٹریٹ کی راہ سے سیدھی پورٹ لینڈ پلیس کی طرف راہی ہوئی -

اَب نو بجنے کے قریب تھے - شاہراہ عام و عظیم پر اپنے اپنے کاروبار کے مقام کو جلد جلد لپکے ہوے جانے والے پیشہ وَرون اور اہل حرفہ کی بھیڑ تھی برف کا پگھلنا شروع ہوگیا تھا اور کھرنچے پر گٹے گٹے کیچڑ تھی - وَرجینیا نے بمجبوری اپنی گون کا دامن کسی قدر اُٹھا لیا - کیونکہ گو اُسکے کپڑے غریبون کے سے تھے مگر صاف تھے اور سِتی کے داغ دھبے سے بچانا ضرور تھا - جب وہ اسطور پر کیچڑ سے بچتی اور کپڑون کو بچاتی ہوئی چلی جاتی تھی تو لامحالہ اُسکے پانون اور گٹے جو دنیا مین سب سے زیادہ صاف اور پاک تھے عریان ہوے جاتے تھے اور راہگیرون مین سے جو اُنکو اتفاقاً دیکھ پاتا تھا وہ انکا معترف ہوتا تھا - موسم کی سردی اور چلنے کی گرمی سے اُس رنگت مین جو صبح کو سرد پانی سے منھ دھوتے وقت اُسکے رخسارون پر اُسکے حجرے مین آگیا تھا

نہایت چمک پیدا ہوگئی تھی۔ اور اس سبب سے وہ جینیا مارڈنٹ پہلے کبھی ایسی شکیل اور جمیل نظر نہیں آئی تھی جیسی اسوقت معلوم ہوتی تھی۔ حالانکہ اسوقت ایک بڑا لبادہ اسکے بدن پر تھا اور شاہراہ عام میں جہاں وہ چلی جاتی تھی کیچڑ ہی کیچڑ تھی

جوں ہی وہ آکسفورڈ اسٹریٹ کی موڑ پر سے پورٹ لینڈ پلیس کی طرف مڑنے کو تھی کہ ریجنٹ اسٹریٹ کی جانب سے ایک نہایت عمدہ گھوڑا جسپر نہایت عمدہ گھوڑا جتا ہوا تھا اور خواصی میں ایک کمسن خواص باادب کھڑا تھا بیدھڑک دوڑتی ہوئی نظر آئی جو شریف زادہ اس بگھی میں سوار تھا اچانک اسکی نگاہ وہ جینیا کے پانوں اور گھٹنوں پر جو اسوقت رفتار کی حالت میں گرد آلود کھرنچے پر جھلکتے ہوئے نظر آتے تھے پڑی یہ سڈول گورے گورے چھوٹے چھوٹے نازک پانوں دیکھ کے شریف زادے کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور مضطر و بیقرار ہو کے وہ اسوقت تک اسکو دیکھتا رہا جبتک اسنے اسکے چہرے کا نظارہ نہ کر لیا۔

شریف زادہ (اپنے دل میں) "اللہ اکبر کیا نازنین ہے۔ سبحان اللہ کیا پیاری پیاری چھب ہے۔ واللہ باللہ کیا حسین ہے"

اسکا سن بھی برس اکیس ایک کا تھا اور نہایت ہی حسین اور صاحب جمال تھا چنانچہ فوراً اسنے گھوڑے کی باگ روک لی اور دھم سے نیچے کود پڑا اور اپنے چابکدست اور چالاک خواص کی طرف جو گھوڑے کے رکتے ہی اسکے سر کے پاس تھا مخاطب ہو کر کہا۔

چلا آ تھوڑی دور پیچھے پیچھے"

پس پابندی لوازم بندگی خواص نے اپنی ٹوپی چھوٹی اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اور یہ دلدادہ شریف زادہ جوان رعنا سی بالا نوجوان اور حسین سینے والی کے پیچھے پیچھے جو تیس قدم کے قریب آگے تھی روان ہوا۔

تیسرا باب

(ملینیر کا کارخانہ)

وزجنیا مارڈنٹ کو ذرا بھی شبہہ نہ تھا کہ اُسکی تجلی حسن گلوسوز اور جمال شعلہ بار نے ایک کشیدہ قامت سہی بالا خوش لباس جوان رعنا کے سینے مین جو اسکے پیچھے پیچھے چلا آتا تھا آتش عشق کو بھڑکایا ہی۔ اور بیشک اِس امر سے وہ بالکل غافل اور بیخبر تھی کہ درحقیقت کوئی شخص اِسکا پیچھا کیے ہوے آتا ہی وہ اپنی راہ راہ گریٹ کیسیل اِسٹریٹ مین چلی جاتی تھی آخر کار اِسکو میڈم ڈپلیسی اور کمپنی کا عالیشان کارخانہ مِل گیا۔ دریچون مین بڑے بڑے جلتی شیشے گلٹ کے چوکھٹون مین جڑے تھے اور اندر صدہا قسم وقماش کی بیبیانی اور بیگمانی نہایت عمدہ اور جدید فشن کی ٹوپیان رکھی تھین۔ صدر دروازے پر سلطانی اسلحہ نصب تھے اور ہر نفس پرور کے خوش کرنے کو جو اُس سے کسی طور خوش ہونا چاہتا ہو بہت جلی قلم کا لکھا ہوا اشتہار ایک ایسے مقام پر علانیہ اور آشکارا لگایا گیا تھا جس سے ثابت تھا کہ میڈم ڈپلیسی پر خاندان شاہی سے کسی عالیجناب جنس تانیثی کی نگاہ لطف مبذول ہی۔

اِس امر کا بیان کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہی کہ میڈم ڈپلیسی درحقیقت انگلستانی عورت تھی اور اُسکا اصل نام جسمین کچھ بہت تحسین تلفظی پائی نہین جاتی سنگلٹن تھا۔ مگر چونکہ اوّل تو وہ بخوبی جانتی تھی کہ اُمرا و انگلستان کی بیگمات کے نزدیک انگلستانی محنت و جانفشانی فرانسیسی ہمسری اور مقابلے کے ہمسنگ کیا بلکہ پاسنگ بھی نہین ہی۔ اگر عمدگی ہی تو فرانس کی چیزون مین۔ اگر نقص ہی تو انگلستان کی اشیا مین۔ اور دوسری یہ بات کہ لقب سنگلٹن جو انگلستانی لقب ہی مورد الطاف بیگمات عالی مقام نہوگا جیسے اِس جالاک اور فتین ملینیر یعنی بیگمات اور امیرزادیون کے لباس اور ٹوپیان بنوا کے بیچنے والی عورت نے چپکے سے اپنا اصلی نام بدل فرانسیسی نام رکھ لیا اور اپنے کو

فرانس کی عورت مشہور کیا۔ اِسکا شوہر نہ تھا مگر ایک شخص تھا جو اُسی کے ساتھ رہتا تھا اور اسکو خوب لوٹتا تھا۔ یہ شخص جسنے لندن کے تمام قمار خانون اور پھڑون مین اپنا نام بِل اُسمتھ ظاہر کیا تھا کیپٹل اِسٹریٹ مین مالسیو ورڈ پلیسنی کے نام سے مشہور تھا۔ خود یہ عورت ظریف حاضر جواب خوبصورت رنگین مزاج اور رسا تھی۔ مناسب طور پر گفتگو اور رجعہ کی تقلید کی مدد سے وہ خاص فرانس کی عورت کا بھیس قایم رکھنے کی تدبیر مین بخوبی کامیاب ہوئی۔ اور ساتھ ہی ایک عجیب وغریب بڑی ٹوپی۔ اور فرانسیسیون کی سی موچھون کے سبب سے بل اِسمتھ بھی اہل فرانس بنے مین کامل عیار نکلا۔ کیونکہ اِس بات کو پھر اچھی طرح سے سمجھ لینا چاہیے کہ اِنگلستان کی غیر ثابت قدم غافل۔ ظاہر نما۔ اور تنگ ظرف بیگمات اور امیرزادیون کی رائین جو اہل فرانس اور فرانس کے طرز وروش کی نسبت قایم ہین وہ بالکل خلاف اور فضول اور مبالغہ آمیز اور تلون مزاجی پر محمول ہین اور یہی وجہ ہو کہ وہ جاہل اور متعصب اور تنگدل ذی رتبہ اور عامل رواج عورات نقلی بنے ہوے ملک بیگانہ کے باشندون اور مُلتبس بر اعظم کے رہنے والون کے دام تزویر مین گرفتار ہو کے اِنکے دغا اور فریب مین آجاتی ہین۔

لیکن ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔ میڈم ڈپلیسنی اور کیپنی کے لفظ کیپنی بھی ایسا ہی فرضی تھا جیسا اِس لباس فروش عورت کا نام اور مسٹر فرانس بننا فرضی تھا عظیم الشان کارخانے مین وہ جینا مارڈنٹ ڈرتے ڈرتے قدم رکھتی ہوئی داخل ہوئی۔ اُسنے اِس عمدگی سے سجی ہوئی اور آراستہ دکان کے چارون طرف جسکو میڈم ڈپلیسنی میگزین کہتے تھے نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ ایک شکیل اور جوان عورت دکان سجانے اور انواع واقسام کی ٹوپیون اور لٹ پٹی دستارون کے ترتیب سے کھونٹیون پر رکھنے مین ہمہ تن مصروف ہو۔ دوسری عورت لباس کے لیے قیمتی ریشمی کپڑا ناپ

رہی تھی۔ تیسری عورت ایک صندوق کا پارسل کہین بھیجنے کو بنا رہی تھی۔ اور چوتھی عورت طرح طرح کے مصنوعی پر اور پھول دکان کی میز پر جہان روپیہ گنتے ہین پھیلا کے علٰحدہ علٰحدہ کر رہی تھی۔ یہ سب کام مس ڈلیسمر پیشدست کے اہتمام اور نگرانی مین ہو رہا تھا۔ یہ عورت امیر تھی۔ اور اسکا یہ حال تھا کہ جہان کوئی شہزادی یا امیرزادی کچھ خریدنے آئی بناوٹ کی خوشی سے اسکی باچھین کھل جاتی تھین اور ہنسی سے چہرہ باغ باغ ہو جاتا تھا اور جہان کوئی کسی دکان کی عورت یا بیچنے والی آئی اسکا منہ پھول جاتا تھا اور نکچڑے پن سے ناک بھون چڑھ جاتی تھی۔

جون ہی یہ نوجوان لڑکی مودب اور خائف اندر گئی اور اس مقتدر اور مختار نے اسکو دیکھا تو ایک سوال کا ڈھیلا اس زور سے کھینچ مارا کہ وہ دکان کے دوسرے سرے پر پہونچا۔

سوال۔ اچھا۔ اور کیا چاہتی ہو۔

ورجینیا نے اپنے کام کا مطلب مختصر طور پر بیان کیا اور پیشدست نے پٹارہ کھولنے کو کہا اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی اور مس ڈلیسمر نے مخملی لباس کو عیب جوئی کی نگاہ سے دیکھنا شروع کیا۔ کام ایسا عمدہ اور نفیس تھا کہ اسمین نکتہ چینی اور حرف گیری کی گنجایش ہی نہ تھی لیکن مس ڈلیسمر بھی دنیا مین ایک ہی عورت تھی جسنے تعریف کا ایک کلمہ بھی کبھی زبان سے نہ نکالا تھا ہان جبر اور غصہ کی کہو تو وہ ادنیٰ سے ادنیٰ نقص پر موجود تھا۔ پس اسنے اپنی عادت کے موافق کیونکہ وہ جانتی تھی کہ۔

	عداوت ہی گر کیجیے ترکِ عادت

ایسے ایسے بیہودہ اور بے سروپا نقص اسمین نکالے جنکی مریخی نا انصافی اور بدیہی ہٹ دھرمی سے قریب تھا کہ ورجینیا کا دل پھٹ کے پاش پاش ہو جائے۔

سوال۔ اور بیجک کہان ہے؟

مس ڈلیسمر نے اس سختی سے پوچھا گویا اسکو یقین تھا کہ ورجینیا بل لانا بھول گئی ہے۔

اور اگر بھول گئی ہوتی تو قیامت ہی آجاتی اور اِس حیلے سے وہ اپنے نزدیک منصفانہ اور راستی نما وجہ پاکر اپنی خلقی اور ذاتی تندخوئی اور بدمزاجی ظاہر کرتی۔

ڈرجینا نے وہی بل جو اِسکو میڈم پیم بروک نے دیا تھا پیش کرکے کہا لیجیے۔

"یہ موجود ہی"۔

"سات روپیہ۔ افوہ۔ افوہ"۔

مس ڈلسیمر کی زبان پر تھا اور چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ غضب ہی نازل ہوا چاہتا ہی۔

مس ڈلسیمر۔ (اپنے آپ) اب دیکھو یہ بات کیا ہی۔ مین نے اُس روز پیم بروک سے کہدیا تھا کہ ایسی ایسی چیزون کی پھر روپیہ بارہ آنے شرح ہی۔ مگر خیر جانی کہان ہی اُسی کے روبرو یہ معاملہ طے ہوگا۔ یون نہین ہونے کا"۔

قول فیصل کے طور پر آخری جملہ کہکے ڈرجینا کی طرف پھر مخاطب ہوکے بولی۔

"ٹھیرو۔ صبر کر۔ ذرا ٹھہر جا۔ ایک لحظہ بھر ٹھہر جوان دورت"۔

بہ حکم مبرم پاکے ڈرجینا کو بمجبوری توقف کرنا پڑا باوجودیکہ ایسی بدلگام سخت کلام ترشرو کینہ جو عورت کے سامنے جیسی مس ڈلسیمر تھی جو کبھی کسی کو سیدھی نگاہ سے نہین دیکھتی تھی زیادہ کھڑا رہنا اسکو سخت ناگوار اور شاق تھا۔ اور خودرہ عورت نقالون کی نقل کے مانند شہزادی کی طرح کمر کو لچکاتی بدن کو پھڑکاتی مٹکتی ہوئی دکان کے ایک سرے کیطرف دیوار کے پاس تک جہان ایک چھوٹا سا لکھنے کا ڈسک رکھا تھا چلی گئی۔ یہان آکے اُسنے ایک بل لکھا اور اُسکو ایک عمدہ دبیز کریم لیٹر لفافے مین جسکا شوقینون کا کاغذ قلم وغیرہ فروخت کرنے والون نے یہی نام رکھا ہی۔ لپیٹ کے رکھا اور اُسکو خوشبودار لاکھ کی بتی سے بند کیا اور ایسے خط کی روانی سے مکتوب الیہ کا نام اُسپر تحریر کیا جیسے خود نیلی روشنائی روان تھی۔

مس ڈیسیمر (اُس مقام پر جہان ورجینا کھڑی تھی واپس آکے) "اب اے نوجوان عورت تمکو اتنی مہربانی کرنی ہوگی کہ اِس لباس اور اِس لفافے کو ڈچیز آف بلمانٹ کے پاس گروس وِنر اسکو پرنے جاؤ کیونکہ یہان کام کی اِسوقت اِسقدر کثرت ہو کہ ہمارے جوان سال ملازمون مین سے کسی کو بھی وہان جانے کی فرصت نہین - اِس لفافہ مین بل ملفوف ہو - خبردار جب تک روپیہ نہ ملے وہان سے نہ آنا - مِیڈم ڈیلیسی کا نواب بیگم کے ذمہ چھ ہزار روپے سے زیادہ باقی ہو اور اب ہمارے اُنکے یہ عہد ہوگیا ہو کہ آیندہ ہر چیز کی قیمت نقد ادا کردین تاکہ پچھلے قرضے کا سخت تقاضا نہ کیا جائے - پس اگر تم وہان منتظر رہوگی تو بیگم صاحبہ بالضرور روپیہ بھیجدینگی اور پھر تم اُس روپے کو ہمیں بھی میرے پاس لے آنا تاکہ ہم لگانے کا کام نہین ہو - خبردار پانچ گھنٹے سے زیادہ گروس وِنر اسکو پر ہوئے نہین رہنا کیونکہ ہمسے اور بیگم صاحبہ سے آج صبح کے دس بجے تک لباس اُنکے پاس پہونچا دینے کا اقرار ہو - تاکہ وہ پہن کے دیکھ لین اور اگر کچھ ردوبدل کی ضرورت ہو تو کردیا جائے - توبہ توبہ - مین دیکھتی ہون کہ جو باتین اب بلمانٹ والون کی ہین وہ انوکھی ہی ہوتی ہین -

آخر کا فقرہ مس ڈیسیمر نے ورجینا کی طرف پیٹھ پھیر کے اور اُس جوان عورت کی طرف مخاطب ہوکے ایک طنز سے کہا جو مصنوعی پھولون کی ترتیب سے لگا رہی تھی -

جواب دیا مِیڈم مین نے بھی ایسا ہی سمجھا ہو کہ یہ معاملہ کیا ہو کہ نہ تو بھی ڈیلیسی اور نہ آپ بیگم صاحب کے پاس لباس لیکے جانے ہو اور خود اپنے ہاتھ سے پہنانے کا ارادہ رکھتا ہو اور بدن پر جیک آنا اپنی آنکھ سے تو دیکھ لین"

مس ڈیسیمر (نہایت طنز سے) "یہ معاملہ ہی ایسا ہو - سبب یہ ہو کہ ایک شوخ چشم فرانس کی عورت بیگم صاحب کی صاحب ہو اور یہ خدمت اُسنے اپنے ذمہ لی ہو - مگر دیکھو تو دیکھو تو - ابھی ابھی ڈیوک کا بیٹا - مارکوئس آف آرڈن اِدھر سے جاتا تھا - تمنے نہین دیکھا کہ وہ دریچہ کی طرف دیکھ رہا تھا"

جواب "کیا مار کوئس وہی تھا۔ واہ کیا سجیلا نوجیلا جوان ہے"

یہ جواب اُس عورت نے دیا جسکی طرف مخاطب ہو کے مِس ڈلیمر نے آخری فقرہ کہا تھا اُسنے اپنی بات پوری کرنے کو پھر کہا۔

"مین نے بھی ایک جھلک سی دیکھی تھی۔ مگر یہ ڈیوک کا بیٹا تو پہلی شادی سے ہے نا۔ اور یہ اب بیگم ہین۔ ڈچز۔ یہ اُسکی سوتیلی مان ہین۔ کیون"۔

اِس سوال کا جواب جو مِس ڈلیمر نے دُکان کی ملازم عورت کو دیا وُرجینیا نے نہین سُنا کیونکہ اُسی وقت یہ نوجوان لڑکی مخملی لباس پٹارے مین رکھ کے دہان سے باہر نکلگئی تھی۔ وہی کشیدہ قامت خوش لباس اجنبی شخص کسی قدر فاصلے پر اسکی آمد کا منتظر تھا۔ مگر وُرجینیا نے اِسکو نہین دیکھا۔ اور اب بھی اِس امر سے بالکل بیخبر تھی کہ اِسکے نقش قدم کے قدم بقدم پیچھے پیچھے کوئی آرہا ہے۔ وہ گروس وِنر اسکوئر کی طرف راہ راہ اپنی دُھن مین قدم اُٹھائے چلی جاتی تھی۔

مگر اِس مقام پر ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جسوقت سے میڈم ڈپلیسی کا کارخانہ وُرجینیا نے چھوڑا تھا اُسکا غمناک بشرہ اور نمناک آنکھین کیون سوگواری کی حد تک پہونچ گئی تھین۔ کسواسطے وہ زیادہ ملول وحزین نظر آتی تھی۔ کسلیے وہ زیادہ زار وزبون دکھائی دیتی تھی۔ اسلیے کہ اپنی محنت کے حالات سے اُسکو دہان اور زیادہ واقفیت پیدا ہوئی تھی۔ اسلیے کہ دہان اِسنے بچشم خود دیکھا اور بگوش ہوش سُنا تھا کہ اُسکی محنت کی قیمت سات روپیہ تک بڑھی تھی حالانکہ اُسی محنت کا بدل اور معاوضہ اسکو صرف ایک روپیہ بارہ آنے ملا تھا۔ مگر اِس رسم قبیح کا تجسس اور تفحص اُسکی خود غرض اور غارت گر بنیاد اور ابتدا سے نہایت ہیبت ناک ناانصافی اور جور وتعدی کی انتہا تک اور اُسکی درجہ بدرجہ تحقیقات کا یہ موقع نہین ہے اور یہ بھی موقع نہین کہ جو جو خیالات اِسوقت اِن نئے نئے تجربون سے اِس غریب سینے والی کو پیدا ہوئے اُنکو ہم تحریر کرین۔ اسلیے دو تکڑہ ڈیوک آف بلمانٹ کی طرف جو گروس وِنر اسکوئر مین

واقع ہی ہم فوراً اُسکے رہنما ہوتے ہین۔ وہ شکیل وجمیل نوجوان اجنبی شخص اب بھی کسی قدر فاصلے سے اسکے پیچھے پیچھے چلا آتا ہی۔ اور اب بھی وَرجینیا کو خبر نہین کہ کس ثابت قدمی اور گرویدگی سے وہ شخص اُسکے نقشِ قدم کا پیرو تھا۔

ڈیوک کی محل سرا پر پہونچ کے وَرجینیا متحیر تھی کہ آیا صحن کی سیڑھیون کے نیچے اُترے یا صدر دروازے کی گھنٹی بجائے۔ اِس پس وپیش مین کھڑی تھی کہ اسی عرصے مین جب اِسکا دل مارے حیرانی اور پریشانی کے مضطرب ہو رہا تھا ایک پیادہ نہایت عمدہ وردی پہنے محل سے نکلا۔ اِس شخص سے اُسنے اپنا انتشار ظاہر کیا۔ یہ ایک ہی چٹا ہوا تھا پہلے تو اُسنے اِس شوخی اور بے امتیازی سے اُسکی طرف دیکھا گویا برسون کی ملاقات ہی اور پھر یہ بیس وار وردی پہنے پیادہ براہ فرو تنی چند قدم پیچھے ہٹ گیا اور اُسکو دیوان عام مین لے گیا۔ اِس پاجی کی یہ حرکت دیکھ کے وَرجینیا کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور غصہ سے سُرخ ہوگئی۔ دیوان عام مین پہونچ کے ایک لحیم وشحیم چوبدار نے اُسکو اُس کمرے مین ٹھہرنے کی اجازت دی جسمین اطلاع کے بعد ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اور طلبی کے منتظر رہتے ہین اور ایک خاص بردار مخملی لباس کا پٹارہ مع لفافہ کے جسمین بل ملفوف تھا آکے لے گیا۔

گھنٹہ بھر ہوگیا اور وَرجینیا اُسی کمرے مین منتظر بیٹھی رہی۔ اکثر عورتین اور مرد آئے اور اُسی کمرے مین اُسی طور سے بٹھائے گئے اور جلد جلد بُلا لیے گئے اور ملاقات کرکے چلے بھی گئے جسکو ڈیوک سے ملاقات کرنا تھا اُسکی ڈیوک سے ہوئی جسکو ڈچز کے پاس جانا تھا وہ اُس سے مِلا۔ اور جسکو محل کے کسی منتظم یا مہتمم سے مِلنا تھا وہ اُس سے مِل کے چلا گیا۔ آخر کار وَرجینیا کو خیال آیا کہ مجھکو بالکل بھول گئی ہونگی ورنہ اب تک نہ یاد کرتین پھر وہ سوچی کہ یہان ٹھہرنا ہی نامناسب تھا واپس چلی جاتی تو بہتر تھا۔ اور ساتھ ہی خیال آیا کہ چلی کیونکر جاتی مِس ڈیسمر نے تاکید کردی تھی کہ روپیہ کے لیے

وہ نہایت ہی قبول صورت اور خوشرو تھی۔ اُسکے نقش و نگار اور خط و خال کی درستی اور عمدگی مین نہایت عالی دماغ۔ اور منکبر عیب جو تلاش سے بھی کوئی عیب نہین نکال سکتا تھا لیکن اُسکی ادا اور انداز مین عالی منصبی کے غرور اور شدت سے دنیوی خواہشات کی آمیزش تھی چہرہ تو اُسنے ایسا پایا تھا کہ اُسپر فہم و ادراک کے نقوش نہایت مناسبت سے مرتسم ہوتے اور وہ اُس روشنی سے جسکو نوع انسان کے چہرے پر صرف شمع دل پھیلا سکتی ہے تابان و درخشان رہتا کیونکہ بالیقین جاننا چاہیے کہ قدرت کاملہ کا یہ مصمم ارادہ تھا کہ اُس بلند اور کشادہ اور صاف پیشانی پر عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس خیالات نقش پذیر اور پرتو افگن رہین اور اُن بڑی بڑی ہلکے رنگ کی بھوری آنکھون مین قوت مدرکہ اور ذہانت اور متانت کی روشنی منعکس ہو۔ مگر امیرون کی خاتونون کی پرورش اور تعلیم و تربیت اور ادب آموزی کا ایسا ناکارہ اور کبر و نخوت کا بھرا ہوا طریقہ ہے جسکی پابندی سے اُسکے دل کے بھرپور خزائن نہ صرف بلا تلاش و تجسس چھوڑ دیے گئے بلکہ اُنکی کوششین جو وہ اپنی رضا و رغبت سے قدرتی طور پر اپنے تئین خود بخود ظاہر کرنے اور نکل پڑنے کو کرتی تھین روک دی گئین۔ اور آخر کار بالکل پست اور مغلوب کر دی گئین۔ پس اِس طور پر حسب معمول اور اچھے طریقے جو اُس طبقۂ امارت کا خاصہ ہے جس سے اِسکو تعلق تھا اُسنے تعلیم و تربیت پائی تو اُسکے اطوار اور افعال اور کردار اور خیال ویسے ہی ہو گئے جیسے اُن کم ظرف اور اوچھی خود بین اور خود پسند عورتون کے تھے جنمین وہ پلی اور گھری تھی اور جنکا نام ہی نام تھا اور جو بالکل ہیچکارہ تھین۔ اسلیے اُسکی فراست اور متانت ایسی نازک اور کمیاب پھول کے مانند ہو گئی تھی جو جھاڑی کے نیچے دبا ہوا زبردستی اپنے فائدہ بخش نشو و نما کی سعی کرتا ہے اور اپنی سعی مین ناکام رہتا ہے۔ پس اِس طور پر رفتہ رفتہ امارت اور منصب کے دنیوی غرور نے اُس تخت پر اپنا غاصبانہ قبضہ کر لیا جہان ذکاوت اور گیاست کا سماوی غرور اپنی سلطنت کے قایم کرنے کا دعویدار تھا۔ مگر افسوس ہے کہ رفیع الدرجہ تقوی اور طہارت اور تہذیب کے

جلا دینے والے اثر پر خط اور لذت کی ناشایستگی غالب آئی۔

اُس غرور کے ساتھ جو ہر ڈچز کے لیے لازم ہی اور اُس ہٹ کے ساتھ جو ہر عورت کی صفات مین ہی اگر اُس عالیجناب بیگم کے مزاج مین ایک قسم کی فروتنی نہ ہوتی تو اُسکے برتاؤ اُس سے ادنیٰ اور کمتر درجے کے لوگون سے برداشت نہ کیے جاتے۔ اس فروتنی اور انکسار سے جو ہر دل عزیزی کی حد تک نہین پہونچا تھا۔ اُسکا کبر ناحق اور اپنے آپ کو جتنی نہ تھی اُتنا سمجھنا کم ہوگیا تھا۔ مثلاً جو لوگ اپنی حضیض منزلت سے اُسکی جانب اُسوقت دیکھتے تھے جب وہ اپنی نخوت اور اپنی ضد کے پایہ ستون پر کھڑی ہوتی تھی اُنپر وہ چند مہربانی کی نگاہین مبذول کر سکتی تھی۔ اور ایسے بھی چند لمحے ہوتے تھے جب یہ نگاہین کسی خدمت یا اطاعت کے تسلیم و قبول کرنے مین جو اسکے مدارج اعلیٰ اور حسن و جمال بے ہمتا کے لیے کیجاتی تھی ذرا مسکرا دینے سے شگفتہ ہو جاتی تھین۔

اور اُسکی خوبصورتی۔ نہین نہین اُسکے انتہا کے جمیل و شکیل ہونے مین کسکو کلام ہو سکتا ہی۔ فی الحقیقت وہ ایسی ہی حسین تھی۔ ہمنے ابھی ابھی اوپر لکھا ہی کہ اُسکے بال سیاہ تھے اُسکی آنکھین ہلکی بھوری رنگت کی تھین۔ اور اُسکا چاند سا مکھڑا کمال زینت و زیب سے حقیقی صورت گر نے اپنی قدرت کاملہ سے گڑھا تھا۔ اب ہم یہ لکھتے ہین کہ اُسکا رنگ اتنا صاف اور شفاف تھا کہ دیکھنے سے چکا چوند لگتی تھی۔ دہانہ تنگ تھا اور لب تازہ دتہ مرجان سے مشابہ تھے اور دانتون کی سفیدی کی تشبیہ تو صرف ہاتھی دانت ہی سے دیجا سکتی ہی۔ اور کوئی شی ایسی نہین جسکو اُسکی متکبرانہ خمیدہ گردن سے جو بہت تراشونکی صنعت بعینہٖ سنگی سے بدرجہا بڑھی ہوئی تھی۔ اُسکی سفید سفید گات اُسکے شانون کے ڈھلاؤ اور گول گول بازو سے نسبت اور تشبیہ دیجائے۔ جب کھڑی ہوتی تھی تو ہر ایک سج دھج سے اور جب چلتی تھی تو ہر ایک حرکت سے تناسب اعضا کی چستی اور پھرتی ظاہر ہوتی تھی۔

بلمانٹ کی بیگم کی یہ کیفیت تھی جسکی حضوری مین اب وزجینا مارڈنٹ موجود تھی۔ یہ بات تو ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ اسوقت بیگم صاحبہ اپنی فرانسیسی خواص کی مدد سے نملی لباس پہن کے اُسکی پھبن دیکھ رہی تھین۔ لباس بدن پر بالکل ٹھیک آیا اور کوئی عیب نہ تھا جو اُسمین نکالا جاتا۔ اور چونکہ اسوقت ڈچز ایک قد آدم آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی تھی پس جب اسنے اپنے جسم کو یہ پوشاک پہنے آئینے مین دیکھا تو بدن پر ٹھیک آنے سے ایسی محظوظ ہوئی کہ چند منٹ تک اسکے لبون پر ہنسی کا اثر قایم رہا۔ اس فرانسیسی خواص نے بھی جسکا خوش کرنا ایک مشکل کام تھا اسکو بہت پسند کیا۔ فرانسیسی زبان مین وہ بیگم سے اسکی نسبت گفتگو کرتی رہی۔ اور پھر وزجینا کی طرف مخاطب ہوکر چند کلمات تحسین اُسکے سمجھنے کے لیے اپنی مہربانی سے ٹوٹی پھوٹی انگریزی مین اپنی زبان سے نکالے۔

لیکن جبکہ ڈچز نے اپنی ملبسہ کو خود پوشاک لے کے آنے اور اُسکی آزمایش کے لیے حاضری سے معاف رکھا تھا۔ اور چونکہ اس بارے مین وہ اپنی فرانسیسی خواص ہی سے ہمیشہ رائے لیا کرتی تھی۔ پس کوئی وجہ وزجینا کی طلبی کی پائی نہین جاتی۔

اصل بات یہ ہو کہ اس خود بین و خود نما اور متکبر و مغرور ڈچز آف بلمانٹ کی ایسی روی حالت ہوگئی تھی کہ لباس کے ہمراہ بل کا روپیہ فوراً ادا کرنے کے لیے وہ کوئی حیلہ ڈھونڈھتی تھی اور ایک چال چلا چاہتی تھی۔ کسی عذر و حیلہ کا چوبدار یا خدمتگار کے ہاتھ کہلا بھیجنا اُسنے نامناسب سمجھا اور پسند نہ کیا۔ اور یہ دستور اور رواج اس خاندان عالیشان کا نہ تھا کہ خاص خواصین اس قسم یا کسی قسم کا پیغام لے کے ملاقاتیون کے انتظار کے کمرے خواہ دیوان خاص یا دیوان عام مین بھیجی جاتی ہون۔ پس سوائے اسکے اور کوئی تدبیر بیگم صاحبہ کے ذہن مین نہ آئی کہ وہ وزجینا ہی کو اپنے خاص الخاص کمرے مین طلب کرے۔

فرانسیسی خواص کی مدد سے ڈچز نے نملی لباس اُتار کے نہایت نادر اور بیش قیمت

صبح کا لباس پہنا اور ایک آرام چوکی پر جو آتشدان کے قریب رکھی تھی بیٹھ کے اُسنے اپنی آواز مین بناوٹ سے سستی پیدا کر کے یہ ارشاد کیا۔

"وکلنٹائین - بی بی - ڈپلیسی کا حساب ذرا مجھے دینا"

فرانسیسی خواص نے جسکو یہ ارشاد ہوا تھا اُٹھ کے وہ خوشبودار لفافہ جسکو مس ڈلیسمر نے مخملی لباس کے ساتھ بھیجا اور جسکو وَرجینیا نے کمال احتیاط سے یہان پہونچایا تھا اپنی بیگم کے روبرو پیش کیا۔

ڈچز نے لفافہ کھول کے بل کو بنظر سرسری ملاحظہ کیا تو اُسمین رقوم ذیل اِس طریقے سے مندرج تھین۔

حضور عالیجناب بیگم صاحبہ بلمانٹ کا دادنی۔

لیونی ڈپلیسی اور کمپنی کا یافتنی۔

۱۶ - جنوری - سنہ ۱۸۴۴ء۔

بابت ۱۸ - گز مخمل بحساب ۴ فی درعہ ..... مالیہ

بابت ۱۸ - گز پارچہ ریشمی بحساب ۲ دو روپیہ فی درعہ ..... سیہ

بابت لیس زرداسی - ..... مامعہ

بابت سلائی - وتیاری - ..... مالیہ

میزان کل - ..... امالوبیہ

میڈم ڈپلیسی اور کمپنی کے واسطے زر مندرجۂ ہذا وصول پایا۔

دستخط - جین ڈلیسمر -

جب ڈچز آف بلمانٹ نے دیکھا کہ بل پر رسید موجود ہے - پس وہ سمجھ گئی کہ روپیہ کے فوراً ادا کر دینے کے لیے یہ ایما کافی ہے کیونکہ جو بل صرف بطور یاد دہانی صفائی حساب کے لیے بھیجے جاتے ہین اِنپر حساب کے بھیجنے والے کی رسید وصول پائی

زرمندرجہ بقید وتحفظ نہین لکھی جاتی - یہ دیکھتے ہی اسکی پیشانی پر تھوڑی دیر تک غصہ آلود شکنین نمایان ہوئین مگر فوراً ہی اُسنے اپنے آپ کو سنبھالا اور وِرجینیا کی طرف خاطب ہوکر اپنی معمولی فروتنی سے زیادہ نرمی اختیار کرکے فرمایا -

"کیا تم وہی شخص ہو جسکا العبد اس بل کے تحت مین ثبت ہی"؟

وِرجینیا (ہکلاتی ہوئی گھبراہٹ سے) "مین نہین کہہ سکتی - مین نہین جانتی - بی بی یعنی حضور - میری ... ہی ... اے جناب عالیہ" -

وُچرر (تعجب آمیز توہین سے) "تم نہین جانتی ہو - اگر تمھین لکھنا آتا ہی تو تمھین معلوم ہوگا کہ آیا تمنے اپنا العبد اس کاغذ پر ثبت کیا یا نہین - اور اگر تمھین صرف پڑھنا ہی آتا ہی لکھنا نہین آتا تو بھی تم کہہ سکتی ہو کہ کسی دوسرے شخص نے تمھارا نام تمھارے بدلے لکھ دیا ہی -

یہ کہکے وُچرر نے بل فرانسیسی خواص کو دیا اور اُسنے وِرجینیا کے حوالہ کیا - اس نوجوان کنواری لڑکی نے کانپتے ہوئے اُسکو لے لیا - اسکو معلوم نہ تھا کہ کیون کانپتی ہی اور اسکے مضمون پر اپنی نگاہ ڈالی - پہلے ہی پل اسکی نظر سلائی اور تیاری کی رقم مندرجہ بل پر پڑی اور اس طور پر اسکو معلوم ہوا کہ مینڈم ڈیلینی نے اسکی بابت بیالیس روپیہ وُچرر کے نام لکھے ہین اور اُسکو (وِرجینیا کو) صبح اُسکی بابت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ ہی دیا گیا تھا -

اس غریب لڑکی کی آنکھین اُس رقم پر ایک منٹ کے قریب تک گڑی رہین - اور اُسوقت تک وہ اپنے آپے مین نہ آئی جب تک بے صبر ہوکے وُچرر نے اچانک اُسکو کلمات ذیل سے ہوشیار نہ کیا -

وُچرر "بھلا نوجوان عورت - وہ تمھارا نام ہی یا نہین ہی"؟

نوجوان سینے والی جو اپنے خیالات مین غلطان پیچان تھی چونک پڑی اور

اُسنے کہا۔

وَرجینیا "مین۔ مین حضور سے عذر خواہی کرتی ہون۔ مین بھول گئی تھی۔ نہین پیارا نام نہین ہی۔ مین سمجھتی ہون کہ یہ اُس پلیدست عورت کا نام ہی"

ڈیجز "تم سمجھتی ہو کیا تم اُن لوگون کے نام نہین جانتی ہو جو اُسی کارخانہ کے ملازم ہین جس سے تمکو تعلق ہی۔ تم ضرور جانتی ہوگی"

یہ کلمات ڈیجز نے اِس بناوٹ سے کہے جس سے پایا جاتا تھا کہ اِسکو اِس ڈرپوک شرمگین اور کانپتی ہوئی لڑکی کی نسبت کچھ شبہہ ہی۔ اور پھر فرانسیسی عورت کی طرف مخاطب ہوکے کہا۔

"کلینمیا مین کیا طرفہ ماجرا ہی۔ اِن سب باتون سے کیا تمکو ذرا بھی تعجب نہین معلوم ہوتا"

خوشامدی خادمہ نے چھوٹتے ہی جواب دیا۔

"کیون نہین بیگم صاحب۔ سراسر تعجب کی بات ہی"

ڈیجز۔ اور۔ اوتمھاری یہ صلاح ہوگی کہ مین اِس جوان لڑکی کو روپیہ نہ دون۔ کیون۔ بیشک روپیہ تو مجھے ہر طرح سے دینا ہی ہی اور میرے نزدیک ایک ہی بات ہی۔ مگر۔"

فرانسیسی خواص۔ (جلدی سے) "مگر جیسا ابھی حضور نے فرمایا تھا کہ بہتر ہوگا کہ نہین"

ڈیجز۔ (مربیانہ غور کی آواز سے) "مین سوچتی ہون کہ تمھارے مشورہ کے بموجب عمل کرون"

پھر وَرجینیا کی طرف پھر کے۔

"تم اَب میڈم ڈیلینی کے پاس واپس جاؤ اور اُسنے کہدینا کہ دوپہر سے پہلے اُنکے بل کا روپیہ اُنکے پاس پہونچ جائے گا۔ اے نوجوان عورت رسید

چاک کر ڈالو اور یاد داشت چھوڑ جاؤ۔ آج مین ضرور بھیجدونگی"۔

وَرجینیا "لیکن اے حضور کیا آپ کو میری نسبت یہ خیال ہو کہ مین آپکو دھوکا دینے کی سعی کرنے کے قابل ہون"۔

اس گفتگو کے وقت وَرجینیا کے زخم خوردہ اور زیان رسیدہ غرور خودداری اور طبیعت نے اُسکو دلیر کیا اور جرأت دلائی اور یہ جوش اسکی خلقی بزدلی اور ڈرپوک پن پر غالب آیا اور پھر اُسنے کہا۔

"کیا حضور کی خدمت مین پہونچانے کے لیے لباس میرے سپرد نہین کیا گیا تھا جب لباس مین لائی تو یہ بات اس امر کی مقتضی ہو کہ زر بل پانے کی بھی مین ہی مجاز کیجاؤن بھی ابھی مین گھبرا گئی تھی۔ لیکن اب مجھے بخوبی یاد ہو کہ یاداشت پر میڈم ڈیلینی کی پیشگی عورت کا العبد ہو۔

ڈچز "مین نے کسی ملازم ہی کے ہاتھ اس روپیے کا بھیجنا مناسب اور بہتر سمجھتی ہون"۔

اس گفتگو کی آواز اور طریقے مین ایسی بناوٹ کی شائستگی اور آہستگی کو ڈچز نے دخل دیا تھا جس سے دوسرا اُسکی مراد کے یہ معنی سمجھے کہ جو اسوقت اسکے ذہن مین بات تھی وہی ٹھیک اور درست ہو اور وہی بہترین تدبیر ہو جسکے مطابق وہ چلا چاہتی ہو۔

وَرجینیا "اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی"۔

اس گفتگو کی ابتدا اس طور پر ہوئی گویا اسوقت کی جوش آور اور غضب آلود کیفیت نے اس کنواری لڑکی کے فخر و امتیاز کو ابھار دیا تھا اور اُسکی جرأت کو اسقدر بڑھا دیا تھا جسقدر اس غیر واجب اور نامناسب ملامت سے جو اسکی توہین و تضحیک کا باعث ہوئی تھی وہ کٹ کٹ کے پھٹ پڑتی ہی تھی کہ اُسنے اپنی زبان کھولی۔

"اگر کوئی اور موقع اور حالت ہوتی تو مین خود اسقدر تکثیر کی حامل ہونے سے

معذرت خواہ ہوتی اور اُسکی ذمہ داری سے سبکدوشی حاصل کرکے حضور کا شکریہ ادا کرتی لیکن اب چونکہ ایسے ایسے کلمات ناملائم حضور کی زبان سے نکلے ہین اسلیے مین ثابت قدمی سے گو نہایت ادب سے زرمند رجوع بل کے پانے کے لیے مصر و مجبور ہون"

"ڈچز" اور اے نوجوان بی بی براہ مہربانی یہ تو بتاؤ کہ ڈچز آف بلمانٹ کو قتل کرنے اور اُسکے ناصح ہونے کا تمکو کسنے مجاز کیا ہے"

یہ سوال اِس رئیسہ اعظم نے اس طور پر اچانک کیا گویا اُسوقت وہ اپنے مدارج اعلیٰ اور ممبر منصب کے سب سے اونچے زینے پر کھڑی تھی اُسکے چہرے سے انتہا کا گھمنڈ ظاہر تھا اور اُسکی بڑی بڑی آنکھون مین جو اُسنے جوان سینے والی کی طرف اُٹھائین اور اُسکی آنکھون سے ملائین تمام اُنکی طاقتین اور قوتین اور اختیار اور اقتدار جمع اور موجود تھا۔

"ڈچیا" (اپنی سفرزدیری اور جرأت پر خود متعجب ہوکر) اور برابری کے انصاف سے کیا مین یہ نہین دریافت کرسکتی ہون کہ حضور کو کیا استحقاق حاصل ہے کہ آپ تمتاج مگر متدین "ڈچیا" ٹاڈنٹ کی دیانت اور امانت پر شک کرنے کی جرأت کرسکین"

مغرور اور متکبر بلمانٹ کی بیگم یہ گفتگو سُنکے دنگ ہوگئی اور اس طور پر چونک پڑی گویا اسکو سانپ نے ڈسا تھا فوراً منھ پر ہوائیان سی چھوٹنے لگین رنگ فق ہوگیا رخسار پر زردی چھاگئی۔ نوجوان لڑکی کی طرف وہ مجنونانہ وحشت سے نگران رہی۔ اُسکا بشرہ ایسے شخص کا سا معلوم ہونے لگا جسنے کوئی ایسی وحشتناک خبر سُنی ہو جسپر ہیبت سے یقین ہو سکتا ہے۔ یا جسکی ایسی توہین ہوئی ہو جس سے انتہا کا تعجب پیدا ہوا اور توہین کرنے والے کی نسبت سمجھا جائے کہ عمداً اُسنے نہین کی بلکہ سہواً یہ حرکت سرزد ہوگئی ہے بادی النظر مین یہ صدمہ کوئی معمولی قسم کا نہ تھا۔ یہ صدمہ سخت تھا۔ یہ صدمہ شدید تھا۔ یہ صدمہ خونخوار تھا جسکے پہونچتے ہی امیر کبیر بیگم کا دماغ سُنسنایا۔ اِسکا تمام جسم

کانپنے لگا۔"

یہ حالت دور دور کے خیالات اور قیاسات کی جیسی اپنی آمد میں شدت سے شدید تھی ویسی ہی بالکل غارضی تھی۔ یہ حالت کسی دریا کے جوش و خروش کے اُبال سے مشابہ تھی جو یکایک اُسکی سطح پر پیدا ہوتا ہو اور پھر فوراً ہی ایسا گم ہو جاتا ہو کہ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ جیسا کسی مادّے کو بارود سے اُڑاتے ہین تو جب تک آگ نہین دی جاتی وہ مادّہ قائم رہتا ہو اور جہان بھک سے اُڑا دیا گیا پھر نام و نشان تک قائم نہین رہتا ایسے ہی طوفان عظیم جو اِس سرعت اور تعجب سے پیدا ہو گیا تھا اور جسنے اُسکی وحشت سے چولین ڈھیلی کر دی تھین اِس جلدی سے نابود اور ناپید ہو گیا کہ اُسکی ایک بھی علامت اور اُسکا کوئی بھی نشان ڈچز کے چہرے پر پایا نہین جاتا تھا۔ ہان اتنی بات تو ضرور تھی کہ صحت کی سُرخی کی جگہ اُسکے رُخسارون پر زردی ابتک نمایان تھی۔ اور سب طرح لحظہ کے لحظہ مین اُسنے اپنے ہوش و حواس جمع کر لیے تھے اور سنبھل بیٹھی تھی۔ فی الحقیقت اِس عجلت اور سرعت سے اُسنے یہ استقلال پیدا کر لیا تھا کہ خود وُرجینیا کو جسکے الفاظ نے ناگہان یہ ایسا اثر پیدا کیا تھا کہ وہ ترسان و لرزان تھی اور خود فرانسیسی خواص کو جو غیر معلوم ہیبت کے صدمہ سے پسپا ہو گئی تھی ایک تعجب تھا کہ یہ ماجرا کیا ہو ابھی تو کچھ تھا اور ابھی کچھ کا کچھ ہو گیا اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ جس واقعہ کے وقوع سے وہ شدید رعب اور حیران تھی اُسکا درحقیقت وقوع بھی ہوا تھا یا وہ خود غلطی مین ہین اُنھون نے ہی اپنے ذہن مین اسکے وقوع کے خیال کا ایک باندھنو باندھا ہو۔

پس وہ ہوش رُبا سانحہ جسکے بیان و صراحت مین اِسقدر الفاظ کا استعمال ہوا ہو صرف چند ہی منٹ تک وقوع پذیر رہا۔ چونک پڑنا۔ وحشتناک ممنونانہ نگاہ خوفناک ہو کے باور کرنے کی وجہ نہ رکھنا۔ سب حالتین ساتھ ہی ساتھ پیدا ہو گئی تھین۔ اور سب کا قیام بارہ لمحون سے زیادہ دیر تک نہ رہا تھا۔ اسکے بعد ڈچز اپنے آپے مین آئی۔ کچھ بھی نگاہت

اُڑی رہی۔ اور اسلیے چونکہ قدرتی گلابی رنگت جلدی سے اپنے قیام کی جگہ واپس نہین آئی تھی یہ قیاس ہو سکتا تھا کہ اِسکا دِل اندر ہی اندر انتہا کے تشنج کا شکار ہے اور ظاہر مین خط و خال پہلے سے نظر آتے ہین اور چہرے پر اینٹ پائی جاتی ہے۔

مگر دَرجِنیا کے چہرے سے اُس عارضی مجنونانہ وحشتناک نگاہ کے پھیر لینے کے بعد اور اُس اعصابی اور اعصابی تشنج شدید کے بعد اُسنے ایک اور نگاہ جو زیادہ ساکن اور سنجیدہ تھی اُس نوجوان لڑکی کی طرف ڈالی۔ اِس نگاہ کی حرکت اُسکے تمام جسم پر نہ تھی بلکہ اُسکے سکون ہی مین اُسکا تمام جثہ بہ ہیئت مجموعی کھب گیا تھا جس سے ڈِچز نے تمام چہرہ سب خط و خال اور کل نقشہ جسم و شکل کا ایک ہی لحظہ مین اپنے دل کے سانچے مین ڈھال لیا۔ اِسکے بعد اُسنے اُسپر سے پھر اپنی نگاہ ہٹالی اور ایک منٹ تک برابر یہ دریائے غور و خوض مین غوطہ زن رہی۔ اِدھر فرانسیسی خواص بھی اپنی بیگم کی طرف غور سے دیکھتی جاتی تھی اور اُسکا استعجاب بڑھتا جاتا تھا۔ اُدھر نوجوان سینے والی نے اپنی کیفیت العینی نامزد ہوتے ہوئے دیکھی کہ حیرانی اور اضطراب مین وہ کمرے سے بالفرور باہر نکلجاتی۔ اگر غیر وصول شدہ حساب کا کاغذ جو اَبتک اُسی کے ہاتھ مین تھا اُس خدمت کے انجام کی یاددہانی نہ کرتا جسکا بجالانا اُسپر فرض تھا۔

آخر کار ڈِچز نے آہستہ کانپتی ہوئی آواز سے فرانسیسی زبان مین خواص سے کہا ڈِچز دے کلیرمنٹائین۔ تم اَب ڈیوک کے سکرٹری کے پاس جاکے کہو کہ میرے پاس آج خرچ کو بالکل روپیہ نہین ہے۔ اور چار پانچ سو روپیہ کی اِسوقت شدہ ضرورت ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اِس پارچہ فروش عورت کے بل کا روپیہ فوراً ادا ہو جانا چاہیے۔ جاؤ۔ اور جلد واپس آؤ۔

خواص کمرے سے باہر چلی گئی اور اب صرف دَرجِنیا تن تنہا ڈِچز کے پاس رہگئی۔ نوجوان سینے والی سے نگاہ دوچار نہ کرکے اِس امیرزادی رئیسہ زہرہ پر ستارنے

یہ سوال کیا۔

ڈیجز۔ "کیا تم مسٹر ڈیلینی کے کارخانے مین کام کرتی ہو"۔

وزجینیا۔ "نہین۔ میری بیگم۔ سوائے آج کی صبح کے مین پہلے وہان نہین گئی تھی۔ لیکن یہ لباس میرا تیار کیا ہوا ہو۔ جسکے حضور مین پہونچا دینے کے لیے مجھ سے کہا گیا تھا"۔

ڈیجز۔ "تو مین خیال کرتی ہون کہ تم گھر پر۔ خاص اپنے مسکن پر کام کرتی ہو۔ کیون"۔

اس سوال کے کرتے ہوے ڈیجز کے طریقے سے حیرانی اور آواز سے دل سوزی اور مہربانی پائی جاتی تھی اور ان دونون کو دبائے رہنا ظاہر نہ ہونے دینا اسکے امکان سے باہر تھا۔ اس سوال کا جواب جب ڈیجز نے اثبات مین پایا تو بڑھتی ہوئی حیرانی اور زیادہ لطف سے بہت پس و پیش کر کے یہ سوال کیا کہ۔

"تو مین خیال کرتی ہون کہ تم اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہو۔ کیون"۔

وزجینیا۔ "ہاے ہاے۔ نہین۔ اگر ایسا ہوتا تو کیا بات تھی۔ ہاے اگر خدا انکو زندہ رکھتا تو کس لاڈ و ناز سے وہ مجھے رکھتے"۔

یہ کہتے ہی کہتے غریب سینے والی زار و قطار رونے لگی۔

ڈیجز۔ ہاے ہاے۔ غریب بیکس لڑکی۔

یہ کہکے وہ آگ کی طرف بغور دیکھتی رہی اور اس چہرے پر جو ایسا حسین و جمیل تھا اور جواب ایسا زرد ہو گیا تھا نا قابل بیان خیالات کی آمد کا سلسلہ نمایان تھا۔

اسکے بعد کمرے مین دیر تک سناٹا رہا۔ وزجینیا کی کچھ دبی ہوئی سسکیون کے سوا جو اسکے سینے مین مڑوڑ کھا رہی تھین اور کچھ سنائی نہین دیتا تھا کیونکہ ڈیجز بلمنٹ کے سوالات سے اسکے دل کا زخم پھر ہرا اور رنج و الم پھر تازہ ہو گیا تھا حالانکہ وہ اپنی تمام طاقت اور جد و جہد سے اس جوش و خروش کے جذبۂ دل کو دبائی ہی جاتی تھی۔

اسی دبی ہوئی اور ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتی ہوئی آواز سے جیسی پہلے تھی اور اسی طور پر

آگ ہی کی طرف جو آتشدان مین آب و تاب سے جل رہی تھی دیکھتے ہوے اِس رئیس بیگم نے یہ سوال کیا۔

"چرچ" "کیا تمھارے والدین کی وفات کو بہت عرصہ ہوا۔" ؟

سسکیون اور ہچکیون سے صاف آواز نہ نکلتی تھی اور جو آواز نکلی وہ بھی ٹوٹی ہوئی تھی اور انتہا کے غم کا جوش اُسمین پایا جاتا تھا کہ وَرجِنیا نے یہ جواب دیا۔

وَرجِنیا "میرا باپ۔ ہاے مین نے اُسکو نہ تو دیکھا اور نہ جانا۔ مگر میری ماں۔ ہاے ماں۔ ہاے ماں۔ وہ نیک اور مہربان تھی۔ مہربان جیسی جیسی ایک ماں مین پوری پوری مہربانی ہوسکتی ہے۔ اور افسوس کہ وہ بھی نہ رہی"

چرچ "کیا وہ بھی مرگئی"۔ ؟

اِس سوال کے بعد اِسکے تمام طریقون اور آواز اور نیز اُسکی نگاہ مین جو اُسنے اب تک آگ کیطرف سے نہین ہٹائی تھی دل سوزی اور دردمندی کوٹ کوٹ کے بھری ہوئی تھی

وَرجِنیا "آج اُسکو مرے ہوے تین برس ہوے۔ میری بیگم"

اِس جواب کے دیتے ہوے نوجوان سینے والی کے رخسارون پر آنسوؤنکی دھارین روان تھین کہ اُسنے اپنا جواب اِس طور پر ختم کیا۔

"اُسکی وفات اچانک ہوئی۔ بس اچانک۔ دیکھتے ہی دیکھتے۔ اور اسلیے یہ صدمہ جو مجھپر گزرا ہے بڑا ہی سخت ہے۔ سُننے کی بات ہے۔ رات کو مین خوش خوش سونے گیا میری ماں زندہ تھی۔ ہاے میری ماں۔ کیسا وہ مجھے پیار کرتی تھی۔ کیسا وہ مجھے چاہتی کیسی وہ مجھپر دل و جان سے فدا تھی۔ اور جب صبح اُٹھتی ہون تو کیا دیکھتی ہون ماں بغیر ہوگئی ہون۔ بیکس اور یتیم بنگئی ہون۔ میرے واسطے یہ بڑا بار ہاے میرے لیے یہ بہت ہی زیادہ ہے"

یہ بیکس لڑکی پورا جواب بھی نہ دینے پائی تھی کہ غم کی شدت

گلا گھٹنے لگا۔

ڈیجز بے تماشا اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے دل سوزی اور ناگفتنی اور ناشنیدنی ملال وحسرت کی عجیب وغریب نگاہ دُرجنیا کے اوپر ڈالی۔ اور پوشاک تبدیل کرنے کے کمرے مین جو ملحق تھا جلدی سے چلی گئی۔ جس کمرے سے وہ اُٹھ کے گئی تھی اُسکا دروازہ بند کر دیا۔ اور اب اِس طور پر دُرجنیا اُس آراستہ وپیراستہ خوابگاہ کے کمرے مین اکیلی رہگئی۔

ڈیجز کے یکایک اور اچانک اِس کمرے کے باہر چلے جانے سے دُرجنیا نے جو دہان مِرف بل کا روپیہ لینے کے لیئے کھڑی تھی سوچا کہ بیڈھب آپھنسی۔ اُسکو یہ بھی معلوم نہین تھا کہ فرانسیسی خواص ہیتابی سے کہان بھیجدی گئی۔ اور یہ بھی اُسکی سمجھ مین نہین آتا تھا کہ اِس جلدی مین خود بیگم صاحب کدھر چلی گئین۔ اِس نوجوان لڑکی پر ناگہانی خوف طاری ہونے لگا کیا اُسنے کسی کا کچھ بگاڑا تھا۔ کیا اُسکی ذات خاص کو ضرر پہونچانے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ یا محتاجی اور بیکسی دونون کمبختیان ایک ساتھ ایسی واقع ہوئی تھین کہ اس نوجوان لڑکی کو اپنی بزدلی اور ناتجربہ کاری اور صغرسنی کا اعتبار خاطر نشین نہین ہوتا تھا قریب تھا کہ اپنی آنکھون اور رخسارون سے آنسو پونچھ کے جلد دہان سے چلی جاے کہ سنگار کرنے کے کمرے سے ڈیجز نکل آئی۔

منٹ سے زیادہ اسکو دیر نہین لگی لیکن اگر اس عدم موجودگی سے یہ مطلب تھا کہ قدر دلی آسودگی اور تسکین جو پچھلے سوال وجواب مین جاتی رہی تھی دوبارہ فی الحقیقت وہ اِسقدر مزور کامیاب ہوئی تھی کہ جہانتک بیرونی دکھاؤ کا حالت پر آگیا تھا۔ پس آسودہ روش اور معزز طریقہ اور موثر وضع اختیار ام چوکی پر جو آگ کے قریب تھی اُسکے بیٹھ گئی۔ اور مستقل آواز سے بکر کبھی آنکھین دھیمی اور بھری نہین ہوئی تھی بیٹھتے ہی اُسنے

کلمات ذیل زبان سے نکالے۔

"ڈچز" اے نوجوان عورت مجھے افسوس ہو کہ میں نے تمکو اسقدر عرصہ تک منتظر رکھا۔ اور یہ بھی افسوس ہو کہ میں نے پہلے ہی تمسے اس قسم کی کیوں گفتگو کی اور ایسا کس واسطے کام کیا جس سے تمھارا دل دکھا اور تمھارے چلن کی نسبت شبہہ ظاہر کیا۔ چند منٹ میں میری خادمہ آتی ہی ہوگی۔"

کمرے کا دروازہ کھلنے اور فرانسیسی عورت کے آجانے سے ڈچز کی گفتگو میں خلل واقع ہوا۔ روپیہ مل گیا تھا اور جسقدر روپیہ بل میں درج تھا وہ بیچنے والی کو دیدیا گیا۔ اور جب نوجوان لڑکی نے روپیہ پاکے میڈم ڈپلیسنی کی طرف سے بکمال ادب شکریہ ادا کیا تو اسکا جواب اس عظیم الشان بیگم کی طرف سے سوا اسکے اور کچھ نہ تھا کہ اسنے استغنا اور رکھائی سے گردن ہلا دی۔

ڈچز نے ایک کتاب اٹھالی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسکے مضامین و مطالب کے غور میں یکایک وہ متوجہ ہوگئی ہو۔ اور وہ جینیا مارڈنٹ وہان سے چلی آئی۔ مگر اسکو کمال تعجب تھا کہ چند ہی منٹ پہلے کسواسطے یہ امیر و کبیر عورت اسپر ایسی مہربان اور رحیم ہوگئی تھی اور پھر چلتے وقت آخر کو کس لیے وہ ایسی کشیدہ اور روکھی بنگئی۔

پانچوان باب

(مسٹر لینوین ہیسٹم)

ڈیوک آف بلمانٹ کی بارگاہ کی سیڑھیوں سے خالی پیالہ ہاتھ میں لیے اترتے ہوئے جینیا مارڈنٹ ناگہان اس امر سے واقف ہوئی کہ ایک نوجوان کشیدہ قامت خوش لباس شریف زادہ جو کسی قدر نامعلے پر کھڑا تھا اسکی طرف دل و جان سے متوجہ اور مائل ہو۔ اس جوان رعنا کی آنکھیں جنمیں تعجب اور اشتیاق اور ادب یہان تک ملا ہوا تھا کہ انکو عام طور پر بدوضعی اور آوارگی کی شوخی۔ بے احتیاطی اور بد لحاظی۔ اور

گستاخی سے منسوب کرنا ایک غیر واجب تہمت لگانا تھا۔ اُسی کی جانب نگران تھین۔ سیر صوبنے آہستہ آہستہ اترتے ہوے وَرجینیا کی آنکھین اُسکی آنکھون سے دوچار ہوئین۔ اور فورًا اُسنے اپنی آنکھین نیچی کرلین۔ لیکن ساتھ ہی اِسکو یہ خیال آیا کہ یہ محض اِسکی خام خیالی اور غلطی تھی اور یہ بات امکان سے خارج تھی کہ وہ جوان شریف زادہ ایسے دلی جوش اور تامل اور غور سے اِسی کی دھن اور خیال مین کھڑا ہو۔ یہ سوچ کے اُسنے پھر نگاہ اُٹھائی اور پھر دونون کی نگاہین ملین۔ لیکن بہت ہی ڈرپوک۔ بہت ہی دزدیدہ۔ اور فورًا پھر لیگئی تھین اور اُسکی شرم اور ادب سے مِل کے چمک رہی تھین۔

شرم وحجاب سے وَرجینیا کا چہرہ سُرخ ہوگیا۔ یہ شرم وحجاب کُنوار پنے کی گھبراہٹ کا تھا کیونکہ اب اُسکو یقین کامل ہوگیا کہ وہ مَرد بیگانہ جوان رعنا فی الحقیقت اُسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ جلد جلد قدم بڑھاتی ہوئی وہ اُس سمت کو مڑگئی جسطرف اُسکو جانا تھا لیکن جوان رعنا بھی فورًا ہی اُسکے برابر پہونچ گیا اور پہونچتے ہی اِسطور پر معذرت خواہ ہوا۔

"جوان رعنا" ای مِس مجھ سے خطا ہوئی معافی کا خواستگار ہون ہزار ہزار منت سے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھے معاف کرو"

یہ الفاظ ایسے انکسار کی آواز سے اِسکی زبان سے نکلے کہ اچانک تعجب مین آکے اِس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی نے اپنی کنکھی آنکھون سے اِسکو نگاہ بھر کے دیکھا اور اِسکی آنکھون مین بھی اُسنے وہی اشتیاق وہی فروتنی وہی عذرخواہی وہی ادب اور وہی سوزش دل پائی جو اُسکی آواز مین تھی۔

"ای مِس مجھے معاف کرو۔ مین منت سے کہتا ہون کہ مجھے معاف کرو اور صرف چند منٹ میری طرف متوجہ ہو۔ مین تمکو غضبناک نہ کرونگا۔ اور میری کیا مجال کہ مین تمھاری توہین کرون حالانکہ مین تمھارے حسن وجمال کا ایسا والہ وشیدا ہوگیا ہون۔ اور تمھاری ـــ"

اِس سے زیادہ جوان رعنا کہنے نہ پایا تھا کہ وَرجینیا بیچ مین بول اُٹھی کیونکہ اُسکی

طاقت گفتار جو تھوڑی دیر تک معطل ہوگئی تھی پھر آگئی۔

وَرجینیا۔ "اے حضور آپ اجنبی ہین۔ میرے اور آپ کے کبھی کی شناسائی نہین اسلیے مین آپ سے درخواست کرتی ہون۔ بس بس مین نے کہدیا ہے کہ آپ میرے درپے نہ ہون"

جوان رعنا۔ (اشتیاق سے) خدا واحد و شاہد ہے کہ مین نے آداب مناسب سے صرف تمکو مخاطب ہی کیا تھا۔ جیسی تمھاری شکل صورت اچھی ہے اور جیسا تمکو خدا نے شکیل و جمیل بنایا ہے اور جیسی تم محبوب القلوب ہو ویسی تم بیرحم کیون بنتی ہو"

شرم کی سرخی جو وَرجینیا کے رخسارون پر پہلے سے چمکتی تھی اب اور زیادہ تمتما اٹھی اور چلتے چلتے یکایک ٹھٹک کے اسنے جوان رعنا کی طرف ایک نگاہ ڈالی۔ جہانتک لسانی اور خوش بیانی سے ایسی دلفریب آنکھون کا بولنا ممکن ہے وہانتک یہی معلوم ہوتا تھا کہ وہ نگاہ زبان حال سے یہ کہہ رہی تھی کہ "مین نے آپ کا کیا بگاڑا ہے کہ آپ میرے درپے تو ہین ہین"

بعدہ یکایک مڑکے اسنے اپنا سیدھا راستہ لیا جس راستے سے اسکو ڈیوک کی مجلس سے نکلتے ہی جانا چاہیے تھا۔

لیکن دس بارہ قدم بھی وہ جانے نہ پائی تھی کہ وہی اجنبی جوان پھر اسکے برابر تھا۔ اور اسنے چلتے چلتے فقرات سے اپنے سچے اشتیاق کو جتایا اور یقین دلایا کہ اسکا بالکل ارادہ اسکی تضحیک و توہین اور تکلیف دینے کا نہین تھا۔ اسنے کمال عاجزی سے درخواست کی کہ جو کچھ اسکو کہنا ہے چند منٹ متوجہ ہو کے سن لے۔ اور ایسی سنجیدہ تھی اسکے ہاتھ کی جنبش ایسی نرم تھی اسکی زبان۔ اور ایسا دل سوز تھا اسکا بیان کہ وَرجینیا سہم گئی اور یہ خوف اسپر غالب آیا کہ مبادا راستہ کے آنے جانے والے اور مکانون کی کھڑکیون سے دیکھنے والے عیب کی نگاہ سے دیکھ لین۔ گھبراہٹ، سے شش و پنج مین تھی کہ کیا کرے کیا نہ کرے۔ اور حیرانی و پریشانی مین اس ناتجربہ کار لڑکی نے جانا کہ اب اسکے ہوش و حواس رخصت ہوا چاہتے ہین کہ خاص اس اضطراب کے موقع پر ایک تیسرا فریق پیدا ہوگیا کہ اسنے

بیچ بچاؤ کرکے وزجینیا کو اسکے بیڈ سب پھینس جانے کی حالت سے نجات دی اور نوجوان شریف زادے کو بھی وہ معقولیت کی راہ پر لایا۔

ایک ادھیڑ عمر کا شریف جو ابھی ایک پاس کی اسٹریٹ سے گروس وزنر اسکو یہین آپڑا تھا یہ حال دیکھکے اس طور پر ناصح ہوا۔

"چارلس۔ چارلس۔ تجھے تمھاری یہ کیفیت دیکھکے تعجب ہوتا ہی۔ ون دو پہر کھلم کھلا اور پھر ان کھڑکیون کے سامنے۔ اور یہ نوجوان لڑکی اسکا صرف دکھاوہی اسکو ہتک سے محفوظ رکھ سکتا ہی۔ کیا ہوگیا ہی تمکو۔"

اجنبی جوان نے اپنی آنکھین وزجینیا کے چہرے کی طرف سے پھیرلین اور اس شخص کی ملامت کرنے والی آنکھون سے ملائین جسکے سامنے وہ جیلنا یا صریحا بے ادبی سے پیش آنیکا زہرہ اور یارہ نہین رکھتا تھا اور اسکو دیکھتے ہی تمام اسکے اطوار اور کردار کی گویا کرہی جنکا بڑتاؤ اور اظہار وہ غریب سینے والی سے کر رہا تھا دم کے دم مین کافور ہوگئی اور شرم و ندامت سے پسینے پسینے ہوکے اسطرح پر گویا ہوا۔

"مسٹر لیوین ہیم۔ یہ نوجوان عورت خود ہی میرے حق مین انصاف کریگی کہ کوئی کلمہ اسکے خلاف شان یا اسکی توہین کا میری زبان سے نہین نکلا ہی۔ مین اس قابل ہی نہین کہ مجھ سے ایسا فعل سرزد ہوسکے۔"

مسٹر لیوین ہیم۔ (نرمی سے) تاہم۔ چارلس۔ کوئی وجہ پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ تمھارا اس نوجوان لڑکی کو اپنی جانب متوجہ کرنیکے لیے مجبور کرنا جائز قرار دیا جائے جبکہ ہزار دلیلین موجود ہین کہ تمکو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ آؤ آؤ مسن تم میرا ہاتھ لو اور تمکو اس جوار کے باہر مین امن سے پہونچا دونگا۔

آخری الفاظ وزجینیا کی طرف مخاطب ہوکے کہے گئے تھے جسنے طوعاً و کرہاً یہ دستگیری سوجہ سے قبول کی کہ والدین کی سی مہربانی اور بغیر بناوٹ کی بے امتیازی آواز اور

طریقے سے یہ آرزو ظاہر کی گئی تھی - اور اسکے ادھیڑ ساتھی نے پھر جوان رعنا کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور سینے والی کے ساتھ ساتھ ہو لیا اور اسکو ڈرکے باہر نکل کے ایک نزدیک ترین اسٹریٹ مین اسکو پہونچا دیا اور راہ بھر اُسنے اسکا لحاظ و پاس اور ادب کیا گویا وہ کوئی خطاب یافتہ بیگم تھی اور پارچہ فروش عورت کے پٹارے کی جگہ اسکے ہاتھ مین ایک عمدہ جالی کی چھوٹی سی تھیلی تھی -

یہ ساتھ ایسا چٹ پٹ برروے کار آیا کہ ورجنیا کو ایک لمحہ بھی سوچنے کو نہ ملا کہ اُسنے اپنے کو ایک شریف آدمی کے بازو پر سہارا دیے ہوے پایا حالانکہ اس شریف آدمی کو بھی اس سے زیادہ وہ نہ جانتی تھی کہ اُسکو جوان رعنا نے لیوین ہیم کہکے پکارا تھا - لیکن جب اُسنے جلدی سے اپنی ڈرپوک نگاہ اُس ساتھی پر ڈالی جسکو حالات وقت نے اسطور پر اُسے بخشا تھا تو سوائے اسکے کہ وہ اُسکی نسبت اپنی احسانمندی اپنا ادب اور اپنے اعتماد کو اپنے دل مین جگہ دیتی اور دوسری بات اسکے خیال مین نہ آئی - کیونکہ یہ امر پر ظاہر تھا کہ مسٹر لیوین ہیم ایک ایسا آدمی تھا جو عالی منصب اور معالی مرتبت اُمرا اور رؤسا سے خلا ملا رکھتا تھا اور سب سے اسکا دوستانہ برتاؤ تھا - اسکے چہرے پر جہان اخلاق و مروت کے نقوش مرتسم تھے وہان حزن و ملال کے آثار بھی ہمیشہ بنے رہتے تھے اُسکے بشرے اور رکھاؤ سے اُسکا شریف خاندان اور اعلیٰ درجے کا تربیت یافتہ صاحب ذہن و ذکا اور قادر قوت مدرکہ نیک اور فیاض و فیض رسان اور ایک سچا ہمدرد اور خداترس ہونا پایا جاتا تھا -

جونہی رفتہ رفتہ اِس کنواری لڑکی کے دل مین یہ خیال سمایا کہ وہ - غریب محتاج سینے والی پارچہ فروش عورت کا ایک پٹارہ ہاتھ مین لیے ہوے ولیٹ اسٹریٹ کے اُس مقام پر جہان متمول و مالدار اور خوش پوش رؤسا و اُمراء عظیم الشان رہتے اور آمد و رفت رکھتے ہین ایک ایسے شخص کے بازو پر ہاتھ رکھے جھکی ہوئی چل رہی ہے

جسکو خاص اسی کے باریک بین تمیز نے ایک خاندانی شریف اور دولتمند سمجھا تھا۔ ہان ہم کہتے ہین کہ جون ہی رفتہ رفتہ یہ خیال اُسکے دل مین جاگزین ہوا تو اُسکو دھیان آیا کہ جسقدر جلد ممکن ہوتا وہ اِسکو ایسی نازیبا حالت سے جو شروع ہی سے اسکو سخت ناگوار گذرتی ہوگی نجات دیتی۔ اسلیے پہلے اُسنے آہستہ آہستہ چند شکریہ کے الفاظ اُسکی مہربانی کے بدل مین اپنی زبان سے نکالے اور پھر اُسی وقت ایک ایسی جنبش کی گویا قریب تھا کہ وہ اپنی کلائی اُسکی کلائی کے نیچے سے کھینچا اور علحدہ کیا چاہتی ہو۔ لیکن ایک قسم کی گھبراہٹ اور صاف دلی اور عنایت سے مسٹر لیوین ہیم نے اسکی بات کو کاٹ کے اُسکی کلائی پھر اپنی کلائی کے نیچے دبا کے کہا۔

"مجھے تمھارے ساتھ چلنے مین شرم نہین آتی ہو اگر تمکو میرے ساتھ چلنے مین شرم نہو۔ مگر تم جاتی کہان ہو"؟

"رُجینا" "جناب میڈم ڈیلیسی کے کارخانے کو کیسل اسٹریٹ جاتی ہون"۔

مسٹر لیوین ہیم "اوہ وہ خوش لباس امیرون کے لباس سینے والی عورت"

پھر چند لمحہ توقف کر کے اُسنے کہا۔

"کیا تمنے پہلے بھی کبھی اُس نوجوان شریف زادے کو دیکھا تھا مین کہتا ہون وہی جو تمکو اپنی حرکات ناشائستہ اور بیہودہ سے تنگ کر رہا تھا"؟

"رُجینا" "جناب مین نے پہلے کبھی اُسکو نہین دیکھا تھا"

مسٹر لیوین ہیم "اور شاید تمکو یہ بھی نہین معلوم ہو کہ وہ ہو کون"؟

"رُجینا" "جی نہین۔ مین بالکل جانتی ہی نہین ہون کہ وہ کون ہو"

مسٹر لیوین ہیم۔ (غور سے اُسکے چہرے کی طرف دیکھتے ہوے) "لیکن فرض کرو کہ مین اُس موقع پر نہ آجاتا تو کیا تم ایسے شکیل و جمیل شخص کو آخر کار زیادہ مہربانی کی نگاہ سے نہ دیکھتین۔ آؤ میری پیاری سچ سچ کہدو۔ اور تمھاری صاف بیانی سے میرا اور بھی زیادہ

تمھاری نسبت اچھا خیال ہو جائے گا"

وَرجینیا "اگر آپ مجھ سے اِس مہربانی کے ساتھ پیش نہ آتے تو مین اب خیال کرتی ہون کہ آپ کا ارادہ بھی میری توہین کا تھا۔ ہائے بڑی ناانصافی اور ظلم کی بات ہی کہ کسی شخص کی محتاجی کی وجہ سے اُسکی کھرائی اور راست روی کی تعریف نہ کیجائے نیکی کی نیتون کا اعتبار نہ کیا جائے"۔

یہ سب باتین وَرجینیا نے ملامت سے ہوے جوش کی آواز سے آہستہ آہستہ کہین اور آخر کا فقرہ کہتے ہوے وہ زار زار رونے لگی۔

مِسٹر لیوین ہیم "روتی کیون ہو۔ کیا واہیات اور فضول حرکت ہی۔ مین یہ نہین جانتا تھا کہ تمھارا دِل دُکھے گا۔ اور اب قسم ہی جَوَدانی (مشتری) کی کہ مجھے اپنے رخسارے پر بھی آنسو بہتا ہوا معلوم ہوتا ہی"

یہ کہکے ریشمی رومال اُسنے اپنے چہرے پر پھیرا اور کہا۔

خیر" مین تمھارے اِس غصہ کے بھرے ہوے رنج کو اپنے سوال کا جواب سمجھتا ہون کیونکہ اگر تم زبان سے کوئی جواب دیتین تو اسمین جھوٹ سچ دونون کا گمان ہو سکتا تھا۔ مِس تمھارا نام کیا ہی"؟

جواب "مجھے وَرجینیا مارڈنٹ کہتے ہین"۔

مِسٹر لیوین ہیم۔ بھئی کیا پیارا نام ہی۔ ایک بہت ہی پیارا نام ہی۔ میرے اِس کہنے سے تم بُرا نہ ماننا۔ میری اب اتنی عمر ہی کہ مین تمھارے باپ کے برابر ہون۔ اور تمھارا تعلق میڈم ڈیلیسی کے کارخانے سے ہی۔ اب سنو میری پیاری نوجوان بیگم۔"

اِس مقام پر اسکی آواز اچانک دینداروں کی سی اور سنجیدہ ہو گئی۔ اُسنے کہا۔

"مین منت سے کہتا ہون کہ تم اپنی راست روی اور نیکی نہ چھوڑنا۔ تم اپنی نیک چلنی پر قائم رہنا۔ جو آج تمھاری عفت اور پاکدامنی کی بنیاد ہی۔ تم جوان ہو۔ تم حسین ہو۔ اور

تمھارا مدار تمھاری محنت پر ہی جس سے تمکو روٹی ملتی ہی۔ اور اس شہر مین سب طرح کی ترغیبین کثرت سے موجود ہین۔ مین تمسے یہ بات جو کہتا ہون۔ اسیطرح کہتا ہون جسطرح تمھارا باپ کہتا۔ کیونکہ بوجہ بات چند مجھے تمھارا خیال ہوگیا ہی۔ اسلیے تم میری نصیحت پر غور کرو اور اسکو مانو اور اسپر عمل کرو۔ اور گو تم محتاج ہو تاہم تم ایک دنیا کو مجبور کروگی۔ کہ وہ تمھاری نیک چلنی اور نیکنیتی کی جسکا تمنے ابھی بیان کیا ہی تعریف کرے اور داد دے۔ اور لو اب خدا حافظ ہی مس ہارڈنگ۔ مین تمکو نہ بھولونگا اور تمھارا خیال مجھے ہمیشہ بنا رہے گا"

یہ الفاظ کہکے ادھیر شریف نے دلی گرمجوشی سے جو معلوم ہوتا تھا کہ اسکے دل کے باہر نکلی پڑتی ہی نوجوان سینے والی سے مصافحہ کیا۔ اور یکایک لڑکے جلد جلد قدم بڑھاتے ہوئے اسی سمت کو راہی ہوا جس طرف سے یہ دونون آئے تھے۔ اسکی چال ایسی جلد تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک جوش مین جا رہا ہی اور گروس اسکوئر دنر کی طرف جاتے ہوئے اسنے ایک مرتبہ بھی پیچھے پھر کے نہ دیکھا۔ مگر وہ جنیا سے نہ رہا گیا۔ یہ چند منٹ تک کھڑی رہگئی اور اسنے اپنی آنکھین اس صاحب اقتدار کے پیچھے پیچھے اسکی ہمراہی مین رہین جو مربیانہ مہربانی سے اسکے ساتھ پیش آیا تھا اور جسنے کمال عنایت سے اس سے باتین کی تھین۔ اور جب وہ نکڑ پر سے اسکوئر کو مڑ گیا اور نگاہ سے غائب ہوگیا تو اسنے ایک لمبی سانس بھری اور آہ سرد کھینچی کیونکہ یکایک اس لڑکی کو ایسا معلوم ہوا کہ دنیا مین ایک شخص جو ایسا شفیق اسکو ملا تھا اسکو ملتے دیر نہ ہوئی کہ فوراً ہاتھ سے نکلگیا۔

اس خیال کا نقش اسکے دل پر جما رہا اور نہایت غمگین ملول حزین وہ گریٹ کیمل اسٹریٹ کی طرف راہی ہوئی اور وہان پہونچ کے اسنے وہ روپیہ جو ڈچز آف بلمانٹ سے ملا تھا ڈلیمر کو حوالہ کیا۔ اس پیشدست عورت نے ایک روکھا سا شکریہ اسکی خدمت کے بدل مین نوجوان سینے والی کا ادا کیا اور وہ ٹیوسٹاک اسٹریٹ کو واپس آئی۔ صبح کے مختلف واقعات سے جو جو خیالات پیدا ہوئے تھے اسنے اسکا دل معمور تھا۔

چھٹا باب

(مِس برنٹ)

ہمنے لکھا ہو کہ وہ مکان جسمین وِرجینیا مارڈنٹ ایک بے حقیقت اور پست بے رونق اور اُداس کوٹھری مین رہتی تھی ایسا مکان تھا جو ٹیوٹاک اِسٹریٹ مین سب سے زیادہ تنگ و تاریک اور میلا کچیلا رہتا تھا نیچے سے اوپر تک جتنے مکان تھے سب علٰحدہ علٰحدہ کرائے پر تھے اور دروازہ پر رنگے اور پیتل کی مختلف تختیان بطور فہرست نامون اور پیشون بڑے بڑے کرایہ دارون کے لگی ہوئی تھین۔ مثلاً اِس طور پر کہ سب سے نیچے درجہ کے کمرون مین ایک ذلیل اوقات سوناار رہتا تھا۔ پہلے درجے کے کئی کمرے بی بی جنکیسن سینے والیون کی درمیانی عورت جسکی معرفت اُنکو کام ملتا تھا کرائے پر لیے ہوے تھی۔ دوسرے درجے مین رو کی جانب گانا بجانا سکھانیکا اُستاد رہتا تھا۔ اور اسی درجہ مین پشت کی طرف دو سن مہین رہتی تھین جنکی جوتیان بنانے پر قلیل سی وجہ معیشت تھی۔ تیسرے درجے مین رو کی صرف کے کمرے مین ایک غریب لکڑی کے بیل بوٹے بنانے والا اپنی بی بی اور آدھ درجن بال بچون کو لیے ہوے سکونت پذیر تھا اور اسی درجے کے پشت والے کمرے مین مِس برنٹ جسکا پہلے ذکر ہو چکا ہو رہتی تھی۔ القصہ آگے کی کوٹھری مین سب سے اونچے درجے پر سامنے ایک بڑھیا اور اُسکی لڑکی رہتی تھی۔ جو جب کبھی کام ملتا تھا باہر کام کاج کرنے جاتی تھی۔ ان دونون کو شراب پینے کی عادت تھی۔ جب کبھی جن شراب ملجاتی تو اُنکی عید تھی۔ اور پشت کی جانب والی کوٹھری کو ہماری وِرجینیا مارڈنٹ نے کرائے پر لیا تھا۔ اس کوٹھری سے ناظرین واقف ہین۔

بی بی ڈِریک اِس مکان کی مالک جسمین کثر...

بیوہ عورت تھی۔ اِسکا سن ڈھلتے ڈھلتے سارڈ

کرایہ پر منحصر تھی جو مختلف کرایہ دار ادا کرتے تھے

تجارت کا سرمایہ تھا تو یہی کرایہ۔ اصل اور سود تھا تو یہی۔ نان ونفقہ کا ذریعہ تھا تو یہی شرافت کا تمغہ تھا تو یہی اور مشقت خانے کی سدِ راہ تھا تو یہی کرایہ تھا۔ لیکن آمدنی اور خرچ کے برابر رکھنے کے واسطے اور ہر سہ ماہی کے آخری دن سرکاری لگان اور رحم فائدۂ عام اور ٹیکسون کے ادا کرنے کے لیے یہ عورت اِس طور پر کوڑی کوڑی جوڑ کے بسر کرتی تھی کہ اُسنے اپنی سکونت کے لیے کوئی مکان علٰحدہ نہین رکھ لیا تھا اور نہ الگ پکاتی کھاتی تھی۔ باورچی خانے مین رہتی تھی اور کرایہ داروں کے لیے جو وہان کھانا پکتا تھا اور اُنکے واسطے پک جاتا تھا اُنھین کے پس خوردہ پر گذران کرتی تھی اور اُنھین سے اپنی خوراک بھر لے لیتی تھی۔ پس درحقیقت جب ہر کمرہ اِسکے مکان کا کرائے پر دیا ہوا تھا تو جو منافع اِسکو ہوتا تھا وہ بہت ہی کم تھا اور اِس سے زیادہ نہ تھا کہ وہ خود بلا کرایہ رہتی تھی اور شاید علاوہ اِسکے قریب ڈیڑھ روپیے کے ہفتہ وار اِسکو اور بچ جاتا تھا اور یہی اِسکا منافع تھا پھر چند اور قباحتین بھی پیدا ہو جاتی تھین۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وقتاً فوقتاً ایک بھی کرایہ دار نہ ملتا تھا اور بعض کمرے خالی پڑے رہتے تھے۔ اکثر کرایہ دار نادہندہ ملتے تھے اور وقت پر کرایہ نہین دیتے تھے۔ پھر ہر سال کی مرمت شکست وریخت کی ہر وقت خبر گیری سوا اِسکے اور اور مصیبتین بھی پیش آتی تھین جو ہر ایک مالک مکان کو خواہ وہ عورت ہو یا مرد پیش آتی ہین اور وہ برابر بھرتی ہین۔

یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ بی بی ڈریکٹ نے اپنے سب کمرے بغیر اسباب ضروری کے کرایہ پر دیے تھے کرایہ دار اپنا اپنا اسباب خود بہم پہونچاتے تھے۔ اِسکی صاف صاف وجہ یہ تھی کہ جب سے اُسکا شوہر مرا اور اُسکے قرضے کی علت مین کل اسباب اور جائداد اتلف ہو کے نیلام ہو گئی تھی تب سے اِس تیس برس کے عرصے مین یہ نوبت نہ آئی تھی کہ اور نا۔ اُسکی بڑی آرزو اور دلی تمنا تھی اور اُسکو انتہا کا

توڑا ہر کمرے کے لیے اسباب خرید کر کے استعمال کے لیے

آئین دوبارہ نہ کھا جانا مگر ہر سال یون ہی ایک کے بعد دوسرا گذرتا گیا۔ اُس چہرے پر جو کبھی خوبصورت تھا یاس اور نا امیدی نے جھریان ڈال دین۔ وہ بدن جو کبھی خوش تاب گول گول اور سڈول تھا غم اور فاقون سے سوکھ کے تنکا ہو گیا۔ وہ بال جو کبھی سیاہ اور چمکدار تھے اب کھچڑی تھے۔ اور اُس رنج و افکار کی ماری ہوئی ساٹھ برس کی بڑھیا کے ڈھلے اور پژمردہ چہرے سے نہ برآئی ہوئی امیدون اور مرجھائی ہوئی آرزوون اور اُمنگون کی وہ تاریخ پڑھی جاتی تھی جو اِس عالم اسباب کی ایک عام تواریخ ہے۔

اِس طور پر بی بی ڈِریک کے رنڈاپے کے ایام نافرجام آئے دن کے سلسلہ وار تفکیون اور جھگڑون مین جو مفلسی اور حیرانی اضطراب اور پریشانی سے ہوا کرتے تھے بسر ہوے۔ یعنی وہ تیس برس کا زمانہ دراز جسمین اسکو اپنی ظاہری بہل منسی اپنا آرام گنوا کے اور اکثر اوقات اپنی ضروریات اور ما یحتاج کو تج کے قائم رکھنی پڑتی تھی اِس طور پر گذرا فاقون پر فاقے ہوتے تھے بھوکھ کی تکلیف نہ سہی جاتی تھی مگر اُسنے یہ سب صرف اسواسطے گوارا کیا تھا کہ عین وقت پر خوب قسط سہ ماہی پر مالک ارضی اور ٹیکس وصول کرنے والے کا مطالبہ ادا کرے۔ اور ایک بڑے مکان کا خرچہ مع تمام اُسکے اخراجات متعلقہ اور اُسکے برداشت کرنا صرف اِسواسطے تھا کہ وہ باورچی خانے مین پڑی رہتی تھی اور کرایہ نہین دیتی تھی۔

زمانے کی اُلٹ پھیر سے جو کشتیان اُسکو لڑنا پڑین وہ بہت سخت اور دل آزار اور دردانگیز تھین۔ اور جو بگاڑ ہوا اور بندھا ہوا اِسکا نتیجہ تھا وہ یہ تھا کہ اُسکے نوجوان دل کے تمام نفیس خیالات اور اُسکی عمدہ عمدہ خوبیان یکے بعد دیگرے دبتی اور مغلوب ہوتی گئین اور اِنکی جگہ جو خالی ہوئی وہ خود غرضی اور لالچ اور خودستائی اور رشک نے لے لی درحقیقت اِسکا دِل آوارہ مزاج رفتہ رفتہ نفیہاے اِس مصرعہ کے۔ کہ۔

	زمانہ با تو نہ سازد تو با زمانہ بساز	

قدرتی نرمی سے اُن حادثات اور حالات وقت کے موافق ہوگیا جنکی وہ شکایتی اور فاسد زبان کا راثرون نے ایسا اسکو سانچے مین ڈھالا کہ وہ سچ مچ کی بوڑھی بھٹیاری بنگئی کرائے کے لیے تقاضا اور تو تو مین مین کو تیار۔ گالی گلوچ مین بھی بند نہین۔ غرض جہان تک اسکے امکان مین ہوتا کہ ایہ داردن کو کرایہ ادا کرنے پر ہر طور سے مجبور کرتی اور کسی کا کوئی عذر اور حیلہ نہین سُنتی تھی۔

لیکن باوجود ان تمام جھگڑے اور بکھیڑون کے بی بی ڈریک سے ہرگز اس مکان کا بار اپنے سر پر نہ اُٹھایا جاتا۔ یہ اُسی کا قول ہے جو اُسکے ورد زبان تھا۔ اگر جیکسن کی مدد نہوتی اس عورت نے مکان کا پہلا درجہ پورے کا پورا کئی سال سے کرائے پر لیا تھا اور کرائے کے ساتھ خدام کی تنخواہ بھی دیا کرتی تھی۔ اسلیے اُسی کی ذات خاص کے لیے ملازم رکھا گیا اور مسز جیکسن کے کھانے سے جو بچ رہتا تھا وہ ڈریک کے باورچی خانے کیلیے کوئی قلیل رقم نہین تھی۔ علاوہ اسکے چند مہینے سے مسز برنٹ نے بھی بی بی ڈریک کے ساتھ یہ انتظام کیا تھا کہ اُسکا کھانا بھی نوکر ہی پکاتا اور کھانے کے وقت حاضر رہتا تھا اور اسطور پر اُس زمانے مین جسکا حال ہم اپنی تاریخ مین لکھتے ہین اس بیوہ کی حالت بہ نسبت اُس حالت کے جو برسون سے نہین تھی اسی قدر زیادہ چین و آرام کی تھی۔

یہ چند حالات ٹیوسٹاک اسٹریٹ کے مکان اور اُسکے مالک کی نسبت حوالۂ قلم کرکے اب ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔

ولیسٹ انڈی کی سرگذشت کے بعد وہ جنبا مارڈنٹ گھر واپس آکے سیدھی اپنے اُس حجرے مین چلی گئی۔ اپنی ٹوپی اور شال اُسنے ایک کنارے رکھی اور اسکے بعد وہ بی بی جیکسن کے سونے کے کمرے مین جانے کو نیچے اُتری مگر چونکہ اسوقت وہان ڈاکٹر موجود تھا اسلیے اسکو کہا گیا کہ پاؤ گھنٹہ بعد آئے۔ بجاے اسکے کہ وہ اپنے کمرے کو پھر لوٹ جاتی نیچے اُتر گئی اور باورچی خانے مین پہونچی یہان رشتہ دار بیٹھ کے

گوشت کا شوربا بی جیکسن کے لیے تیار کر رہی تھی اور بی بی ڈریک اُسکی نگرانی مین مصروف تھی۔

ورجینیا۔ (غمگین اور نرم آواز سے) "اے بی بی ڈریک ہفتہ کا کرایہ مین آپ کے لیے لائی ہون"۔

یہ کہتے ہوے بارہ آنے کے پیسے اُسنے مالک مکان کو حوالہ کیے۔

اُسوقت یہ بیوہ شوربے کی خوشبو پاکے بلکہ اِسمین سے اپنا حصہ بٹنے کی امید مین ایک لطف مین تھی کہ اسنے یہ جواب دیا۔

بی بی ڈریک "اے میری پیاری شکر ہو۔ کرایہ تو کل ہی واجب الادا ہو گیا تھا سمجھ لو۔ مگر خیر تمنے آج دیا۔ ایک ہی بات ہو۔ جیسا کل ویسا آج۔ اصل بات یہ ہو کہ مجھے اسکے تذکرے کی ضرورت نہ تھی مگر قاعدے سے کرائے کا بروقت ادا ہو جانا ہی مناسب ہو"

ورجینیا "اسکا تم اطمینان رکھو۔ اے بی بی۔ جہانتک میرا بس چلے گا اور مجھے قدرت ہوگی تین وقت ہی پر کرایہ ادا کیا کرونگی"

یہ کلمات کہتے ہوے ورجینیا نے آہِ دل دوز مشکل سے دبائی اور چند منٹ بعد رُکتے رُکتے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"بی بی ڈریک آپ کو کوئی ایسی جگہ بھی معلوم ہو جہان درخواست دینے سے کام ملنے کی کسی قدر کامیابی سے اُمید ہو سکتی ہو"

بی بی ڈریک "نہین یقیناً مجھے معلوم نہین"

جب مالک مکان نے یہ جواب دیا اُسوقت اسکو یہ خیال آیا کہ اب دوسرے ہفتہ کا بارہ آنے کرایہ یہ نوجوان ناتجربہ کار لڑکی ادا نہ کر سکے گی اور اسلیے یکایک اُسکے طریقے مین ایک تبدیلی واقع ہوئی کہ پھر اُسنے کہا۔

"کیا تمھارے اِس کہنے سے مِس مارڈنٹ یہ مراد ہو کہ تمھارے پاس کچھ

کام ہی نہین ہے"

وُرجینیا "اِسوقت - ہان خاص اِسوقت کوئی کام نہین ہے"۔

یہ جواب تو لکنت سے وُرجینیا نے دیا مگر اس بوڑھی عورت کے پُرمعنی طرزِ تقریر سے وہ سہم گئی تھی اور اِس یتیم کے دِل مین معًا یہ بات پیدا ہوگئی اور اِس امر کا یقین کُلی ہوگیا کہ اگر کرایہ ادا نہ ہوتا تو ضرور سوا اسکے اُسکو کوئی اور چارہ کار نہ ہوگا کہ وہ اُسکو مکان سے نکال باہر کرے۔

مالک مکان "کیا بی بی جنکیسن تمکو کوئی کام نہین دے سکتی ہین"۔

وُرجینیا "مجھے اندیشہ ہے کہ بی بی جنکیسن کی علالت - اور ایک اور بات ہے جس سے معذور ہو جائینگی"۔

بڑھتی ہوئی گھبراہٹ کا یہ جواب تھا۔

بی بی ڈریک (جلدی سے) "وہ اور بات کیا ہے"۔

وُرجینیا "بات یہ ہے کہ وہ لیڈی جس سے ظاہرا بی بی جنکیسن کو کام ملتا ہے چند ہفتہ کے واسطے شہر سے باہر جانے والی ہین"۔

مالک مکان "یہ تو بُری سُنائی"۔

اب اسکی نگاہون مین تکلیف اور سختی اور اشتباہ پایا گیا۔ اُسنے پھر کہا۔

"لیکن بہتر ہوگا کہ تم اوپر جاؤ اور یہ سب حال بی بی جنکیسن سے کہو - اور ہان خوب یاد آیا - میں بُرنٹ تو یہان موجود ہین وہ جتنا کام چاہین تمکو دے سکتی ہین کیونکہ وہ خود تو کوئی کام کرتی ہی نہین ہین وہ ایک ہی سُست اور کاہل اوجود عورت ہین تمکو البتہ تھوڑا سا دے دینگی"۔

اب تک تو وہ پھوہڑ اور چرکین خادمہ چُپ چاپ سب باتین سُن رہی تھی لیکن اب اُسکو تاب نہ آئی اور اُسنے کسی قدر جوش مین آکے اُنکی گفتگو کے سلسلہ کو قطع کرکے

اِس طور پر دخل در معقول دیا۔

"کیا آپ کی دانست مین۔ بی بی۔ ای بی بی۔ ای بی بی کیا آپ کی دانست مین بہتر ہوگا کہ مِسِ ماردنٹ کسی دوسرے شخص سے جو مِسِ برنٹ سے بہتر ہو درخواست کرین"

بی بی ڈریک "تو اپنی زبان بند رکھا کر۔ جین۔ ہر بات مین نہ بول اُٹھا کر"

اِس گھرکی اور چشم نمائی کے بعد وہ پھر وَرجینیا کی طرف مخاطب ہوئی۔

مِسِ برنٹ ایک خلیق اور جوان عورت ہین گو کسی قدر بے پروا ہین اور مزاج مین شوخی زیادہ ہو۔ تم اگر اُنسے کام کے لیے کہو تو کوئی قباحت کی بات نہین ہو اور کیا عجب ہو کہ تمھارے کہنے سے وہ تمکو کسی قدر دے بھی دین"

وَرجینیا "آپ کی بڑی مہربانی ہوئی کہ آپ نے مجھے یہ اچھا مشورہ دیا"

یہ کہکے نوجوان سینے والی باورچیخانے سے چلی گئی اور اُسنے متنبہ کرنیکی راہ سے جین کا سر ہلانا اور اشارے سے اپنی یہ مراد ظاہر کرنا کہ جو تدبیر اُسکی مالک نے سمجھائی تھی وہ اُسکو بالکل پسند نہین تھی نہین دیکھا۔

بی بی جنکیسن کے کمرۂ خوابگاہ کے دروازے پر پہونچ کے وَرجینیا نے آہستہ سے دستک دی اور اندر بلا لیگئی۔ ڈاکٹر رخصت ہوگیا تھا اور بیمار عورت اب نوجوان سینے والی کا حال سُننے کو تیار بیٹھی تھی اور اُسنے اپنی پیغام بری کی کیفیت اِس طور پر بیان کی۔

وَرجینیا۔ مین میڈم پیم بروک کے پاس گئی تھی اور وہ چند ہفتہ کے لیے کہین شہر سے باہر جانے والی ہین"

بی بی جنکیسن "شہر سے باہر جانے والی ہین"

یہ کہتے ہوے ہمت ٹوٹ جانے کے سے آثار اُسکے چہرے پر نمایان ہوے پھر اُسنے یہ کلام کیا۔

"مگر کیا اُنھون نے رخ کے طور پر اور کچھ میرے واسطے نہین کہا۔ کوئی خط

کوئی پیغام نہین دیا"

وَرجینیا "کچھ نہین۔ سوا روپیہ کے اور کچھ نہین دیا اور یہ کہا تھا کہ یہی آپ کا اُنکے ذمہ باقی تھا۔ مجھ سے کہا کہ آپ کی طرف سے ساڑھے تین روپیہ کا بِل بنا کے رسید لکھدون اور یہ روپیہ ہو"

یہ کہکے نوجوان ناکتخدا نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور روپیہ میز پر پلنگ کے قریب رکھدیا۔

بی بی جیکسن۔ (آپ ہی آپ) "اور میڈم پیم بروک شہر سے باہر کہین جانے والی ہین اور مجھ سے اِس بے رُخی اور کج ادائی سے پیش آئی ہین"۔

یہ کہتے ہوے اُسکے خط و خال جو بیماری سے زرد اور ہولناک ہوگئے تھے اور بھی زیادہ زشت اور مکروہ نظر آنے لگے اور میڈم پیم بروک کی نسبت حد درجے کی نفرت اِسکی نگاہون سے پائی جاتی تھی کہ پھر آپ ہی آپ وہ اِسطور پر بڑبڑاتی رہی۔

"یہ چھل یہ چالبازی تو دیکھو کہ جن شرطون پر مین اِنکا کام کرا دیتی ہون وہ بھی اُنھون نے ظاہر کر دین اور اس نوجوان لڑکی کو ٹھیک ٹھیک اُجرت بھی اُسکے کام کی بتا دی۔ لیکن خیر اِس سے بھی مین درگذر کرتی اور سمجھتی کہ اُسنے غلطی ہوگئی ہوگی۔ مگر جہان جہانسے اُسکو کام ملتا تھا اُن مقامات کی مجھکو چھاؤن تک نہ دی کہ مین بھی وہین سے کام لاتی مجھکو سیدھی راہ پر نہ لگایا اور مناسب طریقہ نہ بتایا کہ اسکے بعد مین ہی اُسکی جانشین ہوتی اور اُن شفقتون سے جنکے سبب سے وہ ایک امیر ہوگئی ہے مین بھی مستفید اور مستفیض ہوتی۔ مجھے افسوس ہے تو اِن سب باتون کا ہے جو میرا سوہان روح ہو رہی ہین۔ مین سمجھتی ہون کہ اب وہ نہ آئیگی اب وہ کنارہ کشی اور گوشہ نشینی اختیار کیا چاہتی ہے۔ اور غالبًا اُسنے اپنے تعلق کی خیر خواہی کو زر کثیر کے بدل مین فروخت کر ڈالا ہے۔ ہاے مین کہان جاؤن۔ ہاے مین کہان جاؤن"

یہ بیمار عورت اِس طور پر آہستہ آہستہ آپ ہی آپ باتین کر رہی تھی کہ نوجوان سننے والی نے صرف تھوڑا ہی سا اِن شکایتون کو جو وہ کر رہی تھی سُن پایا۔ لیکن دَرحقیقتاً کو اُس دن صبح کو اُس طریقۂ علی سے بخوبی واقفیت حاصل ہوگئی تھی جسکی وہ خود شکار تھی اِسلیے وہ اِس امر کے سمجھ لینے کے بخوبی قابل ہوگئی تھی کہ میڈم پیم بروک کی روانگی اور شہر مین عدم موجودگی بی بی جنکیسن کے نقصان عظیم کا باعث ہوگی اور اِسی اندیشے کا اظہار اُسنے اپنی گفتگو مین جو نیچے مالک مکان سے کی تھی کیا تھا۔ وہ خرابی جسکی اِسنے خود پیش بینی کی تھی اور جسکے تلے خود اُسکے اوپر موثر ہوے اب اُس اثر کے دیکھنے سے جو اِن حالات نے بی بی جنکیسن کے اوپر پیدا کیا تھا غم انگیز درجۂ تصدیق کو پہونچے۔ اور چونکہ وہ ندائیہ سوال جسکے ساتھ ہی اُس عورت نے اپنی آہستہ آہستہ نالہ وزاری ختم کی تھی کافی طور پر بہ آواز بلند اُسکے منہ سے نکلا تھا تو یہ سوال مع اُسکے پورے پورے بدشگون معنون کے اِس کنواری لڑکی نے سنا اور اُسکے سُنتے ہی اِسکی رگِ جان کے تار پر ایک ایسا زخمہ لگا جسکی ہمدرد آواز اُس عورت کی آواز کے ہمصفیر ہوکے ایک لمبی اور ٹھنڈی سانس کے ساتھ اسطور پر نکلی۔

"اور ہاے ہم کہان جائینگے"۔

مگر بی بی جنکیسن نے یہ جواب جو اُسی کی نالہ وزاری کی وجہ سے اِس بیبس و بیچاری سننے والی کے منہ سے نکل گیا تھا نہ سُنا اور نہ اُسنے اِس بے یار و مددگار یتیم اور بے بس خوبصورت لڑکی کی حالت زار پر جو اِس طور پر غم زدہ جھکی ہوئی اُسکے بستر کے پاس کھڑی تھی کچھ رحم کیا یا اُسکا کچھ خیال کیا۔ یہ عورت اپنی پہچانی ہوئی خود غرضی کے اندوہناک خیالات مین غرق تھی اور اِسکو دوسرے کی مصیبت کا کچھ رحم کچھ خیال اور درد نہین تھا۔

بی بی جنکیسن۔ (یکایک) تمکو واپس آنے مین اتنی دیر کہان لگی؟

اِس کنواری لڑکی نے بیان کیا کہ میڈم پیم بروک کی درخواست کے موجب

محلی لباس سیڈم ڈیلیسی کے کارخانہ واقع گریٹ کنیسل اسٹریٹ مین لیجانا پڑا پھر وہانسے
ہدایت ہوئی کہ اسکو ڈچز آف بلمانٹ کی خدمت مین گروس دنرا سکو لے جائے۔
مگر اسنے ڈچز آف بلمانٹ سے اپنی ملاقات کا حال کچھ بیان نہین کیا اور نہ اُس جوان
رعنا کا کچھ تذکرہ کیا جسنے اسکو لوٹا اور رد کا تھا اور نہ اُسنے اِس درمیان مین مسٹر
لیبوین ہیم کے آجانے کا کچھ حال کہا۔ کیونکہ اِن حالات سے بی بی جنکیسن کا کچھ تعلق نہ تھا۔
بی بی جنکیسن۔ (بڑی دیر کے بعد) "خیر مس مین اسقدر بیمار ہون کہ بالفعل کام کی
تلاش نہین کرسکتی۔ اور کام میرے پاس آپ سے تھوڑا ہی چلا آئیگا۔ جبتک مین ہی اُسکی
تلاش نہ کرونگی۔ پس مین اسکی فکر کرونگی۔ اور چند ہی روز مین"
ڈرجینیا "میرے لایق جو کار و خدمت ہو مجھے فرمائیے۔ جہان جہان کام کے لیے
درخواست کرنی ہو مجھے بتائیے مین جاؤن اور آپ کا ارشاد بجا لاؤن"
بی بی جنکیسن "کیا کہا۔ کیا تمھارا بھی یہ ارادہ ہوا کہ اِس تجارت مین جو میرے تعلقات
ہین اُنکو بالکل قطع کرکے نیست و نابود کردو تاکہ مین بالکل تباہ اور برباد ہوجاؤن"
غضبناک نگاہ سے یہ کلمات اِس عورت نے تکیہ پر سر رکھے ہوے کہے۔
ڈرجینیا (آنکھون سے آنسوؤن کی دھارین بہتی ہوئی) "ہاے۔ اے بی بی۔ ایسا
خیال تو میرے خیال کے خیال مین بھی ایک لمحہ بھر کے لیے بھی نہین آتا"
پھر یکایک آواز بدل اور الفاظ پر غصہ کا زور ڈال کے ڈرجینیا نے کہا کیونکہ اُس
عورت کے اِس کمینہ خیال نے اُسکے دِل پر انتہا کا اثر کیا تھا اور اُسکو صدمہ پہونچایا تھا۔
"کوئی فعل جو فریب اور دغابازی کی حد تک پہونچتا ہی وہ ہرگز مجھ سے
سرزد نہ ہوگا"
بی بی جنکیسن۔ (نرمی سے) "خیر خیر۔ اے عزیز میری یہ غرض نہ تھی کہ تکلو رنج پہونچے
مگر کیا کہون جب تقدیر ہی الٹ گئی تو جو بات کہتی ہون وہ بھی الٹی ہوجاتی ہی اور ہاے

یہ میری تیمارداری ہے"

کہتے کہتے رُک گئے۔

"مگر تاہم جہان تک مجھ سے ہو سکے گا اپنے تئین درست ہو جانے دریغ نہ کرونگی۔ اُسوقت شاید معاملات کی کسی قدر اصلاح ہو جائیگی۔ میرے پاس کوئی کام نہین کہ تمکو دون اور مین یہ بھی نہین جانتی کہ کہان تمکو کرنے کی سفارش کرون۔ جب مجھے تمھارے کام کی پھر کبھی ضرورت ہوگی تو میں یہ کہکر اُسنے کروٹ بدلی گویا اطمینان سے وہ سونا چاہتی تھی۔

وَرجینیا یہ اِشارہ پاکے وہان سے چلی گئی۔ مگر جون ہی وہ رنج کی دُھن مین اپنے کمرے کی سیڑھیون پر چڑھ رہی تھی اِسکو ناگاہ مالک مکان کی صلاح جو اُسنے مِس برنٹ کی نسبت دی تھی یاد آگئی کیونکہ بی بی جنکیسن کی ملاقات مین یہ صلاح وہ بالکل بھول گئی تھی۔ پس جب اُسنے جلد جلد اپنے قدم اُس جوان عورت کے کمرے کی طرف بڑھائے۔ اُسوقت اسکے پیارے پیارے چہرے پر امید کی مُضیف جھلک نمایان تھی۔ اُسنے آہستہ سے دستک دی۔ دروازہ فوراً کھولا گیا۔ اور مِس برنٹ چوکھٹ پر آموجود ہوئی

مِس برنٹ۔ (اخلاق کی بھری ہوئی آدبھگت سے) "اخاہ۔ مِس مارڈنٹ آپ ہین۔ شکر ہو کہ آخر کار آپ کو حق ہمسائگی ادا کرنے کا دھیان آیا تو۔ تین چار ہفتون سے آپ اِس مکان مین رہتی ہونگی اور کبھی یہان تک آنے کی توفیق نہ ہوئی اور جب اُس روز اتفاقاً مین سیڑھیون پر مل گئی تھی تو آپ نے اچھی طرح بات بھی نہ کی تھی۔ خیر صبح کا بھولا شام تک آجائے تو بھولا نہین کہلاتا۔ خیر آیئے آیئے ذرا آیئے۔ اور آؤ اب ہم تم دونون فوراً دوست بنجائین"

مِس وَرجینیا مارڈنٹ۔ (دعوت قبول کرکے اور اندر جاکے) یقین کرو مِس برنٹ میری نیت مین کوئی بات خلاف حق ہمسائگی کے نہین تھی اور جب تمنے مجھ سے

ین نے بھی تمکو بلا تکلف جواب دیا تھا لیکن مجھے ہمیشہ یہ اندیشہ رہتا ہے کہ
ے میری حالت ناخواندہ مہمان کی سی نہ ہو جائے۔ اپنی تنہائی کا مجھے اسقدر رنج رہتا ہے
ن کہ پھر کبھی مجھے کوئی سچا شفیق اور رفیق نہ ملے گا۔"

ں برنٹ۔ (بے تکلفی صاف دلی اور مہربانی کے طریقے اور آواز سے) "آؤ آؤ میری پیاری
ایسے افسردہ خیالات کو دل مین جگہ نہ دو۔ وہان آگ کے قریب بیٹھ جاؤ۔ ہمارے تمھارے
مری دو گھڑی گپ شپ ہی ہو گی۔"

جس کرسی کی طرف اُسکی نئی جان پہچان والی نے اشارہ کیا تھا وُرجینیا اُسپر بیٹھ گئی اور
اِس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی نے جو سرسری نگاہ سے کمرے کو دیکھا تو اُسکو نہایت صاف اور
سجا ہوا معلوم ہوا اور آرام و آسایش کی سب چیزین اُسمین موجود پائین۔ ایک عمدہ قالین
بچھا ہے۔ نرم نرم اور گرم گرم کل آتشدان کے سامنے پھیلا ہے۔ ایک فرانسیسی روغنی کام کی مسہری ہے
جسکے ہوا ڑونڈون پر جالی کے پردے پڑے ہین۔ چھ سات عمدہ عمدہ کرسیان رکھی ہین۔ ایک
میز کمرے کے وسط مین اور دوسری سنگار کے لیے ایک گوشے مین لگی ہے۔ دریچون پر رنگین
پردے ہین۔ آتشدان مین آگ کی آڑ کے لیے چمکتی ہوئی اور جلا کی ہوئی آہنی جالی لگی ہوئی ہے
اور آتشدے کے بالائی حصے پر آرایش کی بہت سی چیزین رکھی ہین۔ اِن سب چیزون سے
بمقابلۂ وُرجینیا کے خاص اپنے اُداس حجرے کے اِس مکان مین ہر طرح کے آرام و آسایش کے
آثار اور علامتین پائی جاتی تھین اور یہ بدرجہا فایق اور برتر نظر آتا تھا۔

اب قبل اِسکے کہ ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرین مسِ برنٹ کی نسبت بھی ایک
یا دو الفاظ لکھنے مناسب ہین۔ وہ ایک نازنین کشیدہ قامت برس بائیس یا تیئیس ایک کی
جوان عورت تھی۔ آنکھین بڑی بڑی سیاہ۔ زاہد فریب و خمار آلود۔ بھوین کشیدہ سیہ تاب
جنسے چہرے کے دکھاؤ مین شوخی آشکار تھی۔ فی الحقیقت وہ خوبصورت تھی۔ جسمانی اور نفسانی
دونون طور پر وہ خوبصورت تھی۔ لیکن قوت مدرکہ کا حسن اور فہم و ذکا کی فریفتگی

اِسکے خط و خال نے نہین پائی تھی - اُسکے چہرے کا خاکہ شوخی سے اُتارا گیا تھا گو اُسمین کوئی سُقم نہین تھا - اسکے لب ایسے گداز تھے جیسے سُرخ پکا ہوا شیرین میوہ - اسکے دانت گو بڑے بڑے تھے مگر سفید ایسے تھے جیسے موتی اور نہایت خوبی سے برابر برابر تھے - اسکی ٹھڈی خوب گول اور سڈول تھی - اور اِسکا بیضاوی سر نہایت نفیس اور سفید صراحی دار گردن پر ایسا تلا ہوا رکھا تھا کہ اگر اسکو کوئی شہزادی بھی دیکھتی تو حسد ہوتا - اسکے چہرے کی رنگت درحقیقت بہت ہی عمدہ تھی - اِسکے رُخسارے ایسے گاڑھی گلنار رنگت کے تھے جنسے اسکی زبردست سرشت اور قوی صحت بدنی جنکو نہ تو محنت نے اور نہ ناز و نعمت نے ابتک ظاہرا کسی قسم کا نقصان پہونچایا تھا ظاہر ہوتی تھی -

اُسکے بال گھنے بھونرا سے کالے تھے چمک سے تابدار اور گھونگھر والے تھے اور جب وہ اِنکو جیسی ہمیشہ اُسکی وضع تھی اپنے بھرے بھرے موٹے موٹے گالون کے اِدھر اُدھر لاکے کندھون کے ڈھلے ہوے ڈھلاؤ پر ڈالتی تھی تو شانون کی چمکا چوندھ لگانے والی سفیدی جو کسی قدر نیچے کی طرف اُتری ہوئی پوشاک سے نظر آتی تھی نور علیٰ نور معلوم ہوتی تھی - اُسکی گات کا تناسب اُسکے تمام جسم کے عمدہ اعضا کے نہایت مناسب تھا اُسکی کمر نہایت ہی خوش قرینہ تھی اور بھڑ کے مانند نہین تھی - اُسکے ہاتھ بہت ہی اچھے تھے اور اِنکا اُسکو گھمنڈ بھی بڑا تھا کیونکہ وہ اپنے بادامی ناخنون کو کمال احتیاط سے صاف رکھتی تھی - اور اگرچہ اُسکے پانون اور گٹے نازک نہین کہے جاسکتے تاہم اول الذکر ڈولدار تھے اور آخر الذکر اچھے گول گول - قصہ کوتاہ بہیئت مجموعی مِس برنٹ باعتبار اپنی کمالیت نظام بدنی کے عورت کا ایک چٹکیلا اور پھڑکیلا نمونہ تھی - لیکن اِسکے حسن کی بہار اور ملاحت و صباحت کی کشش صرف ذاتی اور جسمانی تھی - وہ نزاکت اور دلربائی جنس سے علی العموم جنس تانیث کی فرشتہ خصلتی اور ملک سیرتی مترشح ہوتی ہو ایک ذرہ بھی اِسمین پائی نہین جاتی تھی -

اگرچہ وہ مکلف لباس پہنے تھی تاہم اُس سے بعض ایسے چونچلے پیدا تھے جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اپنی جسمانی فریفتگی سے کسی طرح ناواقف نہین تھی۔ دریادل اور خوش خلق تو وہ قدرتی تھی۔ مگر جو طریقہ اپنی بسر حیات اور اوقات کا اِسنے اختیار کیا تھا اُسنے اُسکو نہ صرف نیکی کے اصول کے خلاف کر دیا تھا بلکہ اِسپر طرہ یہ ہوا تھا کہ وہ ایسے لوگونکو جو اپنے چال چلن اور طرز روش کی درستی کے لیے اصول و قواعد نیکی اور نیک نہادی کے سخت پابند رہتے تھے حقارت سے دیکھتی تھی۔ اور یہ حقارت بعض اوقات اِسقدر بڑھ جاتی تھی کہ صاف تعصب جو نفرت اور کراہت کے قریب قریب پہونچ جاتا تھا بن جاتی تھی۔ اور اِس طور پر باوجود مہربانی اور نیک اندیشی کے میلان اور رجحان کے اِسکا مزاج ناگوار اثرون سے ایسا مؤثر اور ملوث ہو جاتا تھا کہ بعض اوقات وہ اُن لوگونکا مضحکہ اُڑاتی اور اُنکو ناپسند کرتی تھی جنکی نیک حالت درحقیقت بوجہ مقابلت تاج عصمت اور عفت کے جو اُسکے سر سے گر پڑا تھا رشک و حسد کرنے کے قابل تھی۔

مِس برنٹ وَرجینیا مارڈنٹ کی بی ہمسائی کی یہ کیفیت تھی۔ اور اسطور پر اُس کلفام کا سراپا اور اُسکے چال چلن کا حال بیان کر کے اب ہم وہ گفتگو جو اُسکے اور ہماری نوجوان وَرجینیا کے درمیان اُسوقت جبکہ وہ دونون ایک ساتھ مِل کے بیٹھی ہین ہوئی تھی معرض تحریر مین لاتے ہین۔

مِس برنٹ۔ وَرجینیا کے مقابل ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور دونون مین اِسطرح سے گفتگو شروع ہوئی۔

مِس برنٹ۔ خیر۔ چونکہ مین کہہ چکی ہون کہ ہم تم دونون فوراً دوست بنجائین گے اور ظاہرداری اور تکلف بالاے طاق رکھینگے پس ہمکو ایسا برتاؤ کرنا چاہیے گویا ہم ایک دوسرے کو گیارہ بارہ برس سے جانتے ہین اور مین اپنے سچے دل سے اقرار کرتی ہون کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کی میری دلی آرزو تھی کیونکہ اکثر اوقات ایسے ہین

کہ مجھے کسی عورت کے ساتھی نہ ہونے کا افسوس ہوتا ہو"۔

مِس مارڈنٹ "۔ اب مین اپنی کہون۔ خدا آگاہ ہو کہ تمکو ساتھی کے نہ ہونے کا اتنا افسوس نہ ہوتا ہوگا جتنا زیادہ سخت افسوس مجھے ہوتا ہو"

یہ کہکے نوجوان سینے والی چند لمحہ تک چپ رہی اور پھر کمرے کے چارون طرف دیکھ کے اُسنے کہا۔

"لیکن پھر تمھارے پاس ہر چیز موجود ہو جس سے تم خوش رہتی ہو اور آرام سے بسر کرتی ہو۔ اور مین"

بات پوری نہ ہونے پائی تھی کہ مِس بَرنٹ نے بات کاٹ کے کہا۔

مِس بَرنٹ "۔ تم غریب ہو۔ مین جانتی ہون کہ تم غریب ہو۔ اور مین نے خیال کیا تھا کہ تم مغرور ہو۔ اور یہی وجہ ہو کہ تمسے شناسائی پیدا کرنے کے لیے مین نے اپنے دل کو مجبور نہین کیا تھا۔ اور اسپر بھی مین یہی چاہتی تھی کہ تمسے جان پہچان ہو جاتی تو اچھا تھا۔ جینی۔ یہی خادمہ جو نیچے کام کاج کرتی ہو۔ مجھ سے کہتی تھی کہ کس جانکاہی اور محنت سے تمنے وہ کام کیا تھا اور جسقدر کم اُسکی اُجرت ملی اُسکے کہنے کے لیے مجھے کسی شخص کی ضرورت نہ تھی۔ خود مجھپر یہ سب مصیبتین بیت چکی ہین اور ان باتون مین میرا تجربہ ایسا تلخ ہو جیسا ہر شخص کا ہوتا ہو جسپر بیتتی ہو"

مِس مارڈنٹ۔ (ٹھنڈی سانس بھر کے) کیا اچھا ہوتا کہ مین اپنی حالت کا سُدھارنا جانتی۔ میری اوسط درجے کی تعلیم اچھی ہوئی تھی۔ مین نے چند ہنر بھی سیکھے تھے مثلاً موسیقی۔ مصوری"

مِس بَرنٹ (بات کاٹ کے) اور اسلیے تم خیال کرتی ہو کہ تم بچون کی اتالیقی کے قابل ہو۔ کیون۔ میری پیاری۔ مگر تمھارے اصطباغ کا کیا نام ہو۔

جواب "۔ وَرجینیا"

مِس برنٹ۔ (فرطِ اختلاط سے) کیا پیارا نام ہی۔ کیسا عجیب و نادر نام ہی۔ اور میرا نام ہی جولیا۔ تم مجھے آیندہ سے جولیا کہا کرو۔ اور مین تمھین وَرجینیا کہا کرون گی۔ لیکن ہان مین کہتی تھی کہ تم خیال کرتی ہو تم اطفال کے اتالیق ہونے کے قابل ہو۔ اب ایسا خیال اپنے دل مین نہ رکھو۔ اِس قسم کی اجناس سے بازار خوب پٹا ہوا ہی اور علاوہ اِسکے اگر تم اِس عہدے کے حاصل کرنے مین کامیاب بھی ہو جاؤ تو آخر کار تم اِسکو غلامی سے بدتر سمجھوگی۔ نا۔ نا۔ اِس سے بہتر یہی ہی کہ تم اپنی سوئی ہی سے لپٹی رہو اور اسی کام مین جُٹی رہو۔"

وَرجینیا۔ "مگر مجھے کام کے حاصل کرنے مین ہمیشہ مشکلات کا سامنا رہے گا اور اگر کاش اِس بارے مین مین خوش نصیب بھی ہوئی تو اُجرت ایسی قلیل ہی کہ۔"

جولیا۔ کہ شاید بھوکون مرنے سے بچو۔ اب۔ اِسوقت جو جو باتین تمھارے خیالات اور دل مین سب سے اوپر ہین اُنپر مین نے غور بھی کیا ہی اور اُنکا مجھے رنج بھی ہی۔ یہی حال ہو بہو میرا بھی تھا۔ یہ سب مین بھی بھگت چکی ہون۔ تم بی بی جنکیسن کے لیے کام کرتی تھین۔ کرتی تھین کہ نہین۔ کہو ہان۔ خیر۔ مین نے بھی عرصے تک اِسکا کام کر دیا ہی اور اُسوقت تک مین اِس کام مین جُٹی رہی ہون کہ جب تک مجھ سے جاڑے اور افلاس اور محتاجی اور بے امتیازی اور رنج ادائی کے کلمات کی برداشت نہ ہو سکی اور اور بہت سی باتین جو سینے والی کو پیش آتی ہین مجھ سے نہ سہی گئین۔"

وَرجینیا۔ (ایک لمبی اور ٹھنڈی سانس بھر کے) "سچ تو یہ ہی کہ تمنے رنج اور صحت سے اِن سچائیون کی تفصیل کو کس اجمال کی خوبی سے بیان کیا ہی۔ تمھارے بیان مین نہ ایجاز مخل ہی اور نہ اطناب مخل۔ مگر مین تمسے۔ مِس برنٹ۔ ایک سوال پوچھا چاہتی ہون۔"

وَرجینیا زیادہ کہنے نہ پائی تھی کہ اُس سیہ چشم شوخ و شنگ جوان عورت نے بات کاٹ کے کہا۔

مس برنٹ "نہین - مجھے جولیا کیون نہین کہتی ہو - جولیا کہو - نہین تو مین سمجھونگی کہ تمکو مجھ سے دوستی منظور نہین ہی - اب کہو وہ کیا بات ہی جو تم مجھسے پوچھا چاہتی ہو اور میرے تجربے سے حاصل کیا چاہتی ہو"

وزجینیا "مین یہ بات دریافت اور معلوم کرنا چاہتی ہون کہ آیا غریب سلائی کا کام کرنے والی کے لیے ممکن ہی کہ وہ اپنی محنت کی پوری پوری اصلی مزدوری یا سچی میری مراد اس مزدوری سے نہین ہی جو وہ خود اپنی خوشی سے مانگے یا مقرر کرے بلکہ وہ مزدوری جو نرخ بازار کے بموجب غیر شخص قرار دین جیسا مال کا مول کیا جاتا ہی - اگر تم چاہو تو مختصراً مین اپنے چھوٹے سے تجربے کا حال بیان کرون - اسوقت تمکو معلوم ہوگا کہ یہ سوال جو مین نے تمسے کیا تو کس غرض سے کیا اور اس سے میرے سوال کے ٹھیک ٹھیک مضمون کو تم جان جاؤگی"

مس برنٹ "اے میری پیاری وزجینیا تمھارے تجربے کی نوعیت بخوبی پہلے ہی سے میری سمجھ مین آگئی ہی - لیکن تاہم مین سننا چاہتی ہون کہ اس مضمون پر تمھاری کیا رائے ہی اور نیز وہ حال بھی مین سننا چاہتی ہون کہ تمھارے ساتھ ان لوگون نے کیا سلوک کیا پس مہربانی سے بیان کرو مین بہمہ تن متوجہ ہون"

مس ماڈنٹ "اے جولیا مجھے جو کچھ کہنا ہی وہ چند ہی الفاظ سے بیان ہو سکتا ہی - اول یہ کہ جب بی بی جنکیسن کو میری دیانت اور نیک چلنی اور اعتبار کا حال بالکمال معلوم ہوا تو انھون نے مجھے ایک گران بہا مخملی لباس تیار کرنے کو دیا - جب مین کام پر بیٹھی تو پہلے مین نے سب چیزون کی قیمت کا حساب لگایا جو میرے تخمینہ مین چار سو روپیہ سے کم نہ ہونگی - اور یہ قیمتی اسباب میرے اعتبار پر مجھے - کہ مین غریب اور قریب بھوکھون مرنے والی لڑکی ہون - سپرد کیا گیا"

یہ کہتی جاتی تھی اور آنسو آنکھون سے رواں تھے -

"ہان - مین کہتی ہون کہ مجھے - جسکے دسترخوان مین ایک ٹکڑا بھی نہین بچا تھا اور جسکے چولھے مین آگ کی ایک چنگاری بھی نظر نہین آتی تھی - خیر - انتہا کی محنت کرکے مین نے دن کو دِن اور نہ رات کو رات سمجھا اور اُس کام کو اسقدر قلیل عرصے مین تمام کیا کہ مجھے خود اعتبار نہین آتا - اور سخت محنت اور جانفشانی کا صلہ تم جانتی ہو کہ بی بی جنکیسن سے مجھے کیا ملا - ایک روپیہ اور بارہ آنہ - جب بی بی جنکیسن نے جنھون نے ایک ٹاٹکا بھی لباس مین نہین لگایا تھا ایک عورت سے جو بی بی ہیم بروک کہلاتی ہی اور جسکے پاس لباس لے جانے کا مجھے حکم لگایا گیا تھا تین روپیہ اور آٹھ آنہ پائے - پھر اسکے بعد بی بی ہیم بروک کا حال سنکو اسکو دہلیل میڈم ڈپلیسی نے یہ لباس تیار کرنے کو دیا تھا اور اسکو وہان سے سات روپیہ ملے اور سب کے بعد میڈم ڈپلیسی نے ڈچز آف بلمانٹ کے حساب مین جنھون نے اِس لباس کے لیے حکم دیا تھا چالیس روپیہ صرف سلائی کے لکھے اور لیے - اب اِس سے صاف ظاہر ہی کہ میری محنت جسکے بدل مین مجھے صرف ایک روپیہ اور بارہ آنے ملے میڈم ڈپلیسی کی نگاہ مین چالیس روپیہ کی تھی - لیکن اگر میڈم ڈپلیسی ہی براہ راست سات روپیہ میری اُجرت کا دین تو کیا سبب ہی کہ وہ سب کا سب مجھ ہی کو نہ ملے اور صرف ایک روپیہ بارہ آنہ مجھے دیے جائین "

یہ سُنکر جولیا نے تلخکامی سے جواب دیا مگر یہ تلخکامی اُسکو خود اپنی تکلیف کے زمانہ کا حال یاد آجانے سے ہوئی نہ کہ اِسوقت جو تذکرہ ہو رہا تھا اِس سے کسی قسم کا درد اُس کے دِل مین پیدا ہوا ہو -

جولیا - اے میری پیاری شفیق سبب یہ ہی کہ یہ رسم قبیح انتہا کی بدنام ہی اور غریب سینے والیان اُسکا بدنصیب شکار بن رہی ہین - میڈم ڈپلیسی صدہا تین سوچ کے درمیانی عورت سے معاملہ کرتی ہی اول یہ کہ روزمرہ کی تکلیف اور جھنجھٹ سے نجات ملے اور دوسرے یہ کہ اِنکی معرفت کام سستا بنتا ہی - کم خرچ دبالانشین - اب اس درمیانی عورت کی جس سے

میڈم ڈیلیسی معاملہ کرتی ہو ایک اور درمیانی عورت دوسرے درجے کی ہوتی ہو جو بطور نائب گذشتہ کے کام کرتی ہو اور اسی پچھلی عورت سے غریب سینے والیان جنکی صرف سوئی سے روٹی چلتی ہو کام اور اپنی مزدوری پاتی ہین - میڈم ڈیلیسی کو اسکی پروا نہین کہ کتنے ہاتھون مین وہ کام جاتا ہو اسکو اپنے کام سے کام ہو - وہ سلا ہوا اور تیار ملنا چاہیے بلکہ ہان مجھے یہ کہنا چاہیے تھا کہ جتنے ہاتھون مین کام جاتا ہو اتنا ہی اسکے واسطے اچھا ہو اور وہ خوش ہوتی ہو کیون کہ اس صورت مین ان کمبخت سینے والیون کی آمدنی آتی ہی کم ہوتی جاتی ہو جتنے زیادہ ہاتھون مین ہوکر وہ کام اُن تک پہونچتا ہو - اس طور پر بدنصیب سینے والیون کی اُجرت گھٹائے رکھنے سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کا جیسا کہ بی بی ڈیلیسی کا ہو فائدہ ہو - کیونکہ وقتاً فوقتاً وہ درمیانی عورتون کی اُجرت کم کرتی رہتی ہین - مثلاً میڈم ڈیلیسی بی بی پیم بروک کو کہتی ہو کہ "تجھے تو اپنی کام کرنے والی عورتون کی مزدوری خاطر خواہ اسقدر کم کردی ہو کہ اب بہ آسانی اپنی اُجرت مین بھی تم کمی کر سکتی ہو" اسکے بعد بی بی پیم بروک بی بی جنکینس کو کہتی ہین "میری اُجرت تو کم ہوگئی ہو اب مین چاہتی ہون کہ تم بھی اپنی گھٹاؤ" - اور اسکے بعد بی بی جنکینس ورجینیا مارڈنٹ یا کسی اور نوجوان لڑکی کو جس سے وہ کام لیتی ہو کہتی ہو "میری اُجرت گھٹ گئی ہو اور اسلیے تمھاری اُجرت بھی ضرور ہی کم کیجاے گی" نتیجہ یہ ہو آہ ورجینیا کہ تمھاری کمائی برابر کم ہی ہوتی جائے گی - مگر میرا سوال یہ ہو کہ آیا بی بی ڈیلیسی بھی اپنے امیر کاہکون اور رؤسا اسامیون سے اپنے مال کی قیمت بہ کمی لینا منظور کرے گی "

ورجینیا - مین بخوبی سمجھتی ہون کہ کس طور پر یہ رسم و رواج جاری ہو اور فی الحقیقت آج ہی صبح کو مجھے اسکے حالات سے اگرچہ من و عن نہین تاہم اوسط درجے سے بڑھ کر واقفیت حاصل ہوگئی ہو - اور جو نقوش میرے صفحۂ خاطر پر اُسوقت منقوش ہوے تھے اب تمھارے کلام اور بیان سے اُنکی تصدیق ہوگئی - لیکن میرے سوال کا جواب

ابھی باقی ہو۔"

مِس برنٹ "ہان ہان مجھے یاد ہو۔ تم یہ جاننا چاہتی ہو کہ کس واسطے تم میڈم ڈپلیسی سے تمثیلا مین نے یہ کام لیا ہو۔ بلا وساطت کسی بی بی جنکیسن یا کسی بی بی پیم بروک کے براہ راست کام نہین پا سکتی ہو۔ سو اے میری پیاری شفیق اسکا جواب بہت صاف اور آسان ہو۔ اوّل یہ کہ درمیانی عورتون کو لگا رکھنے کے طریقے کے برتاؤ سے ایسے بڑے بڑے کارخانون کی تکلیف اور تردد رفع ہوتا ہو جیسا کہ بی بی ڈپلیسی کا کارخانہ ہو اور دوسری بات یہ کہ اس طریقے سے اجرت مین کمی ہوتی جاتی ہو جیسا کہ مین ابھی بیان کر چکی ہون۔ سب سے بالاتر یہی سبب ہو۔ اور چونکہ کام کئی ہاتھون مین بٹا ہوا ہو صرف اِسوجہ سے سوئی سے کام کرنے والی کو اسکا حاصل کرنا دشوار ہو جاتا ہو۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہو کہ ہر ایک عورت قلیل سے قلیل مزدوری پر کام کرنے کو تیار ہو جاتی ہو اور شکر کرتی ہو کہ کام تو ملا ورنہ پہلے تو کام ہی کے لالے پڑے رہتے ہین۔ علاوہ اسکے جب کہ اتنے نائب اور گماشتے ایک ہی کام کے پیچھے لگے ہوئے ہین اور اجرت کے قلیل کرنے مین سب اپنا اپنا فائدہ دیکھتے ہین تو کیونکر ممکن ہو کہ ایک غریب سینے والی یکہ و تنہا ایسے سخت ظلم کا مقابلہ کرے۔ بی بی جنکیسن تمکو پھسلے ڈالتی ہو اور بی بی پیم بروک بی بی جنکیسن کو پیسے ڈالتی ہو اور میڈم ڈپلیسی نے بی بی پیم بروک کی طرف سے اپنا ہاتھ کھینچ رکھا ہو۔ پس انھین کل کی سی پیچیدگیون کے سبب سے تمھاری کمائی پر پتھر پڑے ہین اور کم ہو گئی ہو۔ ممکن تھا کہ اگر تمھارا اور بی بی ڈپلیسی کا معاملہ بلا وساطت اور دست اندازی کسی اور شخص کے طے پاتا تو وہ تمکو تمھاری معقول اجرت دیتی۔ تم مجھسے کہتی ہو کہ میڈم ڈپلیسی نے چالیس روپیہ صرف لباس کی سلائی کا ڈیزائن بنانے سے لیا مگر اُسنے صرف سات ہی روپیہ دیے۔ اب دیکھو کہ اگر میڈم ڈپلیسی کو محنت کی قیمت کی لڑائی تمسے جسنے کہ اصل مین محنت کی تھی لڑنی پڑتی تو پھر وہ بالکل تمھارے ہی قابو مین تو ہو جاتی نا کیونکہ تم اِس لباس کے لیے بھلا دس روپیہ سے کیا کم مانگتین جسکے اُسنے

خود وُچرُسے چالیس روپیہ لیے تھے اور گو تمھارے اِسقدر مطالبہ سے مِیڈم وُلپیسی تمپر جتنا چاہتی اپنے غصہ کی جھانج نکالتی اور ناخوش ہولیتی مگر اتنی اُسکو فرصت نہین ہی کہ لندن بھر مین صرف اِس بات کے دریافت کرنے کے لیے دوڑتی پھرے کہ آیا ایسی بھی کوئی درزن ہی جو کم اُجرت پر اُسکا کام کر دینے کو تیار ہو۔ لیکن درمیانی عورتون کے درمیان مین ہونے سے مِیڈم وُلپیسی کی لڑائی کا جو تمھارے ساتھ ہوتی خاتمہ ہو جاتا ہی اور یہ لڑائی ایسی ہی جسمین تمھاری شکست ہی اور تمھین کچلی ہوئی ہو۔ نتیجہ یہ ہی کہ جس کام کے واسطے اُسکو دس روپیہ دینے پڑتے وہ سات ہی روپیہ مین ہو جاتا ہی۔ پس اِس وجہ سے کہ کام کئی شخصون کے ہاتھ مین آکر دوسرے کے پاس پہونچتا ہی اور ہر شخص کی روزی اُسی ایک کام کی قیمت پر منحصر ہی تو یہ قیمت اصلی قیمت سے بہت ہی گھٹا کے رکھی گئی ہی حالانکہ اگر وہ ایک ہی شخص کو جسنے کام کیا دیجاے تو اُسکی پرورش بخوبی ہو جائے۔ اِن سب باتون سے جو مین نے تمھین ای وُرجینیا اب کہی ہین صاف ظاہر ہی کہ اِس طریقہ درمیانی عورت کے قائم رکھنے سے مِیڈم وُلپیسی کا خاص اور صریحی فائدہ ہی اور جہان کہین کاروبار تجارت مین کوئی اختراع کیا گیا اور نیا طرز نکالا گیا وہ ہرگز ہرگز اِسکو اُبھرنے نہ دے گی "

وُرجینیا۔ (انتہا کی رقت آمیز اور غم انگیز آواز سے) "تب تو پھر یہی بات ہوئی کہ صرف درمیانی عورت ہی کے پاس کام کی تلاش کو مجھے جانا چاہیے "

مِس برنٹ "اور طرح سے تمھین اِسکا حاصل کرنا دقت طلب امر ہی "

وُرجینیا۔ (لکنت سے) سچ ہی کہنے والے نے بھی کیا خوب کہا ہی۔

حرف مطلب پہ زبان کو ہوتی ہی سو لکنت

"اور تاہم مین نے خیال کیا تھا۔ یعنی بی بی وُریک نے کنایتاً مجھ سے کہا تھا کہ بعض اوقات تمھارے پاس اِسقدر زیادہ کام آجاتا ہی کہ تم اُسکو پورا نہین کر سکتی ہو اگر یہ بات صحیح ہو تو مجھے امید تھی اور مجھے یقین کامل تھا بلکہ مین یہ کہنے کو تھی کہ میرا قصد

تمسے دریافت کرنے کا تھا کہ"

مِس برنٹ۔ (بات کاٹ کے) "مین جان گئی جو تم کہوگی اور اِس بارے مین جہانتک مجھ سے ہوسکے گا مین تمھارے واسطے کوشش کرونگی۔ کوئی بات اُٹھا نہ رکھونگی۔ ڈِنٹ اینڈ کے ایک بڑے کارخانے کی پیشدست عورت سے میری دانت کاٹی روٹی ہو اور جہانتک بن پڑتا ہو وہ ایک حیلہ جو عورت کی معرفت میرے پاس کام بھیجتی جاتی ہو۔ لیکن اُسکے مالک کو یہ بات اگر معلوم ہوجاے کہ وہ ایسا کام کرتی ہو اور جس درمیانی عورت سے وہ ملا ہو گیا ہو اور اُسنے ٹھیکہ لیا ہو اُسکے پاس نہین بھیجتی تو فوراً ہی وہ اپنی نوکری کھو بیٹھے اور نکال دیجاے۔ پس حتی الامکان اِس معاملے کو تم اپنے ہی تک رکھنا اور مجھکو ایک بھیجنا اور مین ہر طرح پر تمھاری مددگار رہونگی"

وِرجینیا۔ (آنکھون مین آنسو بھر لاکے) "اے میری پیاری شفیق یقین مانو کہ مین تمھاری اِس شفقت اور عنایت کی بدل و جان ممنون ہون۔ تہ دل سے شکرگزار ہون"

مِس برنٹ "یہ کوئی ایسی بات نہین جو شکر کے لایق ہو۔ سچ یہ ہو کہ مجھے اب کام سے نفرت ہو۔ مجھسے کچھ ہو ہی نہین سکتا۔ محنت کی ہی نہین جاتی۔ تاہم مین نے بی بی رابنسن سے میری شفیق پیشدست عورت کا یہی نام ہو۔ مصلحتاً کہنا مناسب نہین جانا ہو کہ درصورت نہ ہونے کام کے بھی مین اچھی طرح سے بسر کرسکتی ہون"

وِرجینیا۔ (آہ سرد کھینچ کر) "تمکو اور بہت سی تدبیرین معلوم ہین اِس سے تم خوش ہو۔ لیکن مین خیال کرتی ہون کہ تمھارے دوست بہت ہونگے جو تمپر بہت مہربانی کرتے اور تمھارے مددگار رہتے ہونگے"

جواب دیتے ہوے مِس برنٹ سے ہنسی ضبط نہ ہوسکی اور اِس ہنسی نے وِرجینیا کے دِل مین ایک کھٹکا سا پیدا کیا۔

مِس برنٹ "ہان بہت ہی مہربان دوست ہین اِدھر دیکھو"

یہ کہتی ہوئی جولیا اپنی کرسی سے چمک کے اُٹھی اور لباس کی الماری کا دروازہ کھولدیا جسمین بہت سی عمدہ عمدہ پوشاکین کھونٹیون پر لٹکتی تھین۔

"جب کبھی میرے دل مین آتا ہے مین ایسی خوش پوش اور خوش لباس بنجاتی ہون جیسے کوئی بیگم یا امیرزادی۔ دیکھو یہ خوشنما بیش بہا ریشمی لباس"

یہ کہکے اِسنے ایک لباس کھونٹی پر سے اُتار لیا اور وَرجینیا کی حیران آنکھون کے سامنے اِسکو پھیلا دیا اور کہا۔

"اسی گذشتہ دوشنبہ کو یہ مجھے تحفتاً دیا گیا تھا۔ اور اِدھر دیکھو یہ نفیس مرینہ لیکن ابھی اور ابھی عمدہ عمدہ بہت سی چیزین ہین۔ اِدھر دیکھو"

اور یہ کہکے ایک بڑا کاغذ کا ہلکا صندوق اِسنے کھولا اور اُسمین سے ایک مخملی کلاہ۔ ایک کشمیری دوشالہ۔ اور ایک سموری گلوبند نکالا اور یہ سب چیزین نوجوان دیہاتی لڑکی کو دکھائین جسنے اِنکو بلا حسد کے تعجب اور حیرت سے دیکھا۔ کیونکہ وَرجینیا کو اِن تجمل اور زیبایشی اور عیش و عشرت کی چیزون کی طمع نہ تھی۔ سکا شایستہ اشتیاق صرف بکار آمد اور ضروری چیزون کے حاصل کرنے کو تھا۔

مِس برنٹ۔ (اِترا کے) کیا اب تم نہین خیال کرتی ہو کہ میرا کوئی ایسا ہی اچھا اور بڑا دوست ہوگا جو مجھکو یہ سب عمدہ عمدہ اور نفیس نفیس چیزین دیتا ہے"

اور بلا انتظار جواب ایک رمز سے یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن تم بھی ایسی ہی خوش ایسے ہی عیش و آرام سے ایسی ہی خود مختار رہ سکتی ہو۔ بشرطیکہ تمکو پسند ہو"

اِن کلمات کی سماعت سے ایک نامعلوم اور غیر تحقیق اشتباہ جیسا دور کے گھنٹون کی آواز کانون کو محسوس ہوتی ہے وَرجینیا کے دِل مین پیدا ہوا اور اُسنے سمجھا کہ یہ باتین ترغیب کلمات سے مشابہ ہین۔ اور اُسی وقت اُسکو وہ عجیب و غریب اور رمز و کنایہ کی تقریر

جو خادمہ جین نے مس برنٹ کی نسبت کی تھی یاد آئی۔ لیکن تاہم یہ نوجوان لڑکی اُس اشتباہ کی ٹھیک ٹھیک نوعیت کو جو ابھی ابھی اِسکے دِل مین پیدا ہوا تھا اپنے دل کو بھی سمجھانے کی قابلیت نہین رکھتی تھی۔ اور اِس طور پر کہ گویا ناگہانی خوف اور بے سبب جول کی حالت اُسپر طاری ہو تھر تھر کانپتی ہوئی اپنی بڑی بڑی کنجی کنجی آنکھین اُسنے بطور استفہام اپنی نئی شفیق کی طرف اُٹھائین اور ٹکٹکی باندھ کے اُسی کی طرف دیکھتی رہی۔

مِس برنٹ "کیا سادہ دل ہو۔ ہائے کیا سادہ لوحی ہو"

یہ کلمات دفعتاً منھ سے نکال کے اِس جوان عورت نے اپنے لبون کو ایک لحظہ بھر تک حقارت آمیز تبسم سے متحرک کیا مگر پھر فوراً ہی اپنی معمولی خوش اخلاقی سے کلمات ذیل کہے۔

"اے پیاری وزجینیا اب اِس سے زیادہ اس بارے مین اِسوقت ہم گفتگو نہ کرینگے۔ کسی اور وقت شاید زیادہ صراحت سے مین بیان کرونگی۔ اور چونکہ میرے پاس ایک تانکا تک لگانے کو کوئی چیز نہین ہو کہ تمکو دون تو مین اب جاؤنگی اور دیکھونگی کہ بی رہنین میری آشنا ہم دونون کے لیے کیا کام دیتی ہین"

مِس مارڈنٹ نے اپنی نئی شناسا کا مکرر شکریہ ادا کیا اور اِسکے بعد ملول و حزین اور باخاطر غمگین غیر متحقق شکوک اور اشتباہات سے معمور وہان سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے اُداسی چھائے ہوئے ٹھنڈے کمرے کو چلی گئی۔

ساتوان باب

(بال۔ یعنی دعوت اور رقص)

شام کے آٹھ اور نو بجے کے درمیان ایک جیل بیل کا جلسہ قصر پلمانٹ واقع گروس وینر اسکوئر مین مجمع ہونا شروع ہوا۔ چمکیلی اور پھڑکیلی ہوا خوری کی رونق دار گاڑیان جلد جلد اور پے در پے صدر دروازے تک اِس بارگاہ عظیم الشان کے چلی آتی تھین اور عمدہ سے عمدہ لباسون سے ملبوس مہمانون کو اُتار کے جب جاتی تھین تو فاصلے پر

اندھیرے مین اُنکی لالٹینین ۔ نہ ہوے ستارون کی طرح سے چمکتی تھین ۔ دولتکدۂ ڈیوک کے کھلے ہوے دروازون سے روشنی کا سیلاب دھار باندھکے نکلتا تھا جسمین کثرت سے نوکر چاکر اور شاگرد پیشہ زرق برق وردیان پہنے پھرتے ہوے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے مالک خط سرطان اور خط جدی کے رنگ برنگ کے حشرات الارض چمکتے ہوے آفتاب کی روشنی مین اُڑتے اور بھنبھناتے ہین ۔ اِس عظیم الشان اور وسیع ایوان مین جسکے ستون نہایت خوشنما تھے اور جو بیش بہا لعبتون انواع و اقسام کے گلدانون اور گلدستون اور بڑے بڑے قیمتی لمپون سے سجا تھا ۔ اُن سنگ مرمر کی سیڑھیون پر جو عظمت و شان کے ساتھ دالان سے درجہ بدرجہ اتنی اونچی ہوتی جاتی تھین کہ برج شمس کے کنگرے تک پہونچاتی تھین ۔ اُس کشادہ سواریون کے اُترنے کے مقام کے آرپار جو سدا بہار درختون اور گرم مکان کے پھولون سے آراستہ تھا اُن رفیع و وسیع نشستیون پنجمیون اور دیوان خاص اور دیوان عام کے کمرون مین جہان بلوری جھاڑون کی شمع مومی کا عکس قدآدم سے بڑے بڑے آئینون پر پڑکے اُنکو ہزار چند کرکے دکھاتا تھا اور اسی طرح اُن آئینون مین خود وہان کی کل اندام جو وہان جمع تھے نہایت خوبی و زیبائی صفائی و رعنائی سے نظر آتے تھے ۔ مہمانون کے دل بلکہ دل باغ باغ تھین مخملی لباس سے ملبوس ڈی خطاب اور ڈی رتبہ بیگمات اور خاتونین بھی تھین ساٹن اور اطلس کی پوشاکین زیب تن کیے نازنین نوجوان مہ لقایان بھی تھین اور دعوت رقص کی نمائش کے قابل مکلف اور نفیس لباس پہنے اُمرا اور رؤسا شرفا و نجبا بھی تھے خرامان خرامان چلے جاتے تھے ۔

جیتی جاگتی اور جگمگاتی روشنی نے جسکی شعلہ باری فرش فروش اور اسباب کی چمک دمک اور غوانی رنگت سے گلنار ہوگئی تھی ۔ ہوا کو گرم کرکے گلابی جھلک دی تھی اور اس ہوا مین بھینی بھینی مہک بسی تھی اور سجے سجاے کمرون مین بے مثل بینڈ باجے کی بلند اور دل مین چبھنے والے راگ نغمے جو نہایت خوش آہنگی سے نکلتے تھے

گونجتے تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خود راگنی حد درجے کے سرور اور جوش میں آکر نغمہ پرداز اور موسیقار نواز تھی - اور ہر منٹ زیادہ سے زیادہ سُرعت سے چلنے لگی اور ہر دل زیادہ سے زیادہ خوشی سے دھڑکنے لگا - اور ہر آنکھ زیادہ سے زیادہ چمک سے کوندنے لگی - اور جب وہ شاندار نوائین تانین اور سُر جو اِسکے تارون کو چھیڑتے تھے تو ارواح کے عمق تک کو وجد میں لاتی تھین -

ساڑھے نو بجے تک آٹھ سو مہمانون سے زیادہ قصر بلمانٹ کے ایوانون میں جمع ہو گئے تھے اور اِنمین اُمرائے حکومت اور طرحداری کی دنیا کے مختلف نمونے نظر آتے تھے اِنمین وہ ہنگمین تھین جنکے چہرون کی جھرّیون کو جہانتک ممکن ہوا ہنر کی ہٹوتی نے اِسقدر چھپایا تھا کہ بڑھاپے کا دِکھاؤ بہت کم ہو گیا تھا اور ان چہرون پر زینت دینے والی نقابین چڑھی ہوئی تھین - اِنمین وہ بیبیان اور خاتونین تھین جنکے خوشنما طرز و انداز کمر و نخوت اور شفقت آمیز فروتنی نے ایک قسم کی شان و شوکت اپنے اوصافون کی گداز سے حاصل کی تھی - اِنمین جوان شوہر والی عورتین تھین جو عوت بال کے چالاک اور عاشق مزاج لوگون سے تعریف آمیز مؤدب سلام لیتی تھین اور اُنکے تملق پیز کلمات کو مسل نرین تغافل کی ادا سے سنتی تھین -

اِنمین وہ نوجوان بن بیاہی لڑکیان تھین جنکی اُس رات کی خوشی کا بننا یا بگڑنا اُس اندازے پر منحصر و موقوف تھا جس اندازے تک یا تو اِنکی خوشامد اور چاپلوسی ہوتی یا اُنکی کوئی بات تک نہ پوچھتا - اِنمین کچھ عیش پسند مائین تھین اور ہر مہمان کے ساتھ ساتھ وہ دو تین بیٹی شادی کے لایق بیٹیان تھین - اِنمین وہ چند کنواری چچیان تھین اور وہ چند کورے پنڈے والی مانیان جنکے مزاج مین تکلف اور خود پسندی اور انتہا کے رشک نے دخل پایا تھا اور ہر شخص کی ہر بات مین نکتہ چینی کرنے اور عیب بینی کو موجود تھین - اور اِنمین وہ دس بارہ رانڈین بھی تھین جو دوسرے

جنسم کی تلاش مین وہان آئی

جنس تذکیر کے نمونے بھی ایسے ہی مختلف اقسام کے تھے جیسے جنس تانیث کے تھے اور سچ یہ ہے کہ سب کے سب اونچے دائرۂ عالی خاندانی اور طبقۂ اولادِ دوم مانی سے متعلق تھے۔ انمین ایسے ایسے امیر کبیر تھے جنکو فرشتون کی قسمت پر بھی اس وجہ سے حسد نہ تھا کہ انکا نسب نامہ اُن بعض راہ زن خونریز نارمنڈی کے بیرنون یعنی اُمرائے عالی درجہ سے ملتا تھا جو اُس قزاق غارت گر ڈیوک ولیم فتاح کے ہمراہ آئے تھے انمین اول الذکر امیرون اور عالی خاندانون کے ہمسر و ہمچشم امیر تھے جو اسی امتیاز اور افتخار مین خوش تھے کہ وہ اُن مسلوب الحیا عورتون کی اولاد مین سے ہین جنھون نے اپنا حسن و جمال شاہ چارلس دوم کے ہاتھ بیچ ڈالا تھا۔ ان دونون درجہ کے سوروٹی کمہا مین سے درجۂ آخر الذکر والے شاید زیادہ خود بین اور خود نما اور جتنے نہ تھے اُس سے زیادہ اپنے آپ کو سمجھنے والے اور اپنے جلیل القدر آبا و اجداد کی شیخی بگھارنے والے تھے۔ انمین نوخیز و نوخاستہ شجرۂ امارت کے پیوندون اور قلمون کا یعنی انمین امیرون کے بیٹون بھائیون بھانجون بھتیجون چچیرے پھوپھیرے ممیرے موسیرے بھائیون کا بڑا بھاری بتھراؤ اور جتھراؤ تھا۔ اور یہ بھی لکھدینا چاہیے کہ انمین جو سب سے زیادہ کاہل اور سست سب سے زیادہ لیم و شحیم سب سے زیادہ خود پسند و خود بین اور سب سے زیادہ چھچھورا ہوتا تھا وہی بطور قاعدۂ کلیہ کے بالتحقیق ممبری کے لیے منتخب کیا جاتا تھا۔ انکے بعد مہمان مردون مین بارہ تیرہ رسالۂ گارڈس کے کرنیل تھے۔ بہت قبول صورت بڑے رندبڑے اوباش۔ عورتون کے مدنظر و مرغوب۔ چند جہاز کے افسر تھے جنکے چہرے کی مرزانشی اور خوش دماغی کی نزاکت سے معلوم ہوتا تھا کہ گریوز انڈی کی نسیم عری کی برداشت تو کر ہی نہ سکتے ہونگے۔ بھلا بحر اوقیانوس کے طوفان کے صدمات اُٹھانا تو درکنار ہے۔ ایک جاؤ اور جتھا خوش لباس کاہل وجود جنٹلمینون کا تھا جنھون نے

کسی نہ کسی تدبیر سے امرا کی مجالس کرام اور محافل عظام مین باریابی حاصل کرلی تھی۔
کثیر التعداد اپیرونٹ کے خطاب والون مین وہی لوگ تھے جو بڑے بڑے زمیندار تھے
ان لوگون مین سو مین ایک تو بھلا مانس ہوتا ہو تو ہوتا ہو ورنہ ننانوے شدت
سے متمرد بے تجویز و غور رائے زنی کرنے والے۔ شدت سے جنتی اور بہت ہی شدت
سے پورٹ وین پینے والے تھے۔

اس چمکیلے اور پھڑکیلے جلسہ مین جو اس موقع پر جمع تھا ایسے ایسے سرغنہ اور
سرگروہ اور رئیس و امیر تھے۔ لیکن ہم کسی قدر اور لکھا چاہتے ہین کیونکہ حاضرین جلسہ پر
سرسری نگاہ ڈالنے سے ہم دیکھتے ہین کہ انمین دو یا تین غیر ریاستون کے سفیر بھی
موجود تھے۔ زیرکی زود فہمی اور بیدار مغزی انکے چہرے سے عیان تھی۔ اور فطرت فرخت
عیاری اور حکمت انکے بشرے سے نمایان تھی۔ صرف پانچ یا چھ بادشاہی ایلچیون کے
معاملہ دان دربار انگریزی کے موجود تھے۔ ان حضرات کی یہ کیفیت تھی کہ ہر ایک مینہ برس
کم سخن۔ ہر ایک بے پروا بیباک ناآشنا مزاج اور زاہد خشک۔ ہر ایک گفتگو مین
عاقبت اندیش ہوشیار دوربین اور خبردار۔ اور جرمنی کے دو موروثی شاہزادے بھی
تھے جو شاہ و شاہزادگان انگلستان کی ملاقات کو اپنے وطن سے آئے تھے اور انکے
آنے کا صرفہ خزانۂ عامرہ انگلستان سے دیا گیا تھا۔

ڈچز آف بلمانٹ اپنے شوہر کے بازو پر جھکی ہوئی ایک عالیشان عمدگی سے
سجے ہوئے کمرے مین جو اس موقع پر کھولا گیا تھا مہمانون کا استقبال کرتی تھی اس سے
پہلے کبھی بیگم ایسی اعلیٰ درجے کی حسین معلوم نہین ہوئی تھی جیسی اب تھی۔ اس سے پہلے
کبھی چہرہ ایسا نورانی معلوم نہین ہوتا تھا جیسا اب تھا۔ سفید سفید کلغی کے پر اس
خوبی اور صفائی سے اسکے سر پر متحرک تھے جس سے اسکے چہرے کا رتبہ بلند تر ہو گیا تھا۔
بالون کی سیاہی کی شان اس تجب انگیز اجتماع ضدین سے دب گئی تھی اسکے بدن کی

صاف رنگت ایسی سفید تھی ں یاسمن - اور نازک ایسی تھی جیسے گل سوسن ہان
آدمیانون اور اُنکے استقبال کے اِس موقع پر اِسکے رخسارون پر کبھی کبھی ہلکی رنگت
شرمائی ہوئی گلاب کی سی پھیل جاتی تھی -

وہ وہی مخملی لباس پہنے ہوے تھی جو بیج کو اُسکے پاس تیار ہوکے آیا تھا - اور جو
سج دھج اِس لباس کی اِسکے جسم سے مناسبت تامہ رکھتی تھی اور جیسی وہ اِس لباس مین
بھلی معلوم ہوتی تھی ایسی کسی پوشاک سے زینت نہین پائی جاتی تھی - جیسا اِسوقت یہ
بھلی نوکیلی ڈیانٹ کی بیگم لباس زیب بدن فرماے ہوے تھی اور خندہ دندان نما کی
حالت مین اپنے حسن و جمال بے ہمتا اور اپنی شان و شکوہ کی حرکات و سکنات و ادا سے
بدرجۂ اتم پر نور نظر آتی تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ سب کمالات جنس تانیث کے اُسمین
بھرے ہوے ہین اُسکے بیان کے لیے سب سے زیادہ وسیع الفاظ اور کثیر المعنی
دنیا بھر کی زبانون سے زبان قاصر و معذور تھی - اِس غیر محدود البیان مجموعہ عشوہ گری
اور کرشمہ پردازی کا اثر - ایسی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو مفتون بھی کرتی تھی اور فسون بھی
کرتی تھی - جو مغلوب بھی کرتی تھی اور مجبور بھی کرتی تھی - جو اپنے آپے کو بھلاتی اور بھکاتی
اور گھبراتی تھی - جو بیخودی پیدا کر کے گوشے مین بٹھاتی تھی اور سکتے مین ڈالتی تھی - جو
اپنی زور آزمائی اور زبردستی سے وجد مین لاتی تھی اور جو متحیر و مسکوت کرتی تھی - ہان ہم
کہتے ہین - کہ ہان ایسا اثر محسوس ہی ہو سکتا ہے بیان اور تشریح اور توضیح مین نہین سما سکتا
جیسے کہ متاض لوگون اور کامل فقرا کی عظمت کا جلال اُنکے چہرے پر تابان و درخشان
رہتا ہے اُسی طور پر محبوبی اور حسن کا ہالہ اِسکو گھیرے ہوے تھا - لیکن باوجود اِن سب
باتون اور اِن تمام مضمون کے اِسکے دکھاؤ کا اختیار جو اِسکے دیکھنے والونکے دل پر ہوتا تھا
اور جس اختیار کا اُس دکھاؤ کو دیکھنے والون کے دلون پر دعوی تھا وہ ایک عجبی اور
نرالی تھا - وہ چشم سیاہ کے حق سے نکلا ہوا پہلے پہل کا نظارہ - وہ پہلے پہل کا تبسم جو

اپنی نرمی اور گرمی سے اُس نورانشان چہرے کو متبسم کرتا تھا۔ فی الحقیقت اسکے مفتون اور فریفتہ معرف کو مغلوب کرکے حلقہ بگوش بناتا تھا لیکن اِسکا نرم سان اثر بھی اِسکے خیال ورفیا تک نہیں ہوتا تھا۔ وہ ایسی عورت تھی جسکی پرستش نہایت اشتیاق اور شوق کے جذبوں سے اسی طور پر کیجاتی جسطرح شہر پیے فائن کے باشندے زہرہ کی پرستش کرتے تھے مگر اُسکے جذبوں وہ جوبن کا سا لبھانا حسن نہ تھا جو اُس پاک و رجیادار سچے عشق کو پیدا کرتا جو یونانی شاعری کی حقیقی جوہر اور رحمت ہو۔

مجھے لکھا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے بازو پر جھکی ہوئی مہمانوں کا استقبال کرتی تھی۔ نواب معلی القاب ڈیوک آف بلمانٹ کی عمر اُنکی زوجہ سے تیئیس برس زیادہ تھی پس اِسوقت جب ہم لکھ رہے ہیں اُنکا سن شریف ساٹھ برس کا تھا۔ قد میانہ۔ دُبلا دُبلا بدن تھا مگر اعضا سب خوبصورت اور سڈول تھے۔ چہرہ زرد تھا۔ سرسری طور پر دیکھنے والے کی نظر میں چہرہ پر بردباری کے آثار پائے جاتے تھے۔ مگر توجہ سے دیکھنے اور جانچنے والے کی نگاہ میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ آثار فکر و تردد کے ہیں جو رفتہ رفتہ خط و خال پر بالاستحکام قرار پاتے جاتے ہیں حالانکہ معزز اور متکبر روح اُس تفکر و تردد کے نمایاں نہ ہونے دینے کے لیے کوشش بلیغ کرتی تھی تاہم وہ چھپائے نہیں چھپتے تھے اُس پیشانی پر جو ایسی کشادہ اور ادراک کی مرجع تھی آمائش و آسودگی کی علامات ہویدا تھیں۔ مگر جب اِسکا آنکھوں کے ساتھ جو شگفتگی سے روشن اور روادار تھیں متردد اور بیقرار تھیں مقابلہ کرکے ایک ساتھ مطالعہ کیا جاتا تو وہ آسایش و آسودگی غیر معمولی ثابت ہوتی تھی۔ تبسم میں جو غرور و امارت کے ساتھ جو کبھی کامل طور پر ٹوٹا نہیں۔ اخلاق ملا ہوا تھا کسلمند دل کی وہ سعی دیکھی جاتی تھی جو کسی آنے والے خوف و ہراس کے گمان کو چھپانے کے لیے کیجاتی ہو۔

ڈچز حال ڈیوک آف بلمانٹ کی دوسری زوجہ تھی۔ پہلی زوجہ سے تین اولادیں تھیں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں۔ سب سے پہلی اولاد کی ولادت کے وقت اسکی ماں کا انتقال ہوا

اور اسکی وفات کے تین برس بیوک نے خوبصورت مگر غریب لیڈی اگسٹا کیونڈش سے شادی کی جو بعد شادی ڈچز ۔ طاب سے مخاطب ہوئین اور جسکو ہم ابھی ابھی ناظرین سے بخوبی معرفی کر چکے ہین۔ اس دوسری یگانگت کے شجر مین ایک بھی پھل نہ لگا۔ اور اسلیے جب اسکو اپنی کوئی اولاد نہ تھی تو ڈچز نے اپنے شوہر کی منکوحہ اول کی اولاد سے بحیثیت سوتیلی مان کے کسی قدر زیادہ محبت پیدا کی بہ نسبت اسکے کہ دوسری زوجہ علی العموم اور امرا کے طبقے مین علی الخصوص جہان بات بات مین سنگدلی اور بیدردی اور بلکا پن ظاہر کیے ہوے ہی ایسا میل ملاپ رکھتی ہو۔

اب قبل اسکے کہ ہم اپنے قصے کا سلسلہ پھر شروع کرین مناسب معلوم ہوتا ہی کہ ڈیوک آف بلمانٹ کی اولاد کے بارے مین بھی چند سطرین ضبط تحریر مین لائین۔ اسکا بیٹا جو اب اکیسوین سال مین قدم رکھ چکا تھا اور جو مارکوئس آف آرڈن کے خطاب سے ملقب تھا سوا اس کشیدہ قامت دبلے پتلے چہرے بدن والے جوان رعنا کے کوئی اور دوسرا نہ تھا جو ورجینیا مارڈنٹ کے پیچھے پیچھے ہولیا تھا اور مسٹر لیوین ہیم کے اتفاقیہ آجانے سے یکایک اس دلفریب ناکتخدا لڑکی سے علحدہ ہوگیا تھا۔ عورتین نہ صرف اسکی جسمانی خوبصورتی اور اسکے قدرتی ذہین دماغ پر لوٹتی تھین یا اس غرض سے اسکو پیار کرتی تھین کہ اسمین انکا ذاتی فائدہ تھا بلکہ وقتی امرا اور رؤسا کے معمولی اندازہ عقل و کیاست اور فہم و فراست سے وہ بدرجہا فائق اور برتر تھا۔ فراست اور کیاست کے اصول سے بیشک وہ واقف اور ماہر تھا مگر ان اصولون مین سے ایک بھی اصول ایسا نہ تھا کہ کافی طور پر اسکی مشق کیجاتی اور حقیقی رونق کے ساتھ اسکا نشو و نما ہوتا۔ مگر اس عالی ذہنی کی جھلک اور فہم و ذکا کی بھبک کبھی کبھی اسی طور پر معلوم ہو جاتی تھی جس طور پر شاہراہ مین اتفاقاً ٹکر لگ جانے سے سنگ چقماق سے چنگاریان اڑنے لگتی ہین۔ نیکی کے اصول کا پابند۔ دریادل فیاض اور دلیر قدرتی تھا اور بالضرور اپنے امثال و اقران مین وہ ایک پوری نظیر اور کامل مثال ہو جاتا۔ اگر کاش وہ عالی منصبی اور والا نسبی جسمین وہ پیدا ہوا تھا

اِسکو اپنی مضرت رسان تاثیرون سے محصور نہ رکھتی۔ بحیثیت وارث متکبر معزز خاندان بلمانٹ کے اِسکی ہر جلسہ اور صحبت امرا مین جہان جہان وہ جاتا تھا بڑی خاطر داشت اور تواضع و تکریم ہوتی تھی۔ پس دعوتون تفریح کے جلسون اور تکلفات کی مجلسون اور تکلفات سے بسکرنے والے امرا کی عیش و عشرتون نے جنمین وہ شریک ہونے کے لیے مجبور کیا جاتا تھا اسکون علمی اشتغال اور تلاش سے جو کبھی کبھی وقت زیادہ تر اسکی عالی دماغی اور معالی مذاق کے موافق ہوتے چھڑا لیا تھا۔ اور اس طور پر رفتہ رفتہ اسکو عشرت کے گرداب مین جو تمام عمدہ [illegible] نفیس سے نفیس خیالات کو جذب کر لیتا ہی اور تمام لطیف سے لطیف اور اعلیٰ سے اعلیٰ ذہنی عقول کو ڈبو دیتا ہی چلنا سکھایا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کیس ہی برس کے سن مین مارکوئس آف اردلان زر کے معاملات مین فضول خرچ ہو کر اُس شاہراہ پر جا پہونچا تھا جو مسرف بنے کا راستہ ہی۔ گھوڑ دوڑون۔ ٹٹی پھاندنے کی دوڑون اور انٹا کھیلنے کی میزون پر جا جا کے شرطین بدنے اور بازیان لگانے کا شوق تو تھا ہی اِسلیے وہ اُس سیدھی راہ پر جا رہا جہان پہونچ کے ایک پکا جواری ہو جاے اور ایک چھٹا ہوا قمار باز کہلاے۔ خوبصورت عورتون کے پھانسنے مین یہانتک اُستاد تو تھا ہی کہ عورت گھر والی ہوئی تھی۔ اور اِسلیے وہ اِس راہ راست پر پہونچ گیا تھا کہ ایک کامل نفس پرور اور اوباش بنجاے۔

لیڈی کلیرسا ملکومب ڈیوک کی بڑی لڑکی اُنیس برس کی اور اُسکی چھوٹی بہن لیڈی میری ملکومب سترہ برس کی تھی۔ پہلی خوشرو اور دماغ دار اور اپنے آپ کو لیے ہوے رہتی تھی۔ پچھلی حسین اور خلیق اور بے ریا اور طبیعت کی صاف تھی۔ لیڈی کلیرسا کے دل مین خاندانی حوصلا اور رہن سہن فضول خرچی اور تکبر آیا تھا۔ لیڈی میری کو بیرحمی سنگدلی ہلکا پھلکا پن اور زبان کاری کے باب مین جو امیرون کے خاندان مین نوعمر لڑکیون کا طریقہ اور شیوہ ہو پسندیدہ استثنا تھی۔ لیڈی کلیرسا ملکومب مجسم رشک و حسد تھی اور یہان تک خود غرض تھی کہ اگر اُسکی سگی بہن ذرا بھی کسی بات سے خوش ہوتی اور وہ اُس خوشی مین

شریک نہ ہوتی تو حسد سے جل بھن ... ہلہ ہو جاتی لیڈی میری کی جان اگر اپنے عزیزون اور پیارون کا دل دکھانے سے جاتی رہتی تو اُسکے نزدیک کوئی بڑی بات دش کرنے سے نہ تھی۔ لیڈی کلیرسا ڈیچز کو اپنا شوخ و شنگ ہمسر سمجھتی تھی حالانکہ ڈیچز جسقدر بہ خاطر داشت اور مدارات اسکی کرتی تھی اگر نہ کرتی تو ممکن تھا۔ لیڈی میری اپنی سوتیلی ماں کو ایک مہربان اور محبتی اپنی ماں کا قائم مقام جانتی تھی۔ پس اب ناظرین ان دونون نوجوان لیڈیون کے تخالف خصلت و سیرت اور اختلاف آرا اور مزاج کی کیفیت خود ہی سمجھ لین کہ ان دونون مین کون کیسی تھی۔

اور اِسوقت جب نواب معلی القاب اور بیگم عالیجناب یعنی ڈیوک اور ڈچز مہمانون کا جو لگاتار برابر چلے آتے ہین استقبال کر رہے ہین یہ دونون مہمین بعض بعض اُن مہمانون سے جو پہلے آئے تھے باتون مین مصروف ہین۔ اول اول تو لیڈی کلیرسا خوش بلغ بلغ معلوم ہوتی ہی۔ اِس سے پہلے کبھی وہ زیادہ مہربان اور اپنے مرتبے کا خیال نہ کرکے اپنے چھوٹے درجے کے لوگون کے ساتھ ایسی فروتنی سے پیش آنے والی اور شائستہ خلیق اور ملنسار نظر نہ آئی تھی جیسی اِسوقت نظر آتی تھی۔ اِس موقع پر تو اُسنے اِسقدر کمال کیا تھا کہ لیڈی میری کی قدرتی خوش خلقی اور غیر بناوٹ کی سعادت بمقابلہ شائستہ اطواری اور نیک ہنجاری اُسکی بہن کے اپنی معمولی چمک سے بھی کم کم چمکتی ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ یہ بات تو ظاہر تھی کہ اِس خاص موقع پر اپنے آپ کو لوگون کا دل پسند بنانے کی غرض سے لیڈی کلیرسا نے پہلے ہی سے اِرادہ کر لیا تھا۔ لیکن افسوس ہی کہ انسان کے ارادے پورے نہین ہوتے۔ جون ہی اُس دائرے مین جسکی یہ دونون عالیجاہ امیرزادیان مرکز تھین ہر قسم کی لطافت اور نزاکت اور شیرینی اور خوبی سے گفتگو ہو رہی تھی۔ جون ہی یہ دونون نوجوان لیڈیان پاس پاس بیٹھی تھین اور نوجوان جنٹلمین انھین کے قریب ٹہل ٹہل کے اپنے شریف تمسخر اور نجیب استہزا سے جو ایسے موقعون پر کلام کا نمک

اور بات چیت کا جوہر ہی آپسمین چھٹتے اور مذاق کی باتین کر رہے تھے۔ اور تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہوگا کہ اِس خاص وقت پر نوجوان شکیل وجمیل ورامیر ارل آف ماسٹنڈیل اِس دائرہ کی طرف ٹہلتا ہوا خرامان خرامان آنکلا۔

چونکہ ارل آف ماسٹنڈیل کا اب تک نکاح نہین ہوا تھا اور بڑا بھاری مالدار اور روپیہ والا تھا۔ اپالو کی طرح چہرہ حسن کیاست اور فہم وفراست سے حسین۔ خفیہ اور علانیہ طور پر چال چلن بے داغ۔ ایسے معزز اور فیاض خیالات سے بہرہ یاب جنکو امتحانون اور ترغیبون نے بھی کسی قسم کا نقصان نہین پہونچایا تھا اسلیے اب اسوقت پُرشوق عورتین جنکے اولاد ہوچکی تھی اور اماں اماں پکاری جاتی تھین اپنے مکر وفریب کا پھندا اُسکی طرف ڈالتی تھین اور ناتجربہ کار نوجوان لیڈیان اپنی دلی آرزوؤن اور تمناؤن کو ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون مین بھر کے اُس تک رسائی پیدا کرتی تھین۔ پس ایسے شخص کا کسی عورت کیطرف مخاطب ہونا اُس سے اختلاط پیدا کرنا خلا ملا بڑھانا اُن سب عورتون کے حسد اور نفرت اور رشک و عداوت کا باعث ہوتا جنپر وہ متوجہ نہ ہوتا اور جو اپنا سا منھ لے کے کھسیانی ہوکے الگ بیٹھ جاتین۔ چنانچہ اِس موقع پر یہی بات ہوئی کہ جب وہ ارل آسان تغافل شعاری سے ایک کرسی پر جو خوبصورت لیڈی میری ملکومسٹ کے برابر خالی تھی جلوس فرما ہوا اور صرف اُسی سے مخاطب ہوکے اپنی عشق ومحبت کی باتون مین قند گھولنے لگا اُسوقت لیڈی کلیرسا کی تمام بناوٹ کی خوش خلقی اور زبردستی سے اختیار کی ہوئی ملنساری ایک دم کافور ہوگئی۔ اور یہ اُنکا اتحاد و وداد اسکو زہر سا معلوم ہونے لگا۔ ہرچند اُسنے زور مارا کہ اپنی خاطر جمعی اور جمعیت باطنی پر قادر رہو۔ ہرچند اُسنے کوشش کی کہ کوئی آثار حزن وملال اُسکے چہرے سے ظاہر نہ ہونے پائین اور وہ ویسی ہی خوش وخرم معلوم ہو جیسی پہلے تھی مگر سب کوششین بیکار رہتین اور سب زور اور طاقتین بے سود ہوگئین ممکن ہی نہ تھا کہ رنج واندوہ کی تیرگی اُسکے چہرے سے جاتی رہتی۔ ممکن ہی نہ تھا

کہ غیظ و غضب کی علامات اُسکے خط و خ[illegible] سے منتشر ہو جائین۔ ممکن ہی نہ تھا کہ جو بجلیان
وہ اپنی نفیس آنکھون سے لحظہ بہ لحظہ خلیق اور شاداں و فرحان اور دلفریب بہن پر
جو اسکے اس مہلک حسد و رشک سے بالکل ناواقف تھی گراتی تھی اُنمین کچھ تو کمی کرتی۔

اِس عرصے مین ڈیوک کا بیٹا اور وارث نوجوان و نفیس مزاج مارکوئس آف آرڈن
اِس تابناکی سے روشن کمرون مین اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ٹہل رہا تھا کبھی تھوڑی
دیر کے لیے اُن مہمانون کے پاس جنسے وہ بخوبی شناسا تھا اور جو اسکے یار غار تھے دو چار
باتین کرنے کو ٹھہر جاتا تھا۔ اور کبھی اور لوگون کی طرف جنسے عہدان واقفیت نہ تھی بلکہ
سلام جھک جاتا تھا۔ اور کبھی کبھی کیا بلکہ بار بار۔ کچھ دیر کے لیے کسی اور مجمع کے پاس
جسمین نوجوان و نورس نوخیز لڑکیان ہوتی تھین کھڑا ہو جاتا اور اُنسے بات چیت کرتا
اور جب چند منٹ تک اُسکی سیاہ سیاہ آنکھین بڑے ذوق و شوق اور فریفتگی سے اُنکے
حسن و جمال کی دُھن مین اُنسے دو چار ہوتین اور اُنکی آنکھین بھی اپنے پر اثر اشتیاق اور
جادو نگہی سے اپنا عکس اُسکی آنکھون مین ڈالتین اُسوقت اُسکے سُرخ سُرخ لب ایک دوسرے
جُدا ہوتے اور خندۂ دندان نمائی کیفیت ظاہر کرتے۔

اِسی وقت عرض بیگی عظیم الشان دالانون مین مسٹر لیوئن ہیم کو لایا اور فی الفور ڈیوک
اور ڈچز نے بکمال اشتیاق و اشتیاق جسکا برتاؤ صرف قدیم اور صادق دوستون سے ہوتا ہے
اُنسے مصافحہ کیا اور خیر مقدم کہہ کے پاس بٹھا لیا۔

مسٹر لیوئن ہیم کا لباس انتہا کے دہم ناک تکلف اور نہایت شکی لطافت کا تھا مگر
بالکل سادہ اور اِسمین فخر یا شیخی کی بناوٹ بالکل پائی نہین جاتی تھی۔ اُسکے چہرے اور وضع
کی طرف دیکھتے ہی ہر شخص کہہ سکتا تھا کہ وہ بڑا مہذب اور بخوبی تعلیم یافتہ روشن دماغ اور فراخ
حوصلہ شریف آدمی ہی۔ اور حالانکہ طبقۂ اُمرا کے ناچیز خطابون اور القابون مین سے جنکی
بڑے بڑے درجے کے اُمرا بہت قدر و منزلت کرتے ہین مگر انصافاً اگر پوچھا جاے تو

عوام الناس کا گروہ انکو ناپسند ہی کرتا ہو۔ اور حقیر ہی سمجھتا رہا ہی اسکو کوئی خطاب نہین تھا حالانکہ بھڑکیلے کم قیمت تمغون اور آرایش و زیبایش کے زیورون سے جنکا اسکے نام کے پیچھے ایک پچھلگا رہتا اسکو ایک بھی حاصل نہ تھا اور رعایا مین سے صرف وہ ایک سادہ آدمی تھا تاہم جتنے اونچے درجے کے امیر اسوقت اس عظیم الشان مجمع مین موجود تھے اُسکے ساتھ ادب اور دوستانہ گرمجوشی اور گرمی اخلاق ہمسری سے صاحب سلامت کرتے تھے۔

ناچ شروع ہوا۔ اور پہلے کوآڈرل یعنی گروہ مین جسمین آٹھ جوڑ ہوتے ہین اور ہر جوڑ مین ایک ایک عورت اور ایک ایک مرد ہوتا ہو ارل آف ناسٹنڈیل لیڈی میری کا شریک ہوا اور اسکی بڑی بہن لیڈی کلیرسا ایک رسم و رواج سے خارج کیے ہوے بانکے کو جنسے ساٹھ سردیون کے موسم اپنے سر سے گذارے تھے لیکن جو خوشی سے دنیا کو خاطر نشین کرتا تھا کہ وہ ابھی چالیس ہی برس کا جوان ہی اپنا ہاتھ دینے کے لیے مجبور ہوئی اس امر سے کہ اسکو ایک ایسے پرانے فیشن بر طریق پھیلے اور ایسیلے بین کے نمونے اپنے ساتھ نابنے کے لیے ناچ کے شروع ہی مین انتخاب کیا ہو لیڈی کلیرسا کا رنج اپنی انتہا کو پہونچ گیا۔ اور اگر جلتی بلتی ہوئی نگاہ کو ہلاک کر ڈالنے کی طاقت حاصل ہوتی تو وہ معاندانہ اور کینہ توزی کی نگاہین جنکو وہ اپنی بہن پر ڈالتی تھی اس نفیس مزاج اور خلیق نوجوان لیڈی کو اسی منقش فرش پر جسپر اسکے نازک نازک اور چھوٹے چھوٹے پانون خوش ادائی اور سبکی سے ناچ مین متحرک ہوتے تھے مردہ بنا کے گرا دیتین۔

آٹھوان باب

(کنسرویٹری)

جسوقت پہلے جوڑنے رقص شروع کیا تھا ڈیوک آف بلمانٹ اپنی بی بی کو چھوڑ کے امرالورڈ سا کے ایک حلقہ مین جو اونون کے معاملات پولیٹکل کے بعض امور پر

بحث اور رائے زنی کرتے تھے شامل ہوا۔ اور ڈچز اپنے شوہر کا بازو چھوڑ کے تکان رفع کرنے کو جو مہمانون کے استقبال سے ہوا تھا چند منٹ کے لیے ایک صوفا پر بیٹھگئی اور اسکے بعد ہی فوراً مسٹر لیوین ہیم اُس سے ملا جس طور سے اُسنے حرکت کی اور جس انداز سے وہ اسکی طرف دیکھ کے مسکرایا اس امر کی اسنداد کو کافی طور پر ظاہر کرتا تھا کہ وہ ایک کرسی لے کے اسکے قریب بیٹھ جاتا۔ اِدھر اُدھر کی بات چیت کے بعد مسٹر لیوین ہیم نے ناچ کے جوڑی کی طرف دیکھ کے اور خاص اُس جوڑی کی طرف اشارہ کرکے جس سے اسکا مدعا تھا یہ بات کہی۔

مسٹر لیوین ہیم "مین دیکھتا ہون کہ ماسٹنڈیل کی لیڈی میری کی طرف بیڈ صب نگاہین پڑتی ہین"۔

ڈچز۔ اور ان نگاہون کے بارے مین۔ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ کی کیا پیشین گوئی ہو۔"

یہ کہتے ہوے ڈچز کے لبون پر پھر پیاری پیاری مسکراہٹ آئی۔ اور اسطور پر تبسم ہوکے۔ مخصوص ایسے موقع پر۔ وہ ایسے ہی شخص سے بات کرسکتی تھی جسکو اس خاندان عالیشان مین دوستی کا درجہ حاصل تھا۔

مسٹر لیوین ہیم "جو نتیجہ مین اُن نگاہون اور توجہات کی علامتون سے جو لارڈ ماسٹنڈیل آپکی چھوٹی سوتیلی بیٹی کی طرف ظاہر کر رہے ہین استخراج کرتا اُس سے آپ خوب بخوبی واقف ہین"

یہ الفاظ ایسی آواز سے کہے گئے جو اون تقطیع سے درست تھے اور موقع موقع پر جہان مناسب تھا اُنپر زور بھی ڈالا گیا تھا۔ اسکے بعد یکایک اُسنے آہستہ سے بطور سرگوشی کہا۔

"اگر یہ قرابت بزرگ اور یگانگت شرف بروے کار آئی تو بے شائبہ نیچے

تقریب نہایت ہی خوش نصیب ہوگی۔

ڈیجز۔ تو پھر آپ کو یہ یقین ہے کہ نواب نامدار میرے شوہر عالی وقار کے یہ معاملات انکی والدہ کی اس دولتمند قرابت کی وجہ سے اپنے حال کے بے درد الجھیڑے سے نجات پا جائینگے۔

ڈیجز نے بھی یہ کلمات آہستہ ہی آہستہ کہے اور یکایک درد و کلفت اور نہایت دلی اذیت کے آثار اسکے چہرے پر اسطور سے پلٹ گئے جیسے دھوپ سے چمکتی ہوئی سمندر کی سطح پر چلتے یا ٹھہرے ہوئے بادلوں کے سایہ سے تیرہ و تار ہو جاتی ہے۔

مسٹر لیوین ہیم۔ (جلدی سے) ایسے معاملات پر بحث کرنے کا نہ تو یہ موقع ہے اور نہ مقام ہے۔ اور مجھ سے بڑی غلطی ہوئی کہ ایسی بات میرے منہ سے نکلگئی جس سے اسطرح پر گفتگو کا ناخوش آیند طرز پر پلٹا کھانا ممکن تھا۔"

ڈیجز نے جلدی سے چارون طرف دیکھ کے اپنا اطمینان کر لیا کہ مہمانون مین سے کوئی اسقدر قریب نہین ہے کہ جو کچھ وہ اب کہنے کو تھی اسکو سن پائے اور پھر کہا۔

ڈیجز۔" آہ میرے پیارے شفیق۔ مین بخوبی جانتی ہون کہ آپ نے جو یہ بات کہی وہ صرف بہ اتباع اس مہربانی اور فیاضی کے خیال کے کہی جو آپ کو ہم لوگون کی نسبت ہمیشہ رہتا ہے۔"

مسٹر لیوین ہیم۔" خاص تمھارے بارے مین اے اگسٹا۔

ان الفاظ کے کہتے ہوئے جیسی کہ اسکی آواز حد سے زیادہ دھیمی ہوگئی تھی ویسی ہی اسکی نگاہ جو اسنے ڈیجز کے چہرے کی طرف ڈالی اور جو ڈیجز کی ناگفتنی جوشش دل کی بھبکتی ہوئی نگاہ سے ملی۔ غم اور ہمدردی اور محبت کے ایک خاص قسم کے معنون سے بھری ہوئی تھی۔

" آؤ اپنا ہاتھ مجھے دو۔"

یہ کہکے یکایک وہ صوفا پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور کہا۔

"اور چلو چند منٹ کے لیے کنسرویٹری مین چلین"

چنانچہ ڈچز نے مسٹر لیوئین ہیم کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور نہایت نفاست اور خوبی سے آراستہ و پیراستہ کمرون اور ایوانون مین گذرتے ہوے یہ دونون گرم مکان مین جو سرے پر ان سب کمرون اور ایوان سے ملا ہوا واقع تھا پہونچے۔ یہ وسیع کنسرویٹری نایاب پودون کے مجموعون اور ممالک غیر کے پھلدار درختون خاصکر سنگترہ و انجیر و نارنج اور زیتون سے معمور تھی۔ شیشے کی دیوارون اور شیشے کی چھت پر اندر سے انگور کی گنجان بیلین چڑھائی گئی تھین اور انمین بڑے بڑے عمدہ عمدہ سفید اور حبشی انگورون کے خوشے لٹکتے تھے اور ایک بڑے کاٹ کے ڈھانچے مین ایک طرف کو کنارے پر بہت بڑے بڑے اُناناس درختون مین پھلے ہوے اپنی نہایت شیرین اور خوش ذائقہ بالیدگی دکھا رہے تھے۔ چاند کے لمپون کی روشنی مین جو چھت کے ترچھے شہتیرون سے جسپر شیشے کی چھت کا ڈھانچہ رکھا ہوا تھا آویزان تھے اپنے زمردین پتون کے سبزے مین میوہ جات بڑے بڑے آبدار جواہرات کی طرح چمک رہے تھے۔ اور وہ مقام اس درجہ تک گرم رکھا گیا تھا کہ ان درختون کو اپنی دیسی گرمی وہان محسوس ہوتی تھی۔

اس کنسرویٹری کے اگلے حصہ مین ایک دروازہ ہے وہ بھی بالکل شیشے کا ہے دروازہ کے آگے سنگی سیڑھیان ہین جنسے اُتر کے پائین باغ مین جانے کی راہ ہے۔ یہ چھوٹا سا باغ اس قصر کے عقب مین واقع ہے۔ اسلیے اندر آنے یا باہر جانے والے کو سب کمرون سے پھر کر کھاتے ہوے جانا نہین پڑتا ہے اسی گرم مکان مین سے سیدھا راستہ ہے اور یہ سب کمرے بھی صرف بڑی بڑی تقریبون مین جیسی یہ تقریب ہے جسکا ہم بیان کر رہے ہین کھولے جاتے ہین۔ کنسرویٹری کے شیشے کے دروازے کے قریب ایک سیڑھی لگی تھی۔ اور اسپر اسی کنسرویٹری کے میوہ جات کی پیداوار رکھی تھی۔ ایک بڑا بھاری اُناناس۔ انگور کے کئی ایک خوشے اور ایک ڈھیری انجیرون کی۔ یہ سب میوے بلوری تشتریون مین چنے

ہوے تھے اور میوہ تراشنے کی چند نقرئی چھریاں بھی رکھی تھیں تاکہ یہان رقص سے جسکا
جی چاہے وہ یہان آکے ایک آدھ قاش طلائی اننناس کی اِن چھریون سے کاٹ
کے کھائے۔

اِن جملہ حالات کو ناظرین ہوشیاری سے یاد رکھین حالانکہ بعض حالات اِسوقت
بادی النظر مین بیکار اور خفیف منصور ہونگے لیکن اس تفصیل مین سے جو ابھی ابھی حوالۂ قلم
ہوئی ہے ایک بات بھی ایسی نہین ہے جو اُن واقعات سے جو عرصۂ قلیل مین بمنصۂ ظہور آنیوالے
ہین غیر متعلق ثابت ہو۔

پس اِس کنسرویٹری کے اندر ڈیوک آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم داخل ہوے
اور اتفاق سے سواے اِن دونون کے اور کوئی شخص اسوقت وہان موجود نہ تھا۔

یہان پہونچ کے اُس شریف آدمی نے اپنے تذکرے کا سلسلہ جسپر گفتگو نے پلٹا
کھایا تھا اِس طور پر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم "ہان۔ میری پیاری آگسٹا۔ یہ بات خاص تمھاری ہی ذات کے واسطے
ہوئی ہے کہ جہان تک بھ سے ہوسکا اور میرے امکان مین تھا مین ہمیشہ سے اس گھر کی
مصیبت اور گھٹی ہوئی دولت کے وقت کا ساتھی رہا ہون اور رسکی پتی پانی کرتا ہون یہ
اُسی ڈیوک کے گھر کی جسکا اُس بدنصیب نکاح نے تمکو ایک رُکن رکین بنایا ہے۔ کچھ خیال کرو
اے پیاری دوست۔ ہرگز ہرگز ایک لحظہ بھر بھی نہ خیال کرو۔"

آخری فقرات کے بولتے ہوے مسٹر لیوین ہیم کی آواز اور خوش آہنگی بڑے
موثر لہجے اور الفاظ پر زور ڈالنے کی وجہ سے کانپنے لگی۔

"کچھ نہ خیال کرو۔ مین کہتا ہون۔ کہ جو کچھ مین نے کیا ہے وہ تمھارے شوہر کی کسی
دوستی یا ہمدردی کی وجہ سے کیا ہے۔"

اِس سے زیادہ مسٹر لیوین ہیم کہنے نہ پایا تھا کہ ڈچز سر سے پاؤن تک کانپنے لگی

اور خوف مین آکے اُسنے اپنے چارون طرف جلدی سے دیکھا۔ اُسوقت وہ اپنے تمام جسم کا بوجھ اپنے ساتھی کے بازو پر ڈالے ہوے تھی اور اسکو اُسکے سینے کی دھڑک جو اُسکے بدن سے بھڑا ہوا تھا بخوبی محسوس ہوتی تھی کہ اُسنے آہستہ سے کہا۔

ڈچز۔ "آہ۔ چپ۔ چپ رہو۔ ایسا نہ ہو کوئی ہماری باتین سُن پاے۔ جولیس ایسا نہ ہو کوئی یہ باتین سُن لے۔ اور یاد رکھو۔ ہاے یاد رکھو۔" (بجز الحاح سے) "آج ہمنے وہ باتین کی ہین جنسے ہمنے پھر اپنے تئین اُنھین ضعیف البنیاد اور حماقت کے خیالات مین ڈالا ہی۔ یہ ایک بیہودہ اور بیکار فریفتگی کا طریقہ ہی۔ یہ ایک غیر مؤثر اور ترسنے اور للچانے کی تنگ حوصلہ باتین ہین۔ یہ ایسی ہین کہ سالہا سال گذر گئے اور ہمنے کبھی باہمدگر انکا اظہار اور اُنکو اختیار نہین کیا۔ بہتر یہی ہی۔ ہاے بہتر یہی ہی کہ ہم تم دوست بنے رہین۔ مرد اور عورت مسٹر لیوئین ہیم۔" اور بھول جائین کہ ہم تم کبھی عاشق و معشوق تھے۔"

یہ کلمات مسٹر لیوئین ہیم نے نہایت ہی آہستگی سے جسمین ملائمت آمیز ملامت پائی جاتی تھی اس طور پر کہے جیسے موسم خزان مین رات کے وقت کسی بڑے جنگل مین ہوا نالان و گریان آہ کنان چلتی ہی۔

ڈچز۔ (یکایک چونک کے اور دہشت ناک طریقہ جوش کا ظاہر کرکے) "نہین نہین ہرگز نہین۔ مین ہرگز نہین بھول سکتی۔ مگر بہتر ہونا کہ ہمارے زمانہ شباب کے عشق و محبت کی یاد آوریان ہماری تمھاری اُرواح مین اُن خزانون اور دفینون کے مانند دبا دیجائین جنکو ایسے مقام پر جہان کسی کو شبہہ بھی نہین ہوتا طمع گاڑ دیتی ہی۔ ہم جانتے ہین کہ جہان ہمارا خزانہ موجود ہو اور یہی چاہیے۔ اور اُس اطمینان کے لیے جو اُسکے قبضہ مین رکھنے سے حاصل ہوتا ہی بس اسی قدر علم کافی و بس ہی باقی ہوس۔ میری عزت و حرمت بحیثیت ایک عورت کے۔ میری شرط خدمت اور میرا فرض بحیثیت زوجہ کے۔ میرا تکبر و غرور بحیثیت ایک اعلیٰ درجہ کی خاتون کے۔ یہ سب اس امر کے مقتضی ہین کہ دل کی پیدری سی

پیاری اور اچھی سے اچھی محبتین اُنکے مقابل مین ہیچ سمجھی جائین اور نیست و نابود کر دیجائین ہے
مسٹر لیوین ہیم "میری یہ نیت نہین ہے۔ اگسٹا۔ کہ مین تمکو تمھاری خدمات اور تمھارے
فرایض سے باز رکھنے کا اقدام کرون۔ اور نہ یہ نیت ہے کہ تمکو اُس درجہ کو پہونچاؤن جس سے
تمھارا تکبر اور غرور مبدّل بہ خجالت و فضیحت و رسوائی و خفت ہو جائے۔ اور نہ یہ نیت ہے
کہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب کرون جس سے اُس تاج کی چمک مین جسکو نکاح نے تمثیلاً یا
مجازاً تمھارے سر پر رکھا ہے دھبہ لاحق آجائے"

جیسے ہی مسٹر لیوین ہیم نے یہ الفاظ اپنی زبان سے سچائی اور سنجیدگی اور پاک دلسوزی
کی آواز سے نکالے اور مناسب مناسب موقع پر انپر زور دیا۔ اُسکے خط و خال جو قدرتی
متین اور بے عیب اور درست تھے عالی دماغی کی قوت اور عالی ہمتی کے اصولون اور
ممتاز خیالات سے چمکنے لگے کہ اُسنے طرز گفتار کو بدلا اور آواز کو زیادہ ملائم کر کے اسطور پر
اپنی گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

"تاہم قبل اسکے کہ ہم اِس مضمون سے بالکل قطع نظر کرین۔ اور شاید ہمیشہ کے لیے
اور قبل اسکے کہ مین اُن یادآوریون کا جنکی طرف تمنے اِس حسن و صفا اور رقت انگیزی سے
اشارہ کیا ہے بذریعہ الفاظ اعادہ کرنے کا اپنے صدق دل اور پاک بازی سے حلف کرون
اے اگسٹا مین تمسے التجا اور استدعا کرتا ہون کہ تم مجھکو اِس بات کے یقین دلانے مین عارضی
مسرت حاصل کرنے کی اجازت دو کہ مین نے ابتک نکاح نہین کیا ہے اور یہ امر صرف اِس
غرض سے ہوا ہے کہ مجھکو اُن عہد و پیمانون اور سوگندون اور قسمون سے جنکو مین نے اپنی
ابتدائی اور زیادہ خوشی کے زمانے مین اپنا ضامن تمھین دیا تھا منحرف نہ ہونا پڑے۔ اور
اگر میری اِس محبت کی لازوال ریاضت کا ثبوت جو کبھی میری امید کبھی میری خوشی اور کبھی
میری مسرت کا صحیح صحیح طلسم تھا۔ اگر کسی اور زیادہ ثبوت کی۔ مین کہتا ہون ضرورت ہو تو
تمکو اِس حال کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مین نے ایک بہت بڑا حصہ اپنے شاہزادہ کے سے

سرمایہ کا جسکو مین کبھی اپنا کہتا تھا۔ اِس تمھارے بڑے نوابی گھر کے معاملات کی درستی اور مرد کے لیے نہایت آزادی کشادہ پیشانی خوشی اور شوق سے نذر کیا ہی اگر مین ایسا نہ کرتا تو یہ گھر اڑ اڑا کے گر پڑتا اور اُسکے کھنڈر مین تم دب کے رہ جاتین۔ اگرچہ اب ایک زمانہ دراز میرے دِل پر گذر گیا ہی لیکن پھر بھی اگر اُسکے نہایت اندرونی گوشے کو چیر کے دیکھا جائے تو وہ اُس قبر سے باہر نکلے ہوے شہر کے مشابہ ہوگا جو کوہ آتش فشان وسیوویس کے پگھلے ہوے پتھرون وکنکرون کے ساتھ مِل کر بہتا ہی۔ مگر اُسکا جوہر ویسا ہی تابناک ہی اور اُسکا گوہر ویسا ہی روشن اور پاک۔ ذرا بھی اِسمین دھندلائن نہین آیا ہی۔ ذرہ بھی اُسکی رنگت نہین اُڑی ہی۔ سب کا سب پورے کا پورا ویسا ہی ہی جیسا اُسروز تھا جب جلتے جلتے پگھلے ہوے کنکرون اور پتھرون کا سیلاب اُسپر زور وشور سے آیا تھا جسنے ہر چیز کا دم تو گھونٹ دیا تھا مگر کسی چیز کو جلایا نہین تھا۔ اور اب چونکہ مین اِن سب باتونکا تکو۔ اِ کِسٹا۔ یقین دلا چکا ہون تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ میرے دِل سے ایک بوجھ اُتر گیا ہی۔ یہ ایسا بھاری بوجھ تھا جسکے نیچے مدت سے میرا دِل دبا جاتا تھا اور سُبکدوشی چاہتا تھا۔ اور اب اِس بات کا پھر کبھی ہم تم تذکرہ نہ کرینگے۔ اِس مضمون سے اب ہمیشہ کے لیے رخصت ہی۔"

ڈیچرز" ہاے ہاے۔ کسواسطے۔ کِسواسطے ہمنے اِسکا ذکر ہی کیا تھا۔"

سرد آہون کے ساتھ یہ الفاظ ڈیچرز کے مُنھ سے نکلے اور بڑے بڑے اور موٹے موٹے آنسو آنکھون سے جلد جلد جاری ہونے لگے۔ وہ اپنے ساتھی کے بازو پر سہارا لگائے رہی۔ نہین نہین بلکہ اُسکے بازو سے اٹکی رہی اور اُسکے رونق دار جسم کی نرمی اور لچک جو اسکو دبائے ہوے تھا اُسکو بخوبی محسوس ہوتی تھی اور لمپون کی گھلی ہوئی روشنی کی چمک اُسکے زرد رخسارون اور اُسکے ڈھلے ہوے خط وخال پر پڑتی تھی۔

لیوین ہیم" ضبط کرو۔ اگسٹا۔ خدا کے لیے ضبط کرو۔"

یہ کہکے جولیس لیوین ہیم اُس جوش کو دیکھ کے جو اُسکی تقریر سے پیدا

کیا تھا بہت گھبرا گیا۔

ڈچز "یا میرے خدا کسلیے مین نے اپنے دیدا اور رفقا کی صلاح قبول کی تھی کسلیے مین نے اپنے باپ کا حکم نا مانا تھا کسلیے مین نے اپنی مان کی۔ سنتون کا خیال کیا تھا" جون ہی پچھلی باتون کی یاد کی لہرین اس لیڈی کے پریشان دماغ مین اونچی اونچی اٹھتی گئین جو اب تک رو رہی تھی اور نزع کی سی حالت مین تھی اسنے آہستہ آہستہ یہ کلمات زبان سے نکالے اور پھر کلمات ذیل مستزاد کیے۔

"ہاے ہاے اس روز جس دن مجھے نکاح کے لیے گرجا گھر لے گئے تھے کسواسطے مین تیرے پاس بھاگ نہ آئی"

مسٹر لیبوین ہیم "اس واسطے کہ مین غریب تھا۔ بے یار و مددگار تھا۔ کوئی مجھے جانتا نہ تھا"

یہ جواب دیتے ہوے اسکی آواز مین یکایک تلخکامی کا لہجہ آگیا تھا۔ پھر اسنے کہا۔ "اور تم خاندان کی ضروریات اور احتیاجات کی بدولت قربان کی گئی تھین"

ڈچز ایسے ناگہانی اور غیر ممکن الزحمت جذبون مین سے ایک جذبہ سے مغلوب ہوکر جسکا ایسے موقع پر رد کرنا نوع انسانی کی تاب و طاقت سے باہر ہوا اور جسپر ہر ایک کی سرنوشت آیندہ ایک نئی شکل کی ہو جاتی ہو ڈچز نے اپنی گوری گوری گول گول بانہین کلائیان جولیس لیبوین ہیم کی گردن مین ڈال دین اور آہستہ آہستہ اس طور پر اس سے گویا ہوئی۔

ڈچز "ہاے یہ طعن و تشنیع کی باتین جانے دو۔ جولیس۔ یہ طعن و تشنیع کی باتین اب نہ کرو"

مسٹر لیبوین ہیم "نہین اور تمکو طعنہ دون۔ نہین۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین" یہ کہکے وہ بے قابو ہو گیا اور یہان تک اسکے خیالات نے مطلق العنانی اختیار کی

کہ شتاب زدگی مین زار و قطار روتے ہوے لیڈی کو اُسنے اپنے گلے سے لگا لیا اور اُسکی بیداغ اور بے عیب پیشانی چوم لی۔

منٹ بھر تک یہ دونون اِسی عالم مین رہے اِنکو کچھ سُدھ بُدھ نہ تھی کہ مسرت کا بھرا ہوا اور زندہ کرنے والا تماشا اِسقدر قریب ہو رہا ہو۔ اُس باجے کی آواز جو اپنی بھرپور مقدار موسیقی کمال کے زور و شور سے روشنی سے جگمگاتے ہوے ایوانون مین اُنڈیلتا تھا اُنکے کان تک نہین پہونچتی تھی ایسے وہ بہرے بنگئے تھے۔ اِنکو اِسکا بھی ذرا خیال نہین تھا کہ مہمانون کی اِسقدر بھیڑ بھاڑ مین سے شاید کوئی مہمان اُٹھلاتا ہوا کنسرویٹری مین چلا آئے ایسے وہ غافل اور مست و لایعقل ہو گئے تھے۔ ہان ہم کہتے ہین۔ کہ ایک منٹ کے قریب تک دُچیز اور اُسکے ساتھی نے اپنے اپنے جسم کو اُس سب چیزون کے جذب کرنیوالی اور خوشگوار دلچسپی کے حوالے کیا تھا یعنی اُنھون نے اپنے تن بدن کو گرم گرم معانقہ کی عمیق اور خارج از بیان خوشی کے سپرد کر دیا تھا۔

دفعتہً اِس امیرزادی نے اپنے جسم کو جولیس لیوین ہیم کی باہون سے علٰحدہ کر لیا اور اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھون سے جو اُسی جوش مین چمک رہی تھین جسنے گرما گرم شرم کو اُسکے رخسارون پر پھیلا دیا تھا اُسکی طرف دیکھا۔ وہ نگاہ جو حیا اور شرم سے پُر تھی۔ جو درد اور مایوسی سے ملبب تھی۔ ایسی ہی ہم سمجھتے ہین کہ ہوگی جو حوا نے آدم کے اوپر اُسوقت ڈالی تھی جب ممنوع میوے کی ذائقہ چشی کے نتائج باغ عدن مین جناب باری کے حکم سے اُنکے روبرو اور دو بدو ظاہر کیے گئے تھے۔

"مسٹر لیوین ہیم مین سمجھ گیا ہون۔ اگسٹا۔ جو تم کہو گی"

یہ کہتے ہوے جولیس لیوین ہیم کے چہرے پر نہایت درد اور شدت کی اذیت کے آثار پیدا تھے اور بیقراری اور اضطراب سے اُسکا تمام جسم کانپ رہا تھا اُسنے اپنا فقرہ اِس طور پر تمام کیا۔

"مجھے معلوم ہی اور محسوس بھی ہوتی ہی وہ تمام فصاحت اُس آرزومند اور فریادی اور مایوس نگاہ کی جو تمنے مجھپر ڈالی ہی"

ڈیجز "تب تو الفاظ کے ذریعہ سے مجھے تمسے کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہین معلوم ہوتی کیون جولیس"

یہ کلمات ڈیجز نے ایسی دھیمی اور نرم آواز سے کہے کہ وہ ایک غیر تحقیق نوائے خوش اور الحان غریب کے مانند جو کانپتی کانپتی دھیمی ہوا پر تیرتی ہو سُنائی دیے اور پھر اُسنے انھین کلمات کا اعادہ کسی قدر الفاظ کے اضافہ سے اس طرح پر کیا۔

"تب تو الفاظ کے ذریعے سے مجھے تمسے پوچھنے کی ضرورت ہی نہین ہی کہ اب ہم دونون کو کیا تدبیر کرنی چاہیے۔"

مسٹر بیوین ہیم "کیا تمھاری یہ مراد ہی۔ اگر ہمنے۔ کہ اس ہماری ضعیف العقلی اور حماقت نے اُن تمام سرحدون اور رکاوٹون کو جو ہمنے بمقابلہ تلاطم امواج اپنے ارادون کے سخت اور مغرور دشمنان اور فرائض کے بموجب قائم کیا تھا دفعتاً مٹا ڈالا ہی"

یہ کلمات اُسنے ڈیجز کی بڑی بڑی سیاہ اور فصیح آنکھون سے اپنی آنکھین لعوبر لاکے کہے

ڈیجز "میری بھی یہی مراد تھی اور تمنے جولیس۔ اِسکے سمجھنے مین غلطی نہین کی"

ان کلمات کے کہتے ہوے ڈیجز کی آواز ویسی ہی آہستہ اور ملال انگیز تھی جیسی پہلے تھی اور اُسی آواز سے یہ کہتی گئی۔

"اور اسلیے تمنے میری نگاہ کا صحیح صحیح مطالعہ کیا ہی۔ سالہاسال سے۔ اُس روز سے جس دن مین اُسکی دلھن بنی تھی جس طور پر بہا جد وجہد کرکے مین اپنے فرائض کی پابندی مین بحیثیت زوجہ اور اپنی نیک نامی کے قائم رکھنے مین بحیثیت عورت کے وفادار بنی رہی ہون اور اگرچہ ہمارے تمھارے عالم شباب کی محبت کی یاد غیر فانی خوشبو کی سحر کاری کی طرح میری جان سے لپٹی ہی رہتی تھی تاہم اُسی ثابت قدمی اور استقلال مین جنکے ذریعے سے مین نے

اُسکے اثر دن کو روکا مجھے ایک قسم کے دلی اطمینان اور تسکین کی کیفیت جو سالکانہ ترک کے درجے سے کسی قدر زیادہ بڑھی ہوئی تھی پائی گئی۔ فی الواقع اِس تسکین کا درجہ قناعت سے بڑھا ہوا تھا اور مسرت کے درجے کے قریب قریب تھا۔ لیکن آج شام کے واقعات سے اُس استقلال کا طلسم درہم و برہم ہو کر نیست و نابود ہو گیا ہے۔ اور ایک ہی لحظہ مین اُس ثابت قدمی کے سحر کا اثر جاتا رہا ہے۔ میری نوجوانی کی محبتین میرے سینے مین پھر بھڑک اُٹھی ہین۔ یہ شعلے اب کبھی کم تو ہونگے نہین بھلا اُنکا بجھنا تو ایک محال امر ہے۔ اور تم اے جولیئس اپنے روبرو ایک عورت کو دیکھتے ہو جو صرف دس ہی منٹ اگرچہ گذرے ہین کہ اپنی نیک نامی اور عزت کو خطرے مین ڈالنے کے خیال سے کانپ رہی تھی اور اپنی عزت اپنی حرمت اپنے متکبر منصب کی بربادی اور تباہی کے دھیان سے پسینا ہوئی جاتی تھی۔ مگر اب یہ سوچ رہی ہے کہ تمھارے بغیر اُسکا جینا محال ہے اور اب وہی عورت اُس محبت اور چاہ کی بدولت جو اُسکو تیری ہے ہر امر کے کر گذرنے کو مستعد اور تیار ہے"

مسٹر لیوین ہیم نے کہا۔ ہاے۔ اگنٹا۔ تم کیا چاہتی ہو جسکو مین کر دون"

اب اِس سوال کے وقت شدت جوش سے وہ بہت گھبرایا ہوا تھا کیونکہ وہ اپنے ناقابل بیان خیالات اور محسوسات کے بگولے مین اُچھال کے پھینکدیا گیا تھا اِدھر تو اُسکا تعشق جم اُسکو اِس چھلاوا عورت کے ساتھ تھا اپنی موجون پر ایکطرف اونچا اُٹھا کے لیجاتا تھا اور اُدھر اُسکے سفر زحول اپنے زبردست سیلاب کے ریلے کے ساتھ دوسری طرف اُسکو بہائے جاتے تھے۔

ڈچز" مین کیا چاہتی ہون جسکو تم کرو۔ جولیئس"

یہ ڈچز کا سوال ایسی آواز سے ہوا جسمین دل کا جوش و قلق اور اضطرار سب ایک ہی جگہ مجتمع ہوے جمع تھے اور اُس سے غیر متبدل اور ناقابل انفساخ بیباک ارادہ جھلکتا ہوا تھا ظاہر تھا کہ اُسنے صاف صاف کہ ڈالا۔

"یہان سے مجھے لے چل۔ اپنے ساتھ مجھے لے چل۔ چاہے وہان اور اِس وقت جسکو تم

تمکو صرف موت ہی ایک دوسرے سے جدا کر سکے گی "

یہ کہکے ایک مرتبہ اور وہ اسکے سینہ سے لپٹ گئی۔ خود اسکا اپنا سینہ بھی تو اندیشہ سے اُبھرتا تھا اور کبھی نیچے بیٹھا جاتا تھا مگر اسی حالت میں وہ اسکو گلے سے لگائے رہی۔

اور یہ سنکر یہ متناقض دل شخص ایک منٹ کے قریب تک اپنے متناقض خیالات کی اُدھیڑبن میں جو اسکو سزا دینے کے تشکیک کے عذاب و عقوبت میں گرفتار رکھکے اذیت دیتے تھے گھائل ہو رہا تھا۔ سب دل چیر کر رکھ دینے والی کوفتیں اور تکلیفیں جو وہ برداشت کر رہا تھا اسکے چہرے کی حرکات و سکنات سے صاف ظاہر ہوتی تھیں۔ مضبوط جکڑبن نے اسکی روح میں تشنج پیدا کر دیا تھا اور اسکے کل جسم کو نیچے سے اوپر اور اوپر سے نیچے تک ہلا ڈالا تھا۔

"نہیں نہیں ہمیشہ نہیں نہیں۔ یہ ہرگز نہ ہوگا"

یہ جواب دیا یا اسنے قریب قریب دیوانہ وار اضطراب سے وہ اس لپٹن کی گرفت سے علیحدہ ہو گیا۔ اور وہ بھی ایک ایسی آواز نکال کے جو پاگل ہوئی چیخ سے مشابہ تھی پیچھے کی طرف ہٹ گئی۔

"یہ ہرگز نہ ہوگا"

ان الفاظ کا اسنے ایک خوفناک جوش میں آکے اعادہ کیا اور اسکے بعد ایک میوہ تراشنے کی نقرئی چھری جو قریب ہی میز پر رکھی تھی اٹھالی اور ایک ایسی آواز سے جو لحظہ کے لحظہ میں ڈوبتے ڈوبتے آہستہ آہستہ کرسوئی ہو گئی تھی اپنے جواب کے سلسلہ میں قریب قریب زبان سے نکالے۔

"اور مجھ سے جو پوچھتی ہو تو پہلے اس گستاخ سینے میں یہ آلہ تیز سینے میں بھونکدیتا اور پھر اپنے تئیں بھی خون آلود زبان گاہ میں اپنی اور تیری محبت میں ذبح کر کے تجھ سے قربان کر تا بہ نسبت اسکے کہ دنیا کے دل دوز قصے سننے کے لیے اور اس ہوتا اور جامہ سے جسکو خوش کرنے اور زینت دینے کے لیے تو خلق کیگئی تھی خارج ہو جاتے لیے

مین تجکو زندہ دیکھنا نہین - ہرگز نہین - ہرگز نہین - تیری امن و عافیت کا غارتگر ہونے کو مین اپنی رضامندی ظاہر نہ کرونگا - تیری بربادی اور تباہی کا لانے والا مین نہ ہونگا"

ڈیجز "دیکھ تو انکار کرتا ہی - دیکھ تو انکار کرتا ہی"

یہ کلمات کہتے ہوے یہ کمبخت لیڈی اسکے پانوں پر گر پڑی اور اپنے جوڑے ہوے ہاتھ اسکی طرف پھیلا کے وہ اس طور پر گویا ہوئی -

"مار دے - جولیس مار دے - تیرے ہاتھون مرنا بہتر ہی اور اب جینا اور یہ سوچنا کہ جتنی تیری محبت تھی وہ سب بناوٹ کی تھی اور جس عشق اور پیار کو تو جتاتا تھا وہ سب جھوٹا اور فریب کا تھا اچھا نہین معلوم ہوتا -"

مسٹر لیوین ہیم "کمبخت عورت - تو مجھے بالکل مایوس کیے دیتی ہی - تو مجھے جنون چڑھاتی ہی - مین اپنے فعل کا اسوقت خود مختار نہین ہون"

ڈیجز "مار دے - مین کہتی ہون کہ مار دے"

اسوقت ڈیجز کا دماغ تلملا رہا تھا اور اسکے ہوش وہ اس اس سے رخصت ہوے جاتے تھے -

مسٹر لیوین ہیم "یا الٰہی"

جولیس لیوین ہیم کے منھ سے یہ ندائیہ کلمہ نکلا اور اسکو اسوقت معلوم ہوتا تھا کہ دوزخ کا عذاب اسکو جلد جلد لپٹا جاتا ہی اور ہر چہار طرف سے محصور کیے ہوے ہی -

+ + + +

پریرویون کا تھرکنا مہوشون کا لٹک چال چلنا نہایت مسرت اور تفریح کا اثر دل پر پیدا کرتا تھا اور بیچین کیے ڈالتا تھا۔ اور قصر بلمانٹ کے عظیم الشان ایوانون اور دالانون اور آراستہ اور سجے ہوے کمرون اور شہ نشینون مین بڑے جاہ و جلال اور شان دار باجے کی زور و شور سے آوازین گون رہی تھین اور سب آوازون پر غالب تھین۔ ڈیجز اور مسٹر لیچفن ہیم کی عدم موجودگی کا کسی نے خیال نہین کیا تھا اور انکی باتون کی آواز جو کنسرویٹری مین ہو رہی تھین اُس عالی مقدار باجے کی نوا ہاے دل کش مین دبی ہوئی تھی۔ خود ڈیوک بھی چند منٹ تک ایوانون مین موجود نہین تھا کیونکہ اُسوقت ایک خواص نے حاضر ہوکے اِسکو ایک رقعہ دیا تھا جسکے مضمون سے پایا جاتا ہوگا کہ وہان سے اور مقام پر جاکے اِسپر توجہ فوری مبذول کرے۔ لیڈی میری ابتک نوجوان وشکیل ارل آف ماسٹنڈیل سے اپنی راز و نیاز اور امید و آز کی باتون مین یہ اخلاق تمام و خاطر جمعی کلام مصروف تھی۔ لیڈی ولگیر سا اِسکی خواہر اکبر گنجینہ کھیلنے کے کمرے مین چند شاطر بیوہ مورتون مین جو گنجینہ خوب کھیلتی تھین ہونٹ لٹکاے منھ پھلاے اداس بیٹھی تھی اور مارکوئس آف آرڈن کی ایک جمیل و حسین عورت کے ساتھ منجملہ بہت کثرت سے پیارے پیارے صاحب دا اور صاحب جمال جوان بخت و جوان سال عورتون کے جنھون نے اپنی رونق افروزی اور قدم رنجگی سے قصر بلمانٹ کی رہبر و زینت بڑھائی تھی ہنسی مذاق اور چہچہا مین مشغول ہو رہا تھا۔

پس جاننا چاہیے کہ اس خوبی و خوش اسلوبی سے روشن اور جگمگاتے ہوے بجاے کمرون مین ہر ایک اپنے اپنے کھیل اپنے اپنے تماشے اور اپنے اپنے خیال بلکہ اپنے اپنے حال مین مست تھا کہ اسی اثنا مین باوجود باجون کی زوردار آوازون کے ایک دل دوز چیخ بڑے زور سے [illegible] کی طرح پہونچی۔

لمحہ ہی بھر مین بینڈ باجے کا بجنا موقوف ہوگیا اور لمحہ ہی بھر مین ایک ہولناک خاموشی ایوانون اور دالانون پر طاری ہوگئی - ہر رقّاص کے پانون پر گویا فالج گر گیا اور ہر رخسارہ ایسا زرد ہوگیا کہ گویا مُردنی چھائی ہو - ہر لب سوسنی بنگیا - اور کانپنے لگا اور ہر آنکھ جسمین ایک منٹ پہلے محبت اور اشتیاق اور خوشی اور مذاق کی گھلاوٹین تھین اب اُنمین دہشت سے دیکھنے کی دیکھنی ہی رہگئی -

اسکے بعد اکثر امرا اور شرفا کنسرویٹری کی طرف جہان سے وہ دِل دوز چیخ صریحاً جان کندنی کی حالت کی نکلی تھی ایک ہی ساتھ جھپٹے - لیڈیان بھی ایک دوسرے کو چمٹتی خوف سے سمٹی ہوئی گویا سب کو کسی عام خطرے نے دھمکایا تھا پیچھے پیچھے گئین - اور چشم زدن مین متعجب مہمان کثرت سے اُس گرم مکان مین گھس آئے -

جو کلمات استعجاب حیرت اور نفرت انگیز دہشت کے اُس شخص کے مُنہ سے نکلے جو سب سے آگے تھا اُسنے اُن لوگون کو جو پیچھے پیچھے تھے معلوم ہوا کہ کوئی سمّاک سانحہ بر روے کار آیا ہی - اور کوئی خوفناک حادثہ وقوع پذیر ہوا ہی - اُسوقت ناقابل بیان حیرانی اور پریشانی اضطراب اور سرگردانی کا ایک سمان سا بندھ گیا تھا -

کیونکہ دیکھو ڈچز آف بلمانٹ کنسرویٹری کے فرش پر اپنے خون مین لت پت لوٹ رہی ہی - اور خون آلود میوے کی چھری جس سے زخم لگایا گیا تھا مسٹر لیوین ہیم کے ہاتھ مین ہی اور قریب ہی کہ وہ شیشہ کے دروازے کے راستہ جو کھلا ہوا تھا فرار ہوجائے - لیکن جو سب سے آگے شریف تھا اُسنے بڑھکر اُسکو گرفتار کر لیا اور چاروطرف سے لعنت ملامت کی بوچھار اُسپر ہونے لگی - اور ڈچز کے قتل کا الزام اُسپر لگایا گیا -

نوان باب

(تین ملاقاتی - بلاے ناگہانی)

ہمنے باب ماسبق کے ختم پر بیان کیا تھا کہ جسوقت ڈچز آف بلمانٹ اور

مسٹر لیوئن ہیم گرم مکان مین باتین کر رہے تھے اُسوقت ڈیوک کو ایک خط دیا گیا تھا جسکو دیکھتے ہی وہ فوراً ایوان عالیشان سے چلا گیا تھا تاکہ اُس ضروری کام کی طرف جسکا اُسمین تذکرہ تھا فوراً متوجہ ہو۔ اب ہم زیادہ کھول کے لکھتے ہین کہ مسٹر لیوئن ہیم کے ہمراہی مین اُسکی زوجہ کے کنسٹرویٹری مین فوراً چلے جانے کے بعد ہی اُسکو یہ خط دیا گیا تھا اور جس خواص نے یہ خط پیش کیا تھا اُسنے آہستہ سے یہ بات بھی گوش گزار کر دی تھی کہ وہ کسی خاص اور ضروری معاملے کے بارے مین ہی چنانچہ جس مجمع اُمرا مین ڈیوک ہمکلام تھا اُس سے علیحدہ ہو گیا اور الگ جا کے اُسنے اِس رقعہ کو سرسری طور پر پڑھا اُسکے پڑھتے ہی اُسکے تمام بدن مین لرزہ محسوس ہوا اور اُسکے قدرتی زرد زرد رخسارے اِس طور پر پورے پورے سفید ہو گئے گویا ملک الموت نے اپنے برف سے سرد سرد ہاتھ اچانک اُنپر پھیر دیے تھے۔ لیکن فوراً اپنے حواس منتشر کو جمع کر کے وہ خواص کے پیچھے پیچھے جگمگاتے ہوے کمرون سے باہر نکلگیا۔

اُس مقام پر پہونچ کے جہان سواریان اُترتی تھین وہ یکایک منتظر خواص کی طرف پھرا اور کہنے لگا کہ۔

"وہ شخص کہان ہی جسنے یہ رقعہ بھیجا تھا"

جواب دیا "مین اُنکو کتب خانہ مین ٹھہرا آیا ہون"

ڈیوک نے "اُنکو ٹھہرا آیا ہی۔ کن کو"

یہ کلمہ اُسنے ایسی بے اعتنائی سے کہے جسکے ضبط کا اُسکو یارا نہ تھا اِسکے بعد سا تھوین ایک شرم سی اِسکو معلوم ہوئی کہ اُسنے اپنے غصہ کی جہالت ناحق نوکر پر نکالی اور پھر آہستہ سے پوچھا۔

ڈیوک "پیچھے کتنے آدمی منتظر ہین"

جواب "تین آدمی ہین۔ میرے لارڈ"

ڈیوک نے زیادہ سوال نہین کیے اور سیدھا کتب خانہ کو چلا گیا۔ اور یہ خواص بھی اپنے ہمجنس ملازمونسے جا ملا اور وہان جاکے اُسنے اپنے شکوک جو اِس موقع پر اُسکو ہوے تھے اُن لوگون کے روبرو ظاہر کیے۔

کتب خانہ کے اندر جاتے ہی ڈیوک نے دیکھا کہ تین شخص بے تکلفی اور آرام سے اس طور پر بیٹھے ہین کہ گویا وہ اُنھین کا خانۂ بے تکلف تھا۔ لیکن ڈیوک کو دیکھتے ہی فوراً تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ اور ایک سرسری نگاہ جو ڈیوک نے اِن تینون شخصون پر یکے بعد دیگرے ڈالی اُس سے اُسکے دِل مین بدمزگی اور نفرت کا خیال پیدا ہوا جو تھوڑے عرصہ تک اِسکے بشرے سے نمایان تھا۔ ایک شخص طویل القامت شکل صورت سے اچھا تھا اور چہرے اور خط و خال ہی سے پایا جاتا تھا کہ قوم کا یہودی ہے۔ اِسکی پوشاک بھی اچھی تھی اور ظاہر طور شریف معلوم ہوتا تھا اور اِسکے بشرے سے بعض بعض علامات صاف طینتی اور نیک خصلتی کی پائی جاتی تھین حالانکہ فصہ نویس علی العموم اُسکے ہم پیشہ آدمیون کو اِن صفات سے متصف نہین کرتے اور جو وہ اور آدمی تھے وہ یہودی نہین تھے اور جہانتک بشرے اور وضعداری سے فیافہ شناسی ممکن ہے اُس سے یہی پایا جاتا تھا کہ وہ اپنے مین کوئی ایسی چیز نہین دیکھتے تھے جسکے سبب سے وہ اپنے یہودی ہونے پر نازان ہوتے۔ کیونکہ اُنکے زشت و زبون چہرے اور بدنما مین اُس یہودی کی صاف دلی اور نیک نیتی کے آثار چہرے سے کسی طور پر مطابق نہ تھے۔ علاوہ اِسکے باوجودیکہ ظاہر تھا کہ اِس موقع کے لیے اُنھون نے اپنے اچھے سے اچھے کپڑے پہنے تھے اور کسی قدر سنگار دان پر بھی توجہ کی تھی تاہم اُنکے طرز و روش سے یاجی پن پایا جاتا تھا اور اِسلیے اُنکی اصلی حالت کے دریافت ہوجانے مین کسی طرح کی غلط فہمی کا احتمال نہین تھا۔

ڈیوک "شاید مسٹر سولوسن تمھین ہو"

ساتھ ہی اِن الفاظ کے ڈیوک نے اُس تنفر و اکراہ کو جو اِن لوگون کی حاضری سے پیدا ہوگیا تھا اُسکے پیدا ہوتے ہی اِس طور پر دبایا کہ ظاہر نہونے پائے اور جس شخص کیطرف

وہ اسوقت مخصوص مخاطب تھا اسکے ساتھ معمولی اخلاق اور فروتنی کے برتاؤ سے زیادہ برتاؤ کرنے کے لیے اپنی ذات کو مجبور کرکے زیادہ خوش خلقی کا طریقہ اختیار کیا۔

یہودی "یہی میرا نام ہے میرے لارڈ"

اسکی آواز اور بولنے کے طریقے سے مناسب طور پر حفظ مراتب و آداب کا خیال پایا جاتا تھا اور کسی طرح کی خوشامد اور چاپلوسی مترشح نہیں تھی۔ اُسنے پھر عرض کیا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں اسوقت اور ایسے موقع پر حضور کا مخل ہوا لیکن مسٹر کالسن مختار یہ چاہا کہ آج ہی رات کو یہ کام ہو جائے اسلیے مجھے اور کوئی چارہ کار نہ تھا تاہم شروع ہی سے جہانتک میرے اختیار میں تھا میں نے کمال حزم و احتیاط سے کارروائی کی اور حضور کی خدمت میں چند سطور کے واسطے سے اپنی حاضری کی وجہ اور کام سے اطلاع دی۔ اور طرح طرح اندیشہ تھا کہ حضور بھی آدمیوں کو آج رات کو حاضری کی اجازت نہ دینے اور اُنکے دیکھنے سے انکار فرماتے اور تاوقتیکہ ہم لوگ باریاب ملازمت نہ ہو لیتے یہیں ٹھہرے رہنے پر اصرار کرتے تو بالضرور حضام عالیمقام کے نزدیک یہ بات ایک انوکھی سی پائی جاتی۔ اور اُن لوگوں کے دل میں طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے"

یہ سب جو کچھ کہ شریف افسر نے کہا۔ کیونکہ یہودی شریف عدالت کا شریف افسر تھا جسکے تعلق خوشامدی اور دربانی حکمنامجات کی تعمیل وغیرہ ہے۔ ڈیوک نے توجہ سے سُنا اور پھر کہا۔

"ڈیوک نے تمہارے اس تیز و خیال کا بیحد ممنون ہوں۔ مگر بالتحقیق مسٹر کالسن کا یہ ذرا سا معاملہ نہیں ہے تمہارا کہ تم اس معاملہ کو اتنا طول دو اور حد درجہ کا جہد و سختی اختیار کرو"

مسٹر سولونن (اپنے ہمراہی توابعین کی طرف دیکھکر) میرے کہنے کا یہی مطلب ہے میرے لارڈ۔ اسکے بعد اور چارہ کار نہیں دیکھتا کہ اپنے ہمراہیوں کو یہاں تابعین

چھوڑ جاؤن - اور اگر زرِ قرضہ ادا کر دیا جاے یا اطمینان کامل کے قابل ضمانت دیدیجاے تو کوئی بات نہین ہے - لیکن اگر ضمانت بھی دی گئی تو مین اپنی ذاتی ذمہ داری پر اسکو منظور بھی نہ کرسکونگا - پس حضور مجھے الزام نہ دین "

ڈیوک " بلکہ الٹا مین تمھارا شکر گزار ہون - کیونکہ مسٹر سولومن نے بڑے پاس و لحاظ سے اپنی کارروائی کی ہے - اب رات زیادہ آگئی ہے - بہت بیوقت ہوگیا ہے اور مسٹر کالنس کو مین اسوقت نہین دیکھ سکتا - اور اگر تمھارے ہمراہی یہان رہگئے تو ان سب نوکر چاکرونکا اشتباہ جو تمھارے آنے ہی سے پیدا ہوگیا ہے بالکل درجۂ یقین کو پہونچ جائیگا - کیا تم اپنے ہمراہیون کو یہان چھوڑ جانے پر مجبور رہی ہو "

مسٹر سولومن " قبضہ کرکے میرے لارڈ - آدمیون کے ہٹا لینے کی مجھ مین اسوقت تک جرأت نہین کہ جبتک پورا پورا مطالبہ ادا نہ ہوجاے - ایک لاکھ سینتیس ہزار سے کچھ زیادہ مطالبہ ہے "

یہ تعداد اس افسر نے ایک کاغذ کا پرچہ دیکھ کے جو اسکے ہاتھ مین تھا بتائی -

یہ سنکر کہ اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ڈیوک گھبراہٹ اور جوش مین ٹہلتا رہا اور اپنے سکڑے ہوے لبون مین یہ گڑگڑاتا رہا -

" یا خدا یا خدا - یہ معاملہ تو کچھ اُلجھا ہوا سا نظر آتا ہے - امراء پارلیمنٹ کا مکان اور اجرا کی کیسی بے عزتی ہے - کیسی بے عزتی ہے "

اسکے بعد وہ یکایک ٹھہر گیا اور مسٹر سولومن کی طرف ایک پُر مطلب نگاہ ڈال کے اُسنے جلد جلد یہ بات کہی -

ڈیوک " صرف کل شام تک کی مجھے مہلت دو اور مین کل روپیے کی تدبیر مین کوشش کرونگا "

مسٹر سولومن افسر " اگر حضور والا کی یہ مراد ہو کہ مین اپنے ہمراہیون کو لیکر یہان سے

چلا جاؤن تو جناب عالی مین بتکرار عرض کرتا ہون کہ یہ امر بالکل غیر ممکن ہی"

ڈیوک - (آہستہ سے کان مین) "مین تمکو ایک عمدہ - ایک بہت ہی نایاب تحفہ دونگا"

منسٹر سوئومن "مین حضور کا شکریہ ادا کرتا ہون - مگر مجھ مین اتنی جرأت نہین"

ڈیوک "میری طرف دیکھو - میرے منصب اور مرتبہ کیطرف دیکھو - اسمین مین تباہ اور برباد ہو جاؤنگا - بالکل برباد جاؤنگا"

یہ گفتگو اس رئیس اعظم کی ہی جو ایک معزز و متکبر - خود بین و خود پسند - اور اس فرقہ اور قوم کے بالکل خلاف تھا جس سے اس شخص کو تعلق تھا جو اسکا اسوقت مخاطب ہی اور جسکی چشم عنایت کے اشارے کا اس لیاقت اور خوشامد سے وہ امیدوار اور مستدعی ہی - لیکن بات ابھی پوری نہین ہوئی ہی -

"اگر یہ بات مشتہر ہو گئی کہ میرے گھر کی قرقی ہو گئی ہی تو باہمی مصالحہ کی ایک بھی امید باقی نہ رہے گی - میرے کثرت سے قرضخواہ"

اتنا کہکے ڈیوک رک گیا کیونکہ اسکو یہ بات یکایک سوجھ گئی کہ وہی وجوہات اور دلائل جنکو وہ اس فرض سے لاتا ہی کہ منسٹر سوئومن اپنے فعل سے باز رہے اس افسر کے نزدیک اس بات کا اثر پیدا کرنے کو کہ وہ اپنے لوازم منصبی کو اور سختی سے بجا لاے نہایت عمدہ ذریعہ بن جائینگے کیونکہ اس صورت مین نواب اپنی درماندگی اور شکستہ حالی کا کچا چٹھا اسکے سامنے کھولے دیتا تھا

منسٹر سوئومن "چونکہ حضور نے خود اپنی زبان سے اپنے اور قرضون کا اشارتاً حوالہ دیا ہی تو مین بھی حضور کو اس امر سے مطلع کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ جہانتک میرے علم و سماعت مین آیا ہی مین جانتا ہون کہ کل ہی دو یا زیادہ ڈگریون کا اجرا حضور پر اور ہونے والا ہی اور اصلی سبب بھی تھا کہ مسٹر کالنسن نے مجھے اسقدر جلدی کرکے آج ہی رات کو یہان بھیجدیا تھا مین سب سے پہلے یہان پہنچ جاؤن"

ڈیوک۔ (ترش روئی اور سختی سے) پس تمھارا اختیار نہین کہ کسیطرح سے تم میری مدد کرسکو
مسٹر سوٹومن" مین کچھ بھی مدد نہین کرسکتا۔ میرے لارڈ"
ڈیوک۔ (آپ ہی آپ) جب یہی حال ہو تو اس خبر وحشت اثر سے اگسٹا کو فوراً
مطلع کرنا مجھے لازم ہو"

اس ارادے کے ساتھ ہی ساتھ جو اسطور پر اُسنے ظاہر کیا تھا۔ اُسکے دل مین
ایک خطرناک تشویش بھی پیدا ہوگیا تھا۔

(آپ ہی آپ) مناسب معلوم نہین ہوتا کہ اس مہلک صدمہ کی خبر کسی طور پر بالا بالا
اُسکے کان تک پہونچے اور اُسکو ہلاک کرے۔ مین ابھی جاکر ڈھونڈھتا ہون کہ وہ کہان ہو۔ دھوکے
سے اُسکو علیحدہ بلا لونگا۔ اور اس مصیبت کا حال اُسکے کان مین کہہ دونگا۔ ہائے یہ چہل اور
چھچھورے کیسے مجھے بُرے معلوم ہوتے ہین۔ ہائے یہ چہل پہل جو اوپر ایوانون مین ہو رہی ہو اور یہ
دھوم جو مچی ہوئی ہو کیسی میری آنکھون مین کھٹکتی ہو۔ ہائے یہ صدمۂ عظیم یہ آفت ناگہانی اور یہ
سخت مصیبت اور ایسے وقت مین یہ کھیل تماشے یہ لہو ولعب۔ ہائے افسوس یہ ٹھیک نہین تو
پھر کیا ہو۔ یہ تفصیح نہین تو پھر کیا ہو۔ لیکن چلون ابھی تو مجھے ڈچز کے پاس جانا ہو"

کمرے مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر اضطرار اور انتشار مین ٹہلتے ہوئے
آپ ہی آپ بک جھک کے یہ کمبختی کا مارا رئیس اعظم یکایک باہر نکلگیا۔

اب مسٹر سوٹومن نے اپنے دونون ہمراہیون کو کچھ ضابطہ کی ہدایتین کین اور مناسب تھا
کہ ان دونون کو بارگاہ عالیجاہ پر قابض و متصرف چھوڑکے خود چلا جاے لیکن معاً اُسکو
خیال آیا کہ اگر تھوڑی دیر اور توقف کرتا تو مناسب تھا اور ڈیوک سے دریافت کرلیتا کہ
روپیہ کا ادا ہونا اسی وقت رات کو ممکن ہو تو اس تعلیقہ جائداد سے نجات حاصل ہو۔ اسلیے
پاؤ گھنٹہ کے قریب تک وہ منتظر رہا اور اس عرصے مین ایک نہایت عمدہ مرتبان کی جو میز پر رکھا تھا
ورق گردانی کرتا رہا اور تصویرون کو دیکھتا رہا۔ اور اُسکے دونون ہمراہی آتشدان کے قریب

جا بیٹھے اور آہستہ آہستہ آپسمین باتین کرتے رہے۔

پاؤ گھنٹہ گذر جانے کے بعد ڈیوک آف بلمانٹ کتب خانہ [illegible] یا اور زور سے دروازہ بند کر کے ایک سوفا پر جا گرا اور اپنے دونون ہاتھ سے اپنا منہ چھپا لیا۔ دونون آدمیون نے کانا پھوسی چھوڑدی۔ اور مسٹر سولومن نے بھی کتاب کے ورق الٹنا موقوف کیا۔ کیونکہ اسوقت اُن لوگون کی نگاہ مین اُس ماتم خانہ برباد رئیس اعظم کا رنج و تعب ایسا سنجیدہ اور مخصوص معلوم ہوا کہ آپسمین ذرا بھی مخل ہونے کی جرأت کرنا مناسب نہ تھا۔

آخر کار ڈیوک نے اپنا سر اُٹھایا اور اپنے ہاتھ اپنے مُردے کے سے زرد چہرے پر سے ہٹائے متحیر و مبہوت چارون طرف دیکھا اور موٹی آواز جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گلے مین راکھ بھری ہوئی ہے اس طور پر نکالی۔

"ڈیوک تھوڑا پانی دو"

مسٹر سولومن نے جلدی ایک بڑے شیشے کے گلاس مین کنڑ سے جو میز پر رکھا تھا پانی بھرا اور ڈیوک کو دیا۔ ڈیوک کے ہاتھ مین اسقدر رعشہ تھا کہ بڑی مشکل سے وہ اپنے لبون تک گلاس لیگیا۔ اسکے بعد اسکے گلے سے پانی اس طور پر نیچے اُترا جیسے جلتے ہوئے لوہے پر پانی ڈالنے سے سنسنانے کی آواز آتی ہے۔

پانی پی کر جب ڈیوک نے گلاس کو افسر عدالت کے ہاتھ مین دیا اسوقت کلمات ذیل مُنہ سے نکالے۔

"ڈیوک مجھے چکر آنے مین میرا دماغ پھٹا جاتا ہے۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ مین بہت بیمار ہو جاؤنگا۔ آج رات میری ہلاکت کا باعث ہوگی"

مسٹر سولومن "مجھے امید ہے کہ ڈیوک صاحب نے اس خبر کو استقلال کے ساتھ سماعت فرمایا ہے"

اس افسر کو معلوم نہ تھا کہ آیا یہ سوال جو اسنے کیا وہ موقع وقت کے [illegible] اور

اِسکے پوچھنے مین ایسے وقت جرأت کرنی چاہیے تھی یا نہین۔

ڈیوک "ڈیجز صاحبہ"

اِن کلمات کے زبان سے نکالنے کے وقت معلوم ہوتا تھا کہ جو سوال کیا گیا تھا وہ تمام وکمال اُسکی سمجھ مین نہین آیا تھا۔ اِسکے بعد ہی اُسنے اپنے حواس خمسہ کو جمع کرکے کہا۔

"مجھے ڈیجز نہین ملین۔ وہ کہین کسی ایوان مین ہونگی۔ اور"

یہ بات ختم بھی ہونے نہین پائی تھی کہ اِسیوقت بہت سے آدمیونکی یکبارگی دوڑتے ہوے آنے کی آہٹ سُنائی دی اور بہت سی گھبراہٹ کی آوازین جو ایک ہی مرتبہ کثرت سے آدمیون کی زبان سے نکلتی تھین کتب خانہ تک پہونچین۔ اور جب وہ لوگ قریب تر آگئے اور اُس مقام پر پہونچے جہان سے کتب خانہ کے اندر جاتے تو یہ الفاظ صاف صاف سُنائی دیے۔

"کہان ہین ڈیوک۔ کہان ہین ڈیوک"

ڈیوک "یا الٰہی۔ یہ ماجرا کیا ہو"

کہتے ہوے ڈیوک صوفا پر سے اُچھل کے دروازے کیطرف دوڑا جو اِسوقت اِس طور کھولا گیا گویا کوئی دروازہ توڑکے اندر جاتا ہو۔

پھر تو کتب خانہ مین کثرت سے مہمان جمع ہوگئے اور اُنکی وحشت انگیز نگاہین اور ہولناک کلمات اور تعجب آمیز بیقراری کے طریقے ڈیوک کے دِل مین وہ مہلک اندیشہ پیدا کرنے کو جو ظاہرا اِسپر حاوی ہوگیا تھا کافی ووافی تھے۔ یہ حال دیکھکے مسٹر سوئنبرن اور اسکے ہمراہی بھی ڈر گئے کیونکہ گو اِس خوفناک سانگ کی اصلی کیفیت کا جو ابھی ختم ہوا تھا ایک شمہ بھی دریافت کرلیا یا اُسکی نسبت کسی قسم کا قیاس قایم کرسکتا اُنسے مخفی نہ تھا تاہم اُنکو اِس امر کا کلی یقین ہوگیا تھا کہ اِس تعلیقہ کی توانائی کے علاوہ کوئی اور بات شدت سے [illegible] دسمرود اور ناوٹش کی دوستی برہم کردینے والی قطعی بلا نہ تھی ہوئی ہے

آخر کار ماجرائے غم افزا اور وحشت زا ظاہر کیا گیا اور اُس کمبخت ڈیوک نے جو ظاہر اِس مصیبت جدید کے صدمۂ عظیم سے پس گیا تھا نہایت رحم آور اور درد انگیز آہ و زاری کی حالت مین یہ بات بھی جسکا ابتک کسی کو علم و گمان بھی نہ تھا ظاہر کر دی کہ قانونی ترشروپیادون نے اُسکے مکان مسکونہ کا بھی تعلیقہ کر لیا ہی۔

پہلے تو چند منٹ تک معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا رنج و الم تسلی اور تسکین دینے سے بھی رفع نہ ہوگا لیکن جب اِسکو یقین دلایا گیا کہ ڈچز مر نہین گئی ہی اور قاتل کی ضرب ایسی نہین لگی ہی جس سے فوراً ہلاکت واقع ہو جاتی اُسوقت معلوم ہوا کہ وہ اپنے ہوش و حواس مین پھر آیا اور خدمات کی بجاآوری کا اِسکو خیال آیا جو بحیثیت شوہر اِسکو کرنی چاہیے تھین پس اُسنے اپنے مجنونانہ خیالات کے روکنے مین بڑی کوشش کی اور بہت ہی ضبط کیا اور جو لوگ اُسکو گھیرے ہوے تھے اُنسے جلد جلد اور مضطرانہ ایسے ایسے سوال کیے۔ کہ آیا ڈچز ہوش مین ہی۔ بول سکتی ہی۔ کچھ بولی تھی اور معالج بھی بلاے گئے۔

اِن سوالات کے جواب بھی ایسے ہی جلد جلد اور مختصر تھے جیسے سوالات تھے۔ ڈچز بالکل بیہوش ہی۔ اور اگرچہ زندگی کی چنگاری بالکل بجھ نہین گئی ہی لیکن جنھون نے اُسکو دیکھا اُنکو اُسکے جینے کی کچھ امید نہین ہی۔ اور مہمانان حاضرین کتب خانہ جسوقت ڈیوک کی تلاش مین آتے تھے اُسوقت ڈچز کی سوتیلی بیٹی اور خواصین اُسکے خاص کمرے مین اُسکو اُٹھاے ہوے لیے جاتی تھین۔ اور بہت سے پیادے اور سپاہی مختلف اطراف مین دوڑا دیے گئے تھے کہ جتنے معالجون مین سے جو بکثرت اِس نواح مین رہتے ہین جو ملے اُسکو یہان جلد لے آئین۔

یہ جلد جلد جواب اُن سوالون کے پاکے جو خود اُسنے جلد جلد کیے تھے اب ڈیوک ڈچز کے کمرے مین جانے کے لیے مضطرب تھا۔ لیکن اُسکے کثرت سے دوستون نے جو اُسکے گرد جمع تھے سمجھایا کہ یہ موقع اتنی گھبراہٹ کا نہین ہی۔ بھلا اُسوقت تک تو صبر کرنا چاہیے جبتک معالج آجائین۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اِنھون نے ڈیوک کے اِس جوش اضطراب اور دل کی

بیتاب حالت کو دیکھکر یہ اندیشہ کیا تھا کہ اگر چوٹ مین بھی آنے کو ہوگی تو اسکی توجہات کی افراط و تعجل
اظہار رنج و ملال جو ایسے اندوہناک
بچے کے وقت جتنا ہوتا کم تھا۔ ضرر اثر پیدا کرے گا۔ یہ بات
معلوم تھی کہ وہ اسکا والہ و شیدا تھا۔ اور اسکو ایسی جمیل و شکیل بی بی کے شوہر ہونے کا فخر تھا
اسکا مزاج جو اور صورتون مین بڑا سخت تھا بی بی کے حق مین ایسا تھا کہ جب کوئی امر جو اسکی ز
متعلق واقع ہوتا تو اسکا جوش اشتیاق باغم کی دیوانہ وار حالت تک اسکو پہونچا دیتا تھا۔

جب [illegible] کا اصرار ڈیچز کے کمرے مین جانے کو چلا ہی جاتا تھا اور اسکے دوست آ
تمام اپنی صلاح دینے اور دلجمعی کرنے والی طاقتون کی مدد لے کے اسکے ضدی ارادون
لڑ رہے تھے کہ اتنے مین اسی اطراف کے رہنے والون مین سے ایک مشہور و معروف طبیب
ایک نامور تجربہ کار جراح کے آنے کی خبر آئی اور بعد ہی اسکے فوراً ڈیوک کا بیٹا کتب خانہ مین
اور اسنے بیان کیا کہ جبتک معالج اسکی سوتیلی مان کو بخوبی دیکھ بھال کے علاج معالجہ سے فا
حاصل نہ کرلین اسکے کمرے تک جانے کی ہر شخص کو قطعی ممانعت ہے۔

نوجوان مارکوئس کی بیقراری اور اضطراب کا حد و پایان نہین تھا مگر جہانتک بن پڑا
اپنے باپ کے زیادہ تر تکلیف بلے ہوے دل کی تسلی و تسکین دینے مین سعی کی۔ ایسا معلوم
کہ چارلس زخم خوردہ ڈچز کو اسے خاص کمرے مین لیجانے کے وقت اپنی دونون بہنون اور خ
کا مددگار ہوا تھا لیکن جسوقت معالج آگئے انھون نے ہر شخص کو کہا کہ وہان سے باہر چلا
صرف ایک عورت کو جو سب سے زیادہ مسن اور تجربہ کار تھی اپنے کار و خدمت مین مدد لینے
رکھ لیا تھا۔ ڈیوک کی بڑی بیٹی لیڈی میری جو ڈچز سے بہت مانوس تھی یہ خون ریز حملہ دیکھ
جسکا اسنے تجربہ کیا تھا سہم گئی تھی اور شدت سے بیمار ہوگئی تھی۔ اور لیڈی کلیئر ساب آ
کی تیمارداری مین [illegible]

یہ سب حالات [illegible] نے اپنے باپ سے بیان کیے۔ اور کا
[illegible] کی اجازت [illegible] کہ اسکے بعد خا

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مصیبت اور بدبختی اور ہول اور ہیبت کی غار نگر فوج اپنے انتہا کے غصہ مین
اس عالیشان مکان مین داخل ہوگئی ہو اور نجوست کو یہی بات پسند آئی ہو کہ وہ سب سے زیادہ خلیدار
وقت کو سب سے زیادہ تاریک وقت کے ساتھ بدل دے۔ اور اس سبب سے زیادہ خوش آیند
اور جاذب انگیز مرقع اور منظر کو غم اور ماتم کے غار مین جھونک دے۔

مگر اب تک مسٹر لیوئین ہم گمان رہا۔ اور اس شخص کا جسکو اس کثرت سے مجرم قرار
دینے والی شہادتون نے قاتل ٹھہرایا تھا کیا حال ہوا۔

جسوقت اسکو اس وحشت ناک جرم کا الزام لگایا گیا تھا اور دربانون نے کنسنگٹن
مین گس کے گرفتار کیا تھا اسوقت نہ تو اسنے ارتکاب جرم سے انکار کیا اور نہ اپنی گرفتاری مین کسطرح
کی مزاحمت کی۔ ناقابل البیان رنج والم کے غلبہ سے تیری بیہوشی۔ حیرت۔ اور تعجب نے اسکی وہ حالت کردی
تھی جیسے ممالک شمالی کے برفستان مین سی راستہ بھولے ہوے مسافر کی ہوتی ہو جسپر نالج پیدا کرنیوالا
پالا پڑتے ہی جم جاتا ہو۔ اسنے زبان سے کچھ بھی نہین کہا اور نہ کوئی اشارہ کیا۔ یا اس نے حرکت کی اور
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس فعل مین اسکے خیالات پیچیدہ تھے اسکے درمیان وقوع مین آنیکا اسکو
یقین نہین ہوتا تھا کہ وہ ایک خواب پریشان سنکر نظر آتا ہو لیکن جسوقت وہ لوگ جو وہان جمع ہوگئے
تھے اپنی ہمدردی اور تشویش ناک وحشت سے حالت صلی پر آے اور نا قابل ہوے کہ کنسنگٹن کے
وحشی سے وحشی کو بھی متاثر کرتے اسوقت اسکے پہلے ایک قریب ترین کمرے مین لیجائین اور پھر وہان سے
خاص کمرے مین لائین۔ اسوقت معلوم ہوا کہ جولیس لیوئین اپنے برف کی طرح سے جمے
ہوے خیالات اور پتھرا دینے والی حالت سے چونکا اور گو اسکی زبان سے ایک لفظ بھی نہین
نکلا لیکن تاہم اسنے دیر تک بیجان چہرے کی طرف دیر تک نگاہ کی اور نگاہ ناقابل البیان اور
اتھنی دل سوزی اور اضطراب سے بھری ہوئی تھی۔

کنسنگٹن سے اسکو اٹھالے گئے۔ اور لاشہ کا ناقابل البیان ہر ایک مین جسکو اس طور پر
الیشان تک اسنے [illegible] کردیا تھا۔ اسکے بعد بیہوش بیگم کے گرد

بھیڑ لگ جانے اور دروازہ آمد و رفت کے مابین لوگون کے کھڑے ہوجانے سے آڑ ہوگئی اور اس طور پر وہ ماتم انگیز منظر اسکی آنکھون سے پوشیدہ ہوگیا۔ اور بے تماشا اسکے منھ سے واہ بلکہ واہ تک نکل گیا۔ اسکے بعد ڈیوک کے دو سپاہیون کی حراست مین وہ سپرد کیا گیا اور یہ لوگ اسکو جلد جلد نیچے باغ مین لے گئے۔ اور پھر یہان سے قصر کے نیچے کے حصے کے مکانات مین سے اسکو لے گئے جہان تمام ملازمون اور نوکرون چاکرون نے اپنی لعنت اور نفرین کی بھری ہوئی نگاہین اسپر ڈالین اور جس طرح کسی خونخوار درندہ جانور کے ساتھ عمل کیا جاتا ہی اسیطرح اسکے ساتھ بھی وہ لوگ مسلوک ہوے اور اسکو ایک کوٹھری مین لیجاکے ڈال دیا۔ اس کوٹھری مین وہ اسوقت تک چند منٹ کے واسطے رہا۔ جبتک پولیس کے کانسٹبل بلاے گئے اور اسکو اپنی حراست مین تھانے پر لے گئے۔

اب یہان سے ہم پھر کتب خانے کو جہان ہمنے مارکوئس آف آرڈن کو باپ کی تسلی کرتے ہوے چھوڑا تھا جسکی حالت بیقراری اور اضطراب کی شدت سے جنون کے قریب قریب ہوگئی تھی واپس جاتے ہین۔ اس فرزندانہ خدمت کے اقدام مین وہ بہت کامیاب ہوا اور اسوقت تک ڈیوک کے کمرے سے نیچے اترکے جراح حال بیان کرنے آیا ڈیوک اس قابل ہوگیا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کی مہربان توجہات اور خبرگیری کی شہادت دے اور انکے اثر سے موثر ہوجاے۔ جراح کے بیان سے معلوم ہوا کہ ڈیجز کو کسی تیز چھری کا خطرناک زخم داہنے سینے کے نیچے لگا تھا اسکے کہ یہ آلہ گوشت مین چبھے وہ سینہ بند کی وجہ سے جسکے برابر وہ گھس گیا تھا اور بیشک یہی وجہ ہوئی کہ زخم کاری لگنے سے جو اسکی ہلاکت کا باعث ہوجاتی۔ زخم اگرچہ خطرناک ہی مگر ایسا انتہا کا شدید نہین ہی جیسا پہلے خیال کیا گیا تھا اور دونون معالجون کی رائے تھی کہ اتفاقات کا غلبہ اسکی قطعی صحت کی طرف ہی۔ ہوش تو اسکو ابھی آیا ہی لیکن بالفعل ایک لفظ بولنے کے بھی قابل نہین۔ اور ہمین بھی شک نہین کہ کچھ دیر تک وہ بولا نہ جائیگا معالجین کا یہ بیان تھا اور اگرچہ یہ سانحہ دہشت ناک تھا لیکن بغیر گرفتاری کی وجہ سے

اسقدر گنجائش تھی کہ ڈیوک کے دوست آشنا اسکو اس موقع پر مبارکباد دیتے۔ اور اسوقت یہ بھی موقع تھا کہ نوجوان ارل آف ماسٹنڈیل اپنی فیاض طبیعت کا جوہر دکھاتا کہ اُسنے مسٹر کالنس کے قرضہ کا تصفیہ جو ڈیوک کے اوپر تھا فوراً اپنے ذمہ لے لیا۔ اور شریف انھیں اور اُسکے دونون ہمراہی قصر ڈیوک سے چلے گئے۔

اسکے بعد مہمانون کا جلد جلد چھٹنا شروع ہوا۔ لیکن جیسی آمد کے وقت دھوم مچی تھی اُسکے مقابلے مین روانگی کے وقت ویسی ہی سنجیدگی تھی اور عالم خموشی طاری تھا۔ ہر مہمان اپنی گاڑی کے نمبردار آنیکا منتظر رہتا تھا اور یہ بات نہ تھی جیسا ایسے عالیشان ضیافتون کے ختم ہونیکے معمول ہے کہ سواریون کے لانے کے لیے آوازون پر آوازین دیجاتی ہین اور ایک شور سے گاڑیان منگائی جاتی ہین۔ جہانتک نظم اختیار مین تھا کوچوان گھوڑونکو بہت روکے ہوے لاتے تھے کہ اُنکی ٹاپ زور سے نہ پڑنے پائے۔ پادان کے گرانے اور اُٹھانے مین معمولی ٹکرانیکی آواز پیدا نہین کی جاتی تھی۔ اور نہ گاڑیون کے پٹ زور سے کھولے اور بند کیے جاتے تھے کیونکہ ہر شخص کو یاد تھا کہ ڈچز کی آسایش اور سلامتی اُسکے آرام مین خلل نہ آنے پر موقوف ہے۔ اس چہلے اور بھڑ کیلے جلسے کی علحدگی اور رخصت ایسی معلوم ہوتی تھی جیسے کسی کی وفات کے بعد جو لوگ تجہیز و تکفین مین شریک ہوتے ہین غمگین ہوکے آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جاتے ہین یہ بات نہ تھی جیسا ایسی محافل سپہر شمائل کے برخاست ہونے پر ایک شور و غوغا اور غل غپاڑہ ہوا کرتا ہے ویسا ہی اس موقع پر بھی ہوتا۔

دسوان باب

(باب بیٹا اور مختار)

جون ہی سب سے پچھلی گاڑی قصر بلمانٹ کے دروازے سے روانہ ہوئی ڈیوک نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ سب ایوانون کی روشنی فوراً گل کر دین اور جہانتک ممکن ہو سکتا ہے جلد اپنے اپنے کمرون مین چلے جائین۔ اسوقت اگر کوئی مسافر اور بشرہ شناس ہوتا تو دیکھتا

گرمگیں بہ استقلال کی وضع سے نیچے جو ڈیوک نے اب اپنے چہرے کی بنالی تھی کیسی تخت یقینی پائی جاتی تھی۔ لیکن وہ تغیرات شام کے مناقض خیالات سے اسکی روح کا صدمۂ عظیم برداشت کرنا اور عذاب الیم میں رہنا بمقتضائے بشریت واجبات سے تھا۔ اسیلیے بڑھتی ہوئی بیصبری کی بیچینی کا سبب تھا یہ کہ اسنے اپنے ملازمون کو جلدی سے اپنا اپنا کام ختم کرکے آرام کرنے کی تاکید کی تھی۔ اور جب ان نفیس اور نفیس شان کمرون مین جو ابھی روشنی سے جگمگا رہے تھے بالکل اندھیرا ہوگیا اسوقت معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈیوک زیادہ آزادی سے دم لیتا ہے۔ گویا اسکو محسوس ہوتا تھا کہ اب وہ اس قابل ہوگیا ہے کہ تنہائی مین اپنے خیالات ادھر ادھر دوڑائے یا جس تدبیر کا اسنے خیال کیا اسکے بموجب کاربند ہو۔

جب اسنے دیکھا کہ ریاست شان ایوانون مین سب لمپ گل کردیے گئے ہین اور نوکر چاکر بھی سب اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔ اور اسنے اپنے ملازمون خاص کو بھی رخصت کردیا اور کہدیا کہ اب کچھ ضرورت نہین ہے صرف کی نہین ہوتا ہے کہ ڈیوک اپنے بیٹے کو ساتھ لیے ہوئے کتب خانہ مین واپس آیا اور وہان اسکے ساتھ رہا۔

جب یہ دونون ایکیلے ایک جگہ ہوئے ڈیوک نے نوجوان مارکوس کا ہاتھ پکڑا اور جلد جلد آہستہ آہستہ یہ کہا۔

ڈیوک۔ چارلس۔ تمنے دیکھ ہی لیا کہ میدنون کا نشانہ ہوکر آج شام کو ہمارے گھر پر نازل ہوا ہے۔ میرے معاملات تو ابھی [illegible] جب تک تو اپنی جانبازی مین کسی طرح تباہی [illegible] کہ بیٹا اپنے باپ کی جب ایک بڑے ناگہانی اور سخت ہیبت ناک مصیبت کو نازل ہوتی ہوئی دیکھتا ہے تو اسکو ہوشیار کرنے کا خواب دیکھ رہے ہوئے

یہ نوجوان امیرزادہ اپنے باپ کا [illegible] اور اسنے کہا۔

چارلس۔ عذر نہ کر۔ مجھے پہلے ہی سے معلوم تھا کہ آپ کے معاملات [illegible]

لیکن اِس بات کا مجھکو بالکل شبہہ بھی نہین تھا کہ وہ ایسی ابتری کی حالت کو پہونچ گئے ہین جو آج شام کے واقعات غمگین سے درجۂ ثبوت کو پہونچے۔ اے میرے پیارے باپ مین کیا کرون مین کسطرح آپکی مدد کر سکتا ہون۔ اور ممکن ہی کہ بعد وقوع اس حادثۂ عظیم کے جس سے میری سوتیلی ماں کی زندگی خطرے مین ہی آپ کو کافی تاب و طاقت اور صبر و تحمل باقی ہو کہ آپ کسی قسم کے کام کی طرف بجان و دل متوجہ ہو سکین"۔

بیٹے کا یہ جواب سُنکے کانپتے ہوے لہجہ اور تکلف سے بھرے ہوے جوش کے طریقے سے ڈیوک نے یہ جواب دیا۔

ڈیوک "خوشی سے۔ واہ بہت خوشی سے۔ مین اُسکے سرہانے بیٹھ کے نگرانی کی خدمت اپنے ذمہ لیتا۔ مگر پہلے اس قسمت کے پھوٹ جانے کا علاج ضرور ہی۔ اور اب صرف چند ہی گھنٹے باقی ہین کہ اس عظیم مہم کو سر کرنا چاہیے"۔

یہ کلمات سُنکے چارلس سر سے پانون تک کانپنے لگا نہ صرف اس وجہ سے کہ اسکو اپنے باپ کے حال پر رحم آتا تھا بلکہ نیز اس سبب سے کہ بحیثیت وارث ہونے خاندان کے اسکو طرح طرح کے خوف و خطرے شک اور اندیشے خود اپنی کامیابی کی نسبت پیدا ہو گئے تھے اور پھر اپنے باپ سے اُسنے یہ سوال کیا۔

چارلس "پس کیا آپ کی حالت ایسی تباہی کے آخری درجے تک پہونچ گئی ہی"

ڈیوک۔ (انتہا کے درد و الم کی آواز سے) "ہاے افسوس اے کم نصیب تر کے خطہ خاص ہمارے دروازے پر موجود ہی۔ ہماری ڈیوڑھی کے اندر تک چلا آیا ہی۔ اور فوراً اُسکے دفعیہ کی تدبیر ہونی چاہیے۔ جہان صبح ہوئی دیکھنا دس بارہ قرمخواہ قرقی کے لیے سیلف کو یہان بھیجینگے۔ اور اگر یہ بدنامی اور ذلت مجھے دیکھنی نصیب ہوئی تو"۔

یہ سُنکے مارکوئس آف آرڈن بیتاب اور بے صبر ہو گیا اور اس بات پر مستعد ہو گیا کہ جو کچھ اُسکا باپ کہیگا بجا لائیگا۔ اور اسطرح سے گویا ہوا۔

چارلس ۔ ہاے ۔ پس کہیے تو ۔ فرمایئے تو ۔ کہ کسطرح سے اُسکا دفعیہ ممکن ہو ۔ اے میرے پیارے باپ جلدی سے فرمادیجیے کہ کسطرح سے مین اِس موقع پر آپ کی مدد کر سکتا ہون ۔ فرمایئے ۔ مرنیکے مین آرام کرنا نہین چاہتا ۔ ایک لحظہ بھر بھی مجھ سے آنکھ بند نہ کی جائے گی ۔ اور ۔۔۔

ڈیوک نے بیٹے کا کلام پورا بھی نہ ہونے دیا اور روک کے کہا ۔

ڈیوک ۔ پس یہ گران بہا لمحے اور لحظے ہمکو باتون ہی باتون مین ضایع کرنے مناسب نہین ہین اب اسوقت ایک بج گیا ہو ۔۔۔

یہ کہکے ڈیوک نے گھڑی کی طرف دیکھا جو آتشدان کے اوپر رکھی تھی ۔

ہان آدھی رات سے ایک گھنٹہ زیادہ گذر گیا ہو ۔ لیکن خیر کچھ مضایقہ نہین ۔ تم جب چاہو گھر سے باہر نکلجاؤ بہت تیز قدم جانا ۔ اور بڈفورڈ اسکو مڑ جاؤ ۔ اور جسقدر جلد ممکن ہو کانشن کو یہان لیآنا ۔۔۔

چارلس ۔ کیا فرمایا ۔ اسوقت رات کو مین اُسکو سوتے ہوے جگاؤن ۔۔۔

ڈیوک ۔ اے فایہ ہو ۔ تنک مزاجی سے) کیا ابھی مین تمسے نہین کہہ چکا ہون کہ ایک ایک گھنٹہ ۔ نہین نہین ایک ایک لحظہ قیمتی ہو ۔ جلدی کرو میرے پیارے لڑکے دیر نہ لگاؤ ۔

اور نرم آواز سے فوراً ہی یہ فقرہ اور مسترد کیا ۔

"اور اگر تم اُس متفنی روپیہ پیدا کرنے والے لالچی مختار سے یہ کہدوگے کہ مین اب تمام اپنے معاملات اور کاروبار اُسکو سپرد کر دینے کو تیار ہون تو اُسکو اس سردی کی رات مین اپنے گرم گرم بچھونے سے اُٹھکر یہان آنے مین کچھ تکلیف نہ ہوگی ۔۔۔

چارلس ۔ (کمرے سے جلد جاتے ہوے) ۔۔۔ حتی الوسع مین بہت ہی جلد جاؤنگا ۔

ڈیوک ۔ (واپس بلاکے) ۔۔۔ ایک بات اور کہنے کو رہگئی ۔ چارلس ۔ دیکھو ایسی آہستگی سے جانا کہ آواز تک نہ آئے ۔ تم سامنے والے دروازے کی کنجی اپنے ساتھ لیتے جاؤ ۔ اور جب لوٹو تب بھی گھر مین اُسی احتیاط سے آنا ۔ اگر تم مجھے یہان نہ پاؤ ۔ یعنی کتب خانے مین ۔ جبتم

اور میں آؤنگے تب تو تم کالیسن کو بھیجدینا اور کہدینا کہ میں ابھی آتا ہی ہونگا"

چارلس۔ (تعجب سے) "لیکن کیا آپ بھی کہیں باہر جاتے ہیں پیارے ابا"

ڈیوک۔ (لڑکے کی طرف عجیب طور سے دیکھکے) "نہیں۔ تمہیں کیونکر معلوم ہوا۔ میں اپنے خاص کمرے میں جاؤنگا تاکہ جن اور سنا ونیزون کی کالیسن کو دیکھنے کی ضرورت ہوگی انکو میں بھی پہلے سے دیکھ لوں اور الگ کر رکھوں۔ لیکن اب تم جاؤ اور اپنی تفریح اوقات ہی نوکر رہے ہیں اور کیا ایک ایک سے سونے کا سا فقرہ ہو۔ کہدیجیو"

پہلے الفاظ پر ایک کٹے ہوئے ڈیوک اپنے پاؤں زمین پر دے مارتا تھا۔

چارلس۔ میں ابھی جاتا ہوں۔ پیارے پیارے باپ۔ اور میں اس بات کا ذکر کرتا ہوں کہ تمام میری حرکات و سکنات سے ظاہر ہوتی ہے شیدگی اور عقیدہ ظاہر ہو۔ کان کیونکر نہ ہوگی اور گھر بھر میں کوئی بھی [illegible] کیا ہوا

ڈیوک۔ (بیٹے کا ہاتھ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

وہ کتب خانے کی طرف کیڑے کی طرح رینگا اور جب اندر جاکے اُسنے دیکھا کہ ہڈفورڈ سکوئر سے اسکا بیٹا ہنوز واپس نہین آیا ہے تو اطمینان سے کچھ بڑبڑانے لگا۔ اسکے انداز سے ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ سمجھتا تھا کہ اسکو خود اُس سے زیادہ جسکا اسکو پہلے خیال تھا دیر لگ گئی اور یہ بھی اسکو اندیشہ تھا کہ مبادا اسکی واپسی کے قبل مارکوئس واپس آگیا ہو مگر چونکہ اب تک وہ واپس نہین آیا تھا اسلیے اُسکا اطمینان کلی ہوگیا۔ کچھ تھوڑے سے کوئلے لے کے اُسنے آتشدان مین آگ کے اوپر رکھ دیے کیونکہ پہلے جو آگ تھی وہ اسکی عدم موجودگی مین جل جلا کے راکھ ہونے کے قریب ہوگئی تھی اور اسکے بعد یہ کمبخت رئیس اعظم کمرے مین ٹہلنے لگا۔ اسوقت اسکے جوش و اضطراب گھبراہٹ اور بیقراری مین وہ شدت تھی جسپر غالب آنا اسکے اختیار سے باہر تھا۔ آدھ گھنٹہ گذر گیا اور پھر بھی اسکا بیٹا نہ لوٹا۔ اب بیقراری کی کسی طرح برداشت نہ ہوسکتی تھی اسکی بیصبری اور اسکے طرح طرح کے شبہون نے اسکے ساتھ وہ کام کیا جو عقاد و نشتر رگ جان کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بات ظاہر تھی کہ کالنس کے آنے پر کتنا کچھ منحصر تھا۔

آخر کار کچھ آہٹ سی سُنائی دی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص کتب خانے کے باہر آہستہ آہستہ آتا ہے۔ وہ اپنے جوش و خروش کی حالت کی جہل مین اپنے [illegible] آواز کی طرف کان لگائے۔ اور چند ہی لمحہ کے بعد دستک خانے کا دروازہ نہایت ہی آہستگی سے کھلا۔ اب ڈیوک کی جان مین جان آئی اور اسکی [illegible] وہ جلدی سے مسٹر کالنس کے استقبال کو اور اپنے بیٹے کا اس امر کا شکریہ ادا کرنے کو آگے بڑھا۔ کہ اُسنے اس کامیابی کے ساتھ اس کام کو جو اسکے سپرد کیا گیا تھا بخیر و خوبی انجام دیا۔ اس شکریہ کے ادا کرنے کے بعد باپ کی سریع النیر نگاہ جو [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] اُسکی زبان سے نکلے۔

ڈیوک [illegible]

باتون مین بہت دیر لگے گی"

اس بات کے سُنتے ہی مارکوئس آف آرڈن کے خوبصورت چہرے پر فوراً مایوسی چھا گئی چونکہ اسکو قوی امید تھی کہ اُسکا باپ اُسکو اپنا ہمراز بنالے گا۔ اور اس معاملے کی بحث مین جو مسٹر کالنس کی طلبی کا باعث ہوا اسکو مدد دینے کی اجازت دے گا۔ اسلیے اسکا دل دُکھا اور حد درجہ اُسکی خاطر شکنی ہوئی اور اُسکو خیال گذرا کہ اسقدر مستعدی اور دلسوزی کے بعد جو اُسنے اپنے باپ کے ارشاد کی تعمیل مین ظاہر کی تھی پھر بھی اُس سے پردہ رکھا گیا اور وہ شریک گفتگو نہ کیا گیا۔ اور علاوہ اسکے اُسنے یہ بھی خیال کیا کہ بحیثیت اکلوتے بیٹے اور وارث خاندان ہونے کے اسکو ایک قسم کا حق تھا کہ وہ ہر موقع اور ہر وقت پر اور ہر کارروائی مین جو ملکیت خاندان بلمائٹ کی تباہی اور بربادی سے متعلق تھی موجود رہتا اور شریک کیا جاتا۔

یہ تمام خیالات جو اُسکے بشرے اور حرکات وسکنات سے علانیہ صحیح پڑھے جاسکتے تھے جب ڈیوک کے ذہن نشین ہوگئے تو اُسنے اسکو اسطور پر ایک ملایم مگر محتم اشارہ دہانے سے چلے جانے کا کیا۔

ڈیوک۔ (سخت سے) "میرے لڑکے تمکو کل حال کل معلوم ہوجائیگا مگر میری تمنا یہی انتجا ہے کہ اسوقت تم یہان نہ رہو صرف مسٹر کالنس اور مجھکو تنہا چھوڑ دو"

چارلس نے کچھ جواب نہ دیا اور یکایک کمرے سے باہر چلا گیا اور اُسکا باپ چند لمحہ تک بیتابی اور بیچینی سے دروازے کی طرف جسکو وہ بند کرکے باہر گیا تھا دیکھتا رہا۔ اسکے بعد یکبارگی اُسنے اپنا اطمینان کرلیا اور کالنس کی طرف مخاطب ہوکے کہا کہ اپنا چوغا اُتار کے علیحدہ رکھدے اور آگ کے قریب کرسی لے کے بیٹھ جائے۔

اِن ذات شریف کا سن قریب پچاس برس کے تھا۔ اُسکے چہرے کے خط وخال کی سختی نگاہ کی غیر عذر پذیری اس امر کی کافی شہادتین دیتی تھین کہ اسکے مزاج مین رعب کرنے کی ہوا وہوس کا غلبہ بہت ہے۔ اسکے دل کی بیرحمی ناعذر شناسی اور اندازہ گیری

اِس بات کا کامل ثبوت دیتی تھی کہ جمہوری خدا ترسی اور مردم دوستی سے بالکل اسکو مس نہین ہی طمع اور لالچ کے مختلف الاقسام اور خراب ترین مجموعون نے جو ہر دم و ہر لحظہ اسکے گلوگیر رہتے تھے اسکے دل کو سیاہ کر دیا تھا اور اسپر سختی کا غلاف چڑھا دیا تھا۔ ابتدا ایک وکیل کے دفتر مین وہ بطور ایک پیغام یا خط لیجانے والے اور مستقاضی لڑکے کے ملازم تھا لیکن نوشت و خواند مین ترقی کرنے اور کام کے سیکھ جانے مین اُسنے اِسقدر لیاقت پیدا کی کہ وہ نقل نویس ہوگیا۔ اور جہانتک ممکن ہوا بے ایمانی کے اصولون کے ذریعہ اور رنگین چیرہ دستی باتون اور لگاوٹ کے طریقے سے بدنامی اور الزام سے ڈر کے اُسنے روپیہ جمع کیا اور اپنے آقا کی شاگردی مین مدت معینہ تک رہنے کا حسب دستور عہد و پیمان کیا اور بعد مدت معہود کے مختاری کا سارٹیفکٹ حاصل کیا۔ اُسکی چستی اور چالاکی سے اُسکی مختاری کو اتنا فروغ ہوا کہ کثرت سے موکل اسکے پاس آنے لگے اور دولت کا دروازہ کھل گیا۔ اِسقدر روپیہ آیا اتنا اُسنے کمایا کہ اُسکی طمع آسودہ ہوگئی گو اُسکی آگ بالکل نہ بجھی اور آخرکار اُسکو اِس بات کی فرصت ملی کہ وہ اپنی بلند ترین تمناؤن کو بر لائے اور اپنا ارمان نکالے اور اُن ارادون سے متمتع ہو اور اسطور پر وہ ایک بڑا متمول اور مال دار آدمی بن گیا اور بڑا بلند نظر اور ہمت والا مشہور ہوا۔ پس اِسوقت جب ہم اسکو اپنے ناظرین سے معرفی کرتے ہین اُسکا دل اِس بات پر مائل تھا کہ وہ اپنی ناکتخدائی کی حالت کو بدل کے متاہل ہو جاے اور نکاح کرلے یہ خواہش اِسکے دل مین اِس وجہ سے پیدا نہین ہوئی تھی کہ وہ اپنے عالم تنہائی کی بے کسون سے بیزار ہوگیا تھا اور اکیلا رہنا اِسکو ستاتا تھا یا یہ کہ خانہ داری کی مسرتون اور خوشیون کی آرزو تھی۔ بلکہ دماغ مین اور ہی چڑھی ہوئی تھی۔ اور اصل بات یہ تھی کہ اُسنے اپنا پکا ارادہ کرلیا تھا کہ اگر کبھی اسپر کیپیٹینی رئیس کے خاندان کی کوئی لڑکی ملجاتی تو عقد کر لیتا تاکہ اِسکو جو بےعزتیان عام رعایا کی نسل و اولاد مین ہونے سے ستاتی تھین اُنسے نجات ملتی۔ اور عام رعایا مین ہونے کا دھبہ جو اسکو لگا ہوا تھا مٹ جاتا۔ اور اِس خیال و خواہش کا یہ نتیجہ

جو اُسنے اول ہی اول اپنی عمر بھر مین نکالا تھا اور اپنا ایک ایسا دستور قائم کیا تھا ایسا تھا جسکو روپیہ جمع کرنے سے جو اسکا اصل و اصول تھا کچھ تعلق نہ تھا۔ یہ دھن ہی اور تھی۔ لیکن یہ بھی وہ خوب جانتا تھا اور اچھی طرح سے واقف تھا کہ رؤسا عظام مین سے جو ذی خطاب ہین اور جنکو اپنی عالی خاندانی کا غرّہ ہو کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اپنی بیٹی کا ہاتھ اِس ادنیٰ مختار کے ہاتھ مین دے دیتا جسکی اصل و نسل اور حسب و نسب مین بھی کلام تھا۔ پس اس طرف سے تو وہ بالکل مایوس تھا۔ اب باقی رہین ذی دول اور ذی خطاب امرا عظام کی بیٹیان جو زمانے کی اُلٹ پھیر سے محتاج اور مفلوک ہوگئی تھین۔ پس اگر وہی اُسکے ساتھ کسی طرح مین جاکے رسوم ازدواج ادا کرتین تو اُسنے بھی عقد کرنے کے لیے وہ تیار تھا۔

ہم اوپر لکھ آئے ہین کہ مسٹر کالنسن کی قریب پچاس برس کے عمر ہوگی اور اگرچہ اسکے خط و خال نا ملایم اور کرخت تھے۔ لیکن وہ بالکل بدشکل نہین تھا کیونکہ وہ اپنے دانتون کو بہت حفاظت سے رکھتا تھا اور سفید بھی تھے۔ اسکے سیاہ بال بتقاضاے عمر آدھے کے قریب بھورے ہوگئے تھے۔ اسکی آنکھین قدرتی اچھی تھین اگرچہ امارت اور پیشے نے انکو روباہ بازاور نامیمون بنا رکھا تھا۔ قدمیانہ تھا اور ایک دبلا پتلا آدمی تھا۔ کمر مین سوجہ سے کسی قدر خم آگیا تھا کہ سالہا سال تک میز پر جھکے جھکے تحریر کا کام کرتا رہا۔ تمام اسکے اندازِ روش اور حرکات و سکنات سے انتہا کی تیزی اور چالاکی پائی جاتی تھی تاہم اُسکی گفتگو ایسی تھی جو ہمیشہ آہستگی اور نہایت تحمل و غور اور استغنا سے ہوتی تھی۔ یہ ایک عادت تھی جو زندگی بھر رہی۔ مستعد اور حریف مکار اور عیار تو وہ تھا ہی اسپر غیب دانی اور پیش بینی کا ملکہ کامل طرہ ہوا۔

علاوہ اسکے اسکو اپنے قول و فعل کا کبھی پاس و لحاظ نہین تھا۔ پس مسٹر کالنسن سا آدمی جسمین یہ سب صفتین موجود تھین ممکن نہ تھا کہ جو کام کرتا اُسمین کامیاب نہ ہوتا خواہ دنیا کی بھول بھلیا [illegible]

مگر مسٹر کالنس کے سامنے کسی چیز کی کچھ حقیقت نہین تھی۔

علم مجلس اور رواب آداب صحبت مین وہ بالکل کندۂ ناتراش نہین تھا کیونکہ اسکو ایسی عجیب و غریب آسانی پر دسترس تھی کہ اورون کی تقلید کرکے وہ اپنی طرز و روش آن کی آن مین بدل ڈالتا۔ اور جیسی صحبت ہوتی اُسکے انداز اور چال ڈھال کا نقال بنکر اُسکا سا اثر اپنی حرکات و سکنات مین پیدا کر لیتا تھا یا یہ کہو کہ یہ شخص ایسا باریک بین تھا اور اس امر کی قابلیت رکھتا تھا کہ اپنی وضع اور حالت مین ایسی صورت پیدا کرتا تھا اور اپنے طرز گفتار و رفتار کو ایسا سانچے مین ڈھالتا تھا جو بالکل اُن تکلفات اور آداب کے مطابق ہو جاتے تھے جیسے اُن انجمنون مین جہان وہ اپنی دولتمندی یا اپنے مقتدر موکلون کی ضروریات کے سبب سے باریاب ہو سکتا تھا برتے جاتے تھے۔ پس دراصل وہ بالکل کندۂ ناتراش نہین تھا۔ لیکن تاہم اکثر اوقات وہ شوخ اور بے تکلف اور گستاخ بنجاتا تھا اور بہت جلد خلا ملا پیدا کر لیتا تھا۔ اسکے عروج نے اسکو لاف زن اور اسکی دولت نے اسکو شیخی باز بنا دیا تھا۔ اور چیدہ چیدہ اور بڑے بڑے گھرانون کی کھانے کی میز پر یا ایوانون مین بے تکلفی اور بیباکی ظاہر کرنے کی غرض سے وہ اپنے طرز و طریق ایسی بے امتیاز اور بے ادب آزادی کے بناتا جسکو وہ اپنی غلط کاری سے خیال کرتا تھا کہ اصل آزادی یہی ہے۔ علی ہذا القیاس اُسکی جسمانی آرایش بھی ایسی ہوتی جس سے کسی قدر فضول خرچ ہونا پایا جاتا۔ اُسکی صدریون کے کپڑے کے رنگ بڑے بھڑکیلے اور چمکدار ہوتے تھے اور اتنا جواہر پہنتا تھا جتنا نمایش کے لیے حتی الامکان جمع کر سکتا تھا۔

مسٹر کالنس کی یہ کیفیت تھی جسکا اس شرح و بسط سے ہمنے یہ حال لکھا ہے۔ کیونکہ حضرت بھی ایک ہی شخص ہین جنھون نے اِس قصہ کے تماشا گاہ مین اپنا کچھ کم حصہ نہین لیا ہے۔

اُسنے اپنا چوغہ اُتار کے علٰحدہ رکھ دیا اور جس کرسی کیطرف ڈیوک نے اشارہ کیا تھا اُسپر بیٹھ کے یہ مختار اپنے ہاتھ آگ سے گرم کرنے لگا۔ کبھی ایک ہاتھ آگ کیطرف رکھتا تھا کبھی دوسرا

ہاتھ اور اِس طور پر کبھی دونون ہاتھون کو دباتا اور ملتا تھا۔ اول تو بیٹھتے ہی اُسنے ڈیوک سے عذرخواہی کی اور کہا کہ جسوقت مارکوئس آف آرڈن میرے مکان پر گیا تھا مین موجود نہ تھا دعوت مین گیا ہوا تھا اِسوجہ سے دیر زیادہ ہوگئی اور حضور کو اتنا منتظر رہنا پڑا کہ ہنوز پلنگ پر جانے کی نوبت نہ آئی۔ یہ اُسکا بیان اسطور پر تصدیق ہوا کہ مسٹر کالنسن شام کا پورا لباس پہنے ہوے تھا اور اسلیے ڈیوک کی طلبی پر اُسکو اپنے گرم گرم بچھونے سے سردی مین اُٹھنے کی تکلیف نہین ہوئی تھی۔

ڈیوک۔ (بطور استفہام) "آج شام کے ہولناک واقعات کا تذکرہ میرے فرزند دلبند نے آپ سے مِن وعَن بیان کیا ہوگا"

مسٹر کالنسن "جی ہان میرے لارڈ۔ اور مین اُس وحشیانہ اور بیرحم جبر و سختی کی نسبت جو جناب ڈچز صاحبہ کے ساتھ کی گئی اپنے تہ دل سے حضور مین اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہون۔ واہ کیا اچھی عورت ہین۔ کیسا نورانی چہرہ پایا ہے۔ اور مین حیرت مین آکے اُنکو پسند کرتا ہون۔ مگر یہ بات کِس کے خیال مین آسکتی ہے کہ مسٹر لیبوین ہم ایسے فعل قبیح کا مرتکب ہوا ہوگا۔ یا یہ ہوا ہو کہ اُسکی طرف سے کوئی فعل ناشایستہ و نابایستہ ایسا سرزد ہوا ہو جس سے ڈچز صاحبہ کی توہین ہوتی ہو اور وہ ناخوش ہوگئی ہون اور یہ ناخوشی دیکھکے وہ وحشیانہ کینہ وری اور بغض کی طرف بمجبوری راغب ہوگیا ہو۔ لیکن دوسرے معاملے کی نسبت یعنی وہ معاملہ جو مسٹر سُولومن کے یہان آنیکا باعث ہوا حضور آپ مجھپر خفا نہین ہوسکتے کیونکہ اب صرف یہی آخری تدبیر باقی تھی جو مین نے کی اور بس"

ڈیوک۔ (بات کاٹکر) "مہربانی سے مجھے بھی کہنے دوگے یا نہین مسٹر کالنسن"

ڈیوک نے جب یہ دخل درمعقول دیا اُسوقت کنسرویٹری کے واقعات کی بابت جو کچھ یہ مختار اپنے غور و تامل سے کہہ رہا تھا جس سے اسکو تکلیف دہ اور رنج آور جوش پیدا ہوتا جاتا تھا وہ اُسکے فرو کرنے اور روکنے مین بجد سعی تھا۔

کالنسن "بہتر ہو۔ مین اب ایک لفظ بھی منھ سے نہ نکالونگا۔ حضور کو جو کچھ فرمانا ہو سب فرمالین۔

یہ کہکے ایک نہایت عمدہ طلائی ڈبیا جسمین جواہرات جڑے تھے مختار نے اپنی جیب سے نکالی اور اسمین سے ایک پُلاس کی چٹکی لی۔

ڈیوک "آپ جانتے ہین کہ میرے سب قرض خواہون کا یہی ارادہ ہی کہ وہ آخری تدبیر پر عمل کرین۔ مسٹر سولومن بھی مجھ سے ایسا ہی کہتے تھے۔ چند مہینے گذرے ہین کہ آپ نے بعض شرائط کا اشارتاً و کنایتہً تذکرہ کیا تھا کہ اگر انکے مطابق کیا جاتا تو آپ مجکو میری مشکلات سے نجات دلانے کو راضی تھے۔ مگر مین نے اُنپر عمل کرنے سے انکار کیا تھا۔ شاید حماقت سے آپ کی شرائط کے مطابق کار بند نہ ہوا۔ مین تسلیم کرتا ہون کہ مین نے اپنی ناشائستگی اور کبر و نخوت سے اُنکو منظور نہ کیا تھا۔ اور اب مین اپنے کیے سے آپ پشیمان ہون اور آپ سے معذرت خواہ ہون۔ اور اب آپ نے بھی کافی طور پر اپنا بدلا لیا ہی کہ اپنے مطالبہ اور رہن قرضہ کے وصول کرنے کے لیے ابھی چند ہی گھنٹے ہوے ہین۔ وہ تدبیر نکالی تھی جس سے میری حقارت اور بیعزتی مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی"

مختار۔ ڈیوک کو چند لحظہ تک خاموش دیکھکے سمجھا کہ جواب کا طالب ہی۔ اور اس طور پر جواب دہ ہوا۔

مسٹر کالنسن "اے میرے لارڈ۔ یہ میرا فعل بدلا لینے کی غرض سے نہ تھا۔ مین کبھی کسی جذبے کا مطیع نہین ہون۔ سوا اسکے جسمین میرا ذاتی فائدہ ہوتا ہی۔ میری رسائی سے بدلے کا مقام یا تو زیادہ اونچا ہی یا بہت ہی نیچا ہی۔ مین نہین جانتا کہ کہان ہی۔ بہرحال مین نے بدلا نہین لیا ہی۔ جو تدبیر مین نے کی صرف وہی ایک تدبیر باقی تھی جو مجھکو میرے روپیہ وصول کرنے کی خواہش نے سوجھائی۔ مگر ہان مین تسلیم کرتا ہون کہ میرا یہ فعل بڑی بے لحاظی اور شتاب زدگی سے ہوا ہی اور اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اُن جیرانیون اور پریشانیون کی

چونکا دینے والی حالت جو آپ کے گرد ہجوم آور ہونے کو ہی مجھے معلوم تھی اور مجھ سے پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی"

ڈیوک "خیر مسٹر کالنسن مین اس بات کے سُننے سے خوش ہوا کہ آپ کو مجھ سے کوئی کینہ نہین ہی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے چند مہینے ہوے کہ بعض شرائط میرے غور اور خوض کرنے کے لیے تجویز کر کے لکھ بھیجے تھے مین نے آپ سے کیا کہا تھا"

کالنسن۔ (اپنی عادی سختی اور سنگدلی سے) "حضور نے اُن شرائط پر تعجب ظاہر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ شرائط مذکور میری انتہا کی خود بینی اور تعجب انگیز گستاخی پر دلالت کرتے ہین"

ڈیوک (بہت گھبرا کے) "مسٹر کالنسن میری یہ مراد ہرگز نہین تھی۔ میری یہ ہرگز مراد نہین تھی۔ میرا یہ منشا تھا کہ آپ میری وجوہات پر پھر غور کرین۔ اور اُن امیدون کو جو مجھے تھین"

مسٹر کالنسن (اپنی گھڑی کی زنجیر سے کھیلتے ہوے) "مجکو اُس موقع کی ایک ایک بات جسکا حضور نے حوالہ دیا ہی بخوبی یاد ہی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کا فرزند چند مہینے کے بعد سن بلوغ کو پہونچے گا اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچے گا اُسوقت وہ جائداد کا بار قرضہ کم کرنے مین آپ کا شریک ہوگا اور جتنے قرضخواہ ہین اُنکو اُنکے اطمینان کے بموجب ضمانت بھی دے دیجاے گی۔ اسکے جواب مین بندہ نے عرض کیا تھا کہ اسی کا ہمشکل ایک معاملہ اُسوقت بھی پیش آیا تھا جب جناب ڈیوک آن جہانی زندہ تھے اور ایک بڑے حصہ جائداد کی نسبت آپ نے بھی ایسا ہی انتظام فرمایا تھا جسکا نتیجہ کچھ نہ نکلا اسلیے آپ کے صاحبزادہ کی رضا و رغبت سے اگر جزو علاقہ فروخت بھی کر ڈالا جاے تاہم ایفاے زر قرضہ کے واسطے ناکافی ہوگا۔ پس اب حضور مجھکو اس امر سے مطلع فرمائین کہ آیا اس عرصہ مین جو حضور نے مکرر روسہ کر دیا ہے اس معاملے کو جانچا اور پرتالا اُس سے کوئی ایسے واقعات جدید بھی مستنبط ہوے ہین جنسے میری معروضات سابقہ کی تردید ہو سکتی ہو"

ڈیوک ۔ بلکہ تفنیہ بالعکس ہی۔ مسٹر کالنسن ۔ اور افسوس ہی کہ جیسا اس معاملہ پر آپنے بہت مناسب طور پر غور و تامل کرکے اپنی راے ظاہر کی تھی وہ بہت صحیح تھی"

مسٹر کالنسن "اور اسلیے اب حضور کا فرزند کہ اب بفضل الٰہی سنِ بلوغ کو پہونچ گیا ہو وہ بات آپ کے لیے بھی کرے جو حضور نے اپنے والد ماجد کے لیے کی تھی تو عام جائداد اور علاقہ بالشرط نیلام ہو جائیگا اور قصر ملبانٹ تباہ و برباد ہوکے منہدم و مسمار ہو جائیگا"

ڈیوک ۔ (آہ سرد بھرکے) "اسمین شک نہین جو کچھ ہو چکا ہی۔ یہی حالت ہی"

مسٹر کالنسن "تو پھر حضور کا منشا یہ ہی کہ زر کثیر کی ایک رقم جسطور سے ہو سکے آپ کو ملجاے تاکہ جو لوگ سخت تقاضا کر رہے ہین اُنکا پہلے تصفیہ ہو جاے اور پھر آپ اپنی جائداد اور علاقہ کی ترقی کی طرف بجان و دل متوجہ ہون مالگذاری اور آمدنی مین ترقی کرین اور قرضہ کو سود ادا کرنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اُسکو آپ اپنے خرچ مین لائین"

جب مسٹر کالنسن اِس طور پر اپنی سنگدلی اور بیرحمی اور معاملہ داری کی صفائی سے سچ سچ بات کھلم کھلا بیان کر چکا تو اُسنے ہُلاس کی ایک بڑی سی چٹکی بھر لی۔

ڈیوک "آپ نے مقدمہ کی کیفیت بہت ٹھیک ٹھیک بیان کی۔ اگر وہی برس کے واسطے مجھے دس لاکھ روپیہ ملجاتے تو مین محفوظ رہتا"

مسٹر کالنسن "اللہ اکبر۔ اسقدر رقم کثیر۔ مگر کس صورت سے مین حضور کی مدد کر سکتا ہون۔ تعلقہ کی اسقدر آمدنی نہین کہ وہی کفالت اور ضمانت کے لیے کافی ہو سکے اور یہ بات تو بیکار سے بدتر ہی کہ مارکوئس آف آرڈن اُس حصہ کو جو اُنکے نام کر دیا گیا ہی مکفول کرین"

ڈیوک ۔ (ہکلاتے ہوے) "تب تو پھر آپ نہین۔ مین خیال کرتا ہون ۔ یعنی یہ کہ آپ نے بیشک اُس تجویز کی نسبت جو چند مہینے ہوے پیش ہوئی تھی بہت بہتر سمجھا ہی"

مسٹر کالنسن "نہین حضور۔ مین نے اسکو بہت بہتر نہین سمجھا ہی۔ مگر گفتگو تو اس امر مین ہی کہ وہ تجویز اِس آپ کی خواہش سے جو دو برس کے واسطے روپیہ لینے کی نسبت ہی

چونکا دینے والی حالت جو آپ کے گرد ہجوم آور ہونے کو ہی مجھے معلوم تھی اور مجھ سے پوشیدہ نہین رہ سکتی تھی"

ڈیوک "خیر مسٹر کالنسن مین اس بات کے سُننے سے خوش ہوا کہ آپ کو مجھ سے کوئی کینہ نہین ہی۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ نے چند مہینے ہوے کہ بعض شرائط میرے غور اور خوض کرنے کے لیے تجویز کر کے لکھ بھیجے تھے مین نے آپ سے کیا کہا تھا"

کالنسن۔ (اپنی عادی سختی اور سنگدلی سے) "حضور نے اُن شرائط پر تعجب ظاہر کیا تھا اور یہ فرمایا تھا کہ شرائط مذکور میری انتہا کی خود بینی اور تعجب انگیز گستاخی پر دلالت کرتے ہین"

ڈیوک (بہت گھبرا کے) "مسٹر کالنسن میری یہ مراد ہرگز نہین تھی۔ میری یہ ہرگز مراد نہین تھی۔ میرا یہ منشا تھا کہ آپ میری وجوہات پر پھر غور کرین۔ اور اُن امیدون کو جو مجھے تھین"

مسٹر کالنسن (اپنی گھڑی کی زنجیر سے کھیلتے ہوے) "مجکو اُس موقع کی ایک ایک بات جسکا حضور نے حوالہ دیا ہی بخوبی یاد ہی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کا فرزند چند مہینے کے بعد سنِ بلوغ کو پہونچے گا اور جب وہ سن بلوغ کو پہونچے گا اُسوقت وہ جائداد کا بار قرضہ کم کرنے مین آپ کا شریک ہوگا اور جتنے قرضخواہ ہین اُنکو اُنکے اطمینان کے بموجب ضمانت بھی دے دیجاے گی۔ اسکے جواب مین بندہ نے عرض کیا تھا کہ اسی کا ہمشکل ایک معاملہ اُسوقت بھی پیش آیا تھا جب جناب ڈیوک آن جہانی زندہ تھے اور ایک بڑے حصۂ جائداد کی نسبت آپ نے بھی ایسا ہی انتظام فرمایا تھا جسکا نتیجہ کچھ نہ نکلا اسلیے آپ کے صاحبزادہ کی رضا و رغبت سے اگرچہ وعدۂ فروخت بھی کر ڈالا جاے تاہم ایفاے نذر قرضہ کے واسطے ناکافی ہوگا۔ پس اب حضور مجھکو اس امر سے مطلع فرمائین کہ آیا اس عرصہ مین جو حضور نے مکرر دورہ کر رہا ہے اس معاملے کو جانچا اور پرتالا اُس سے کوئی ایسے واقعات جدید بھی مستنبط ہوے ہین جنسے میری معروضات سابقہ کی تردید ہو سکتی ہو"

ڈیوک ۔ بلکہ تفتیہ بالعکس ہی ۔ مسٹر کالنسن ۔ اور افسوس ہی کہ جیسا اس معاملہ پر آپنے بہت مناسب طور پر غور و تامل کر کے اپنی راے ظاہر کی تھی وہ بہت صحیح تھی "

مسٹر کالنسن " اور اسلیے اب حضور کا فرزند کہ اب فضل الٰہی سے سن بلوغ کو پہونچ گیا ہی وہ بات آپ کے لیے بھی کرے جو حضور نے اپنے والد ماجد کے لیے کی تھی تو عام جائداد اور علاقہ بالضرور نیلام ہو جائیگا اور قصر ملبانٹ تباہ و برباد ہو کے منہدم و مسمار ہو جائیگا "

ڈیوک ۔ (آہ سرد بھر کے) " اسمین شک نہین جو کہتے ہو بجا ہی ۔ یہی حالت ہی "

مسٹر کالنسن " تو پھر حضور کا منشا یہ ہی کہ زر کثیر کی ایک رقم جسطور سے ہو سکے آپ کو ملجاے تاکہ جو لوگ سخت تقاضا کر رہے ہین اُنکا پہلے تصفیہ ہو جاے اور پھر آپ اپنی جائداد اور علاقہ کی ترقی کی طرف بجان و دل متوجہ ہون مالگذاری اور آمدنی مین ترقی کرین اور قرضہ کو سود ادا کرنے کے بعد جو کچھ پس انداز ہو اُسکو آپ اپنے خرچ مین لائین "

جب مسٹر کالنسن اِس طور پر اپنی سنگدلی اور بیرحمی اور معاملہ داری کی صفائی سے سچ سچ بات کھلم کھلا بیان کر چکا تو اُسنے ہلاس کی ایک بڑی سی چٹکی بھر لی ۔

ڈیوک " آپ نے مقدمہ کی کیفیت بہت ٹھیک ٹھیک بیان کی ۔ اگر وہی برس کے واسطے مجھے دس لاکھ روپیہ ملجاتے تو مین محفوظ رہتا "

مسٹر کالنسن " اللہ اکبر ۔ اسقدر رقم کثیر ۔ مگر کس صورت سے مین حضور کی مدد کر سکتا ہون ۔ تعلقہ کی اسقدر آمدنی نہین کہ وہی کفالت اور ضمانت کے لیے کافی ہو سکے اور یہ بات تو بیکار سے بدتر ہی کہ مارکوئس آف آرڈن اُس حصہ کو جو اُنکے نام کر دیا گیا ہی مکفول کرین "

ڈیوک ۔ (ہکلاتے ہوے) " بت تو پھر آپ نہین ۔ مین خیال کرتا ہون ۔ یعنی یہ کہ آپ نے بیشک اُس تجویز کی نسبت جو چند مہینے ہوے پیش ہوئی تھی بہت بہتر سمجھا ہی "

مسٹر کالنسن " نہین حضور ۔ مین نے اسکو بہت بہتر نہین سمجھا ہی ۔ مگر گفتگو تو اس امر مین ہی کہ وہ تجویز اِس آپ کی خواہش سے جو دو برس کے واسطے روپیہ ملنے کی نسبت ہی

کیا تعلق رکھ سکتی ہی میری غرض سیدھی سیدھی اور سادہ سادہ تھی۔ مین نے بجاے خود یہ تجویز کی تھی کہ مین دس لاکھ روپیہ حضور کو پیشکش کرون۔ بلا رسید۔ بلا ضمانت۔ بلا تحریر دستاویز۔ یعنی صاف صاف یہ ہی کہ دس لاکھ روپیہ حضور کو اس شرط پر دے ڈالون کہ۔،،

ڈیوک۔ (فوراً روک کے اور یہ جان کے کہ کسی ناخوش آیند معاملے کا تذکرہ ہونیوالا ہی) ہان ہان۔ مجھے وہ شرط بخوبی معلوم ہی۔ مگر مین نے جو تجویز کی تھی وہ یہ تھی کہ ان شرائط کی ترمیم اس طور پر کیجاتی کہ آپ مجھکو دس لاکھ روپیہ دو برس کے وعدے پر میری ذات خاص کی ضمانت پر قرض دیتے اور اگر دو برس کے گذر جانے کے بعد مین قرضہ کا روپیہ ادا نہ کر سکتا تو اسوقت آپکو دوسری شرط کے پورا کرانے کا اختیار حاصل ہوتا۔،،

مسٹر کالنسن۔ (تامل سے) "دو برس۔ دو برس۔ بہت بڑی مدت ہی۔ اب مین پچاس برس کا ہون۔ اب بھی بہت عرصہ گذر گیا ہی۔،،

ڈیوک۔ (بات کاٹ کے) مگر آپ ایسے ہین کہ ابھی اپنے کو جوان کہہ سکتے ہین۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ جتنی آپ بیان کرتے ہین اتنی آپ کی عمر معلوم بھی نہین ہوتی۔،،

مسٹر کالنسن۔ (اس طور پر کہ طنز ظاہر نہ ہو اور رمز کی بات کھلنے نہ پاے) "مین حضور کی اس تعریف کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ دس لاکھ روپیہ بڑی بھاری رقم ہی اور جبتک وہ مدعا جسکے حاصل ہونے کی مدت سے خواہش ہی حاصل نہ ہو جاے یہ رقم اس طور پر نہین لگادی جا سکتی۔ حضور مجھ سے صاف صاف بیان کرینگے۔ پردہ نہ رکھینگے۔ آپ صرف اتنا فرمائین کہ دو برس گذر جانے کے بعد پھر وہ کونسا موقع آپ کو ملیگا کہ حضور اس قرضہ کا روپیہ ادا کر دینگے اور اس شرط کے پورا کرنے سے جسکو مین سمجھتا ہون کہ آپ بہت ہی ناپسند کرتے ہین اور مکروہ جانتے ہین محفوظ رہین گے۔ آیئے ہم دونون صاف دلی سے اسوقت گفتگو کرین۔ کسی طرح کا کھوٹ کپٹ دلون مین نہ رکھین اور اس معاملے کو معاملہ دانی کے طریقے سے طے کر ڈالین۔،،

ڈیوک "بہتر ہے ایسا ہی ہوگا"

یہ جواب دیتے ہوے اِس رئیس اعظم کو اسقدر جوش آیا کہ خود اپنی حقارت اور تعجب کو مشکل سے اخفا کر سکا اور جو ناخوشنودی اور استکراہ مخاطب کی نسبت اسکے دل مین پیدا ہوئی تھی اسکو بھی چھپا نہ سکا۔ مگر کیا کرتا ضرورت اور احتیاج نے اِسکو ایسے شخص سے معاملہ کرنے کے لیے مجبور کیا تھا۔ وہ اِس طور پر متکلم ہوا۔

"مین بخوبی جانتا ہون کہ جسقدر روپیہ مین نے طلب کیا ہے اُس سے اسیقدر رقمہ کے ادا ہو جانے کا انتظام ہو سکیگا جسکا سخت تقاضا ہے اور بعد اسکے جو دو لاکھ روپیہ باقی رہے گا وہ تعلقہ کی اصلاحات اور ترقیات مین صرف ہوگا۔ اسلیے مین اپنی ذات کو فریب نہین دے سکتا کہ مرتہنون کا سود ادا ہو جانے کے بعد تعلقہ کی پیداوار کی آمدنی سے اتنا پس انداز ہو سکے گا کہ دو سال گذر جانے کے بعد اُس باقی سے آپ کا مطالبہ ادا ہو جاے۔ مگر اِس عرصے مین ایک بات کی مجھے قوی امید ہے کہ میری دو بیٹیون مین سے ایک بیٹی کسی معزز رئیس کی پیاری اور معزز زوجہ بن جاے گی اور رئیس مذکور ضرورت کے وقت میری مدد کے واسطے ہرگز ہرگز پس و پیش نہ کرے گا"

مسٹر کالنس (بلا لحاظ طنز و طعن) "آپ کی اِس شدت سے صفائی کا مین شکریہ ادا کرتا ہون۔ پس اِس تقریر کی غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور مجھکو ایک کل کا گڈا بنایا چاہتے ہین کہ جب اور جس طرف چاہا اُسکی کل پھیر دی"

ڈیوک "مین اِس بات کے ثابت کرنے مین کوشش کرتا تھا کہ آپ کو اپنے روپیہ کی واپسی کا ہر نوع یقین کامل ہو جائے۔ بہر حال دونون صورتون مین آپکا کچھ نہین جاتا اور آپ محفوظ رہتے ہین"

یہ بات رئیس اعظم کے اسواسطے کہی کہ اِسکو ایک اندیشہ پیدا ہو گیا تھا اور وہ اندیشہ یہ تھا کہ چونکہ کالنس کے سامنے سب حال صاف صاف بیان کر دیا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ اُس دوکر

شرط کے ایفا پر جسکا ذکر ہوا ہی معاملے کا انحصار رکھے۔

مسٹر کالنسن "مانا۔ لیکن چونکہ حضور نے میری مجوزہ شرائط مین جنکو مین نے چند ماہ کا عرصہ ہوا پیش کیا تھا ترمیم چاہی تھی تو مین بھی اب اس امر کا اجازت خواہ ہون کہ بجاے خود جناب کی مجوزہ شرائط مین ترمیم کرون"

یہ کہکے مسٹر کالنسن اُس کرسی سے جو آتشدان کے پاس رکھی تھی اُٹھ کھڑا ہوا اور جو کرسی میز کے برابر رکھی تھی اُسپر جا بیٹھا۔ اسکے بعد اُسنے فلس کیپ کاغذ کا ایک تختہ لیا اور دوات کے قاعدے کے بموجب حاشیہ توڑا اور اُسپر وہ شرائط جنکا وہ ڈیوک کو پابند کرنا چاہتا تھا تحریر کرنے شروع کیے۔ جسوقت وہ لکھنے لگا ڈیوک اپنی پریشان حالت مین کمرے مین اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔ صرف پاؤ ہی گھنٹے کے عرصے مین اُسنے کم سے کم بارہ دفعہ جیب سے گھڑی نکال کے دیکھی۔ مگر مسٹر کالنسن نے اسکے اضطرار اور بے صبری پر کچھ توجہ نہین کی وہ برابر غور و فکر سے اِس طور پر لکھتا ہی رہا جیسا کہ کوئی شخص کسی معاملہ عظیم کی تحریر مین بجان و دل متوجہ ہو۔ کئی مرتبہ وہ ٹھہر بھی گیا کہ ایک آدھ چٹکی ہلاس کی لیلے اور جب وہ اِسطور پر ٹھہر جاتا تھا ڈیوک غصہ سے اپنے پانوُن زمین پر دے دے مارتا تھا کیونکہ اُسکو اُسکا ایک ساعت بھر بھی توقف کرنا گران گذرتا تھا اور بڑا ناگوار ہوتا تھا۔ آخر کار پاؤ گھنٹہ گذر گیا اور مسٹر کالنسن نے قلم ہاتھ سے رکھدیا اور جس دستاویز کا اُسنے مسودہ کیا تھا اُسکو ڈیوک کے حوالہ کیا۔

اِن شرائط کو جو سلسلہ وار مشروحاً و مفصلاً مرقوم تھین جب ڈیوک آف ملمانٹ نے پڑھا غصہ سے تمام بدن اسکا کانپنے لگا اور چہرے پر اس شدت سے زردی چھا گئی جیسے کسی مردے کا چہرہ ہوتا ہی۔ کاغذ کو اُسنے اپنے ہاتھ سے پھینکدیا اور کہا۔

ڈیوک "یہ شرائط مجھکو ہرگز منظور نہین ہین"

مسٹر کالنسن۔ (معمولی استقلال سے) "تو پھر اِس ملاقات کا بھی خاتمہ ہی

مین حضور کی خدمت مین شب بخیر۔ بلکہ مجھے کہنا چاہیے۔ صبح بخیر۔ عرض کرتا ہون"

یہ کہکے کالنسن دروازے کی طرف چلا۔

اُسکی انگلیان ہاتھی دانت کے دستہ پر تھین جو دروازے مین لگا ہوا تھا۔ قریب تھا کہ دستہ گھمائے۔ کہ ڈیوک نے اچھل کے اِسکا بازو پکڑ لیا۔

ڈیوک۔ (کمال اضطراب سے) "ٹھہریے۔ اِس طور پر رخصت ہونا مناسب نہین۔ آیئے اِس معاملے مین پھر اچھی طرح سے گفتگو کرین"

کالنسن۔ (آتشدان کی طرف واپس آتے ہوے) "بہتر ہے جو ارشاد ہو"

ڈیوک۔ (کاغذ کی طرف اشارہ کرتے ہوے) "بس آپ کی یہی آخری تجویز ہے"

کالنسن۔ (بے پروائی سے) "یہی ہے۔ میرے لارڈ۔ آپ جانتے ہین کہ مین اہل پیشہ ہون پورا پورا معاملہ دار مطلبی۔ اور جو مجھے کرنا ہوتا ہے وہ مین ایک ہی مرتبہ دل مین ٹھان لیتا ہون اب یہی ٹھنی ہوئی ہے۔ جو ٹھنی ہوئی ہے"

ڈیوک۔ (غصہ و غم اور ملامت آمیز آواز سے) "یہ نہین ہو سکتا کہ اِن بیحد و حساب اور قہرناک شرائط کے پورا کرنے مین آپ ہی کی ضد قایم رہے"

کالنسن۔ "یہ اصرار تو حضور چلا ہی جاے گا۔ یعنی جب تک میری ذات کو اس معاملے سے تعلق ہے اُن شرائط کے پورا کرانے مین اصرار ہی رہے گا"

ڈیوک۔ (کف افسوس مل کے) "یہ ایک غیر واجب فائدہ ہے جو تم میری تباہی زدہ حالت کی بدولت اُٹھایا چاہتے ہو۔ تم مجھکو بالکل اپنے اختیار مین کیے لیتے ہو۔ تم میری دونون بیٹیون کی تقدیر کے گویا منصف اور مجوز بنتے ہو۔ مسٹر کالنسن رحم کرو۔ سوچو۔ اُس ایک اور خاص شریف جسکے بارے مین ہماری تمھاری راے کا اختلاف ہے پھر غور کرو"

مسٹر کالنسن "مین بخوبی سوچ چکا ہون حضور۔ اور جہان تک کہ اِسمین مین اپنا تعلق دیکھتا ہون مجھے معلوم نہین ہوتا کہ دوبارہ غور کی ضرورت ہے"

یہ کلام اِس سختی سے کہا گیا کہ کسی غصہ مین بھرے بیٹھے آدمی کی اشتعال طبع کے لیے کافی تھا۔

ڈیوک (آہستہ سے) "لعنت ہو۔ نف ہو۔ زوف ہو تیری اوقات پر"

یہ کہکے ڈیوک نے منھ پھیر لیا اور پھر کمرے مین اِس طور سے ٹہلنے لگا جیسے کوئی زخمی شیر اپنے پنجرے مین پھرتا ہو۔ لیکن چند منٹ کے بعد اُسنے پھر مختار کو مخاطب کرکے دریافت کیا۔

ڈیوک "اگر مین منظور کرلون تو روپیہ کب تک آئیگا"

کالنسن "فوراً جسوقت کل بنک کھلین۔ نو بجے"

یہ کہکے مسٹر کالنسن نے بے پروائی سے ایک اور چٹکی ہلاس کی لی۔ اُسوقت اِسکے چہرے کی کیفیت دیکھنے کے قابل تھی۔ اندر سے تو خوش تھا کہ اب پالا مار لیا ہو اور باہر سے بے غرضی پائی جاتی تھی۔

ڈیوک۔ (بیقراری اور پس وپیش سے) "کیا اور شرائط پر مجھے روپیہ نہین مِل سکتا"

کالنسن "مین کسی اور شرط سے واقف ہی نہین ہون"

ڈیوک "کیا تم پانچ لاکھ روپیہ۔ صرف پانچ لاکھ روپیہ میری اور لارڈ آرڈن کی ضمانت پر دے سکتے ہو"

کالنسن "ایک جبہ نہین حضور۔ ایک جبہ"

ڈیوک "پس مجبوری ہو۔ تمھاری تجویزین منظور ہین"

یہ الفاظ کہنے کو تو یہ رئیس اعظم کوشش بلیغ سے کہہ گیا مگر پیچھے پچھتایا اور اپنی کم جرأتی پہ بہت پشیمان ہوا اور پھر کہا۔

"کل ساڑھے نو بجے صبح کو مین یہان تمھارا اور روپیے کا منتظر رہونگا۔ مسٹر کالنسن"

مسٹر کالنسن ۔ (فقرہ پورا کرنے کو) اور اقرار نامہ ۔ مین مکان پر جاتے ہی لکھ ڈالونگا پیچھے سونے جاؤنگا ۔ مین کسی اپنے محرر کو گواہی کے واسطے بھی لیتا آؤن "

ڈیوک " ہان ۔ ہان لیتے آنا "

یہ کہتے ہوے ڈیوک کے اوپر غشی کی حالت طاری ہونے لگی ۔ کیونکہ اسکو اس بات کا خیال آیا کہ اپنی ہی موت کے فتوے پر اپنا العبد ثبت کرنیکی اُسنے رضامندی ظاہر کی تھی ۔ یہ کہکے ڈیوک نے اسکو رخصت کیا ۔

ڈیوک " شب بخیر ۔ شب بخیر "

کالنسن " بلکہ روز بخیر ۔ حضور "

اسکے بعد مختار گھر کو رخصت ہوا ۔

گیارھوان باب

(دعوت بال کے بعد دوسرا دن)

ساڑھے آٹھ بجے صبح کے نواب نامدار یعنی ڈیوک حالیو قار خوابگاہ سے برآمد ہوا اور بیگم صاحبہ زہرہ پرستار یعنی ڈچز حالیمقدار کے کمرے کی طرف جاکے دروازے پر آہستہ سے دستک دی ۔ کلیمنٹائن فرانسیسی خواص نے دروازہ کھولا اور اپنے لبون پر انگلی رکھی جس سے یہ مراد تھی کہ خاموش رہیے کیونکہ ڈچز آرام مین تھی ۔ ڈیوک لحظہ بھر وہان کھڑا رہا اسکے بعد اُسنے چھوٹے کمرہ متصلہ مین اسکو آنے کا اشارہ کیا ۔

اس حکم کی تعمیل مین کلیمنٹائن نے شب نشین اور خوابگاہ کا دروازہ بند کیا ۔ ان مکانات کا مفصل بیان ایک باب گذشتہ مین ہوچکا ہے ۔ اور اس تعجب مین حیران و پریشان ہوکے کہ ڈیوک نے جو اس طور پر اسکو طلب کیا ہے شاید اسمین کوئی بھید ہے وہ اسکے ساتھ چھوٹے کمرہ مین جو ڈچز کے کمرون سے متعلق تھا چلی گئی ۔

ڈیوک " تمھارے نزدیک کلیمنٹائن ۔ آج لیڈی صاحبہ کا مزاج کیسا ہے جہانتک

تم تمیز کر سکتی ہو بیان کرو"

کلیمنٹائن "رات کو تو حضور بیگم صاحبہ آرام سے سوئین - اور حضور کو تو معلوم ہی ہے کہ دونون معالج صبح کے چار بجے تک اُنکی خدمت مین حاضر رہے - ابھی تھوڑی دیر کے لیے چلے گئے ہین - کچھ اچھے ہی آثار پائے گئے ہونگے جب تو چلے گئے - آدھ گھنٹہ ہوا کہ جراح پھر آیا تھا اور یہ دیکھ کے کہ جناب عالیہ آرام مین ہین خوش ہوا تھا - طبیب کے ساتھ اب پھر واپس آتا ہی ہوگا"

ڈیوک "اور تم کلیمنٹائن اپنی لیڈی کی خدمت مین برابر حاضر رہنا - خبردار"

کلیمنٹائن "یہی میری خدمت اور فرض اور خوشی ہے - اے حضور - اور جہانتک ممکن ہے مین بیگم صاحبہ کی حضوری مین حاضر رہونگی"

ڈیوک - بہت خوب - تم شریف اور معقول پسند جوان عورت ہو اور مجھے تمھارا بڑا اعتبار ہے اور تمسے اطمینان ہے - اسلیے مین یہ چاہتا ہون کہ جہانتک تمسے ہوسکے تمھین لیڈی صاحبہ کے پاس رہا کرو - اُنکو بھی تمھاری ہی خبرگیری اور تیمارداری کی ضرورت ہوگی - اور تم خاطرجمع رکھو تمکو بخوبی انعام ملیگا - کلیمنٹائن دن رات تم اُنھین کے پاس رہا کرو"

اِس فقرے پر ڈیوک نے زور ڈالا اور پھر کہا -

اور خبردار کسی دوسری خواص کو اپنی جگہ تم اُنکے پاس نہ چھوڑنا - ہر دم و ہر لحظہ تم خود ہی موجود رہنا - دیکھو - یہ میرا حکم ہے - میری آرزو ہے - میری التجا ہے - سمجھی"

یہ بڑھاپا کے اور ایسی خوشامد کے فقرے سُنکے اور یہ دیکھ کے کہ اُسکا اِسقدر اعتبار اور اقتدار سمجھا گیا ہے فرانسیسی عورت بہت خوش ہوئی اور اُسنے جواب عرض کیا -

کلیمنٹائن "حضور مین بخوبی سمجھ گئی - مین حضور سے اقرار کرتی ہون کہ اپنی پیاری لیڈی کو ایک لحظہ بھر بھی اکیلا نہ چھوڑونگی - جبتک اندیشہ اور خدشہ باقی ہے مین اُنھین کے پاس رہونگی"

ڈیوک ۔ ٹھیک ۔ ٹھیک ۔ یہی بات مین چاہتا ہون ۔ خبردار تم اسوقت تک اُنکی خبرداری کرنا جبتک اُنکو بولنے کی طاقت آجاے ۔ بڑی ہوشیاری سے خبر رکھنا اور جب بولنے کی طاقت آجائے فوراً ہمکو اطلاع دینا ۔

کلیمنٹائن ۔ حضور کی ہدایتون کی حرف بحرف تعمیل ہوگی ۔

ڈیوک ۔ اور صرف خاص اس مطلب کے واسطے تمکو خبرداری نہ کرنا چاہیے بلکہ زیادہ تر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ پہلے پہلے بیگم صاحبہ کے منھ سے کون بات نکلتی ہے جو دوبارہ حاصل ہونے والی طاقت گرفتار کی پیش رو ہے ۔ دیکھو خبردار بھولنا نہین جسوقت تمکو معلوم ہو کہ بیگم صاحبہ کی ذہنی یا بیانی قوت کا عود ہوا اور وہ اپنے ہوش حواس مین آئیں اُسی وقت تم میرے پاس چلی آنا ۔ مجھے بُلا بھیجنا ۔ یا مجھے بلا لیجانا ۔

کلیمنٹائن ۔ ہر امر مین جو حضور کا ارشاد ہوا ہے اُسکی لفظ بلفظ تعمیل کی جائیگی ۔

اِسکے بعد ڈیوک انعام کے وعدے کا بار بار اعادہ کرکے اور سر بدنا کیکے بعد خوابگاہ مین جانے کو نیچے اُترا ۔ اور کلیمنٹائن انگوٹھوں پر چلی ہوئی خامشی سے دُھرے کمرہ کے اندر پہونچ گئی ۔

سوتی ہوئی ڈچز کے زرد مگر حسین چہرہ پر کلیمنٹائن نے نظر ڈالی اور عورت کے دل مین جو جو خیالات پیدا ہوتے ہین وہ رشکے دل مین بھی پیدا ہوے ۔

"آہ تو اِسمین تعجب کیا ہے کہ نواب اس قدر بے چین ہے ۔ لیکن ڈچز کے ہوش مین آنے کے بعد جو بات ہو اُسکو پہلے وہی سُنے ۔ اس معاملے مین جہانتک مین غور کرتی ہون یہی معلوم ہوتا ہے کہ کوئی راز کی بات ہوگی ۔ شاید

A cupboard love
Seldom true
A sincere love is
سچی محبت ہے

کہتے ہین کہ مسٹر لیوِن ہیم نے ڈیوک کو اتنا روپیہ قرض دیا ہی جسکی کچھ انتہا ہی نہین ہی - اور یہ تو آنکھون کی دیکھی بات ہی کہ اِس گھر سے وہ کتنا مالوف اور مانوس رہا ہی - ہر ایک سے خلا ملا ہر ایک سے بیدلی اور بیگانگت کا برتاؤ - ہر ایک سے محبت لیکن ہین نے تو کبھی کسی قسم کی بدنگاہ اُسکے اور بیگم کے درمیان نہ دیکھی اور نہ سُنی - ہمیشہ بیگم صاحب سے وہ نہایت باادبی پیش آتا رہا ہی - اور باوجودیکہ لارڈ آرڈن بیگم کے پیٹ سے نہین ہی تاہم اُس سے اُسکو کیسی انتہا کی محبت تھی - کیسا دل سے وہ اُسکو چاہتا تھا - سچ پوچھو تو اس ہولناک وقت تک جب وہ اُس فعل قبیحہ کا مرتکب ہوا تھا وہ گھر بھر کا دوست تھا - لیکن ڈیوک مشتاق اور متردد ہی کہ بیگم کو بولنے کی طاقت آے تو جو الفاظ اُسکے منہ سے نکلین پہلے اُنکو وہی سُنے - نہین - یہ نہین ما میرے مالک اللہ - یہ نہین ہونے کا - پہلے تو وہ الفاظ کوئی اور شخص سُنے گا -

لکلیمنٹائن ہی - اور وہ خود مین ہون - اگر اِس معاملے مین کوئی راز اور سکے گا - جس طور پر بنے گا مین ہی اُسکو دریافت کرونگی - دوسرے

کہنے پائے ؟

ص کو بہاتے ہوے اِس اطمینان کے قابل ارادے کے

ائی -

ان کیا تھا ڈیوک آف ملمانٹ نیچے اُترکے

تھوڑی ہی دیر بعد مارکوئس آف آرڈن اُسکا

ڈیوک کی چھوٹی بیٹی کو کسی قدر اچھی تھی

لیڈی کلیر سا بھی اپنی بہن ہی کے

دونون تنہا تھے - اور ظاہر ادونون

نکر نوجوان مارکوئس جسطور پر اُس

ن کے باہم ہونیوالی تھی خارج

کیا گیا تھا وہ اسکو بھولا نہ تھا اور ڈیوک کو بھی اپنا اقرار جو اُسنے اپنے بیٹے سے کیا تھا کہ رات کے تمام حالات بے کم و کاست بیان کرونگا یاد تھا حالانکہ ڈیوک کا اصلاً و مطلقاً ارادہ نہیں تھا کہ وہ اِس بارے مین کچھ بھی تذکرہ کرے۔

صبح کی صاحب سلامت کے بعد جو باہمد گر باپ اور بیٹے مین ہوئی عرصے تک عالم خموشی طاری رہا اور آخر کار اِس خموشی کا طلسم بیٹے نے اِسطور پر توڑا۔

چارلس "مین دریافت کر سکتا ہون کہ آیا حضور اور مسٹر کالنسن کی ملاقات کا نتیجہ اطمینان کے قابل ہوا۔ مین خیال کرتا ہون کہ یہ میرا دریافت کرنا میری بے شعوری اور بدلحاظی مین داخل نہ ہوگا کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ خاندان بلمانٹ کے متعلق جو معاملات ہین اُسنے میرا بھی کسی قدر تعلق ہے"

ڈیوک۔ (بیصبری اور ملامت آمیز آواز سے) "چارلس۔ مجھ سے اِس قسم کی گفتگو کی کیا وجہ ہے۔ کسی قدر تعلق کے کیا معنی ہین۔ بیشک تمھارا تعلق ہے"

چارلس "اور اِسلیے میری سمجھ مین وہ وجہ نہ آئی جو اُس خلوت کے مشورے سے جو ایک معاملہ عظیم کی نسبت ہونے کو تھا میرے اخراج کا باعث ہوئی"

ڈیوک۔ (دیر تک تامل کرکے اور سوچ کے کہ کیا جواب دیا جاے جس سے بیٹے کا اطمینان ہو) چارلس تمھارے نیک و بد کا تمیز خود تمکو سمجھانا کہ کسی باپ کا اپنے بیٹے کے روبرو اپنے فضول اصراف اپنی حماقتون اپنی غلطیون کا اعتراف اور اقبال کرنا کیسا کچھ اُسکی ذلت اور خفت کا باعث ہوتا ہے۔ اور کیسی کچھ رسوائی ایسی سخت اور تکلیف دہ آزمایش کے وقت اُسکو حاصل ہوتی ہے جب تمنے خود اپنی رضا و رغبت سے اِس میری ذلت اور رسوائی کے جلسے سے علحدگی نہ چاہی تو پھر مین ہی تمکو اِشارتاً آگاہ کرنے کو مجبور ہوا اور تم مجکو اور مسٹر کالنسن کو یکجا تنہا چھوڑ کے چلے گئے۔

ڈیوک کے اِس چالاکی کے عذر نے پورا پورا اثر پیدا کیا اور یکایک کوئس آف آرگن کو

یہ کُل معاملہ ایک جداگانہ اور جدید طرز کا نظر آنے لگا اور بجاے اِسکے کہ وہ اپنے باپ سے اب کوئی شکایت کرتا اپنے دل مین بہت نادم ہوا اور خود اپنی ہی ذات کو بے ادبی و بے امتیازی کی حرکات کا الزام دینے لگا کیونکہ اسکو واجب نہ تھا کہ اپنے باپ کی ذلت اور رسوائی کے موقع پر ایک دم بھی ٹھہرتا یا وہان موجودگی کی خواہش ظاہر کرتا۔

چارلس۔ (باپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے ہوے) "مین اپنی حرکت ناشایستہ سے کامل نادم ہون۔ اے میرے پیارے باپ آپ مجھے معاف کرین"

ڈیوک۔ "چارلس اب اِس بات کا تذکرہ ہی جانے دو"

یہ جواب ڈیوک کا ایسا تھا جیسا اکثر ہماری سرکار دولتمدار بعض اوقات اپنی مہربانی کا اظہار کرتی ہی۔ یعنی جہان جرم کا ارتکاب ہی نہین ہوا ہی وہان معاف کرنے کو تیار ہو جاتی ہی اور پھر کہا۔

"مین بہت خوشی سے تمکو اطلاع دیتا ہون کہ جیسی میری آرزو تھی ویسا ہی میری اور مسٹر کالنسن کی ملاقات کا نتیجہ ہوا اور جس تباہی اور بربادی کا اندیشہ تھا اُسکا دفعیہ کلی ہو گیا"

چارلس۔ "فی الحقیقت یہ مژدہ جان بخش و جان نواز ہی"

یہ کہتے ہوے مارکوئس کا حسین چہرہ خوشی سے چمکنے لگا۔ باچھین کھل گئین۔ پھر اُسنے کہا۔

"آج مین نے اپنی مہربان سوتیلی ماں کا حال دریافت کیا تھا۔ معلوم ہوا کہ رات کو آرام سے سوئی تھین۔ یا الٰہی۔ سمجھ مین نہین آتا کہ مسٹر لیوین ہیم کو کیا ہو گیا کہ اُس نے یہ بزدلانہ کام کیا"

ڈیوک۔ (آہستہ سے) "سوا اِسکے اور کوئی بات معلوم نہین ہوتی کہ اُسکو یکایک جنون ہو گیا ہو۔ کیونکہ کئی برس سے اُسکو جنون کے دورے ہوتے تھے اور اکثر ایسے

دورے اِسکو ہوا کرتے تھے۔ افسوس ہی۔ پیارے چارلس اِسکی حالت واجب الرحم ہی نہ سزاوار الزام۔ اور جب مین خود یہ کہتا ہون۔ مین جو اُس مجروح کا شوہر ہون۔ تو تمکو اور تمھاری بہنون کو بھی اِس واقعہ کو گو کتنا ہی وہ شدت سے ہولناک ہی اُسے نیک اندیشی۔ اور مہربانی سے جسطور پر کہ تمھارے باپ نے اپنی رائے قایم کی ہی دیکھنا چاہیے۔"

چارلس "بلکہ ای میرے پیارے باپ۔ اِسکے برخلاف مجھے یہ بات سُنکے ایک سچی بغیر بناوٹ کی خوشی پیدا ہوئی ہی کہ وہ فعل جو اور طور پر ایک جرم سنگین متصور ہوتا درحقیقت ایسا نہین ہی اور خفیف ہی۔ مین مسٹر لیوین ہیم کو ہمیشہ سے ایک مہربان اور فیاض دوست سمجھتا رہا ہون۔ مین نے اپنے دینی باپ کی طرح اِنکا ادب ولحاظ کیا ہی اور اِنکا مجھے پیار ہی اور آپ خود اِس بات سے ناواقف نہین ہین کہ اکثر کیسے عمدہ عمدہ اور بیش قیمت تحفے اپنی دریادلی سے اِنھون نے مجھے عطا کیے ہین۔ لیکن اگر یہ سب باتین مجھے اِس امر کا یقین دلانے کو کہ اِنکی کہانتک میرا پاس ولحاظ تھا کافی نہ سمجھی جائین تو سب پر بالاتر یہ بات ہی کہ اِنھون نے میرا کلی اطمینان کر دیا تھا کہ اِنکی وفات کے بعد مین ہی اِنکی اِس کثیر دولت کا وارث ہونگا۔ اِس فیاضی سے اِنکی مہربانی میرے دل پر نقش کالحجر ہوگئی ہی اور اِسوقت جب مین نے آپ کی زبان سے سُنا کہ وہ واجب الرحم اور ہمدردی کے لایق ہین اور اِس قابل نہین کہ اُنسے نفرت یا گریز کی جاے تو مجھے دوچند خوشی حاصل ہوگئی ہی۔"

ڈیوک "اصل کیفیت تو چارلس یہی ہی۔ تمکو چاہیے کہ تم کلیرسا اور میری سے یہ سب حال مفصل بیان کردو تاکہ وہ بھی بیچارے لیوین ہیم کو مصیبت زدہ اور رافت رسیدہ جانین اور یہ نہ سمجھین کہ ایسا سنگین جرم دیدہ ودانستہ اُس سے سرزد ہوا ہی اور وہ اِسکے ارتکاب کے وقت اُسکے نتیجہ سے واقف تھا۔ مین ابھی کالمِسن کو فرمایش کرونگا کہ وہ فوراً پولیس مین حاضر ہو اور مجسٹریٹ کے روبرو ایسا ہی بیان کرے۔ اور وہ

بہتر ہوتا کہ تم بھی چارلس میری جانب سے وہان حاضر ہوتے اور شہادت تائیدی ادا کرتے"

مارکوئس آف آرڈن "یہ خدمت مین کمال خوشی سے انجام دونگا اور جیسا آپنے فرمایا ہی اُسی کے مطابق تعمیل ہوگی"

اِسوقت ایک ملازم کمرے مین آکے خبر رسان ہوا کہ مسٹر کالینس مع اپنے سرو فتر کے آیا ہی اور اُنکو کتب خانے مین بیٹھنے کے لیے کہدیا گیا ہی۔

ڈیوک۔ (خوب جانتا تھا کہ جواب کیا ملیگا) "تم بھی چارلس اِس ہماری ملاقات مین شریک ہوا چاہتے ہو"

چارلس "ای پیارے باپ بالتحقیق نہین"

ڈیوک نے اپنے بیٹے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے دبایا اور اسکی اِس فرزندانہ روش سے رضامند ہوکے وہ کتب خانے کیطرف بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا روانہ ہوا۔

مسٹر کالینس کے محرر نے وہ دستاویز پیش کی جسکا مسودہ اُسکے آقا نے کیا تھا اور اِسکا نقل ڈیوک آف بلمانٹ کے حوالہ کیا۔ اسکے بعد اُسنے اصل پڑھنی شروع کی۔ اور ساتھ ہی ساتھ اپنے دِل مین بڑی توجہ سے یہ رئیس اعظم نقل کو دیکھتا جاتا تھا جب پڑھتے پڑھتے محرر اُس دفعہ پر آیا جسمین مسٹر کالینس نے خاص شرطین بالتصریح لکھی تھین اُسوقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک کا جسم درد کے شکنجہ مین مبتلا ہو رہا ہی۔ لیکن اُسنے زبان سے کچھ نہ کہا۔ اور مسٹر کالینس نے بے پروائی سے ایک ہلاس کی چسکی لی۔ دستاویز آخر تک پڑھی گئی۔ اور ڈیوک اِسپر اپنا العبد ثبت کرنے کو تیار ہوا۔ اِسکا ہاتھ کانپنے لگا۔ مگر اسکے لب بڑے استحکام سے بند تھے گویا معلوم ہوتا تھا کہ دِل کے جذبے اور جوش جو باہر نکلنے کو زور لگا رہے ہین دبائے جاتے ہین۔ مسٹر کالینس نے بھی دستاویز پر اپنے دستخط

اور جب یہ سب ہو چکا اُسنے دس لاکھ روپیہ کی رقم شمار کر کے میز پر رکھدی - بھاری بھاری نوٹ کے تو نوٹ تھے باقی نقد تھا -

ڈیوک - (کالنسن سے) اب آپ اپنے محرر کو اجازت دیجئے کہ وہ بعض شخصوں کے دعوے جو مجھپر اجرائے ڈگری کرانے والے ہین طے کر دے - یہ اُن کے نام و نشان کی فہرست ہی -

محرر نے یہ فہرست مع اُسقدر روپیے کے جو اُسمین مندرج تھا فرخوا ہونکا قرضہ ادا کرنے کے واسطے لے لی اور رخصت ہوا تا کہ جو کام اُسکو سپرد کیا گیا تھا اُسکو انجام دے اسکے بعد مسٹر لیوئین ہیم کے بارے مین جو جو ہدایتین ڈیوک کو کرنی منظور تھین وہ اُسنے مسٹر کالنسن کو کین اور مختار اس بات کا اقرار کر کے کہ جیسا حکم ہوا ہی اُسی کے مطابق تعمیل ہوگی نواب سے رخصت ہوا -

اُس روز دوپہر کے ٹھیک بارہ بجے جولیس لیوئین ہیم بعلت اقدام قتل عالیجناب ڈیرآف بلمانٹ ملزم قرار پاکے مارلبورا اسٹریٹ کے دفتر پولیس کے کٹہرے مین کھڑا کیا گیا یہ قیدی گو بہت زرد ہو گیا تھا مگر مجاً مستقل مزاج تھا - نہ دائین دیکھتا تھا نہ بائین مگر اُسنے مجسٹریٹ کے چہرے کی طرف ٹکٹکی باندھی تھی - لیکن تاہم اگر کوئی بشرہ شناس وہان موجود ہوتا تو ہرگز اس امر کے دریافت کر لینے مین معذور نہ رہتا کہ اسکی اسطور پر گڑی ہوئی نگاہ مین بیخبری اور غفلت ضرور تھی اور یہ کہ یہ کمبخت شریف درحقیقت اُس اہلکار کے خط و خال کا جسپر وہ نظر دوختہ تھا بغور ناظر نہین تھا - وقتاً فوقتاً جوش کے غلبہ سے اسکے لبون پر ایک قسم کی حرکت پیدا ہوتی ہوئی معلوم ہوتی تھی لیکن وہ بہت ہی جلد بند کر لیے جاتے تھے تا کہ اندرونی جوش کی شہادت نہ دی رہے -

عدالت مین کثرت سے ہجوم تھا اور کھڑے رہنے تک کو جگہ نہین ملتی تھی - کیونکہ اس واقعہ سے شہر کے ویسٹ انڈ مین ایک شور و غوغا مچا ہوا تھا اور نہایت افواہین

اور جنرین ایک دوسرے کے منافق اور مخالف اُڑتی تھین مسٹر لیوین ہیم نے کسی کو اپنا وکیل مقرر نہین کیا تھا مگر مسٹر کالسن ڈیوک آف بلمانٹ کی طرف سے حاضر ہوا تھا اور کارروائی کے شروع ہونے سے کسی قدر قبل مارکوئس آف آرڈن بھی داخل ایوان عدالت گستری ہو گیا تھا۔ اور اس نوجوان رئیس اعظم سے مجسٹریٹ نے درخواست کی تھی کہ وہ اجلاس کے صدر پر اُسکے برابر تشریف فرما ہو۔ جب مجسٹریٹ کی طلبی کے بموجب چارلس اجلاس پر جانے کو تھا اُسنے ایک ہمدردی اور جرأت دینے کی نگاہ قیدی پر ڈالی مگر اس بدنصیب شخص نے نہین دیکھا اور اگر دیکھا بھی تو اُسنے چارلس کی ہمدردی کی تسلیم کا کوئی اشارہ نہین کیا۔

مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی اور جولیس لیوین ہیم کی فرد قرارداد جرم حسب ضابطہ مرتب کی گئی اکثر اُمرا و شرفا نے جو شب گذشتہ کو قصر بلمانٹ مین موجود تھے واقعات کنسرویٹری کی نسبت جو کچھ جانتے تھے اپنے علم و یقین سے اظہار دیا۔ انکی شہادت یہ تھی۔ کہ ایک ناگہانی چیخ کی آواز سے دعوت مین خلل پڑا۔ وہ لوگ گرم مکان کی طرف دوڑے۔ ڈیجز آف بلمانٹ اپنے خون مین تر فرش پر پڑی تھی اور قریب تھا کہ لیوین ہیم میوہ تراشنے کی ایک چھری لیے ہوے کھلے ہوے شیشے کے دروازے سے بھاگ جاے۔ یہ امر بھی بیان کیا گیا اور ثابت ہوا کہ میوہ تراشنے کی چھری خون آلود تھی۔ اور ڈاکٹر کی شہادت سے ثابت ہوا کہ جس آلہ سے زخم پہونچایا گیا وہ یہی آلہ تھا۔

طبیب اور جراح جب یہ امر ثابت کر چکے تو اُسنے ڈیجز کی حالت موجودہ کی نسبت استفسار ہوا۔ اُنھون نے بیان کیا کہ گو زخم مہلک نہین ہے اور ڈیجز کو صحت ہو جانے کی قوی امید ہے تاہم ایک عرصے کے بعد وہ توانا اور تندرست اور اس قابل ہونگی کہ اپنی زبان سے واقعات اور حالات کو مفصل بیان کر سکین جنسے اس مخلق اور معما کی اصلیت ظاہر ہو اور اس پر راز معاملے کا انکشاف ہو جاے۔

مجسٹریٹ۔ اس صورت مین مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ ملتوی کیا جاے اور قیدی حوالات مین رہے اور جبتک ڈیفنس آف بلمائنٹ کا بیان قلمبند نہ ہولے تب تک برابر قیدی کو وقتاً فوقتاً مہلت ملتی رہے۔ اسوقت سب لوگ ہمہ تن چشم ہوکے مسٹر لیوین ہیم کی طرف دیکھنے لگے۔ اسکے چہرے کے حرکات و سکنات سے یکایک یہ معلوم ہونے لگا کہ اسکی روح اور جان مین بڑا سخت مناقشہ و پیش ہے مگر اس اندرونی طوفان کو اسنے کمال استقلال سے فوراً فرو کیا اور ایک آواز سے جو گو آہستہ اور تلی ہوئی تھی مگر جسمین لغزش بالکل پائی نہین جاتی تھی اسنے کہا۔

مسٹر لیوین ہیم "پس اگر کسی شہادت مزید کی ضرورت ہو تو اس ضرورت کو خود میری الزام دینے والی آواز رفع کرسکتی ہے۔ مین مجرم ہون"

تمام حاضرین عدالت کا بدن سن سن کرنے لگا اور سب کے رونگٹے کھڑے ہوگئے لیکن قبل اسکے کہ یہ تکلیف دینے والا احساس موقوف ہوتا۔ نہین نہین سچ یہ ہے کہ وہ تاریخکو ان الفاظ نے چھیدا تھا ہنوز ہر شخص کے تہ دل کو اپنے بول سے وجد مین لا رہے تھے۔ کہ قیدی نے اپنے بیان کا سلسلہ کسی قدر کم کم آہستہ اور تلی ہوئی آواز سے پھر جوڑا۔

مسٹر لیوین ہیم "ہان مین مجرم ہون اور صرف ایک کفارہ جواب مین ڈیفنس بلمائنٹ کو دے سکتا ہون یہ ہے کہ وہ فوجداری کی عدالت مین گواہ کے طور پر طلب کیے جانے اور گواہ کے کٹہرے مین کھڑے ہوکے ادائے شہادت کی تضحیک سے معذور رکھی جائین اور حاضری کے لیے مجبور نہ کی جائین۔ میری جانب سے ایسا کوئی امر سرزد ہونے نہ پائیگا جس سے انکی روز بروز صحت کی طرف ترقی کرنے مین انسداد ہو۔ اور اسلیے جب انکو ہوش و حواس آئے اور روز بروز صحت و شفا ہوتی جاے تو ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہین ہے کہ ایسے وقت مین ڈیفنس کو یہ کہکے صدمہ پہونچایا جاے کہ جب بخوبی صحت ہوجائیگی

اسوقت اُنکو اپنے قاتل کے خلاف گواہی دینے کی غرض سے عدالت فوجداری مین حاضر ہونا ہوگا۔ لیس اسوجہ سے مین اقبال کرتا ہون کہ مین مجرم ہون۔ اور اُس عالی منصب خاتون کے حق مین جسکی عفت مین خلل ڈالنے کی غرض سے مین نے شرارت سے حملہ کیا انصافاً مجھے یہ بھی کہدینا ضرور ہو کہ اُنکی عصمت اور پاکدامنی کی بے داغ شہرت اور عفت و حیاپروری کی عظمت مین ایک ذرہ بھی اشتباہ نہ کرنا اور نہ ہونا چاہیے۔ جو خطا ہو وہ بالکل میری ہی خطا ہو۔ سالہا سال سے مین اُنکو چاہتا تھا مین اُنپر مرتا تھا۔ مین اُنکا دالہ و شیدا تھا۔ مین اُنکا دیوانہ تھا۔ لیکن ایسا کبھی نہین ہوا سواشب گزشتہ کے کہ مجھے اپنی ناپاک محبت کی حکایت پھونک دینے سے اُنکے کانون کی توہین کی پہلے کبھی جرأت ہوئی ہو۔ اُنھون نے اِس موقع پر وہ کام کیا جو ایک پاکباز اور اپنے شوہر پر دل و جان سے فدا رہنے والی عورت کو ایسی حالت مین کرنا چاہیے۔ اُنھون نے میری اِس صریح توہین کرنے والی حرکت ناشایستہ کا بہت بُرا مانا۔ اُنھون نے مجھے اپنے سامنے سے فوراً دور ہو جانے کو کہا۔ اُنھون نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ اگر آنکھون کے سامنے سے ہٹ نہ جاؤنگا تو مجھکو عوام مین ذلیل اور رسوا کرینگی۔ مگر کیا مین اپنے آپے مین تھا مجھے تو ہاپوسی نے دیوانہ بنا رکھا تھا اور نا امیدی نے میری جنون کی حالت کردی تھی۔ مجھے کیا اسوقت کچھ سوجھتا تھا میرا دل کیا میرے قابو مین تھا۔ میرے ہوش و حواس کیا بجا تھے۔ مین نے آؤ دیکھا نہ تاؤ دیکھا فوراً ایک چھری جو قریب رکھی تھی اُٹھالی اور باقی حال سب آپ کو معلوم ہو"

یہ بیان کرکے اِس بدنصیب ناشاد آدمی نے اپنی گردن جھکالی۔

عدالت مین آہستہ آہستہ عجیب و غریب طور پر لوگ بڑبڑانے لگے۔ اِس بڑبڑانے مین اِس شخص کے جرم کی نسبت نفرت اور اسکی حالت زار پر ہمدردی ملی ہوئی تھی۔ لیکن سب لوگ جنھون نے اسکی تقریر سُنی اور خصوصاً وہ لوگ جو اسکو جانتے تھے

سب کی یہی راے قرار پائی کہ بالفرور ایسے فعل قبیح کے ارتکاب کے وقت اسکی تقدیر ہی الٹ گئی اور قسمت ہی پلٹ گئی ہوگی۔

مسٹر کالنسن۔ (مجسٹریٹ کی طرف مخاطب ہوکے) مین حضور کی خدمت مین بہ انکسار تمام ملتمس ہون کہ عالیجناب معلی القاب حضرت ڈیوک آف پلمانٹ جنکی جانب سے حاضری کا مجھے اعزاز حاصل ہوا ہو قیدی کو اس الزام سے کہ پیشتر سے اسکا ارادہ اس فعل ناجائز کے ارتکاب کا تھا بری فرماتے ہین اور فی الواقع حضور ممدوح الوصف کو یقین کامل ہو کہ یہ فعل جو اس سے سرزد ہوا ہو اسکا باعث ایک ناگہانی دورۂ جنون ہو۔ اس مقدمہ کی نسبت اس راے کا قایم ہونا ان حالات متعلقہ سے ثابت ہوتا ہو کہ مسٹر لیونین ہیم جنون کے علی التواتر دورون سے اکثر تکلیف مین رہا کرتا تھا یہ دورے گو زیادہ دیر تک نہین رہتے تھے لیکن جب تک وہ رہتے تھے اسکو اسکے افعال کی ذمہ داری اور جوابدہی کے بالکل ناقابل کر دیتے تھے۔ مین اس امر کا بیان کرنا بھی مناسب سمجھتا ہون کہ۔"

اسوقت مارکوئس آف آرڈن اپنی کرسی پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور اسنے حسب ذیل تقریر کی۔

مارکوئس آف آرڈن۔ "اور مین تصدیق کرتا ہون کہ یہ بات ایسی ہو جیسے مین خیال کر لیتا کہ مین نے خود اپنے باپ کو اس جرم کا مرتکب سنا ہو جیسا مسٹر لیونین ہیم کو مین اسکے ارتکاب کا مجرم سنتا ہون۔"

اب قیدی نے نوجوان رئیس اعظم کی طرف شروع کارروائی سے پہلی مرتبہ دیکھا۔ اور اس جلدی کی نگاہ مین جو اسنے اپنے دینی بیٹے پر ڈالی ایک عجیب و غریب ناقابل بیان کے ادا پائی جاتی تھی۔ لیکن پھر فوراً اسنے اپنی آنکھین اسکی طرف سے ہٹا لین اور اسکے پھولتے اور اچھلتے ہوے سینے سے اس بات کی شہادت پیدا تھی کہ کس جبر و سختی سے وہ اپنے دل کو ضبط کے لیے زور کرنے والی اور اندرونی اضطر

پیچ و تاب کھانے والی سرد آہون کو روک رہا ہو۔

مجسٹریٹ "چونکہ قیدی کو اس الزام سے جو اسکو لگایا گیا ہو صاف صاف اقبال ہو اسلیے مقدمہ کے ملتوی کرنے کی کوئی ضرورت پائی نہین جاتی پس مین حکم دیتا ہون کہ نامبردہ سپرد عدالت سشن کیا جاے اور بمقام نیوگیٹ سشن آیندہ مین روبکاری کے لیے حاضر کیا جاے"

جسوقت یہ فیصلہ سنا گیا مسٹر لیوین پیم یکایک اس مقام سے جہان روبکاری کے لیے قیدی کھڑے کیے جاتے ہین پھرا اور عرض بیگی اور اہالیان پولیس نے اسکے باہر جانے کے لیے سامنے سے لوگون کو ہٹایا اور وہ عدالت کے باہر جلد جلد نکل گیا تاکہ اسقدر بھیڑ آدمیون کی جو وہان لگی ہوئی تھی اسکو دیکھنے نہ پائے۔

بارھوان باب

(باہمی راز و نیاز)

واقعات متذکرۂ صدر کے قریبا ایک ہفتہ گذر جانے کے بعد ایک روز شام کو چھ بجے اگر ہم مس برنٹ کے کمرے مین جھانک کے دیکھین تو ہمکو وہان وہ جوان مس اور وزجینیا مارڈنٹ چاے پینے کی میز کے گرد بیٹھی ہوئی نظر پڑینگی۔ دستور اس بات کا مقتضی ہو کہ مس برنٹ بحیثیت میزبان کرسی نشین صدارت ہو۔ اس روز اسنے اس سینے والی کو جو بہ اعتبار پیشہ میسٹرس کہلاتی ہو چاے کی دعوت کا مدعو کیا تھا اور اسی حیلے سے مکالمۂ باہمی کے لیے بلایا تھا۔ اور چونکہ وزجینیا برابر تین چار روز سے اس کام کے انجام مین سخت محنت کرتی تھی جو اسکو مس برنٹ کی سفارش اور مہربانی سے ملا تھا۔ اسلیے اسکو یہ چند گھنٹے آرام و آسایش مین تفریحاً گذارنے کا چندان افسوس نہین تھا۔

چاے پینے کی میز کی صفائی اور آراستگی مس برنٹ کے کمرے کی عام آرایش اور

سجاوٹ کے مطابق تھی۔ چائدان کے دھات پر اس چمک کی جلا تھی کہ وہ چاندی کا معلوم ہوتا تھا۔ پیالے اور پیالیان شکر رکھنے کا برتن اور دودھ کی صراحی طشت مین نہایت نفاست سے لگائی گئی تھی۔ ایک نان پاؤ۔ ایک بیجون کا کیک اور کسیقدر تازہ مکھن کھانیکے لیے موجود تھا۔ آتشدان مین بڑے آب و تاب سے آگ روشن تھی۔ دریچون کے پردے گرے ہوے تھے۔ اور شمع کی زرد زرد روشنی سے جو میز کے بیچون بیچ مین رکھی تھی اُس مکان کے مکین کی حالت مسکینی کا آرام دہ بالا نظر آتا تھا۔

جون ہی وُرجینیا نے اپنے دائین بائین نگاہ کی اِسکو سوا اِسکے کہ وہ جولیا کے لیسے مکان پر قابض ہونے کا حسد کرتی چارہ نہ تھا۔ یعنی اِسکے یہ معنی نہین ہین کہ اُسکو جو یہ حسد ہوا وہ بنظر بدخواہی ہوا تھا کیونکہ اسکو اپنی شفیق کی کامیابی کا رشک نہین تھا بلکہ وہ یہ چاہتی تھی کہ اگر اسکی بھی ایسی آسایش و آرام دہ حالت ہوجاتی اور ایسا ہی اسباب و سامان اُسکو بھی نصیب ہوتا تو کیا خوب ہوتا۔ مگر نہین یہ بات بھی تھی کہ اِسکو کچھ کچھ دور دور کے شک و شبہے ابتک باقی تھے اور وہ نہین سمجھ سکتی تھی کہ اِس بہرہ مندی کی اصلی جڑ کیا ہے۔ یہ شکوک و اشتباہ ایسے ناقابل شرح اور غیر مقرری معنون کے اِسکی سمجھ مین آے ہوے تھے جیسے اُن بدیون کا نامعلوم خوف یکایک دِل مین سما جاتا ہے جو اپنی آمد کا پہلے ہی سے اندیشہ پیدا کرتی ہین اور وہ اندیشہ بلاوجہ انسان کے دِل مین جگہ پکڑ لیتا ہے۔ علاوہ اِسکے وُرجینیا ایسی صاف دل نیک طینت نیک نہاد پاک دامن اور بسر و سا کرنے کے لایق لڑکی تھی کہ آسانی سے اُسکے مزاج کو کوئی برگشتہ نہین کر سکتا تھا کہ وہ کسی دوسرے کا جسنے اِسکے ساتھ نیک سلوک کیا ہے بُرا چاہے یا اُسکو بُرا جانے۔ اور اسلیے جہانتک اِسکے امکان مین تھا اُسنے اُن غیر معین اور غیر تحقیق شبہات کو دبا رہنے دیا حالانکہ باوجود اسقدر احتیاط اور دبا رہنے کے اور باوجودیکہ وہ اِنکے خیال کو اپنے دِل سے ٹالتی ہی رہتی تھی وہ خود بخود

خواب کی طرح اسکے دل مین پیدا ہی ہوا کرتے تھے مگر تاہم اُنکا نقش اُسپر جمنے نہین پاتا تھا۔
بالتحقیق اِن دونون نوجوان عورتون مین بجدے اختلاف تھا اور چونکہ اب وہ دونون اپنی آلیس کی صحبت مین اکٹھا بیٹھی ہین اور کوئی شخص غیر پاس نہین ہے اسلیے اُس اختلاف کو یہان ہم بالتخصیص بیان کرتے ہین۔ ایک تو مجسم عیش دوست اور نفس پرور تھی۔ دوسری ہمہ تن انتہا کی دردمندی سے غیرت دار اور ذی حمیت تھی۔ ایک جوشش شباب و اشتیاق سے بھری ہوئی۔ دوسری گوشہ نشین غزلت گزین شرمگین ہوا مین رہنے والی ایک قسم کی پری کی سی۔ جسکو عورت کی فرشتہ صفتی کا سچا تعریف کرنیوالا اپنی زوجہ بنانے مین اپنی عزت سمجھتا۔ ایک حضرت حوا کی اصل اولاد مین سے تھی مگر اسکی پیدایش اُس زمانے کی تھی جب بعد تنزل اور زوال کے نوع انسان کی مان کے سر سے معصومیت اور نادانی اور حیات ابدی کا تاج اُتار کے زمین پر پھینکدیا گیا تھا اور اِسکے پاس سوا اِسکے بیرونی اور ظاہری حسن و جمال کے اور کچھ نہین چھوڑا گیا تھا۔ لیکن دوسری اُسی حوا سے مشابہ تھی جب وہ باغ عدن مین رہتی تھی اور جب تک اِسکے لبون کی نزاکت کی طہارت کو منع کیے ہوے میوے نے دھبہ نہین لگایا تھا۔

یہی مختلف اور مخالف جلوے اور پرتو تھے جنسے جولیا برنٹ اور روبینا ماڑڈنٹ نظر آتی تھین۔ اول الذکر تو ایسے آدمی کے لیے جو عیش و طرب کی جستجو مین رہتا ہو وجود مین آئی تھی۔ مگر آخر الذکر کسی نیک آدمی کے گھر کی زیب و زینت اور خوشی اور عزت کے لیے پیدا کی گئی تھی۔ آیا اِس یتیم لڑکی کی نیکی اور پاکدامنی اِسکو اُس حسد کے قابل قسمت تک پہونچائے گی یا کیا ہوگا نتیجہ مین لکھا جائیگا۔

مس برنٹ نے بڑے تپاک اور دوستانہ طریقے سے چاء نوشی کی دعوت کی۔ وہ جوان عورت تھی مگر اُسکو بننا نہین آتا تھا جس سے اُسکا مضحکہ ہوتا اور ہنسی اڑتی وہ اِس یتیم سینے والی کو اُس نگاہ سے نہین دیکھتی تھی کہ وہ اِسکی دستگیر اور حامی ہوتی تھی

اگر اُسنے مس مارٹن مین کوئی عیب پایا تھا جسکے سبب سے وہ اِسکو ناپسند کرتی تو درحقیقت اُسکا افلاس نہ تھا لیکن اُسکی نیکی تھی - اور جب اُسنے اُسکے خوشنما چہرے پر جو معصومیت کے زیور سے آراستہ تھا جیسا کسی بچے کا چہرہ قدرتی ہوتا ہے نگاہ کی تو اپنے دل مین خیال کیا کہ اِس نوجوان سینے والی کا یہ افلاس چند روزہ ہی ہے جہان اُسنے ایک ایک روک کو جو اُسکی نیکی کی محافظ ہے علٰحدہ کر دیا تو پھر وہ بھی باقی نہ رہے گا -

مس برنٹ - (بعد فراغ چاء نوشی اور ناشتا کے) اب اِسوقت ہم دونون - اے میری پیاری وُرجینیا - ایسے آرام اور دوستانہ طریقے سے مل جل کے بیٹھے ہین تو جاہتا ہے کہ اپنے گذشتہ حالات کا بیان کرنا پسند ہو تو تم مجھ سے بیان کرو - کیونکہ تمھاری ابھی ایسی چھٹپن مین ہی یتیم ہو جانے کی عمر نہ تھی اور نہ وہ وقت تھا کہ کوئی نگران حال اور سرپرست تمھارے سر پر نہ رہتا - لیکن خوب طرح سمجھ لو - اے میری پیاری لڑکی - جہان تک مجھ سے ہو سکے گا مین تمھاری دوستی مین ثابت قدم رہ کے اپنی خلوص محبت کو ثابت کرونگی "

وُرجینیا " تھے تو ابھی جو لیا "

اتنا کہکے اِس نوجوان یتیم لڑکی نے جلد جلد موٹے موٹے آنسو پونچھے جو اپنی یتیمی کی حالت کا بیان سُنکے جسکی تلخی کا مزا چکھنا اِسکی تقدیر ہی مین لکھا تھا اُسکے رخسارون پر بہنے شروع ہو گئے تھے - اور یہ جواب دیا -

" اگر تم نہ ہوتین تو مین نہین جانتی کہ میرا کیا حال ہوتا - لیکن ہان تم مجھسے میرے ابتدائی حالات دریافت کرتی تھین اور جس اتحاد اور وداد کی تمنے میرے سامنے تصدیق کی ہے وہ اِس لائق ہے کہ مین اُسکا پورا پورا اعتبار کرون - پس اب کان لگاکے سُنو - اول مین ایک ایسی حکایت شروع کرتی ہون جسکی بہت سی اغراض - مختلف کی شکلین میرے سوا اوروں سے متعلق ہین - لیکن شاید اُس سے تمکو افسردہ دلی پیدا ہوگی اور سُنتے سُنتے تمھارا دل اُچاٹ ہو جائے گا "

مِس برنٹ (آتشدان کے قریب کرسی لاکے) "بلکہ بالعکس اسکے۔ جب تمھارے بیان مین کسی قسم کے رنج کا تذکرہ ہوگا مین درحقیقت تمھارے ساتھ ہمدردی کرونگی۔ کیونکہ مجھے تمسے سچی دوستی کا دعویٰ ہے۔ اور اب ہان چلو میری پیاری لڑکی۔ اپنی تاریخ بیان کرو۔ مین ہمہ تن متوجہ ہون۔"

وَرجینیا "جب مین بالکل بچہ تھی میرے باپ نے قضا کی اور میری مان نے کبھی مجھسے نہین کہا کہ وہ کس درجے کا آدمی تھا۔ اپنی خوشی سے کبھی اُسنے اُسکا ذکر نہین کیا اور اگر کبھی مین خود اس بارے مین کوئی سوال کرتی تھی تو اُسکا جواب بہت ہی مختصر ہوتا تھا اور پھر وہ کوئی ذکر چھیڑ دیتی تھی۔ اور بہت ہی شاذ بہت ہی کم ایسا ہوا کہ مین پھر اُس گفتگو کا اعادہ کرتی کیونکہ بڑی اچھی بڑی مہربان بڑا لاڈ اور پیار کرنے والی میری مان تھی اور کسی حالت مین نہین چاہتی تھی کہ کوئی عمداً ایسی بات کرون جس سے اُسکو ملال ہو۔ اسکو کوئی اور اولاد نہین تھی صرف مین ہی اکلوتی بیٹی تھی اور مجھکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی۔ اب تین برس ہوے ہین کہ وہ مجھ سے چھین لی گئی۔ جب اُسنے وفات پائی میرا صرف برس پندرہ ایک کا سن تھا حالانکہ اِس طور پہ یتیم بن جانے کا میرا سن نہ تھا اور مین بہت چھوٹی تھی تاہم میری عمر زیادہ تھی اور جو جو باتین میری مان کے چند آخری سال کی زندگی مین واقع ہوئین مجھکو سب اچھی طرح سے یاد ہین۔ وہ مالدار نہین تھی۔ اسپری منزلون دور تھی۔ مگر ہان اُسکی حالت خوش و خرم تھی۔ اگر ایسا نہوتا تو وہ مجھے ایسی معزز تعلیم و تربیت نہ دے سکتی۔ بمقام بِنٹان وِل ایک چھوٹے سے مکان مین ہم رہتے تھے اور خانہ داری کا اسباب اور سامان گو خوشنما اور نفیس تھا مگر سادہ تھا۔ مگر وہ سب میری مان ہی کا مال تھا۔ ابتدا عمر کے زمانے مین جب میرا حافظہ اس قابل ہوا کہ اسپر دنیا کے معمولی حالات اپنا نقش جماتے اور وہ جم جاتے مجھے یاد ہے کہ میری مان کے پاس ایک شریف آدمی اوقات معینہ پر آیا کرتا تھا۔ یعنی جہان تیسرا پہر ختم ہوتا یہ شخص بالضرور آتا تھا اور میری مان بھی

زمانۂ معہودہ پر اُسکے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی اور ایسا کبھی نہین ہوا کہ اُسکے آنے کے وقت میری ماں گھر سے کہین باہر چلی جاتی ہو۔ اور جسطرح اُسکے منتظر رہنے مین کبھی فرق نہین پڑتا تھا اسی طرح اِس بات مین بھی کبھی فرق نہین پڑا کہ وہ ہمیشہ اِس سے علیحدہ کمرے مین بات چیت کرتی تھی اور یہ اُسکی عادت ہوگئی تھی۔ جب اُس شخص کی پہچانی ہوئی دستک جو وقت اور روزمرہ پر آکے وہ دینا تھا سُنی جاتی تو مجھکو وہ ہمیشہ میرے اپنے کمرے مین چلے جانے کو کہتی تھی۔ اُسکی عادت تھی کہ وہ کبھی دو یا تین منٹ سے زیادہ نہین رہتا تھا۔ کبھی اُسنے زیادہ توقف ہی نہین کیا۔ اور بیشک مین خیال کرتی ہون۔ حالانکہ میری ماں نے کبھی مجھ سے نہین کہا۔ کہ وہ شریف آدمی کسی کا کاریردار یا مختار تھا اور میری ماں کو ہر سہ ماہی پر کچھ روزینہ دے جایا کرتا تھا کیونکہ حساب کتاب مین اگر کچھ لینا دینا باقی رہ جاتا تھا تو وہ ہمیشہ اُسکے چلے جانیکے بعد ادا اور بیباق کر دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ سب صرف میرا قیاس ہی قیاس ہی کیونکہ مجھے معلوم نہین ہوا کہ وہ کون شخص تھا۔ اور نہ کبھی ایسا ہوا کہ جب وہ آیا اُسنے نوکرون مین سے کسی کو اپنا نام بتایا ہو۔ وہ صرف دروازے پر دستک دیتا تھا اور دریافت کرتا تھا کہ آیا بی بی ماڑڈنٹ مکان مین ہین۔ اور پھر اپنے دستور کے موافق سیدھا کمرے مین چلا جاتا تھا۔ تاہم دو یا تین مرتبہ مین نے اُسکے چہرے کی ایک جھلکی سی دیکھ پائی تھی۔ یہ بات تھی کہ مستلزم سزا ارزجوئی کی نیت سے مجھے اُس شریف آدمی کے کھوج لگانے کی ضرورت تھی اور نہ یہ بات ہو سکتی تھی کہ مین اپنی ایسی ماں کا جسپر مین دل و جان سے فدا تھی جاسوس بنکے اُسکا حال دریافت کرتی۔ مگر بالکل اتفاقیہ ہی ایسا ہوا کہ مین نے اُن موقعون پر اُسکو دیکھ لیا تھا۔ ایک مرتبہ تو ایسا اتفاق ہوا کہ جب خادمہ نے دروازہ کھولا مین ماں کے کمرے سے نکل کے اپنے کمرے مین جاتی تھی اور وہ آیا۔ دوسری مرتبہ مین کھڑکی کے پاس کھڑی تھی کہ وہ بھی اتفاقیہ

اِسطرف سے گذرا۔ مگر اُس روز وہ اپنے معمولی وقت سے کسی قدر جلد آگیا تھا۔ اور تیسری مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ میں اپنی ماں کا کوئی کام کرکے باہر سے گھر کیطرف واپس آتی تھی اور وہ باہر کے دروازے کی سیڑھیوں سے اُترتا تھا۔ ہر موقع پر وہ بڑے اخلاق سے میرے سلام کے لیے جھکا اور میری طرف ایک قسم کی توجہ سے دیکھتا رہا مگر کبھی اُسنے مجھ سے کوئی بات چیت نہیں کی۔"

جولیا۔ "لیکن تمکو اگر وہ کہیں مِل جائے تو تم جان لوگی کہ یہ وہی شخص ہے۔"

ورجینیا۔ "ہاں۔ ہزار آدمی میں۔ دنیا کے دوسرے سرے پر بھی اگر دیکھ پاؤں۔"

اِس جواب سے قوی یقین کا ذوق پایا جاتا تھا کہ پھر اِسنے اپنی دل سوز آواز سے اپنی رام کہانی شروع کی۔

(معصوم ہوکے) "لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں اتفاقیہ مجھے وہ شخص مِل بھی جائے تو میرا کیا فائدہ ہوگا کیونکہ جب سے میری پیاری ماں کا انتقال ہوگیا تب سے اُسنے بھی آنا جانا چھوڑ دیا اور اِسلیے میں سمجھتی ہوں کہ جو مطلب اُسکے آنے جانے کا ہو وہ اُسی کے جیتے جی تک محدود تھا۔ اب اُس پیاری ماں کو مرے ہوئے تین برس ہوگئے ہیں اور اُسکے مرنے سے جو مصیبت مجھپر نازل ہوئی وہ اس وجہ سے زیادہ سہا دینے والی اور مہیب ہوگئی کہ اُسکا مرنا اچانک ہوگیا۔ جس سے میری ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ اور مجکو کمبختوں نے گھیر لیا۔ شام کو ہم دونوں ماں بیٹیوں نے حسب معمول جیسا روکھا سوکھا کھانا کھاتے تھے ایک ساتھ بیٹھکے کھایا۔ رات کو ہم دونوں معمول سے آدھ گھنٹہ زیادہ تک بیٹھے رہے کیونکہ ایک سفرنامہ میں جو میں اپنی ماں کو سناتی تھی اُسکا زیادہ جی لگ گیا تھا۔ جیسا میں نے اسکو شاداں و فرحان اور خوش طبع اُس روز پایا تھا ویسا پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ رات کے گیارہ

بج گئے تھے جب ہم دونون اپنے اپنے کمرے مین سونے گئے۔ حسب معمول میرے کمرے
کے دروازے تک وہ مجھے پہونچانے آئی اور اپنی دِن دِن بڑھتی ہوئی شفقت کے ساتھ
اُسنے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور شب بخیر کہتی ہوئی رخصت ہوئی۔ ہائے کسکو معلوم تھا
کہ اُس سہانی چاندنی رات کو عالم خموشی مین جب اُسکی زلف کمر تک پہونچی تھی حضرت ملک الموت
نے آہستہ آہستہ اپنا قدم اُس خوش وخرم مکان مین رکھ دیا تھا تاکہ اُسکے کین کی روح
کو قبض کرے اور دوسرے کو دیوانہ بنا دینے والی ناگہانی اُفتاد کے رنج والم مین اکیلا
چھوڑ جاے۔ ہان یہی بات تھی۔ ہان ایسا ہی ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ جب مین اپنے کمرے
مین گئی اور کھڑکی کا پردہ چھوڑنے لگی تو کھڑکی کے پاس چند منٹ تک کھڑی رہی تھی اور
ستارون سے روشن آسودہ رات کی شان وشوکت کا سمان بڑے غور سے دیکھتی رہی۔
آسمان بالکل گاڑھا نیلا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روے زمین پر جواہرات سے
جڑا ہوا شامیانہ تنا ہے اور بڑھتا ہوا ہلال پاکیزہ اور چاندی سا ٹھنڈھا معلوم ہوتا تھا۔
مجھے ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ گویا فرشتے اُن دور دور کے کواکب اور سیارون مین سے
اِس دنیا کی طرف دیکھ رہے ہین اور اِس خیال سے میرے دل مین امید اور اعتماد
اور الہام سا پیدا ہو گیا تھا۔ وہ لطف اور وہ کیفیت اور وہ مسرت جو میرے دل مین
جوش کرتی تھی مین ہرگز ہرگز بھول ہی نہین سکتی کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ کرات اور طبقات
عالم بالا کی تمام ارواح مقدس اپنی محافظ سپہرین اس دُنیا کی حفاظت کے لیے اُسپر کھڑے
ہوے ہین اور خداوند جل شانہ اپنا رحم وکرم اُن لوگون کے شامل حال کر رہا ہے جو اُسکی
رحمت ورحمانی کے طالب ہین اِن خیالات کے اثر سے مین نماز اور سجدے کے لیے دوزانو
بیٹھ گئی اور شکران نعمت اور شفاعت طلبی کے کلمات جو بے تحاشا میرے منہ سے نکلے
جاتے تھے پہلے کبھی ایسی گرم جوشی ایسی عقیدت کوشی ایسی بندگی اور تہیرنی اور ایسی
نیازکیشی سے اور اِسقدر زیادہ دیر تک نہین نکلے تھے جیسی کہ اُس روز کی کیفیت تھی

تجھے امید ہو۔ جولیا تم مجھے معاف کروگی کہ مین ایسے ایسے حالات کے تفصیلوار بیان کرنے مین اسقدر دیر لگاتی ہون۔ مگر اُس شب کے واقعات نے۔ گو تمھارے نزدیک وہ کیسے ہی حقیر اور ناچیز ہون۔ میرے دماغ پر ایسا نقش جمایا ہو کہ گویا کسی نے لوہے کی گرم گرم سلاخ سے داغ دیا ہو۔"

یہ حال سُنتے سُنتے مِس برنٹ کا دِل بھر آیا تھا تاہم اُسکو اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی حکایت مین جو ایسی دردانگیز اور سادہ تھی لطف معلوم ہوتا تھا۔ اُسنے کہا۔

مِس برنٹ "ہان وَرجینیا۔ کہے جاؤ۔ کہے جاؤ"

اُس آہستہ اور غم ظاہر کرنے والی اور تھرتھراتی ہوئی آواز سے جیسے جنگل مین مرغان نغمہ سرا کی قدرتی نوا سنجی اور خوش الحانی ہوتی ہو مِس ماردنٹ نے اپنا قصہ پھر شروع کیا۔

مِس ماردنٹ "ای جولیا مین متعصب نہین ہون اور نہ ظاہرداری اور فریب دہی کا مبرا دین و ایمان ہو لیکن مجھے یقین کلی ہو کہ نماز اور عبادت مین کوئی ایسی شے ہو جو تسلی اور تسکین بخشنے اور جرأت عطا کرنے والی ہو اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جاے کہ یہ ایک خیالی اور قیاسی کام ہو تاہم اِسکا اثر مساوی ہوتا ہو۔ اُس قابل یادگار رات کو جسکا مین ذکر کر رہی ہون مین سب دِنون سے زیادہ خوش خوش اپنے پلنگ پر جا کر لیٹ رہی اور لیٹتے ہی سو گئی۔ مین نے خواب بھی اچھے اچھے دیکھے اور مجھے نیند بھی خوب آئی۔ اُن خوابون مین کسی قسم کا شبہہ یا کسی بُری ہونہار بات کا خوف بالکل نہین تھا۔ جب صبح کو مین جاگی اُسوقت آفتاب کی کرنون کی شعاع پردون مین سے میرے کمرے مین پہونچی تھی اور مین نے دیکھا کہ اور روزون سے اُس روز خلاف عادت مجھے جاگنے مین دیر ہو گئی تھی اسلیے جلد جلد مین نے اپنے بال سنوارے اور اِس امید مین نیچے اُتری کہ کمرے مین جا کر اپنی ماں سے جو کبھی کی پہلے سے وہان آگئی ہوگی ملونگی۔ مگر وہ وہان نہین تھی اور

خادمہ نے کہا کہ ابھی تک سوتی ہین کیونکہ خوابگاہ کے کمرے کے دروازے پر جاکر اُسنے
ابھی ابھی دستک دی تھی مگر کچھ جواب نہین پایا تھا۔ اُس ہولناک رنج والم کی پیش بینی سے
یکبارگی مجھپر ٹوٹ پڑنے کو تیار تھا مین اوپر چڑھی اور مین نے اپنی مان کی خواب گاہ کے
دروازے کی زنجیر آہستہ سے ہلائی لیکن کچھ جواب نہ ملا۔ مین نے کسی قدر زیادہ زور
سے پھر زنجیر ہلائی لیکن پھر بھی جواب نہ پایا۔ اُسوقت پہلے پہل میری یہ حالت ہوگئی کہ نادیدنی
اور ناشنیدنی خوف مجھپر غالب آگیا۔ اور کوئی دھندلے طور پر اور بخوبی نظر نہ آنے
والے سایہ کی شکل جو رات کی تاریکی مین نظر آنے لگتی ہی مجھپر قابض ہوگئی اور میری حیرانی کا
اثر فوراً خادمہ مین بھی سرایت کرگیا۔ میری مان کا کمرہ اندر سے بند تھا اور ہم اُسکو کھول
نہین سکتے تھے۔ جہان تک ممکن ہوا زور زور سے زنجیر ہلائی گئی اور دروازہ کھٹکھٹایا گیا
لیکن اندر سے جواب نہ آیا۔ مین نے جواب ملنیکے مین مان کی بہت خوشامد اور عاجزی کی اور
جب چپ ہوکے خوابگاہ کی طرف کان لگایا تو وہان قبر کی سی خاموشی تھی۔ رنج وعذاب کے
ہول سے جو مجھپر غالب تھا دیوانہ ہوکے مین نے دروازہ چیرنے کا ارادہ کیا۔ بڑھئی بلایا گیا
اور جو چند منٹ بڑھئی کے آنے مین لگے اتنی دیر تک مین سیڑھیون پر بیٹھ گئی اور ایسا زار و
قطار روئی ایسے کڑوے کڑوے اور گرم گرم میری آنکھون سے آنسو بہے کہ
پہلے کبھی مین ایسا نہین روئی تھی۔ مین نے سخت ترین صدمہ برداشت کرنے کے لیے
اپنے دل کو مضبوط کرلیا اور تمام دہشتین میری یتیم قسمت کی میری دل کی آنکھونکے سامنے
پھر گئین اور اسطور پر پھیلتی گئین جیسے جلد جلد یکے بعد دیگرے سیر بین مین زشت اور
کریہ منظر ہیبتناک شکلین نظر آتی ہین۔ آخر کار بڑھئی آگیا دروازہ زور سے کھولا گیا۔ اور
جون ہی مین نے اُس دہلیز کے اندر جو مجھکو اب اُس قبر کی راہ معلوم ہوتی تھی جسمین تمام
میری امیدین دفن تھین قدم رکھنا چاہا۔ مجھپر موت کا سا خوف طاری ہوگیا
بڑھئی اور خادمہ خود اپنی حیرانی اور سرگرانی مین پیچھے چپ چاپ کھڑے تھے۔ کیونکہ

موت کی ہلاکت اُس مکان کی ہوا مین بھرتی جاتی تھی - بڑی ہمت کرکے مین اندر گئی اور مسہری کے کھلے ہوئے پردے کے اندر ایک ہی نگاہ ڈالنے سے تمام میرے خوفناک خیالات کی تصدیق ہوگئی - وہان - اُس پلنگ پر جسپر - وہ توانا و تندرست سونے گئی تھی میری ماں کا بیجان قالب پڑا تھا - یہ ماجرا دیکھتے ہی میرے منھ سے جو دِل پاش پاش کرنیوالی چیخ نکلی اُس سے وہ لوگ بھی جو دروازے کے باہر کھڑے تھے اُس ماتم انگیز راست سانحہ سے واقف ہوے - اور جب مین غم و الم کے ناقابل برداشت صدمہ اور بوجھ سے لڑکھڑا کے گرنے کو تھی خادمہ دوڑی آئی اور اُسنے مجھکو اپنی گود مین لے لیا مگر جوش محبت کے یکایک اور ناگہان پیدا ہو جانے والے اثر سے مین اپنی ماں کی لاش سے لپٹ گئی اور اپنے رنج و غم کی شدت اور زمن مانده - کے دلوانہ وار جوش اور وحشت مین خوب چلا چلا کے خوب بلک بلک کے روئی - بڑھئی ڈاکٹر کے بلانے کو دوڑا گیا - مگر ڈاکٹر بہت دیر بعد آیا - ہاے بہت دیر بعد آیا - اور وہان میری ماں کا گھنٹون پہلے کام تمام ہو چکا تھا - بدن مین بالکل گرمی باقی نہ رہی تھی - پنڈا سنگ مرمر کیطرح ٹھنڈا ہوگیا تھا - اور سنگ مرمر کی طرح زرد بھی پڑ گیا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی روح اس قدر آسانی سے ایسے امن و آسانی سے نکل گئی ہے کہ کوئی نزع کی علامت جان کندنی کی نشانی اُسکے ساکن و ساکت اور آسودہ و حلیم چہرے سے معلوم نہین ہوتی تھی - اُسکے چہرے پر اگر سنگ مرمر کی سی زردی نہ ہوتی تو معلوم ہوتا کہ ابھی سوتی ہے"

اِسقدر بیان کرکے وِرجینیا نے دم لیا کیونکہ آہون اور سسکیون اور ہچکیون سے جو اسکے سینے کے اندر بھری ہوئی تھین اُسکی آواز ٹوٹ ٹوٹ کے نکلتی تھی اور اچھی طرح سنائی نہین دیتی تھی - اور آنسوؤن کا یہ حال تھا کہ آنکھون سے برس رہے تھے اور رخسارون کے نیچے ٹپ ٹپ گرتے تھے - جو لیا برنٹ کے رنج و الم کا بھی حد و پایان نہین تھا - عمر بھر مین کبھی پہلے اسکو اسقدر رنج نہین ہوا تھا جو اِسوقت ہوا لیکن

اُسنے ہر طور سے اسکو تسلی دی - بڑی مہربانی سے سمجھاتی اور تسکین کے کلمات سے اسکا رنج بھلاتی رہی - لیکن چونکہ دِل کا زخم دوبارہ ہرا ہوگیا تھا اِسلیے جینیاب یہ یتیم لڑکی خوب اچھی طرح سے رو نہ لی اسکی تسکین نہ ہوئی -

جولیا - (نرمی اور آہستگی سے) "کبھی تمکو اپنی ماں کی ناگہانی وفات کی وجہ بھی معلوم ہوئی"

وِرجینیا - (تھرتھراتی اور اٹک اٹک لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے) "طبیب کہتا تھا کہ اپنی موت سے مری ہے - ہائے میری ماں تو بڑی اچھی اور نیک عورت تھی اور خودکشی تو اُسکے خواب وخیال مین بھی نہین آسکتی تھی"

یہ کلمات اُسنے اچانک فکر پیدا ہوجانے سے اِسواسطے کہے تاکہ اُسکی معزز اور معظم ماں کی پاک یاد کی نسبت اِس بابت ایک بال برابر بھی شبہہ کرنیکی جگہ باقی نہ رہے - اور پھر اُسنے سِلسِلہ تقریر کا اِس طور پر قایم رکھا -

"وہ دفن کی گئی - اور مین نے دیکھا کہ اُسکا لاشہ عمیق اور خاموش قبر کے سپرد کیا گیا - اور جب میرے کانون مین اُسکے کفن اور تابوت پر مٹی ڈالنے کی ہیبتناک آواز پہونچی یا میرے پاک پروردگار سا اُسوقت معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کے تمام رشتے یکے بعد دیگرے میرے دل اور دماغ مین ٹوٹ رہے ہین - جنون کی سی حالت مین مجکو گرجا کے قبرستان سے لے گئے اور کئی مہینے تک میرا یہ حال رہا کہ کبھی تو مجکو سودا ہوجایا کرتا تھا اور کبھی مین اپنے ہوش مین رہا کرتی تھی - آخرکار میرے دل کو قرار آتا گیا اور اضطراب مین کمی ہوتی گئی اور مسیحی توکل کی ضرورت رفتہ رفتہ میری روح پر قوی ہوتی گئی - اِسکے بعد خادمہ کو اِس امر کے اِشارتاً کہنے مین جرأت ہوئی کہ اب مین اپنے معاملات اور کاروبار کی خبرگیری کرون - مین نے اپنی ماں کا صندوق کھولا اور دیکھنا چاہا کہ آجکل کیا کیا ہے - اور زیادہ تر مجکو یہ تلاش تھی کہ آیا اُسنے کوئی ضروری دستاویز یا تحریر

ہدایت میری رہنمائی کے لیے چھوڑی ہو یا نہین - مگر اسمین ایک کاغذ بھی نہ ملا جس سے کچھ تو حال کھلتا کہ اسکی آمدنی کہان سے آتی تھی اور اُس شریف آدمی کا جو میری ماں کے پاس آیا کرتا تھا کیا نام ہو - اِن باتون کا مجھے جاننا ضرور تھا اور انھین ضروری باتون کا کچھ بھی پتہ نہ چلا - اب مجکو خادمہ کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ شریف آدمی ایک دن آیا تھا لیکن مین اپنے ہذیان اور نسیان مین پڑی تھی نہ مجھکو جنون سے کچھ سدھ بدھ تھی جب اُسنے میری ماں کی وفات کا حال سُنا تو اُسکے چہرے سے تعجب پایا جاتا تھا - کچھ مختصر مختصر سی باتین اُسنے میری نسبت دریافت کین اور پھر نہ کچھ کہا نہ سُنا یہانتک چلا گیا - نہ وہ کچھ روپیہ دے گیا اور نہ یہ کہ گیا کہ آیندہ کبھی آکے دے گا - اُسکے مزاج و روش مین برائی کے شگون بھرے تھے - ایسا ثابت ہوا کہ اگر درحقیقت وہ کوئی مختار یا دوست تھا جو میری ماں کو ہر سہ ماہی پر سندھا ہوا روزینہ دیا کرتا تھا تو وہ علوفہ مجھ تک جاری نہین رہ سکتا تھا لیکن بڑے تردد اور امید مین یا یون کہون کہ نا اُمیدی مین مین نہین جانتی کہ کیا کہون - مین دوسری سہ ماہی کے ختم کے دن کی منتظر رہی وہ دن آیا بھی اور گذر بھی گیا مگر وہ اجنبی شریف آدمی نہ آیا - اب میری بچی کھچی اُمید میرے بے یار و مددگار ہو جانے مین کسی طرح کا شک و شبہہ باقی نہین رہا اور مین نے اپنے آپ کو بڑی بڑی مشکلات مین پھنسا ہوا پایا - میری ماں کی تجہیز و تکفین مین قریب قریب کل روپیہ جو اُسکے صندوق مین ملا تھا صرف ہو گیا - اور پھر بعد اسکے جو مہینے آتے گئے مین نے اُن لوگون سے جنسے رسد وغیرہ لی جاتی تھی قرض لے لے کے گزران کی - اب سوا اسکے کوئی بات باقی نہ رہی کہ گھر کا اسباب بیچے اور قرضہ جو بہت بڑھ گیا تھا ادا کیا جاے - اور جب اسباب بیچ باچ کے قرضہ دام دام ادا کر دیا گیا اُسوقت میرے پاس چند پونڈ باقی رہ گئے تھے سوا وہ اسکے ایک پلنگ - ایک میز چند کرسیان اور چند چھوٹی چھوٹی ضرورت کی چیزین تھین - بیشک مین نے وہ مکان چھوڑ دیا اور ماما کو بھی جواب دے دیا - یہ ماما میری بڑی خیرخواہ تھی مگر مجھے اتنا مقدور کہان تھا

کہ اُسکو رکھ لیتی۔ اِسکے بعد مین نے ایک چھوٹی سی کوٹھری کرایہ پر لی اور وہان اُٹھگئی اور کچھ سلائی کا کام ڈھونڈھنے نکلی۔ لیکن ہر روز ایک نہ ایک نئی مصیبت اور مایوسی پیدا ہوتی تھی جسقدر کفایت سے مین چلتی تھی۔ بچا بچا کے بھوکھون مرمر کے گذر کرتی تھی وہ مین ہی جانتی ہون یا میرا دل جانتا ہی۔ مگر تاہم جو تھوڑا سا روپیہ بچا تھا اُسمین بھی کمی ہوتی گئی۔ ہائے جو لیا۔ مین تمسے کیا کہون ایک روز جب مین تھکی تھکائی اور مایوس دن بھر کام کی تلاش مین حیران و سرگردان کوچہ گردی کرکے اپنے گھر واپس آئی ہون اُسروز مجھے کتنا رونا آیا ہی کیسے کیسے کڑوے کڑوے گرم گرم آنسوؤن کی دھار مین میری آنکھون سے جاری ہوئین کہ مین ہی جانتی ہون۔ اگر میری ماں زندہ ہوتی تو مین سب سختیان برداشت کرلیتی۔ خوشی خوشی سب سختیان برداشت کرلیتی۔ کیونکہ جب ہم روتے تو دونون ایک ساتھ روتے ہم دونون اپنے آنسوؤن کو آپس مین ملاتے اور آخر کار وہ مجھے دعائین دیتی۔ لیکن مین تو اکیلی تھی۔ دنیا مین دوسرا میرے واسطے پیدا ہی نہین کیا گیا تھا۔ یتیم تھی۔ بیکس تھی۔ اور کوئی بھی میرا دستگیر یا خبر گیر نہین تھا۔ اور اپنے رنج و تلخکامی کی حالت مین مین خدا سے یہی دعا مانگتی تھی کہ یا اللہ مجھے بھی اُٹھالے۔ ہائے اِس زمین سے مجھے بھی اُٹھالے جہان کوئی ہاتھ نہین کہ میری مدد کرے۔ کوئی آنکھ نہین جو مہربانی سے میری طرف دیکھے۔ کوئی لب نہین جو میرے کان مین تسلی کا کلمہ کہے۔ موت جس سے اِسقدر لوگ ڈرتے ہین اگر مجھے آتی تو مین خوش تھی۔ کیونکہ مین اپنے تنگ و تاریک حجرے مین یکہ و تنہا اپنی تنہائی کا پورا پورا خوب تجربہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ۔

بوقت بیکسی جز سایۂ من نیست یار من مگر آن ہم ندارد طاقت شبہائے تار من	

اور اپنا رنج بھلانے اور غم ٹالنے کو بعض اوقات مین اپنا منھ اپنے ہاتھون سے چھپا لیتی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ یہ صرف خواب ہی خواب ہی خیال ہی خیال ہی کیونکہ

ملاقاتی کی نسبت پیدا ہوتا تھا وسیع یقین واثق کی چمک کے سامنے ظاہر نہین ہونے دیتی تھی اب نہین رہا۔

پہلے تو اسکے دل مین آیا کہ وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہو اور ایسی عورت کے سامنے سے جو اپنی شرم وحیا کو دغا دے چکی ہو بھاگ جاے۔ اور اسطور پر بھاگے جیسے وہ ترغیب وتحریص کے روبرو سے بھاگ جاتی۔ مگر ایک خیال سے جو جیسا ممتنع الشرح تھا ویسا ہی ممتنع الضبط تھا وہ اپنی جگہ پر جمی ہوئی بیٹھی رہی۔ اور پھر مسس برنٹ کے احسان کی یاد اور نیز یہ خیال کہ وہ نوجوان عورت غالباً اُن حالات کے بس مین ہوگئی ہوگی جنپر اسکو کسی طرح کی قدرت اور کوئی اختیار نہ تھا۔ وَرجینیا کے دِل مین ایک ہی وقت پر آیا۔

جو خیالات وَرجینیا کے دِل مین اِسوقت گذرتے تھے انکو اپنی قیافہ شناسی سے کسی قدر دریافت کرکے مسس برنٹ نے کہا۔

مسس برنٹ "جو حال مین نے اپنا تمسے بیان کیا ہے اسکا تمکو کچھ رنج کرنا نہ چاہیے۔ وَرجینیا اِدھر دیکھو" (اثر پیدا کرنے والی آواز سے) "اور متوجہ ہوکے سنو۔ مین نے اِس سوسائٹی کو نہین بنایا ہے جیسی وہ ہے۔ مین تو اسمین پیدا ہوئی تھی جیسی وہ ہے اُسکی جھوٹی۔ اُسکی بگاڑنے والی اُسکی نامنصف اور غیر واجب حالت اور اثر کے حالات کے ساتھ مین نے مرضی سے یا بلامرضی یا بمجبوری ساتھ کیا۔ مین پاک دامن رہتی اگر دنیا مجھے پاک دامن بنا رہنے دیتی۔ مگر دنیا نے میری عصمت کا خیال نہین کیا۔ افلاس جاڑا۔ ناامیدی۔ بھوک۔ کچل ڈالنے والی محنت۔ اور مشقت۔ بڑی کٹی عصمت اور سخت پاک دامنی کی جانی دشمن ہین۔ یہ سب دشمن عصمت کی خبر اُس جنگی آلے سے لیتے ہین جس سے اگلے زمانے کے لوگ دیوارین گراتے تھے۔ میری عصمت کے مکان کی تعمیر سے زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط عمارت ڈھ جاتی ہے۔ کیونکہ ناخوش آیند

اور اُداس کوٹھری کو مین جانتی ہون کہ کیا چیز ہی جسمین جاڑے کی لمبی لمبی راتون کو آگ
نام کو بھی دیکھنے مین نہین آتی۔ سخت سخت محنتون اور بھوکھون مارنے والی سختیونکو مین بھی
برداشت کر چکی ہون۔ مین نے بھی ایسی ہی محنت اور جوش سے کام کیا ہی جیسا رحم کرتی ہو مین نے
بیشک اُسوقت تک کام کیا ہی جبتک میری پیٹھ مین درد پیدا ہوا اور پھر میرے تمام جسم مین
پھیل گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا مجکو کسی نے چھڑیون سے مارا ہی۔ اے وَرجینیا مین نے
اُسوقت تک محنت کی ہی جبتک میری آنکھون مین دُھندھلا نظر آنے لگا میرے دماغ مین
چکر آنے لگے اور معلوم ہونے لگا کہ جان اب نکلی۔ اب نکلی۔ مین نے اُسوقت تک جاڑے
مین محنت کی ہی جب تک میرے اعضا و اعصاب ایسے سخت ہو گئے گویا اُنپر فالج گرا جبتک
میری اُنگلیون مین سردی نے اتنی سرایت کی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کلہاری سے کٹ کے
گر پڑینگی۔ اور پھر بھی مجھے تکلیف معلوم نہین ہوئی۔ مین اپنی محنت پر زار قطار رو بھی
چکی ہون۔ ہاے۔ ہاے۔ میری آنکھون سے ایسے تلخ تلخ اور گرم گرم آنسو بہے ہین
کہ مجھے تعجب ہی میری آنکھین چشم خانہ ہی مین کیون نہ جل بھُن کے خاک سیاہ ہو گئین اور
اے وَرجینیا مین نے نمازین بھی پڑھی ہین۔ اسواسطے نمازین پڑھی ہین کہ باری تعالے
مجھکو غلامی اور محتاجی سے نجات دیتا۔ ہان۔ اور اے وَرجینیا اِس سے بھی زیادہ مین نے
ایک کام کیا ہی۔ جو تمنے نہین کیا۔ پس تمسے زیادہ وہ کام کیا ہی۔ کیونکہ جب مین نے
خودکشی کا ارادہ کیا ہی اُسوقت کئی گھنٹے تک برابر تحمل اور ثابت قدمی کے ساتھ مین نے
موت کا چہرہ روبرو اور روبرو دیکھا ہی"

یہ حکایت سُنکے نوجوان سینے والی نے اپنے چہرے کو اپنے دونون ہاتھون سے
چھپا لیا گویا کوئی عفریت اُسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ اُس سے اُسکی
نگاہ دوچار نہو۔ اور کہا۔

وَرجینیا۔ ہی ہی۔ ہی ہی۔ کیا میری سرنوشت مین بھی یہی لکھا ہی۔ کیا مجھے بھی ایسی ایسی خوفناک

اور سخت سخت آزمائشون مین گرفتار ہونا ہو"

مس برنٹ۔ (نہایت رقت آمیز اور ترحم کی آواز سے) "ابھی تک تمکو اپنی سرنوشت کا کہان تک حال معلوم ہوچکا ہو۔ اے سادہ مزاج غریب لڑکی۔ اے میری حبیب دلبند اپنے آپ کو فریب نہ دے۔ بہتر ہو تا کہ یہ دہشت انگیز راست حال پورا پورا تمکو فوراً معلوم ہوجاتا۔ یہ تو ابھی حال ہو۔ ہان یہ تو ابھی حال ہو۔ کہ تم اندھا دھند بے تدبیری کی چال سے اُس ٹیلے کیطرف بڑھی جاتی ہو جو تمھاری عصمت۔ تمھاری معصومیت۔ تمھاری توبہ و استغفار اور تمھارے ایمان کو بھی جو تم خدا پر رکھتی ہو ایک دم سے نگل لے گا۔ اب تو تمھارے پاس کام ہو۔ اب۔ اِسوقت۔ مگر اجرت کس کفایت سے مل مل کے دیجاتی ہو۔ اور پھر سوچو کہ کیسے کیسے سموت سے وہ کام لٹکتا ہو۔ ممکن ہو کہ میری آشنا کے آقا کی دکان گاہکونکی کمی کی وجہ سے نہ چلے۔ ممکن ہو میری آشنا کا یہ کام مجھے چوری سے دینا جو مین تمکو دیتی ہون۔ کھلجائے ممکن ہو کہ اچانک وہ مرجائے یا کسی دوسری جگہ اُسکی ترقی ہوجائے۔ یا نوکری سے برخاست ہوجائے۔ پس اے میری مسکین و رحیم تم یہ بتاؤ کہ اِن سب باتونکے مقابلہ مین تمکو کہانتک امید ہو کہ برابر کام ملے ہی جائے گا۔ تم اپنے آپ کو بدنصیب جانتی ہو مگر میرے کہنے کا یقین مانو کہ ممکن ہو کہ تمھاری حالت اِس سے بھی دس ہزار گنی زیادہ خراب اور ابتر ہوجائے۔

ایک دن کا ذکر سنو کہ شام کا وقت تھا اور جاڑے کی سرد رات چلی آتی تھی مین برابر تین روز سے ایک لباس کے تیار کرنے مین سخت محنت کرتی تھی۔ مین بھوکھون مرنے لگی۔ تمام میرے اعضا برف سے ٹھنڈے ہوگئے اور اس حالت مین جسکا وہ لباس تھا اُسکو دینے گئی۔ دکان کے دروازون کی جھلملیان چڑھادی گئی تھین۔ دکان بڑھ گئی تھی اور وہان کے کاروبار مین خلل آگیا تھا۔ ایک بیلف نے جو وارنٹ قرقی کے ذریعہ سے دکان پر تالیف تھا مجھ سے وہ لباس لے لیا اور کہا کہ روپیہ تو موجود نہین

جو اُجرت دی جاسکے تیلیے چاہیے کہ مین اپنا دعوی سرکار مین پیش کرون وہان جو اور قرضخواہون کا حال ہوگا وہی میرا بھی ہوگا۔ اگر انکو کچھ ملا تو مجھکو بھی ملے گا۔ اب تم میری اُسوقت کی حالت کا خیال کرو۔ بڑی غمگین حالت تھی۔ نہ زاد رفیق نہ پاے ماندن۔ مین بالکل مایوس اور ناامید ہوگئی اور آخرکار مین نے بازار مین بھیک مانگنے کو ہاتھ پھیلایا کہ جسطرح دلاے کسی سخی داتا کے ذریعے سے لے لون۔ خیرات ہی سہی۔ لیکن جو ہاتھ اسطور پر تھوڑی سی خیرات مل جانے کے لیے پھیلایا گیا تھا اسمین کسی بدوضع پھسلا ہوا لیکا سوتا اچانک آگیا۔ مین بھوکون تو مرتی تھی۔ مکان کا کرایہ چڑھا ہوا تھا اور دینے کو ٹکا بھی پاس نہ تھا۔ اور مین سمجھتی تھی کہ بغیر کرایہ کے اب اُس بیرحم سنگدل عورت کے پاس جانا جسکا مکان تھا بیکار ہی۔ اب یہ بتاؤ کہ مضبوط سے مضبوط دل والی عورت اس ترغیب مین آجاتی یا نہ آجاتی۔ مین تو آگئی۔"

وَرجینیا۔ (مس برنٹ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے اور خواہرانہ محبت سے دباکے) "افسوس صد افسوس۔ میری شفیق۔ اُبتک تو مین تمکو الزام دینے پر اُتارو تھی۔ مگر اب مین تمسے ہمدردی کرتی ہون۔ بہت شدت سے۔ بہت ہی شدت سے ہمدردی کرتی ہون۔"

مس برنٹ۔ "اے وَرجینیا۔ تم مجھسے ہمدردی کیا کرتی ہو۔ اب ہمدردی کا وقت نہین ہی۔ وہ وقت ہی جاتا رہا۔ میری قسمت مین جو لکھا تھا وہ لکھ گیا اور اب اُسی لکھے کے بموجب مین چلتی ہون۔ میری یہی افتاد تھی۔ مجھے یہی بدا تھا۔ اور اُس دن سے لگا آجتک مین ہمیشہ خوش رہی اور اب اور زیادہ خوش ہون۔ ہان مین سچ کہتی ہون شرم اپنے پہنتی ہون عصمت کو چکیون مین اُڑاتی ہون۔ پاک دامنی پر قہقہہ لگاتی ہون۔ اور مذہب پر تو میرا اعتقاد ہی نہین ہی۔ بی بی عصمت۔ اور امان عفت کے لیے مین جان نہ سونگی۔ اور نہ مین انکی خاطر مرنے کو اپنا دل پکا کرسکتی ہون۔ اور اب اسلیے اُس

آمدنی سے میری بہ آرام بسر ہوتی ہے جسکو پادری لوگ۔ اور مکر سے جیادار شرمگین بنی ہوئی عورتین عیب اور بدی کی اجرت کا نام رکھتی ہین۔ خیر۔ مگر بہ اجرت بھوکھون مرنے والی عصمت سے بدرجہا بہتر ہے۔ اور انسان کی خصلت ایسی سُست بنیاد ہے کہ وہ عصمت اور فسق و فجور مین تمیز کرنے کے لیے بہت دیر اور بڑا پس و پیش کرتی ہے۔ جو لوگ مجکو الزام دیتے ہین اگر وہ منصف ہین تو سوسائٹی کے دستور کو الزام دین۔ مین تو اُس سوسائٹی کی صدہا بلکہ ہزارہا قربانیون مین سے ایک قربانی ہون۔ اِسکے ہزارہا مقتولون مین سے ایک مقتول ہون۔ اِسکے بانی اور موجدون مین سے مین نہین ہون۔ سوسائٹی کے بانی اور موجد امیر اور متمول کا ہل لوجو دبڑے آدمی ہین۔ اور غریب مصیبت زدہ بھوکھون مرنے والے اِسکے مجروح و مقتول ہین۔ خاص اپنے حالات اور اپنے تجربات پر گھنٹون مین نے عقل دوڑائی اور ذہن لڑایا ہے۔ جب ایسے ایسے خیالات میرے دِل پر منقش اور مرتسم ہوئے ہین۔ اِس شہر کے ویسٹ اینڈ مین جو بڑے بڑے محل کھڑے ہین ذرا وہان تو جاؤ اور روشنی سے جگمگاتے ہوئے دریچون مین سے ایک نظر تو دیکھو کہ ناچنے والون اور والیون کے اجسام کے سائے اِنکی اچھل کود کے وقت کیسے پردون پر پڑتے ہین۔ تب اپنے دِل سے کہو کہ ہر ایک عالیخاندان بیگم کی بیش بہا پوشاک اور نفیس اور عمدہ لباس اُس خون سے رنگین ہین یا نہین اور اُن غرابون سے ملوث ہین یا نہین جو محتاج سینے والیون کے خون مین جنھون نے اُنکو سیا اور تیار کیا تھا۔"

دَرِ جِدّاً۔ (کف افسوس مَل کے) یا منصف خدا۔ یہ تصویر جو تم نے کھینچی ہے نہایت ہی صحیح اور سچی شبیہ ہے۔ ہو بہو یہی شکل ہے۔ اور اُس مظلوم فرقے مین سے کسی بدنصیب سینے والی کو اُمید نہ رکھنی چاہیے کہ وہ اپنے عزم بالجزم سے پاک و صاف بغیر دل خراش ہوئے کے بچی رہے۔"

مِس بَرنَٹ۔ (زہر خندہ کرکے) نا امید اور ایک نیک ذات سینے والی کو نہین مین

وَرجینیا۔ ہزار بار نہین افسوس ہی کہ ہم دونون دِل بہلانے کو ایک ساتھ مِل جُل کے بیٹھے تھے۔ مگر گفتگو مین رنج دِہ اور ہیبتناک تبدیلی واقع ہوگئی۔ اور جس روز سے مین نے اپنے آپ کو اُس گڑھے مین ڈھکیل دیا تھا جسکو دنیا بھیانی کہتی ہی اِس روز سے آج میرے دل پر انتہا کے رنج والم کا اثر ہوا ہی۔ پہلے تو تمھارے ہی حال سے اُس تار پر زخمہ لگا جو عرصہ دراز سے میری روح کے اندر دبا ہوا تھا اور اُس تار کی آواز میرے جسم کے عمیق ترین حصہ مین گونجتی ہوئی چلی گئی اور اُسنے پوشیدہ اور چھپے ہوے خیالات کے سلسلون اور مجموعون کو جو میرے حافظہ کے عمیق ترین حجرون مین سوتے تھے جگا دیا۔ لیکن وَرجینیا مین تمھارے سامنے سب حال سچ سچ بیان کر دونگی۔ سب باتین تسلیم کر لونگی۔ جہانتک مجھسے تعلق ہی مین کوئی بات تمسے نہ چھپاؤنگی۔ اور اب میرا مُنھ کھلوایا ہی تو سُنو صاف صاف بات یہ ہی کہ میرے پاس ایک جوان رعنا سرو قد شکیل وجمیل فرشتہ خصلت حور طلعت آتا ہی اور مجھ سے اُس سے دوستی ہی مین اُسکے حال سے بالکل ناواقف ہون کہ وہ کون ہی صرف اتنا جانتی ہون کہ مسٹر اُوسمنڈ اُسکا نام ہی مگر ہان مجھے اِس امر کے باور کرنے کی وجہ معقول ہی کہ سوسائٹی کے دائرے مین اُسکا کوئی بڑا درجہ ہی۔ بہرحال اِس امر کے تجسس وتفحص سے مجھے کیا کام ہی۔ مین اس بارے مین اُس سے کچھ پوچھتی بھی نہین ہون۔ مجھے اپنے کام سے کام ہی کیونکہ وہ مجھپر بڑی مہربانی کرتا ہی اور میرے ساتھ بہت اچھی طرح سے مسلوک ہوتا ہی اور مین سمجھتی ہون کہ میرا شبہہ ہی شبہہ ہی وہ کچھ ایسا عالی درجہ شخص نہین ہی۔ اُسکی حالت کچھ ایسی بہت عمدہ تو معلوم نہین ہوتی مگر مجھے وہ بہت دیتا ہی اور تم دیکھتی ہی ہو کہ میری بخوبی بسر ہوتی ہی۔ کبھی کبھی دِل بہلانے کو مین کام بھی کرتی ہون مگر بہت ہی کم۔ جب مین روٹی کے چھلکے کے واسطے سولہ سولہ گھنٹے روز کام کرتی تھی اُسوقت میرے پاس بہت کام رہتا تھا۔ بہت ہی زیادہ کام رہتا تھا۔ اب ایک ہفتہ سے میرے پاس مسٹر اُوسمنڈ نہین آیا ہی۔ مگر مجھے اُسنے ایک خط لکھا ہی اور آنے کا وعدہ کیا ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اچھی طرح بنا ہے گا۔ علاوہ اسکے میرے مزاج مین

رشک نہین ہی - مین جانتی ہون کہ مین حسین ہون میرے سیکڑون گاہک ہین جب وہ میری محبت سے تنگ آکے مجھے چھوڑ دے گا تو مجھے بھی دوسرا تلاش کر لینے مین عرصہ نہوگا - یہ میری تاریخ ہی"

اور جب دس بجنے کے بعد ہی وَرجینیا مسس برنٹ سے رخصت ہوئی وہ دنیا کے طریقون کا پہلے سے زیادہ تجربہ حاصل کر کے اور رنج وملال کی پہلے سے زیادہ حالت مین جو اسکو عرصہ دراز سے نہین ہوا تھا اپنے کمرے مین چلی گئی -

تیرھوان باب

(خطرناک جرأت کا کام)

دوسرے دن سہ پہر کے تین بجے کا ذکر ہی کہ مسس مارڈنٹ اپنے مکان بود و باش واقع ٹیوسٹاک اسٹریٹ سے باہر نکلی تاکہ کسی لیڈی کی پوشاک جو اسپرنگ گارڈنز مین رہتی تھی پہونچا آے - یہ اس کام کا جزو تھا جو مسس برنٹ کی مہربانی اور وسیلے سے اسکو ملا تھا مگر بی بی رابنسن درمیانی عورت نے جسنے جولیا کو اس پوشاک کا سب سامان اپنے مالک کی چوری سے دیا تھا یہ کہ دیا تھا کہ جب وہ تیار ہو جاے تو براہ راست اسکو اس خاتون کے پاس پہونچا دینا جسکے واسطے وہ بنوایا گیا تھا - الضافا تو یہ چاہیے تھا کہ خود مسس برنٹ اس لباس کو اسکے گھر لے جاتی کیونکہ بی بی رابنسن جانتی تھی کہ جولیا نے یہ کام کسی دوسرے کے سپرد کیا ہی - لیکن چونکہ اس جوان عورت کو مسٹر اوسمنڈ کے آنیکا انتظار تھا اسلیے اسنے وَرجینیا کو لباس لے کر بھیجدیا اور انتظار کی یہ وجہ تھی کہ صبح کو اسکا ایک خط اسکے نام جسمین اسنے اپنے آنے کی نسبت لکھا تھا اسکے پاس پہونچ چکا تھا -

یہ نوجوان نا تجربہ لڑکی کاغذ کا صندوق ہاتھ مین لیے ہوے جلد جلد ٹیوسٹاک اسٹریٹ سے باہر نکل گئی اور چند ہی منٹ مین وہ اسٹرانڈ کی طرف مڑی - اسکا بشرہ پہلے سے زیادہ ملول تھا اور اسکا چہرہ زرد ہو گیا تھا کیونکہ جو گفتگو اسکے اور مسس برنٹ کے درمیان

گذشتہ شب کو ہوئی تھی اُسنے اُسکے دِل پر کمال درجہ اثر پیدا کیا تھا۔ اُسکی روح کی پاکیزگی مین کمی نہین ہوئی تھی مگر اُسکے تجربے مین عظیم وسعت پیدا ہو گئی تھی۔ عصمت کی عظمت اور محبت جیسی اُسکے دِل مین ہمیشہ سے تھی ویسی ہی تھی مگر اب وہ اس بات سے ترسان و لرزان تھی کہ مبادا کوئی غیر عذر شناس تقدیری معاملہ ایسا پیدا ہو جاے جو اُسکے قدم کو راہ راست سے علیحدہ ہو جانے کو جسپر اسکو چلے چلنے کی امید تھی مجبور کرے۔ جو بھروسا اسکو خود اپنی ذات خاص پر تھا اِس وجہ سے ضعیف نہین ہو گیا تھا کہ کسی قسم کی ناپاک خواہشین یا ناپاک خیالات مِس برنٹ کے افشانے راز سے اُسکے دِل مین پیدا ہوے ہون مگر اسکو خوف تھا تو یہی تھا کہ مبادا اجلاس یا دیر مین وہ کسی ایسے معاملے مین نہ پھنس جاے جسکا انجام یا تو خودکشی ہو یا زیان عصمت۔

آہ۔ اِس بات کا خیال کرنا ناگوار معلوم ہوتا ہے کہ اُس نوجوان لڑکی کی عصمت مین صرف ایسے ایسے خیالات کے آنے سے جو خواہ مخواہ اُسکے ذہن کے گلے مڑھے جاتے تھے خلل ڈالا جاے۔ حالانکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اُن خیالات کو اپنے دِل مین نہ آنے دیتی۔ کسی قسم کی جد و جہد جو نوع انسان کے امکان مین ہے اُن خیالات کو جو اُسکی اپنی خطرناک حالت بلا مزاحمت پیدا کرتی تھی زائل و رباطل نہین کر سکتی تھی۔ اِن خیالات کو اپنے دل سے نکالنے اور اُن واقعات مسموعہ کے ٹالنے کو اِسنے اپنی مان کا خیال کیا اور اُسکی شکل دھیان مین رہی۔ پھر اُسنے اولاد رسوانح و واقعات کی طرف اپنا خیال دوڑایا۔ مثلاً وہ حیرت انگیز اسرار کا بھرا ہوا واقعہ جو آٹھ دن ہوے کہ ڈیجز آف بلمانٹ کے قصر مین ظہور پذیر ہوا تھا اور جسکا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مسٹر لیبوین پیم قتل عمد کا ملزم قرار پاکے سپرد عدالت سشن کیا گیا تھا۔ یہ تمام حالات اُسنے نہایت استعجاب و ملال سے ایک اخبار مین پڑھے تھے جو اسکو مِس برنٹ نے مستعار دیا تھا۔ اور جب کبھی اُن واقعات کا خیال مکرر و مکرر اُسکے دِل مین آتا تو وہ خود بخود اپنے لبون ہی لبون مین بول اُٹھا کرتی کہ "مین یقین ہی نہین کر سکتی کہ وہ

مہربان دِل والا شریف جو مجھپر اسقدر عنایت کرتا تھا اُس فعل کا مرتکب ہو۔ ممکن ہی نہین"
لیکن اب ہم نوجوان تاکتخدا لڑکی کے پیچھے پیچھے جسکو ہم دیکھتے ہین کہ اسٹرانڈ کے
برابر اسپرنگ گارڈنر کی طرف اپنی راہ راہ جا رہی ہے چلتے ہین۔ اُسکی آنکھین شرم و حیا سے
کھرے کیطرف جھکی ہوئی ہین جسپر اسکے چھوٹے چھوٹے خوبصورت پاؤن پھسلوان ہلکے
پن سے متحرک تھے اور اسکے تمام طرز و روش سے وہ حیا اور پاکدامنی پیدا تھی جو اس
بات کی متمنی تھی کہ کوئی اسکو دیکھنے تک نہ پاے۔ اور اسی حیا اور پاکدامنی اور کھنچاوٹ کی
وجہ سے یہ بات ہوئی کہ اُسنے اُسوقت اُسی جوان رعنا شکیل و جمیل شریف آدمی کے
اپنے پیچھے پیچھے آنے کا خیال نہین کیا جسنے اِسکو ہفتہ بھر ہوا تھا کہ گروس وِنر اسکو ئر
مین ٹوکا تھا۔

ناظرین بخوبی واقف ہین کہ یہ نوجوان شریف سوامار کولس آف آرڈن کے
دوسرا کون ہو سکتا تھا۔ اسوقت وہ ایک بنک گھر سے جو اسٹریٹ انڈ مین واقع ہے اور
جہانتک وہ ایک ہنڈوی کا روپیہ لینے جو اسکے باپ نے اسکو دی تھی گیا تھا باہر نکلتا تھا
کہ اُسنے اُس عشق انگیز سینے والی کو جو اُسوقت اُسطرف سے گذرتی تھی فوراً پہچان لیا۔
اگرچہ اِن افسوسناک واقعات کی وجہ سے جو حال مین بروے کار آئے تھے اُسکی
روح کو سخت صدمہ پہونچا تھا تاہم جون ہی اُسنے اِس پیارے پیارے دل پسند چہرہ کو
دیکھا خوشی کا کلمہ اُسکے منھ سے نکل ہی گیا کیونکہ اسکو ایسا معلوم ہوا کہ یکایک روشنی کے فرشتہ
اُسکی اندھیری راہ سے گذر ہوا ہے۔

لیکن دَرجینیا اپنے خیالات مین ایسی غرق تھی کہ اُسنے وہ خوشی کا کلمہ نہین سُنا
حالانکہ اُسکے کان کے قریب ہی اُسکی صدا نکلی تھی اور نہ اُسنے فی الحقیقت نوجوان مارکوئس
کو دیکھا۔ اُسکی نس نس مین دلکشی اور سحر تھا۔ اگرچہ سادہ سادہ کپڑے پہنے تھی اور طریقون
سے کشیدگی اور کھنچاوٹ پائی جاتی تھی اگر اِس سادگی اور کشیدنی نے نوجوان رئیس اعظم کے

دل پر جادو کا سا اثر پیدا کیا۔ اور بغیر کسی خاص ارادے کے۔ یعنی اُسکی نسبت کسی عزم بالجزم کرنے کے بغیر وہ فوراً اسکے پیچھے پیچھے ہولیا حالانکہ اُسوقت اُسکو کسی اور مقام پر بھی جانا تھا۔

اُس روز قصر سینٹ جیمس مین ایک دربار تھا یعنی وہ مکروہ اور ہرزہ گوئی کا تماشا تھا جس سے بیہودہ اور خود بین اور نمائش پسند امرا اور رؤسا بہت خوش ہوتے ہین اور گاڑیان اِس طبقۂ امرا کے مختلف حضرات کو جو اس کٹ پتلی کے حقیر اور ظاہر داری کے تماشے مین موجود تھے سوار کرکے لیے جاتی تھین۔ اسلیے چار نگ کراس کے نواح مین گاڑیون کی آمد و رفت کا بہت ہجوم تھا۔ بعض گاڑیان اپنے ذی خطاب اہل دول مالکون کو وہائٹ ہال کیطرف لے جاتی تھین۔ اور بعض پھولے ہوے پیٹس مجسٹریٹونکو اور فوق البطرک لباس پہننے والے شریفون کو شہر مین واپس لاتی تھین۔

وُرجینیا اپنے خیالات مین مستغرق شارع عام پر جہان سرکاری اور رعایا کی ہر قسم کی گاڑیون کی کثرت سے بھیڑ تھی قدم اُٹھاے بیخبر چلی جاتی تھی کہ یکایک ہٹو بچو کا شور اِسکے کان تک پہونچا اور اِسکے ساتھ ہی پیچھے سے گھوڑون کی ٹاپ کی آواز اور پھر گھوڑون کے دوڑنے اور کودنے اور سر پر آپہونچنے کی آواز سُنائی دی۔ گھبرا کے اُسنے پیچھے پھر کے دیکھا اور دیکھنے ہی کی دیر تھی کہ اُسکے کندھے پر ایک اڑبل اور بد لگام گھوڑے نے جو شہر کے ایک حاکم کی گاڑی مین جُتا تھا اپنے سر سے ایک ٹکر لگائی۔ اِسکے منھ سے ایک چیخ نکل گئی اور کاغذ کا صندوق ہاتھ سے چھوٹ کے رکتا ہوا تھوڑی دور پہونچا اور سڑک کے دونون طرف سے جو پیدل چلنے والونکا راستہ ہوا باختہ کر دینے والے اضطراب کا شور بلند ہوا۔ لیکن فوراً ہی جبکہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کے گھوڑون کے سمون کے نیچے آکے روندجانے مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی۔ مارکوئس آف آرڈن اُسکی مدد کو ایسی سُرعت سے جھپٹا جیسے کمان سے تیر نکل جاتا ہی اور کمال جرأت اور شجاعت سے

اُس خطرے کے مقابل ہوکے جسمین وُرجینیا پڑی تھی اِسکو زمین سے اُٹھالایا۔ اِسکو
باتھون ہاتھ لے کے فوراً ایک سب سے نزدیک دُکان مین لے گیا۔ ایک پولیس کے
آدمی نے جو اُسوقت اُس طرف سے گذرا کاغذ کا صندوق اُٹھالیا جسکو خوش قسمتی سے
کچھ نقصان نہین پہونچا تھا۔ اور جو بیچارہ چند منٹ کے لیے وہان لگ گئی تھی وہ بھی یہ
دریافت کرکے کہ بیچاری لڑکی کو کچھ زیادہ چوٹ نہین لگی ہے چمپٹ گئی۔

وہ دوکان جسمین مارکوئس آف آرڈن جلدی سے اُس قریب بیجان
قالب کو لے گیا تھا خوش نصیبی سے ایک عطار کی دوکان نکلی اور اسلیے فوراً مسکن اور
معتدل۔ مقوی دماغ۔ مقوی قلب دوائین دی گئین۔ وُرجینیا کو جلد ہوش آگیا مگر کسی کے
قلم کی طاقت نہین کہ وُرجینیا کے اُسوقت کے تعجب اور اضطراب کے حال کا ایک شمہ بھی
کافی طور پر لکھ سکے جب اُسکی کنجی کنجی سڈول آنکھین اُس نوجوان رئیس اعظم کے چہرہ انور
پر ساکت ہوئین سایسی ایک تکلیف دہ گھبراہٹ پیدا ہوئی کہ ایک ہی لمحہ مین اِسکے
رخسارون پر جو حیات بخش رنگت واپس آئی تھی پھر یکایک جاتی رہی اور وہ زرد
ہوگئی اور اُسکا تمام جسم مثل برگ بید کانپنے لگا عطار فطرتی سے اِس جوش کو
سمجھا کہ یہ حد درجے کے خوف کا اثر ہے جو اُسپر طاری تھا اسلیے وہ جلد جلد دوڑا گیا
کہ مقوی دل و دماغ اور دافع اختلاج قلب کے عرقون کا ایک مرکب بنائے۔ اور
جون ہی اُسنے اپنی پیٹھ پھیری مارکوئس آف آرڈن نے بہت آہستگی اور ملائمت سے
اُسے سرگوشی کی۔

"مارکوئس آف آرڈن" مجھ سے کچھ خوف نہ کرو۔ کیا مین نے تمھاری جان بچانے کو
اپنی جان خطرے مین نہین ڈالی تھی"

اپنی ناحق شناسی اور ناسپاسی سے مطلع ہوکے وُرجینیا کی روح پر بہت بڑا
صدمہ ہوا اور فوراً اُسنے اپنی دبی ہوئی اور آہستہ اور ٹوٹی ہوئی آواز سے اِس امر کی

معافی مانگنے مین جلدی کی کہ اُسنے فوراً ہی اپنی جان بچانے والے کا شکریہ پہلے ہی کس واسطے ادا نہین کیا۔

جون ہی اُس ملائم آواز نے اپنی کانپتی ہوئی نوائے خوش آہنگ چارلس کے پردۂ گوش تک پہونچائی اور جون ہی گلنار شرم نے اپنی حیادار رنگت اُس دوشیزہ جوان سال کے رخسارون پر پھیلائی چارلس نے کہا۔

چارلس "مین منت سے کہتا ہون کہ تم عذرخواہی کی کوشش نکرو ممکن ہی نہین کہ تم مجکو آزردہ خاطر کرو۔ اور اگر تمھارے بچانے مین مجھے کوئی مہلک ضرر بھی پہونچ جاتا تو میرے دمِ واپسین کے ساتھ تمھاری محبت کا کلمہ نکلتا۔ ہاے۔ اب تم مجھے خفا ہو"

جون ہی اُسنے اِن الفاظ عشق آمیز کو زبان سے نکالا وُرجینیا زود رنجی سے چونک پڑی اور پھر اُسی وقت اُسنے اُسپر ایک پُر ملامت اور عذرخواہی کی نگاہ ڈالی جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اگر اُس نگاہ کے زبان ہوتی تو یہ کہتی۔

یہ عالی ہمتی اور شرافت نہین ہو کہ جس بڑے احسان کا بار مجھپر تمنے رکھا ہو اُس سے تم نفع حاصل کرنا چاہو"

اِس نگاہ بے زبان مگر گویا کے بخوبی معنی سمجھ کے چارلس نے اِسکے کان مین کہا۔

چارلس "معاف کیجیے للہ معاف کیجیے"

اِن الفاظ کے مبادلہ جانبین اور مختلف جوشون مین ایک منٹ لگا ہوگا کہ اِس عرصے مین وُرجینیا کے پاس عطار دوا لیکر واپس آیا اور اُسنے اِسکو وہ مرکب جسکو وہ ابھی تیار کر رہا تھا پلایا۔ اِسکے پیتے ہی وُرجینیا فوراً اُس کرسی پر اُٹھ کھڑی ہوئی جسپر اِسکو اسکے نوجوان جان باز بچانے والے نے بٹھایا تھا۔ مگر عطار نے چند منٹ اور آرام کرنے کے لیے کہا اور بہ اعتبار پیشے کے اُسنے ایسی آواز سے ٹھہرایا کہ اُسکی

تعمیل اُسپر واجب آئی۔ اِس عرصہ مین پولیس کا ایک سپاہی کاغذ کا صندوق لے کے دُکان کے اندر آیا اور مارکوئس آف آرڈن نے صندوق لے کے پانچ روپیہ کی ایک اشرفی اُسکی خدمت کے صلے مین عطا کی۔

جب یہ سپاہی شکریہ ادا کر کے باہر چلا گیا چارلس نے نوجوان سینے والی کیطرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اِس عطیہ کی وجہ سے جو اُسنے اُسکی طرف سے عطا کیا تھا اُسکے رُخسار پر شرم اور حیرانی زیادہ تر نمودار تھی۔ اب اُسکو بھی ایک حیرانی پیدا ہوئی کیونکہ وہ اِس حیرت مین تھا کہ یہ شرم اور واہمہ جو وَرجینیا کے دل مین اپنے جان بچانے والے کی قدر دانی دیکھ کے جو خاص اُسی کی وجہ سے ہوئی تھی اور جسکے معاوضہ کی اُسکو استطاعت رہتی پیدا ہوا ہی اُسکو کیونکر رفع کرے جس سے وَرجینیا کا دِل سبکدوش ہو جاے۔ ان اُلجھے ہوے خیالات مین اُسنے بلا تامل ایک اور پانچ روپیے کی اشرفی عطار کو اُسکی تکلیف اور مدارات کے بدل مین حوالہ کی۔ اور کاغذ کا صندوق اپنے ایک ہاتھ مین اُٹھا کے دوسرا ہاتھ اُسنے اُس لڑکی کی طرف بڑھایا تاکہ وہ اُسکے ساتھ ساتھ دُکان سے باہر نکلے۔

گھبراہٹ اور حیرانی سے جسنے اُسکے تمام خیالات کو کامل طور پر بے ترتیب کر دیا تھا شرماتے اور کانپتے ہوے وَرجینیا نے بمجبوری مارکوئس کے بازو پر جو اُسنے بڑھایا تھا اپنا ہاتھ رکھا حالانکہ اُسکے نام اور مرتبہ سے وہ ابھی تک ناواقف تھی مگر جون ہی اُسنے اخلاق کی اِس خلقی تحریک کے بموجب کام کیا تھا کہ اُسنے اپنے ساتھی کو صندوق ہاتھ مین لیے دیکھا۔

وَرجینیا نے فوراً اِسکا ہاتھ چھوڑ کے اور اچانک جوش مین آ کے صندوق اُسکے ہاتھ سے چھین لیا اور کہا۔

وَرجینیا۔ یہ نہین ہو سکتا۔ یہ نہین ہو سکتا۔ مین آپ کی نسبت یہ ذِلت

گوارا نہین کر سکتی۔"

چارلس۔ (دل پر اثر کرنے والی طعن کی نگاہ سے) "اچھا یہ نہین تو تم میرا ہاتھ تو لو اور مجھکو اجازت تو دو کہ اس بھیڑ بھاڑ سے جو بازارون مین لگی ہوئی ہے تمکو باہر نکال آؤن۔"

وزجینیا نے بہت آہستگی سے اپنا ہاتھ اسکے بازو پر رکھ دیا کیونکہ اُسکے دل مین یکایک یہ خیال گذرا کہ مبادا ابھی ابھی عطار کے سامنے کسی قسم کا مضحکہ ہو۔ اور آہستہ سے یہ کہا۔

وزجینیا "آپ اپنے احسانات سے مجھے بہت گرانبار کیے جاتے ہین۔"

پس اپنے [redacted] طور پر بے طرح آپھنسنے اور اپنی بیڈھب حالت کا قضیہ نپٹانے کی غرض سے جو اس خاص وقت پر اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی ہوگئی تھی اُسنے اپنے مصیبت سے نجات دینے والے کا ساتھ رہنا قبول کیا کیونکہ اُسکے احسان کا اُسکو بڑا خیال تھا اور یہی احسان کج خلقی اور کج ادائی کا مانع تھا ورنہ کیا جانے وہ کیا نہ کر بیٹھتی۔

جسوقت یہ دونون عطار کی دُکان سے باہر نکلے مارکولس نے پوچھا۔

چارلس۔ (نرمی اور ادب سے) "کیا اس صدمہ جدید کا اب بھی تمھین کچھ برا اثر محسوس ہوتا ہے۔"

وزجینیا کا دل محبوس پرند کی طرح پھڑک رہا تھا۔ کیونکہ متناقض خیالات کے پیدا ہونے سے وہ بیکل تھی۔ اِدھر تو یہ فکر تھی کہ اپنے پناہ دہندہ سے جلد علیحدہ ہو جاتی اور اُدھر یہ خوف کہ مبادا اس شخص کے نزدیک احسان فراموشی سمجھی جائے جسنے اگر درحقیقت اِسکی جان نہین بچائی تھی تو پناہ تو ضرور دی تھی۔ ایسی حالت مین اُسنے یہ جواب دیا۔

وزجینیا "جی نہین۔ مین آپ کی مشکور ہون۔ یعنی ہان کچھ تھوڑا تھوڑا درد کندھے مین معلوم ہوتا ہے۔"

چارلس "ہان ہوگا۔ گھوڑا بڑے زور سے اچھل رہا تھا جب اُسنے اپنے سر سے تمھارے شانے پر ضرب لگائی تھی"

ورجینیا۔ (گھبراہٹ اور اضطراب سے کانپتے ہوے) مین تہ دل سے آپ کی فیاضانہ امداد کی شکر گزار ہون۔ یہ وہ قرضہ ہی جو مین حضور کو ادا ہی نہ کرسکونگی۔ مگر روپیہ جو حضور نے میری بابت صرف کیا ہی۔ بھلا اُسکے تو مین بالضرور ادا کرنیکی کوشش کرونگی۔"

چارلس "یا بارالہ۔ اُسکا تمکو اتنا خیال ہی"

نوجوان مارکولس نے بہ محبت آمیز جواب دیا پھر بلا انتظار جواب جو شاید وہ غریب سینے والی اُسوقت دینے کے قابل تھی یا نہین۔ اُسنے یہ الفاظ اور ارشاد کیے۔

"اُسروز ہر طرح پر تمکو میری نسبت بُرا سمجھنے کی وجہ تھی مگر مین تمسے ملتجی ہون کہ تم ذرا بھی اِس بات کا خیال نہ کرو کہ میرا ارادہ تمھاری توہین کا تھا۔ آہ۔ براہ مہربانی تم مجھے اجازت دو کہ مین اپنی اُس روز کی حرکت کا سبب بیان کرکے تمھارا اطمینان کردون۔ حالانکہ مین یہ بھی سمجھتا ہون کہ وہ سبب تمھاری نگاہ مین پھر خفگی کے آثار پیدا کرے گا لیکن مین کیا کرون اُس روز مین تمکو دیکھتے ہی ایسا حیرت زدہ ہوگیا تھا کہ اپنے آپے مین نہین رہا تھا اور مین اپنے ہوش وحواس کا مالک نہین تھا۔ اور باادب استعجاب کے ساتھ مین نے تمکو ٹوکا تھا کہ۔"

ورجینیا۔ (نہایت لجاجت سے) "ہاے۔ ای حضور آپ جانتے ہی نہین ہین کہ اِس قسم کی گفتگو سے میرے دِل پر کیسی چوٹ لگتی ہی مجھکو کسقدر رنج پہونچتا ہی۔ حضور نے میرے ساتھ فیاضانہ سلوک کیا ہی۔ انتہا کا فیاضانہ۔ عالی ہمتون اور معززون کا سا۔ پس ایسا کیجیے ایسا نہ کیجیے کہ ایسے سچے اور مردانہ فعل کا اثر اِن باتون سے مٹ جاے۔ یہ باتین مین سُن ہی نہین سکتی ہون۔ مجھ مین اُنکے سُننے کی جرأت ہی نہین ہی۔"

مارکولس آف آرڈن۔ (اشتیاق سے) "لیکن اگر مین اپنے معزز جذبۂ شوق اور

نیک نیتی اور پاکبازی سے گفتگو کرون تب بھی تم اپنے اخلاق اور توجہ سے میری باتین نہ سنو گی اور جو مین تجویز کرونگا اُسپر بخوبی غور نہ کروگی"

وَرجینیا۔ (بطور قول فیصل) "اے صاحب میری اور آپ کی دنیوی حیثیت مین اسقدر اختلاف بیّن اور مخالفت صریحی ہی کہ جو کچھ آپ ارشاد کرتے ہین اُسکو مین یہ سمجھ کے کہ آپ ظاہرداری سے میری انتہا کی خوشامد کرتے ہین اپنی ذات کو کسی طرح کا بڑھاوا نہین دے سکتی اور اگر شاید آپ نے میرے چال چلن کے سمجھنے مین غلطی کی ہی تو مین آپسے دست بستہ عرض کرتی ہون کہ آپ فوراً جان لین کہ یہ انداز گفتگو بالکل میرے مذاق کے خلاف ہی"

پچھلے الفاظ کہتے ہوے وَرجینیا کے چہرے پر کنوار پنے کی تمکنت کی سُرخی جھلکتی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "یہی سبب ہی۔ اے پیاری اور حسین لڑکی۔ کہ مین تمھارے چال چلن اور طرز روش و وضع کو خوب سمجھ بوجھ کے تمسے اِس طور پر گفتگو کرتا ہون"

وَرجینیا "اب حضور مجھے اِس طرف جانا ہی"

یہ کہکے اُسنے یکایک اپنا ہاتھ اِسکے بازو پر سے جسپر وہ ابتک اِسطرح رکھے ہوے تھی کہ اِسکا دباؤ محسوس نہین ہوتا تھا ہٹا لیا اور یہ بھی کہا۔

"اور اگر اجازت ہو تو ایک مرتبہ اور مین آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرون اور حضور سے رخصت ہون"

یہ گفتگو اسپرنگ گارڈنز کے نکڑ پر ٹھہر کے ہوئی تھی اور نوجوان رئیس اعظم اپنے دِل مین سوچا کہ اِس کنواری لڑکی کے ساتھ ساتھ اب زیادہ دور تک چلنے مین اصرار کرنا عقل کے خلاف ہی۔

مارکوئس آف آرڈن۔ (وَرجینیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے اور گرمجوشی سے دباکے) "ایک بات۔ صرف ایک بات اور سُن لو تو جاؤ۔ دیکھو کوئی اور بات خلاف اپنی

طبع کے نہ سمجھ لینا۔ مین نہایت مغرز اور نیک نیتی سے کہتا ہون۔ میری آرزو نہایت سچی اور بے لوث ہے۔ مین یہ کہتا ہون کہ تم مجھکو ایک ایسا ملاقات کا موقع دینے جسمین مین اپنا چال چلن اور اپنے مزاج کی کیفیت اور اپنا ارادہ اچھی طرح سے تمکو سمجھا تا۔ یہ مین نہین چاہتا ہون کہ تم مجھکو اپنے مکان پر حاضری کی اجازت دو"

ورجینیا ایک مرتبہ اور چونک پڑی۔ اور سنجیدہ ہوگئی اور اسنے اپنا ہاتھ جو چند لمحہ تک نوجوان مارکوئس لیے ہوے تھا اسکے ہاتھ سے کھینچ لیا۔

"مارکوئس آف آرڈن ہے۔ کیسا مین بدنصیب ہون۔ مین نے پھر تمکو ناراض کر دیا۔ لیکن مین اپنے خدا کو گواہ کرتا ہون اور کہتا ہون کہ یہ میرا ارادہ ہرگز نہین تھا۔ ہاے مین کیا کر سکتا ہون۔ مین کیا کہہ سکتا ہون جس سے تمکو ای دلبرای دلربا یقین آے کہ تمھاری نسبت میرے دل مین ایسے جذبے اور اشتیاق کے اثر پیدا ہوگئے ہین جنسے مین پہلے کبھی واقف و آگاہ نہین تھا۔ مین نہین جانتا کہ کیونکر مین تمھارا اعتماد حاصل کرون۔ کیونکر تمھارا اتحاد مجھے نصیب ہو"

ورجینیا۔ (رکھائی سے) صرف اس طرح پر حضور کہ آپ مجھے میری راہ راہ اپنے کام کو جانے دین"

یہ کہکے ورجینیا منھ پھیر کے جانے کو تھی کہ اسکے دل مین ایک ناگہانی صدمے سے تکلیف پہونچی کیونکہ اسنے خیال کیا کہ یہ اسکا اس طرح سے احسان فراموشانہ ایسے نوجوان شخص سے پیش آنا جسنے اسکی جان بچانے کو اپنی جان خطرے مین ڈالی تھی نہایت نازیبا ہے اسلیے اسنے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ اسکی طرف بڑھایا اور کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

"مجھے حضور احسان فراموش خیال نہ فرمائین۔ ہرگز ہرگز خیال نہ کیجیے کہ اس بڑے بھاری احسان کے قرضے سے جو آپ نے مجھپر کیا ہے مین غافل ہون اور اسکی دیندار نہین ہون۔ آپ کرم گستر ہین اور آپ کو سخی ہونا چاہیے اور مجھپر اسطور پر نگاہ کرنی چاہیے

کہ مین بیکس یتیم ہون اور دنیا مین سوا اپنی عصمت اور نیک نامی کے میری اور کچھ دولت نہین ہے"
جب اسطور پر رقت آمیز کلمات اُسنے نوجوان مارکوئس کی طرف مخاطب ہوکے کہے
اُسوقت اُسکی نگاہون اور آواز اور طریقے سے رقت انگیز درد پیدا تھا۔ اور جب اُسنے اس پیاری
لڑکی کو اسطور پر شرمائے اور کانپتے ہوے نزاکت ملائمت اور لیاقت سے جو اُسکے ہر لجپیپ
خط و خال سے ہویدا تھی اپنے سامنے کھڑا ہوا دیکھا وہ اپنا منصب۔ اپنا مرتبہ۔ اپنا
خاندان۔ سب بھول گیا اور اپنی باغ باغ روح کے جذبۂ خوشی کا مطیع ہوگیا۔
مارکوئس آف آرڈون۔ (آہستہ اور اشتیاق سے) "ای پیاری اور دلربا لڑکی اگر
تمکو چاہنا گناہ ہے تو بالضرور مین گناہگار سزا کے لائق ہون۔ اور اگر ایک عزز محبت کا مذکر نا
تمھاری توہین کا باعث ہے تو مین تمھاری خفگی سہنے کے لیے ہر طرح کی برداشت کرونگا جو کچھ
مین کہتا ہون اسکو تھوڑی بات خیال نہ کرو۔ اور جو الفاظ میرے منھ سے نکلتے ہین انکو صرف
معمولی اور ظاہرداری کی تعریف نہ سمجھو"
وَرجینیا "اب مین حضور کی زیادہ باتین نہ سنونگی"
یہ کہتے ہوے وَرجینیا کی آواز اور طریقے سے ظاہر تھا کہ اسکے دل پر انتہا کا اثر ہوا ہے
اور وہان سے وہ چل کھڑی ہوئی۔
لیکن فوراً وہ بھی اُسکے برابر تھا۔
مارکوئس۔ (بطور قول فیصل) "اس طور پر ہم ایک دوسرے سے جدا نہین ہوسکتے اگر
اِدھر کی دنیا اُدھر ہوجائے تو بھی مین تمھاری سکونت کی جگہ دریافت کرنے کی کوشش مین
تمھاری توہین نہ کرونگا۔ لیکن ای پیاری لڑکی مین تمسے پھر ملنا چاہتا ہون میری خوشی کا مدار
تمھارے دیدار پر ہے۔ اور مین بڑی التجا سے کہتا ہون کہ تم مجکو مایوسی کے دریا مین نہ ڈباؤ"
وَرجینیا قدرتی سادہ مزاج دوسرے کی بات پر بھروسا کرنے والی اور کسی بدی کا
شبہہ تک نہ کرنے والی لڑکی تھی۔ اور اسمین بھی شک نہین کہ اُسوقت تک کسی بدی کا خیال

نوجوان رئیس اعظم کے دِل مین بھی نہ تھا۔ وہ اپنی محسوسات کی تفریق کی غرض سے وہان نہین ٹھہرا تھا بلکہ ایک ناقابل روک جذبے کی لہر نے جسکا پہلے اسکو کبھی تجربہ نہین ہوا تھا اُسپر غلبہ کیا تھا اُسکی گفتگو کی راستی اور اُسکے طریقون کی سلیقہ شعاری کا اُس ناکتخدا لڑکی کے دل پر بخوبی اثر ہوا تھا اور فی الحقیقت اگر اُس خوبصورت اور دلربا نوجوان شخص کی گرمجوشی اور اشتیاق کی باتون سے جسکے اتنے بڑے احسان کے نیچے وہ دبی ہوئی تھی وہ بالکل بیخبر اور غافل ہوتی تو وہ عورت ہی نہین تھی اِس حالت مین یا تو وہ عورت کے درجے سے کسیقدر بڑھی ہوئی ہوتی یا کسیقدر کم۔ الغرض وہ ایک مرتبہ اور ٹھہر کے آزادہ غیر مستقلی گھبراہٹ اور حیرانی کا شکار بنگئی۔

وَرجینیا۔ (نیچی نظرون سے شرم کے مارے عرق عرق ہوکے) "آخر آپ چاہتے کیا ہین"

چارلس۔ "یہ چاہتا ہون کہ تم میرا ایسا اعتبار کرو جیسا بہن بھائی کا کرتی ہی اور یہ چاہتا ہون کہ کل یا پرسون یا جب تمھاری خوشی ہو تم مجھے اپنے ساتھ اسی قریب کے رہنے کی سیر کو لیجانے سے خوشنود کرو"

وَرجینیا۔ "پرسون اِسیوقت مین اس راہ سے گذرونگی"

یہ کہکے بے تحاشا جلد جلد وہ وہان سے چلی گئی کیونکہ جون ہی الفاظ مذکورۂ بالا اُسکی زبان سے نکلے تھے کہ اُسکے دِل پر غم والم کا ایک ہجوم ہوا اور اُسکو ایسا معلوم ہوا کہ وہ کسی سنگین جرم کی مرتکب ہوئی ہی۔

چودھوان باب

(تفکرات و تردات)

اُس کام کے انجام دینے کے بعد جسکے سبب سے اُسکا اسپرنگ گارڈنر جانا ہوا تھا وَرجینیا مازڈنٹ ٹیوسٹاک اسٹریٹ کو واپس آئی اور اُس مکان مین جہان وہ رہتی تھی پہونچکے یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی سیدھی مسز برنٹ کے کمرے کی طرف چلی گئی کیونکہ اُسکا یہ ارادہ تھا

کہ جو واقعات ابھی ابھی وقوع مین آے تھے اُنکا مفصل حال اپنی شفیق سے بیان کرے اور جو اقرار اُسنے اضطراب اور جوش کی حالت مین نوجوان پناہ دینے والے کے ساتھ کیا تھا اُسکے ایفا یا عدم ایفا کی نسبت صلاح لے۔

لیکن جسوقت وَرجینیا نے مِس برنٹ کے کمرے کے دروازے پر پہونچکے دستک دی اُسوقت وہ جوان عورت اُن نفیس لباسون مین سے ایک لباس پہنے ہوے جنکو اُسنے اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو پہلی ملاقات کے دِن دکھایا تھا باہر نکل آئی اور اپنے لبونپر اُنگلی رکھکے اور ابرو ان خمدار کو کمان بناکے ایک جانانہ انداز سے بہ آہستگی کہا۔

مِس برنٹ "اے وَرجینیا پیاری مَین تمکو اسوقت اندر نہین بلا سکتی کیونکہ مجھے ایک شخص کا انتظار ہے"

مِس مارڈنٹ "معاف کرو کہ مین اِسطور پر مخل ہوئی مین سمجھی تھی کہ تم اکیلی ہو اور تمھارے پاس کوئی آنے والا نہین ہے۔ اور۔"

مِس برنٹ "اور تمھارا ارادہ تھا کہ یہان آکے گھنٹہ آدھ گھنٹہ بات چیت کرین"

وَرجینیا کی طرف سے فقرہ پورا کرکے اُسنے پھر کہا۔

"خیر ایسا ہی تمھین چاہیے تھا۔ اور مین نہایت ہی خوش ہوتی۔ صرف بات یہ ہے کہ مِسٹر اوسمنڈ نے آج صبح لکھ بھیجا تھا کہ سہ پہر کو وہ ضرور یہان آئیگا۔ اور مجھے واقع تعجب ہے کہ ابھی تک نہین آیا"

وَرجینیا "بہتر ہے۔ پھر کسی وقت سہی"

اِس جواب سے نوجوان سینے والی کی یہ مراد تھی کہ جو کچھ اُسکو اُس وقت کہنا تھا وہ پھر کبھی کسی آیندہ موقع پر کہے گی۔ اور پھر وہ اپنے کمرے کو جلد جلد اُوپر چلی گئی۔

یہ حجرہ اب ایسا بالکل اُس نہین معلوم ہوتا تھا جیسا پہلے تھا جب سے اپنے ناظرین

رکھا یا تھا۔ کیونکہ اب کسیقدر آگ آتشدان مین روشن رہتی تھی۔ وہ جینیا نے اپنی چاء کے لیے پانی گرم کرنے کو کوئی ایک چھپٹیان سلگا دین اور اسکے بعد میز پر چھوٹا سا دسترخوان بچھایا اور کفایت شعاری کا کھانا کھانے کو بیٹھ گئی۔

لیکن اگرچہ صبح کو بڑے تڑکے سے اُسنے کچھ کھایا نہ تھا۔ حالانکہ یہ غریب سینے والی صبح شام صرف روٹی اور چاء پر بسر کرتی تھی۔ تاہم اُسکو اِسوقت کچھ بھوک معلوم نہین ہوتی تھی اور چاء جس سے وہ ہمیشہ چاق اور تازہ دم رہتی تھی پیالے مین رکھے رکھے ٹھنڈی بھی ہوگئی لیکن وہ اپنے خیالات کی اُدھیڑ بُن مین مستغرق رہی۔ سہ پہر کے واقعات اُسکے خیال مین بسے ہوے تھے۔ اُسنے اپنی ذات کو ملامت کی اور الزام لگایا کہ کسواسطے شکیل وجمیل اجنبی شخص سے ملنے کا وعدہ کیا۔ کیونکہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ وہ اُسکے نزدیک اجنبی تو تھا ہی۔ اجنبی نہین تھا تو کون تھا۔ مگر اُسنے سوچا کہ اقرار نہ کرتی تو کیا کرتی سوا اقرار کے اُسوقت اور کیا چارہ تھا۔ علاوہ اِسکے اُسنے اُسکو ایک خوفناک خطرے سے بچایا تھا۔ بلکہ کہنا چاہیے کہ موت اور ہلاکت سے محفوظ رکھا تھا۔ اور اپنی جان کو خطرے مین ڈالا تھا۔ پھر اُسکے بعد اُسنے کشادہ دلی اور فیاضی سے اپنا روپیہ صرف کیا تھا۔ یہ بات خاص اسی کے واسطے تھی یا کسی دوسرے کے۔ اور اِسلیے اُسکی حق شناسی اور احسانمندی پر اُسکا کچھ تو دعویٰ تھا۔ مگر اسمین ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اُسکے دعوے نے جب وہ اس درخواست سے قایم کیا گیا کہ وہ اُس سے پھر ملے اُسکے کنوارپنے کی احتیاط اور رپیش بینی پر بیجا مداخلت کی یا نہین کی۔

یہی ایک امر غور طلب تھا۔ تاہم اِس سادہ مزاج اور بے ریا وہ جینیا نے عرصہ تک بہت شوق سے اِس امر پر غور کرکے اپنے خیالات خاص اِس بات پر قایم کیے کہ اِس کارروائی مین سرے سے آخر تک اُسکے نوجوان پناہ دہندہ کے اغراض مغز تھے یہ خیالات قائم کرکے وہ خود بخود اپنے خاص کمرے مین جہان وہ تنِ تنہا تھی شرما گئی۔ آہ جب اُسنے

وہ شوق کے بھرے ہوے الفاظ یاد کیے جو اُسکی نسبت اُسنے کہے تھے جب اُسنے اُن مشتاق اور سچی نگاہون کا خیال کیا جو اُن الفاظ کے ساتھ ساتھ تھین تو وہ شرما گئی۔ اِسکے بعد پھر اُسکو شرم آئی کہ تمام اِن خیالات کو وہ اپنے دل مین کیون آنے دیتی ہی۔ جب اُنھین خیالات کا سلسلہ رفتہ رفتہ غیر محسوسیت کے ساتھ اُسکی روح مین جاگزین ہوکے پوشیدہ خوشی کا جذبہ دل مین پیدا کرتا تھا تو وہ اپنے آپ سے تنگ آکے بیزار ہوجاتی تھی۔ مگر باوجودیکہ وہ اپنے خیالات کو اور طرف لگانے مین کوشش کرتی تھی۔ ہزار ٹالتی تھی تاہم شکیل وجمیل نوجوان شخص کا چہرہ بار بار اُسکے دیدۂ دل کے سامنے چلا ہی آتا تھا۔ اور بے اختیاری اور مجبوری سے سیر ہوکے مشرح واقعات پر نظر ثانی کرتے ہوے ایک ہی منٹ مین بارہ تیرہ مرتبہ اُسنے اپنی ذات کو شرماتے ہوے پکڑا۔

پس جسقدر زیادہ عرصے تک اُسنے ایک ہی امر عظیم پر یعنی اس امر پر کہ آیا اُسکو ملاقات کا وعدہ وفا کرنا چاہیے یا نہین۔ غور کیا اُتنا ہی فیصلۂ قطعی پر پہونچنا دشوار ہوتا گیا جب اُسنے اپنے نوجوان محافظ کی ایک ایک بات کو میزان قیاس مین تولا اور اُسکے ہر طرز و روش کو محک امتحان پر کسا تو سوا اِسکے کہ وہ اُسکے طریقون کی ملائمت آواز کی راستی اور روش کی پسندیدگی تھی جو اُسنے اُسکی جانب اظہار اور اختیار کی تھی دَب کے اُنکو تسلیم و منظور کرتی اور پھر چارہ نہین دیکھا۔ پس وہ اپنی روح کی پاکیزگی اور جبلی نیک نہادی اور خداداد نیک نیتی سے نیچے لکھے ہوے خیالات کے سلسلہ مین محو و مصروف ہوئی۔

"اگر مین کوئی خاتون ہوتی کسی معقول مکان مین سکونت رکھتی اور میرے والدین زندہ یا دلی محافظ اور نگران حال ہوتے تو سوسائٹی کے رسم و رواج اُس شخص کو اِس بات کی تحریک کرتے۔ نہین نہین بلکہ عالی نسبی اور اخلاق کے معمولی قواعد اُسکو مجبور کرتے کہ وہ اِس واقعہ کے وقوع کے بعد اُسی وقت مجھے گھر تک پہونچانے آتا اور یہ نہین تو دوسرے دن میرے مکان پر آنے کی ضرور اجازت لیتا۔ اِس استحقاق سے اُسکو میرے مزاج کی کیفیت

دریافت کرتے اور مجکو اُسکے مزاج کی کیفیت سے آگاہ ہونے کا موقع ملتا۔ کیا ایسی صورت مین ممکن تھا کہ اُسکی محبت آمیز درخواستون کا نامنظور کرنا مجھپر واجب و لازم آتا۔ نہین۔ بلکہ نتیجہ یہ ہوتا بشرطیکہ وہ صاف دِل اور راست باز ہوتا اور میرے رجحان اور میلان بھی مغایر و مخالف نہ ہوتے۔ کہ مین ایک نیک اور محبتی نوجوان شریف کی زوجہ بنجاتی۔ مگر میرا مُردہ درجہ اصلی سبب ہی جس سے واقعات کا بہاؤ دوسری سمت کو پھر جاتا ہی۔ وہ جانتی تھی کہ مین صرف ایک مظلوم و مفلس سہنے والی ہون۔ یہ اکوئی مکان نہین جہان مین اُس سے ملتی اور میری نیکنامی کو بٹہ نہ لگتا۔ اور نہ یہ ممکن تھا کہ مین خود اُسکے گھر جاتی یہ سب باتین اُسکو معلوم تھین اسلیے انتہا کی باریک بینی اُس ملاقات کی جسکو مین نے قبول کیا ہی محرک ہوئی تھی اگر درحقیقت اُسکے ارادے معزز ہین اور اُسکی نیت مین خلوص ہی تو اُسکی سچائی اور صداقت کا مجھے یقین دلانے کا اور کوئی طریقہ سوا اس طریقے کے نہین تھا جو اُسنے اختیار کیا۔ اور کیونکر ممکن ہی کہ وہ جھوٹ ہین سچے اور خالص نہین ہین۔ اِسکی اُٹھتی جوانی۔ اُسکی حد درجہ کی فیاضی اور سیر چشمی اور اُسی انتہا کی معزز دلی اِس قابل ہی نہین کہ وہ یکافری اور دغاباز ہو۔ اور علاوہ اسکے اگر وہ میرے کان مین ایک لفظ کا جزو بھی ایسا کہتا جسکا سُننا مجھے واجب نہ تھا تو پھر مین اُسکے قریب سے ایسی بھاگتی جیسا کوئی وبا سے بھاگتا ہی۔ لیکن پھر۔ ایک بات یہ اور پیدا ہوتی ہی مین اُسکو جانتی تک نہین ہون۔ اُسکا نام تک نہین جانتی ہون میرے نزدیک تو وہ بالکل اجنبی ہی۔ ایک بیگانہ ہی۔ اخاہ۔ اب یاد آیا۔ اُس بدنصیب مہربان دل والے مسٹر لیوِن ہیم نے اُسکو چارلس کہکے پکارا تھا۔ پس اُسکا اصطباغی نام چارلس ہی لیکن یہ بھی تو مجھے یاد ہی کہ مسٹر لیوِن ہیم نے جب اُسکو ڈانٹا تھا یہ بھی تو کہا تھا کہ کوئی وجہ ایسی پائی نہین جاتی جس سے خواہ مخواہ وہ میری شناسائی پیدا کرنے کی کوشش کرے جبکہ ہزارہا دلیلین موجود ہین کہ وہ ایسا نہ کرے۔ نہین۔ بالتحقیق نہین۔ مین اپنا وعدہ پورا کرونگی۔ مین اب اُس سے نہ ملونگی۔"

اور زلزلہ پیدا کرنے والی طپش دل اور حوصلہ توڑنے والے قلق جان سے بیتاب ہوکے مجنونانہ حالت مین اُسنے یہ شعر کئی بار پڑھے۔

	"وہ اب نہ توقع دھر نہ ملونگی"	"وہ اب نہ تمنا کر نہ ملونگی"	
	"وہ اب نہ ملونگی یاد رہے یہ"	"وہ نام نہ لونگی یاد رہے یہ"	
	"وہ خواب تمنا یاب نہ دیکھین"	"وہ ملنے کا میرے خواب نہ دیکھین"	

جب وِرجینیا مارڈنٹ اِس نتیجے پر پہونچی تو بے اختیار اُسنے ایک بڑی لمبی آہ بھری اور ایسی جلد وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی جیسے کوئی اپنے خیالات کے سلسلہ سے جسکے سبب سے وہ اپنی ذات کا بھی اعتبار نہین کرتا اپنا بچھا چھڑاتا ہوا ورجاء لونٹی کا سامان علٰحدہ رکھ کے اُسنے اپنا کام پھر اپنے ہاتھ مین لیا۔ اپنی جگہ پر پھر بیٹھ گئی۔ اور جتنی محنت سے ممکن ہوا اپنی سوزن سے کام کرنے مین مصروف ہوئی۔

لیکن باوجودیکہ اُسنے اپنے خیالات کو دوسری طرف لگانے مین ہر طرح کوشش کی۔ مگر وہ ملتے کب تھے۔ وہ سُنتے کسکی تھے۔ پھر وہ بھٹکتے اور بہکتے ہوے اپنے اصلی مرکز اور دور کی جگہ غیر محسوسیت سے واپس پھسل پڑنے مین صدر کرتے تھے اور پھر وِرجینیا واقعات سہ پہر کی اُدھیڑبُن اور غور و فکر مین اپنی ذات کو پاتی تھی اور اُسکی پیش بینی اُسکی باریک وہم نا کی اُسکی عقل سلیم اُسکے رجحان و میلان اور ارادے جو جو دلیلین وعدہ ملاقات کے پورا کرنے یا نہ کرنے کے بارے مین علٰحدہ علٰحدہ اور جُدا جُدا اُسکے روبرو پیش کرتے تھے اور اُسکو سمجھاتے تھے اُنپر وہ بار بار غور کرتی تھی۔

وِرجینیا۔ (آپ ہی آپ) مسٹر لیوِن ہیم کو کچھ نہ کچھ تو اندیشہ ضرور رہوگا کہ چارلس نے

یہ اصطباغی نام لیتے ہی جو سب سے پیارے اور نزدیک ترین رشتہ مند لیتے ہین اُسنے پھر اپنی ذات کو سنبھالتے ہوے پکڑ لیا کہ یہ نام اُسنے نہایت آہستہ

یعنی اُس خاموش آواز سے لیا تھا اِسکی روح ہی جس سے وہ اپنے خیالات کا اندر ہی اندر اظہار کرتی تھی سن سکتی تھی۔

وہ کہ چارلس جو مجھ سے شناسائی پیدا کیا چاہتا ہی اسمین اُسکی معززیت نہین پائی جاتی اور دراصل مسٹر لیوین ہیم کو اِس امر کے خیال کرنے کا پورا حق تھا کیونکہ وہ دیکھ چکے تھے کہ کیسا صریحی بے ادبانہ اور گستاخانہ طریقہ جو میری توہین کا باعث ہوتا چارلس نے اُسوقت اختیار کیا تھا۔ مگر مسٹر لیوین ہیم نے جو رائے اُس نوجوان شریف آدمی کی نسبت قایم کی ہی شاید اسمین زیادہ سختی کو دخل دیا ہی۔ ہان بالضرور زیادہ سختی کو دخل دیا ہوگا کیونکہ تھوڑا عرصہ ہوا ہی کہ اِسکو اپنی اُس رو در کی طرز و روش کی کیفیت اور وجہ بیان کرنے کا کسقدر اصرار تھا۔ اور پھر کیا اِسکے مودبانہ طرز و روش سے جو آج ہی سہ پہر کے وقت دیکھی گئی ہی اُسکی اِس امر کے بیان کی رائے کہ اُس روز اُسکا ہرگز ہرگز میری توہین و تضحیک کا ارادہ نہین تھا ثابت نہین ہوئی ہی۔ آہ۔ اُسنے کیسی صفائی سے اپنی بریت کا ثبوت دیا ہی۔ اِس سادگی سے اپنی صفائی حاصل کی ہی کہ ہم پھر ملینگے۔ ملینگے اور پھر ملینگے۔ اِسکی گفتگو کی دلآویزی اُسکی نگاہ کی بے ریائی اُسکے طریقون کا خلوص مقتضی ہی کہ ہم پھر ملین۔ اور پھر کیا اُسنے اپنے مزید اشتیاق اور اشتیاق واثق سے مجھے متنبہ نہین کیا تھا کہ مین اُسکو مایوس نہ کرون یا اگر درحقیقت وہ مجھے چاہتا ہی ہو تو۔ اور اگر کسی قسم کی سنگدلی اور رکھائی میری طرف سے ہو۔

لیکن وہ جذبہ اس حد درجے کے استغراق اور غور کامل سے یکایک ہوا ہی اور غور کے اُسنے اپنے خیالات کی طغیانی کو روکا۔ مگر اُسی وقت اُسکو محسوس ہوا اُسکے رخسار اُس شرم سے جل رہے ہین جو پہلے ہی اُنپر موجود تھی اور اُسی وقت اُسنے اِس بات سے بھی آگاہی حاصل کی کہ اُسکی رگ رگ جان کو ایک غیر معلوم خوشی جو اُسکے دل مین پیدا ہوگئی تھی مضطرب خیالات سے چھیڑ رہی ہی۔

یہ غیر معلوم خوشی اسلیے پیدا ہوگئی تھی کہ زندگی بھر مین یہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ اِس نوجوان

نا کخدا لڑکی کے سلسلۂ خیالات کی روانی مین جو اسکی لاعلمی کی حالت مین تدریجًا انھون نے اختیار کی تھی لفظ عشق اُسکے نام سے الحاق رکھتا ہوا واقع ہوا تھا۔ اور حالانکہ یہ نئی آواز سُنکے جس سے اِس بات کی شہادت پیدا تھی کہ اِسکی روح کے عمیق ترین مقام مین کسی جگہ چھپا اور دبا ہوا یہ عشق مقیم ہی وہ ایک ہی لمحہ کے لیے چونک گئی تھی اور اسکو تعجب سا پیدا ہوا تھا تاہم دوسرے ہی لمحہ مین اِس خوش آیند ترانہ نے کی دِل گداز الحان نے اِسکے دل مین ایک شوخی اور تڑپ پیدا کی۔ کیونکہ عشق کے نام اور نیز خیال مین ایک جادو ہی جو اپنا اثر پاک طینت سے پاک طینت دل پر پہونچاتا ہی اور پہلے ہی لحظہ مین جب کسی عورت کے دِل مین اُس شک کی ابتدا ہوتی ہی کہ وہ کسی کو پیار کرتی ہی یا اُسکو کوئی پیار کرتا ہی تو یہ دنیا اور تمام اسکے حالات متعلقہ اسکو نئے طرز کے نظر آنے شروع ہوتے ہین۔ اُسوقت فی الواقع معلوم ہوتا ہی کہ دُنیا مین کوئی ایسی شئ بھی ہی جو زندگی کو واجب القدر کرتی ہی۔ کوئی ایسی شئ بھی ہی جو زیادہ سے زیادہ رنج والم اور سخت سے سخت کوشش اور محنت کا جو زمانے کی گردش سے سہنی اور کرنی پڑتی ہی نیک معاوضہ اور بہتر بدلا دینے کا اقرار کرتی ہی۔ کوئی ایسی شئ بھی ہی جو گذشتہ غموم وہموم کی راہ دشوار گزار کے مقابل مین اور غیر تحقیق دلا معلوم واقعات حال کے سامنے اِس دُنیا ہی مین بیٹھے بیٹھے خلد برین کی ایک جھلکی سی دکھا دیتی ہی۔

ہان۔ اور یہ وہی سحر آمیز عشق کا نام تھا جسکو نادانستگی اور لاعلمی سے اپنے خیالات کی طغیانی مین وُرجینیا نے اپنے دل کو چپکے سے بتا دیا تھا۔ ہان اسطور پر چپکے سے بتایا تھا جیسے وحی آسمانی اور الہام ربانی دل مین آتا ہی اور چونکہ اُسکی ہمراہی مین عالم بالا کی کرنین اور شعاعین بھی تھین اسلیے اُنسے اُسکا دل منور اور روشن ہوگیا اور اُسنے اِسکو اِس امر سے مطلع کیا کہ اب اُس انتہا کی خوشی کا درجہ اور ناقابل مسرت کی حالت اُسکے روبرو ہی جسمین وہ داخل ہوا ہی چاہتی ہی۔

اس ناکتخدا لڑکی کے بازوؤں میں سکت باقی نہیں رہی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ میں اس جام کو جسکے پورا کرنے میں وہ اتنک محنت سے مصروف تھی لیے ہوے رہتی۔ اور بدستور سابق وہ اپنے گہرے اور ناقابل روک خیالات اور منصوبوں کی محویت میں پھر غلطاں و پیچاں ہوگئی اور اُسنے اپنے خیالات کو زمانۂ آیندہ کی فریفتہ کرنے والی زمین پر دوڑنے دیا۔ اُسنے اپنے خیال کے پیدا کیے ہوے سنہرے ریگستان پر شاہی محل بنائے۔ اُسنے اپنی نسبت خیال کیا کہ اپنی غلامی کی کچل ڈالنے والی ایسی حالت سے وہ چھٹ گئی۔ اُسنے خیال کیا کہ ایک وجیہ و خوش دل اور حسین جوان شریف اُس سے نکاح کے لیے عشق و محبت و اشتیاق کی [illegible] اور اُسکے لیے خوشامد کرتا ہے۔ اور پھر اُسنے یہ خیال کیا کہ وہ ایک [illegible] اپنے دل و جان سے اسکو پیار کرتا ہے اور جسکو وہ بھی اپنی جگہ اچھی طرح سے چاہتی ہے خوش نصیب دلھن بنگئی ہے۔ اور اسکے بعد یہ دونوں اپنی خانہ داری کے لطف اور آسایش میں امن چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہاے ہاے درحقیقت وہ ایک بہشت کا سا بیتے فرح بخش اور دل پسند خواب تھا جسکی بھول بھلیوں میں اس مسکین لڑکی کا خیال گھوم رہا تھا۔ ای کاش یہ خواب کی باتیں اُسکو کبھی بیداری میں بھی نصیب ہوتیں۔

اسطور پر وہ وہاں بیٹھے بیٹھے نہ رُکنے والے خیالات کی طغیانی میں محو تھی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ صدف کی کشتی میں جسکو اُسکے خیال نے چاندی کیطرح چمکتی ہوئی ندی پر چھوڑ دیا تھا اور جو موسیقار کی آواز کیطرح اُسکے خیالی پریوں کے ملک میں بہہ رہی تھی بیٹھے کے اِدھر اُدھر ہی بہی پھرتی تھی۔ وہ اُسوقت تک وہاں بیٹھی رہی جب تک آتشدان میں آگ جل بجھ کے خاکستر ہوگئی اور شمع جلتے جلتے شمعدان کے خانہ تک پہونچ گئی۔ وہ اُسوقت دُنیا کی سختیوں اور سنگدلیوں کو جنسے وہ محصور تھی بھولی ہوئی تھی اور اپنے دماغ کے پیدا کیے ہوے زمانہ آیندہ کے فرضی ملکوں میں بھٹک رہی تھی۔

لیکن افسوس ہی کہ بڑے بیہودہ پن سے بڑی بیرحمی سے دروازہ کی ایک دستک اُسکو اپنے آپے مین پھر لائی۔ اور یہ آواز اگرچہ درحقیقت بہت آہستہ تھی تاہم اِسکا جی دہل گیا اور گرج کے سے صدمے کی اُسکے دل پر چوٹ لگی۔ وہ کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور ایک چشم زدن مین تمام اِسکے زرین خواب وخیال نیست و نابود ہوگئے اور اُسنے دیکھا کہ گویا اسکے سامنے ایک کریہ منظر سوکھ کے تنکا بنے ہوے بوڑھے کے بھیس مین جریب لیے افلاس کھڑا ہی۔

دستک پھر دی گئی۔ اپنے خیالات یکجا کرنے کی غرض سے لحظہ بھر تک وہ اپنا سر زور سے دبائے رہی اور پھر فوراً دروازہ کھولنے گئی۔

مِس برنٹ (کمرے مین جاکے) مین سوچتی تھی کہ وُرجینیا تم سوگئی ہو لیکن پھر مین نے دروازے کی درار مین سے روشنی دیکھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ تم سوگئی ہوگی"

یہ فقرہ اُسنے اِسلیے کہا کہ آتشدان مین آگ بھی بجھی ہوئی تھی اور شمع مین بہت بڑا گل آگیا تھا۔

وُرجینیا (شمع کا گل کُلتراش سے کاٹتے ہوے) "کیا بجا ہوگا جولیا"

مِس برنٹ "نو کے قریب"

اور اب وُرجینیا کو معلوم ہوا کہ اِسکی بھینلی کی آواز مین تلخی اور آزردگی دونون ملی ہوئی ہین۔

وُرجینیا "کیا خیر تو ہی کچھ تم ستائی ہوئی سی معلوم ہوتی ہو جولیا"

مِس برنٹ کی رنج کشیدہ نگاہون سے اُسکے شکوک کی تصدیق ہوگئی تھی جب اُسنے یہ سوال کیا تھا۔

مِس برنٹ (غصہ کے مارے آنکھون سے آگ لپکتی ہوئی) "سچ تو یہ ہی کہ مجھے اِسوقت شدید سے غصہ ہی۔ تمکو معلوم ہی ہی کہ مین مسٹر اوسمنڈ کے انتظار مین تھی۔ اور یہ تم جانتی ہو کہ اُسنے آنیکا خود اقرار کیا تھا۔ اور اُسی کی تحریر کے بموجب جسمین اُسنے اپنے یہان

آنے کی آرزو ظاہر کی تھی۔ میں اُسکی ابتک منتظر رہی۔ خیر وہ آپ تو نہ آیا اور جلدی میں یک غزل کا رقعہ بھیجدیا اور کوئی سبب بھی نہ آنے کا نہیں لکھا اور یہ بھی نہیں لکھا کہ پھر کب آئیگا۔ اب تم ہی سوچو کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کے لیے کافی ہی کہ نہیں"

یہ سُنکے وَرجینیا کے دِل میں مِس برنٹ کی نسبت حقارت آمیز خیال پیدا ہوا۔ اِس خیال کا کیا سبب تھا کیا یہ سبب تھا کہ نئے قیاس نے جو اسکی پاک روح میں پیدا ہوا تھا اسکی فہم کو اِس خاص بارے میں تیز کر دیا تھا اور اُسکے تجربے کو اسقدر زیادہ وسعت دیدی تھی کہ وہ اِس جوان عورت کے خیالات کو جو بازاری عورتوں کے سے بناؤ اور سنگار سے نکھری ہوئی اُس شخص کی منتظر تھی جو اسکو وظیفہ دیا کرتا تھا سمجھنے اور اندازہ کرنے کی قابلیت رکھتی تھی اور جان گئی تھی کہ انحراف کرنے بے لطفی پیدا کرنے اور رُکھائی ظاہر کرنے کے کیا اسباب ہیں۔ ہاں فی الحقیقت یہی بات ہی اور ایسے ہی ایسے خیال وَرجینیا کے دِل میں پیدا ہوے تھے جب وہ مِس برنٹ کی طرف ٹکٹکی لگاے دیکھ رہی تھی۔

مِس برنٹ "میں کیا پوچھتی ہوں۔ بتاؤ کہ یہ بات میرے اشتعال طبع کے لیے کافی ہی کہ نہیں"

اِس جوان عورت نے وَرجینیا سے جلد جواب نہ پاکے پھر اُسی فقرے کا اعادہ کیا۔

وَرجینیا "میں سچ کہتی ہوں۔ جو کیا کہ جو بات تمھاری آزردگی اور ملال کا باعث ہوتی ہی اُس سے مجھے بھی رنج ہوتا ہی"

یہ جواب تو مِس مارڈنٹ نے دیا مگر قوتِ تمیز نے اِسکو دل ہی دل میں طعنے دیے کہ بڑی احسان فراموش ہی۔ ایسے شخص کے سوال کا جواب دینے میں دیر لگاتی ہی جسنے اسکی مدد کی اور وقت پر کام آئی۔

مِس برنٹ "لیکن پھر بھی۔ وَرجینیا۔ رُکھائی سے بولتی ہو کیا کوئی امر تمکو بھی ناگوار گذرا ہی"

آدھے دام دے کے مین تمھی اٹھا جاؤن گی۔ اگر تم بھی چلو تو تمھارے عوض مین دام دیدونگی"
ایسے مقام پر جانے کے خیال سے جہان اوباشون اور ہوس کارون کے جمگھٹے
رہتے ہین اور پھر ایسی حالت مین کہ مس برنٹ سے بہتر کوئی اسکا محافظ نہ تھا وہ بیتاب ہوکر
بھاگنی تھی اسلیے اسنے جواب دیا۔
"مس جیبا! نہین بی نہین۔ کون جانے یہ کیا۔ مین تمھارا تہہ دل سے شکر
ادا کرتی ہون۔ لیکن وہان جانے سے میرے کام مین حرج ہوگا"
مس برنٹ "خیر تو پھر مین ہی اکیلی جاؤنگی"
یہ کہکے اس سیاہ چشم عورت نے
کمرے سے چلی گئی۔

ای جلیو
کمسن تھی اور
ہنوز دنیا
جنسِ لش

غلایم
اسکا

ی ا

باتون کو ذہن نشین رکھیے۔ اور براہ عنایت یہ بات بھی یاد رکھیے جو کسی نہایت دھیمی ہلکی آواز نے چپ چاپ نہایت آہستگی سے عشق کا نام دل جنیا کی روح کے مخفی عمق کے کان مین کہدیا تھا اور پھر اگر آپ ہمکو اس امر کا اظہار کرتے ہوے سینگے کہ اس نوجوان لڑکی نے بروز معہودہ وقت موعودہ سینٹ جیمس پارک کی طرف اپنے قدم بڑھاے تو آپکو کچھ تعجب نہوگا۔

حالانکہ یہ بات ماہ جنوری کی ہے تاہم موسم تعریف کے قابل تھا ہوا کی تندی مین کمی کی برودت پائی جاتی تھی اور زمین کھرنجے کی طرح سخت ہوگئی تھی۔ اور ڈھلتے ہوے آفتاب کی

ور پر چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔ ہمیشہ تر و تازہ اور سرسبز و شاداب سدا

رہین تھے زیب و زینت کیلیے بناے ہوے چقر اور نالابون سے

سے ہوے تھے۔ گھاس کے قطعون کی جابجا سبزی سے

ہرا نظر آتا تھا۔ فضا ایسی خوشنما

رو و مفرح اور تازگی بخش

ہونا چاہیے تمام اسکے حواس خمسہ

یا تیز کی سی تیزی تھی

لال ہوتے تھے ہی دو

نکر

ہ ایک پیاہ جداگانہ

کیونکہ بعض جلدنے

ب دیتے ہیں

ش آیندہ

ہ آگاہ کردی

اِس طور پر دل پھڑکنے اور تیزی سے نبض چلنے کی حالت مین ہمت دینے والا چہرہ پاکے آہستہ آہستہ یہ نوجوان ناکتخدا لڑکی سینٹ جیمس رہنے کے احاطے مین داخل ہوئی۔

جون ہی اُسنے دروازے مین جو آہنی کٹہرے کے اندر جڑا ہوا تھا قدم رکھا اور نیچی نظرون سے جلد جلد اِدھر اُدھر دیکھا تو اُسکی نگاہ اُسکے نوجوان بچانے والے کی خوشی اور محبت کی بھری ہوئی نگاہ سے دوچار ہوئی اور ایک چشم زدن مین وہ اُسکے برابر پہلو بہ پہلو تھا۔ نوجوان مارکوئس نے فوراً جھپٹ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکے کمال اشتیاق دبایا اور ملائمت و خوشامندی کے ملے ہوے کچھ الفاظ اُسکے کان مین آہستہ سے کہے۔ لیکن وہ اپنے قابو مین نہ تھی کہ اپنا ہاتھ اُسکے ہاتھ سے چھڑا لیتی اور نہ اِس قابل تھی کہ وہ الفاظ جو مارکوئس نے نہایت اشتیاق اور گرمی اخلاق سے ایفاء وعدے کے شکریے مین ادا کیے تھے سمجھ سکتی ایک قسم کی گھبراہٹ نے جو مسرت اور فرحت سے خالی نہ تھی اُسپر غالب آکے سحر کا کام کیا تھا اور جب اُسنے اُس عجیب و غریب گھبراہٹ سے سنبھلنا چاہا اور اِس قابل ہوئی کہ اپنے خیالات کو جمع کرے تو اُسنے اپنے جسم کو نوجوان ساتھی کے بازو پر جھکا ہوا پایا جو اُسکو اُس وسیع رہنے کی کسی ایسی روش اور سیرگاہ کی طرف لیے جاتا تھا جہان آدمیون کی آمد و رفت کم تھی۔

نوجوان رئیس اعظم نے اپنا سر اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی طرف کسی قدر جھکا کے اپنی سریلی آواز سے یہ آہستہ کہا۔

"جارلش دے تمنے اسقدر مسرت سے مجھے مالامال کیا ہے جسکی پہلے سے امید رکھنے کی مجھے جرأت نہین تھی۔ اور مین اقرار کرتا ہون کہ اِس اعتبار کو جو تمنے میرا کیا ہے مین ہی جانتا ہون کہ مین کیسا عزیز جانونگا۔"

ورجنیا۔ (ہچکچاتی ہوئی آواز سے) "اور یہ طرز و روش اختیار کرنے سے آپکو میری نسبت بُرائی کا تو خیال نہ ہوگا۔"

چارلس "تمھاری نسبت بُرائی کا خیال - آہ - نہین - ہرگز نہین - ہرگز نہین رہ جو میرے دل پر گذرتی تھی اُسکے تمسے کہنے کا موقع ملنا کیونکر ممکن تھا - اگر تم اپنی خوشی سے یہ ملاقات منظور نہ کرتین "

وزجینیا "تاہم - جناب - مین آپ کو اس امر کا یقین دلاتی ہون کہ یہ امر بلا سخت کوشش کے وقوع مین نہین آیا ہی - جس طرح سے مین نے اپنے دل کے سمجھانے مین کہ اس طور پر عمل کرنا نازیبا نہین ہی کوشش کی وہ بھی کو معلوم ہی - اس امر پر کہ آیا جاؤن یا نہ جاؤن بار بار مین نے غور کیا اور اپنے دل مین اسکی بحث کی - کبھی تو ایک بات کا مصمم قصد کر لیا جاتا تھا اور کبھی دوسری بات کا - یہان تک ہوا کہ آخری وقت تک بھی مین ہچکچاتی ہی رہی "

رئیس اعظم - (انتہا کی اشتیاق اور اظہار احسانمندی کی آواز سے) "لیکن آخرکار تمنے میری مسرت کے حق مین فیصلہ کیا " (بڑی سنجیدگی سے) "اگر تم یہان نہ آتین تو مین بالکل مایوس ہو جاتا کیونکہ تمنے میرے دل پر اپنا ایسا نقشہ جمایا ہی جو اگر مین کئی زمانتک بھی زندہ رہون تو بھی ہرگز ہرگز مٹنے والا نہین ہی - اب تم میری مراد اچھی طرح سے سمجھ لو کیونکہ جب مین اپنا حال تمسے مفصل بیان کرونگا تب تو تم میری راستی کی نسبت بخوبی انصاف کرنے کے قابل ہوگی - میری ایک ایسے طبقے مین بسر ہوئی ہی جہان خوبصورت عورتونکی افراط ہی اور میرا کہنا تمکو باور نہ ہوگا کہ عورت کے جامے مین اگر فرشتہ مین نے دیکھا ہی تو تمھین کو دیکھا ہی - یقین مانو کہ ایسا تنہائی پسند حیادار شرمگین نہایت پاک ذات نیک نام اور نہایت مستقل دل مین محبت قائم کرنے والا محبوب مین نے نہین دیکھا ہی جیسی تم ہو - اسمین شک نہین کہ دنیا مین ایسی ایسی عورتین ہین جنکے حسن و جمال سے چکا چوند لگتی ہی اور انسان دیوانہ ہو جاتا ہی - اور ایسی بھی عورتین ہین جنکو دیکھتے ہی انسان مسحور و مبہوت ہو جاتا ہی مگر یہ سب باتین اُسی وقت تک ہین جب تک ایسی عورتین پیش نظر رہتی ہین - جہان اوّل قسم کی عورتون کی شان و شوکت اور دوسری قسم کی عورتون کی دلربائی سے

علیحدگی ہوئی وہ سب اثر اس طور پر کافور ہو جاتا ہی جیسے دھوپ کی گرمی جو اُسوقت تک محسوس ہوتی ہی جب اُسمین بیٹھکے تاپو اور جہان الگ ہو گئے پھر کچھ بھی نہین لیکن یہان قضیہ بالکل بالعکس ہی۔ یہان تو شرم اور تنہائی پسند محبوبی نے اپنے قابض پر اپنا ساحرانہ قبضہ ایسا کرلیا ہی کہ اُنکے معرض کے دل پر اُنکا مجسم نقشہ جما ہوا ہی"

درخنیا۔ (شرم سے گردن جھکائے اور اپنے ساتھی کے بازو پر جھکتے ہوے) "آپ مجھسے ایسی باتین نہ کرین۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپ کی یہ باتین سُن سُن کے مین خطاوار ہوتی جاتی ہون۔ علاوہ اسکے آپ کو ایک ذرا بھی میرا حال معلوم نہین ہی۔ اور مجھے یقین نہین آتا کہ"

نوجوان نازکوئس "ہان تمکو یقین نہین آتا کہ جب تک تبل سے تمھاری نسبت ہر طور پر کما حقہ تحقیقات نہ کر لیجائے تمکو پیار کرنا ناممکن ہی"

اس طور پر اُسکے خیال کو اشتباہ آمیز طعن سے روک کے پھر کہا۔

"ہاے۔ اگر تمھارے اوصاف خود تمھارے چہرے پر منقوش نہ ہوتے تو تم اِس سے کم قبول صورت نظر آتین جتنی کہ اب تم معلوم ہوتی ہو۔ اور اگر تمھارے مزاج کی کیفیت تمھارے چہرے کے ہر خط و خال سے نہ پڑھی جاتی تو مین اِسقدر بے تابو ہو کے تمپر فریفتہ نہ ہو جاتا۔ آہ۔ مجھے یقین ہی کہ تمھاری حیثیت ایسی نہین ہی جس سے تم خوش و خرم ہو۔ اور وہ نہایت غرور اور نہایت مسرت کا وقت میری زندگی مین ہوگا جب مین تمھارے مدارج مین اسقدر ترقی دونگا کہ تم آزادانہ بسر کروگی اور جب مین تمکو اُس اعلیٰ طبقے مین بیجاکے بٹھاؤنگا جسکی زیب و زینت کے لیے خداوند تعالیٰ نے تمکو بنایا ہی لیکن جب مین تمسے اِس جوش و خروش مین آکے باتین کر رہا ہون مین اتنا بھی نہین جانتا کہ تمکو کس نام سے پکارون"

نوجوان سننے والی "درخنیا نام ہی"

اپنا نام بتاتے ہوے نوجوان سیلے والی کا خوف دور کیا اور امید و بیم سے جنکو اُسکے نوجوان معرفت کے اشتیاق بھرے ہوے بیان نے اُسکے سینے مین پیدا کیا تھا بند بند کانپا اور تمام بدن سنسنایا۔ امید بن تو ایسی تھین جنکو ہر ایک سلیم و علیم ناکتخدا لڑکی ایسی حالت مین لاسکتی ہی۔ اور خوف اس بات کا تھا کہ آیا وہ پر آئینگی بھی یا نہین۔

"مارگوئس ۔ ڈرجنیا۔ پیاری ڈرجنیا۔"

یہ جواب سُنکے نوجوان مارگوئس بہت خوش ہوا کیونکہ اُسکی شیفتگی اور فریفتگی پیدا کرنے والی کا نام جنیا پیارا پیارا تھا اُتنا ہی انوکھا تھا۔

"آہ۔ اب تم اتنا کہدو کہ مین تمکو صرف ڈرجنیا کہا کرون مین مارگوئس کہنے مین تو تکلف پایا جاتا ہی اور سراسر بناوٹ ہی اور تم مجھے چارلس کہا کرو رجب کہا کرو مگر یہ بتاؤ کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو تم مجھے پیار کروگی۔

پچھلے کلمات اُسنے اپنے کلام مین بیساختہ پن اور اشتیاق سے اسلیے اضافہ کیے کہ وہ خاص اُس بارے مین یقین حاصل کرے۔

ڈرجنیا۔ (آہستہ سے اور لجاتے ہوے) "آپ کے سلوک نے پہلے ہی سے میری احسانمندی پر اپنے بڑے بڑے [illegible] ثابت کردیا ہی۔ اور مین ایسی بہت دھرم اور بیوقوف نہین ہون جو مین یہ کہون کہ سب باتون نے جو ابھی ابھی آپ مجھسے کہتے تھے میرے دل پر کوئی نقش پیدا نہین کیا ہی۔"

نوجوان۔ (آہستگی اور نرمی سے) "تب تم خیال کرتی ہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔ کیون۔ ڈرجنیا۔ پیاری ڈرجنیا۔"

"پیاری ڈرجنیا۔ آہ۔ یہ اُسکا نام ایسی نرم خوش الحانی اور ایسی لطافت اور شیرینی سے ہرگز ہرگز پہلے کبھی اِسکو سنائی نہین دیتا تھا جیسا اب سُنائی دیا تھا کیونکہ وہ اُس آواز کے ساتھ نکلا تھا جو جنس تانیث کی خوش نوائی اور جنس تذکیر کے مین شباب کی

خوش آہنگی کا مجموعہ تھی۔ یعنی وہ آواز جو زندگی کے اس حصے سے مخصوص و متعلق ہی جب انسان صداے مردانہ پیدا ہو جاتی ہی اور سن رسیدگی کی آواز کی سختی نہین پائی جاتی اور اسلئے اس سن شباب کی ایسی آواز ہوتی ہی جو اپنی بھرپور آزردگی کے کمال سے عورت کی روح کے عمیق ترین حصے مین دخل پاتی ہی۔

یہ آواز کا منتر ڈرجنیا پر بھی کارگر ہوا کیونکہ اُسکے نام کے اس نرمی سے لیے جانے نے ایک ایسا تاثر پیدا کیا جسکی صدا عین اسکے دل مین جاکے گونجی۔ اُسکو معلوم ہوا کہ یہی الفاظ یعنی۔ پیاری ڈرجنیا۔ عشق و محبت کے اظہار مین اُن ہزارہا الفاظ سے زیادہ موثر اور دل ہوتے ہین جو محبت خیالی کے لیے گڑھے اور تراشے اور بنائے جاتے ہین مگر جنکا کچھ بھی اثر نہین ہوتا نوجوان رئیس اعظم کی خوش آہنگی سے اِن دو لفظون کے بولنے مین اُس نام کو ایک عجیب ہیجو کر دینے والا سحر عطا کر دیا تھا۔ اور اُسکے طریقون کی پیاری پیاری ادا اور نرمی جذبۂ اشتیاق کی فصاحت و بلاغت سے پُر تھی۔ اُسکی راستبازی۔ اُسکی ایمانداری۔ اُسکی دلی صفائی مین شک کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ یہ وہ جوش اور جذبہ اسکے الفاظ مین نہ تھا جو کسی چالاک اور ہوشیار دغلا نے اور اغوا کرنے والے کی منطقی اور دھوکہ بازی کی روکھی تقریر مین ہوتا ہی۔ یہ وہ نگاہین اور آنکھین نہ تھین جو کوئی بدلحاظ خراباتی نفس پرست کسی عورت پر ڈالتا ہو اور جو خود اُسنے دیگر مواقع پر عورتون پر ڈالی تھین۔ اس جوش و جذبے کی گفتگو مین آدھا سب تھا۔ ان نگاہون اور نظرون مین لحاظ اور وجد اور استعجاب تھا۔

پیاری ڈرجنیا۔ آہ اُسنے دیکھا کہ وہ محبوب و معشوق ہی۔ یون تو وہ کم سن اور سیدھی سادی تھی مگر جس پیانیٹ کی عقل جوانی سے اُسکو معلوم ہوا کہ درحقیقت وہ نوجوان شکیل آدمی اِسکو پیار کرتا ہی۔ اور اچانک اسکو ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا وہ دونون کے جان و جان نکلے اور گویا برسون سے وہ ایکدیگر کا نوش مانوش تھے۔

اُسنے کہا۔ کہو تو۔ اے غایت ہی پیاری ڈرجنیا۔ مجھ سے کہو کہ تم خیال کرتی ہو

کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔ ذرا سر اٹھاؤ۔ میری طرف دیکھو اور مجھ سے کہو کہ تم مجھے پیار کرسکتی ہو۔"

یہ سوال اُسنے پھر کیا مگر آواز مین پہلے سے زیادہ نرمی تھی اور نام کے ساتھ افعل التفضیل کا صیغہ ملا ہوا تھا۔

اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی نے جسکی نبض کا پارہ اسوقت ایک سو نوے درجہ پر تھا وہ لفظ لیبی۔ نہایت پیاری۔ جسکے جو ابھی ابھی اسکو مخاطب کرکے کہا گیا تھا اپنا شرم آلود چہرہ اوپر اُٹھایا۔ اور جو لفظ وہ کہا چاہتی تھی اُسکے لب تک آیا مگر جذبہ اور جوش دل نے اُسکو نیچے کی طرف دبا دیا تاہم مارگوئس آف آرڈن نے اُن خوش بیان کنجی کنجی آنکھون کی تحریر مین جنھون نے اپنی نگاہ اُسکی نگاہ سے ملائی تھی اپنا خاطر خواہ جواب پڑھ لیا۔ ہان صحیح ہے جو کہنا تھا وہ اُن خوبصورت پتلیون نے چپکے سے کہدیا تھا۔ اور اُن آنکھون کی تحریر مین آپس کی محبت کا ایجاب وقبول تحریر تھا اور اُسمین غلط فہمی کی گنجائش نہ تھی۔

ہان۔ جسقدر جلد یہ تبدیلی دوشیزہ کے دل مین واقع ہوئی جسقدر جلد اُسنے عشق کے سبق پڑھ کے یاد کر لیے۔ اُسی قدر اسکی سمجھ بوجھ کی جڑ اسکے سینے مین نیچے ہی نیچے بڑھتی اور پھیلتی گئی۔ چند روز مین۔ بلکہ چند ہی گھنٹے مین یہ سب کچھ ہوگیا لیکن اس قلیل عرصہ مین یہ سب کچھ کیونکر ہوگیا اسکی وجہ یہ ہوئی کہ وہ ایسے حالات مین پھنس گئی تھی جنکے اثر کے مقابل مین کوئی نوجوان لڑکی بے عذاب ٹھہر نہین سکتی تھی۔ پھر وہ خطرناک جرأت کا کام جس سے وہ نوجوان مارگوئس کے بڑے بھاری احسان سے دبی ہوئی تھی۔ پھر اُس دلیرانہ اور شجاعانہ کام کے بعد ہی جس سے خود اُس خوش رو جوان کی جان معرض خطر مین آگئی تھی اُسکا بذل اشفاق اور اظہار اخلاق۔ پھر خود اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کا غور اور تعمق جو اُسنے اُس امر مین کیا تھا کہ اسکو اُس خوش رو جوان سے ملنا چاہیے یا نہین اور پھر اب اسکی وہ محبت کی نگاہین اور آواز کی وہ جوش الحانی اور وہ اشتیاق کی

باتین چیتین - آرزو محبت - یہ سب فراس نوجوان شرمیلی لڑکی کی نرم نرم محبتون کے حاصل کرنے کے لیے دربہ اکتفا سے کہین زیادہ بڑھ گئے تھے - جسکا وہ سن وسال تھا اور جسکے دل کے فردوس مین اب تک خود غرضی کی باتون اور نفس پرستی کے ارمانون کے سانپ نے دخل نہین پایا تھا -

ہمنے لکھا ہی کہ چارلس اپنے گلدستی کو رمنے کی ایسی سیرگاہ کی طرف گلگشت کرتا ہوا نے گیا تھا جہان لوگون کی آمد ورفت بہت ہی کم تھی - اسوقت اس روش پر جسکے دونون طرف درختون کی قطار تھی بہت آدمی نہ تھے اور اسلیے یہ عاشق ومعشوق (کیونکہ اب انکو یہی کہنا چاہیے) اپنی دلچسپ گفتگو مین جو مفصلاً اوپر لکھی گئی ہی لوگون کی ناخوش آیند دیکھبھال سے محفوظ رہے تھے - اب ذرا زیادہ سے اس خوشرو نوجوان کے بازو پر جھکی ہوئی تھی - جسکو اسنے اپنی محبت نذر کی تھی - اسکا ہاتھ اس بازو پر زیادہ تر محسوس ہو نیوالے دباؤ سے رکھا ہوا تھا بہ نسبت اسکے [illegible] سابق پر جب وہ دونون یکجا ہوے تھے کبھی رکھا گیا ہو -

اور وہ مسرور ومخمور [illegible] بت باغ باغ تھی - حالانکہ اسکو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس موقع پر عالم [illegible] چل رہی ہو - ابھی اس روز کا تو کہ کہ اتنی بڑی لمبی چوڑی دنیا مین ایک [illegible] یار ومددگار نہین تھا - اب تو دیکھو اب تو یار ومددگار سے بھی بڑھکے کوئی [illegible] ہی - اور اب وہی کوئی جسنے اس سے اسکو اپنی زوجیت مین لینے کا اقرار [illegible] ساتھ پیار کی باتین کر رہا ہی کیا یہ پرستانی خواب ہی جو ہمیشہ قائم رہ سکتا - کیا اس عرصے تک قائم رہ سکے گا جب تک اسکی تعبیر پوری نہ ہوگی - اور جو امیدین [illegible] بر آئینگی اور وہ سچ ہو جائیگا یہ سب باتین اس قصے کے نتیجے مین لکھی جا [illegible] پڑھنے سے معلوم ہونگی لیکن اب تو نوجوان مارکوئس اس نوجوان ناکت [illegible] باتون مین اپنے اشتیاق اور محبت کے ابھار اور اپنے

طلائی عہد و پیمان کے منتر ہونٹ ہلا رہی جسکے دل کو جو اپنے کنوار پنے کی پہلی محبت سے دھڑکتا ہو وہ بہت پسند اور خوش آیند معلوم ہوتے ہین۔

اِدھر تو اُس جوان رعنا کی آنکھین سیلاب محبت اُبل رہی تھین اُدھر وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اپنی نادانی اور معصومانہ بھروسے اور اعتبار پر اپنا نورانی چہرہ اُسکی طرف اُٹھائے ہوئے تھی کہ نوجوان مارکوئس اس طور پر متر نم ہوا۔

نوجوان "مین ابھی ابھی تمکو اے میری سب سے پیاری یقین دلا چکا ہون کہ عورت کی شکل مین کسی عورت نے کبھی ایسا نقش میرے دل پر نہین جمایا ہی جیسی تمھاری حیادار محبوبی اور دلبری میرے منقوش خاطر ہوگئی ہی۔ اور اسی وجہ سے مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمھارے بغیر مین خوش نہین ہوسکتا۔ اور نیز اسی وجہ سے مجھے نہایت قوی مسرت اور نہایت مغرور کامیابی کی امید ہی جب مین تمکو اس افلاس اور دست نگری کی حیثیت سے اُٹھا کے فارغ البالی اور آسودہ حالی کے درجے پر پہونچا دونگا۔ یہی اسباب اور وجوہ اس بات کا تقاضا کر رہے ہین کہ مین تمکو اپنی دلھن بنا کے کسی کلیسا مین نماز عشق پڑھنے چلون۔ یہ سب سچ ہی کہ مجکو ایک ایسے اعلیٰ طبقے سے تعلق ہی جہان یہ میری شادی کسی قدر تعجب کا باعث ہوگی لیکن جب مین اپنے احبا اور رفقا کے حلقے مین اپنی نوجوان اور پیاری بی بی کو لے جاکے بٹھاؤنگا اور اُنکو دکھاؤنگا تو وہ سب معقول ہو جائینگے اور اس بات سے کہ فی الحقیقت اس درجے کے حاصل کرنے کی وہ قابلیت رکھتی ہی۔ پس ای میری سب سے پیاری ذرمینا تم مجھ سے کہو کہ آیا تمھارا کوئی رشتہ مند کوئی شفیق ایسا ہی جس سے اس امر مین مشورہ کرنے کی ضرورت ہی اور یہ بھی تم مجھ سے کہو کہ جب تک وہ دن آئے جب اپنی رضامندی میرے ساتھ عقد کے لیے گرجا جانے کی بخوشی دل ظاہر کروگی مین تمھاری خدمت کیا کرسکتا ہون جو تمھارے آرام و آسایش اور خوشی کا باعث ہو غلامانہ [illegible] باتین تمسے متعلق ہین وہ سب مجھ سے کہدو۔

لیکن یہ باتین ختم بھی نہین ہونے پائی تھین کہ اس موقع تقریر پر کچھ حیرت و استعجاب ملے ہوے غیظ و غضب کے کلمات ان دونون عاشق و معشوق کے گوش زد ہوے اور جیسے ہی انھون نے اس آواز کی طرف نظر اٹھائی دیکھا کہ روش پر مس برنٹ موجود ہے۔

جلالی جھنجلائی ہوئی ہاتھ پاؤن بلکہ تمام جسم کو زور زور سے جنبش دیتی ہوئی اس غضبناک عورت نے جسکے گال غصہ سے لال ہو گئے تھے کہا۔

"مس برنٹ" "او سمنڈ" یہ آپ ہین۔ اور آہ تو وہ خاباز فریبی وزیٹا تو بھی ہے جتنی چھوٹی ہے اتنی ہی کھوٹی"

یہ نام سنتے ہی وزیٹا کے دماغ مین ایک خوفناک شبہہ پیدا ہوا اسکے بعد اسنے اپنے عاشق کی طرف پھر اور اسکی جانب نگاہ رنج آلود سے دیکھ کے کہا۔

وزیٹا "او سمنڈ نہین۔ نہین۔ تم نہین ہو سکتے۔ تم نہین ہو"

لیکن غضبناک طریقے سے جس طور پر اب مس برنٹ نوجوان شخص کو نہایت سخت سخت لعن و طعن کی باتین بیڈ صب سنا رہی تھی سینے والی کی زخم خوردہ روح کو یہ بدنصیب یقین پیدا ہوا کہ فی الواقع اسکی شفیق مس برنٹ کا آشنا ہوا اسکے عاشق کے دوسرا نہین ہے۔

یہ خیال کر کے بیچاری سینے والی نے اچانک نوجوان شخص کا بازو چھوڑ دیا اور سہارا ڈھونڈنے کے لیے لڑکھڑانے لگی۔ کہ اتنے مین لوہے کے کٹہرے پر جو روش کے گرد آڑ کے طور پر لگا ہوا تھا اسکا ہاتھ پڑ گیا اور اسکی زبان سے یہ کلمہ نکل گیا "یا الٰہی"

جاذبش نے مس برنٹ کے بیڈ صب طعنون اور لعنتون اور تلخ و ترش کلمات اور غیظ و غضب کے حرف و حکایات اور شکر و شکایات کی پروا نہ کر کے وزیٹا سے کہا۔

"وزیٹا سختی سے میرا انصاف نہ کرو۔ میری بات سنو سنو تو"

ڈرینیا۔ نہین۔ نہین۔ اب کوئی بات کہنے سننے کو نہین ہی۔ اب ہم دونون مین
تمت تمام شد۔"

جسوقت یہ کلمات کہے اُسوقت ڈرینیا کی آواز مین رنج وہ اور رنج اور مایوسی بھری ہوئی تھی اور یکایک اپنی خاطر پریشان کو جمع کرکے اور اپنی دل کی طاقتون کو یکجا کرکے وہ اُس مقام سے بے تحاشا ایسی بھاگی کہ پھر گئی وہ گئی۔

اس منظر کو دیکھکے نوجوان مارکوئس دیوانہ ہوگیا اور قریب تھا کہ اُسکے پیچھے یہ بھی بھاگے مگر مس برنٹ نے اُسکا بازو زور سے پکڑ لیا اور تمام اپنی طاقت سے اُسکو چمٹ گئی اور سوائے استعمال جبر و سختی کے کسی طرح ممکن نہ تھا کہ وہ الگ کر دی جاتی۔ مگر چارلس نے ایک عورت سے سختی کرنا مناسب نہ سمجھا حالانکہ مایوسی و حرمان کی حالت سے وہ کمال رنج مین تھا۔

مارکوئس "چھوڑ دے مجھے۔ جولیا چھوڑ میرا ہاتھ۔ مین تیرے ہاتھ جوڑتا ہون۔ مجھے جانے دے اور مین تیرے ساتھ بڑا بھاری سلوک کرونگا۔"

مس برنٹ۔ (شیرنی کی طرح چمٹی ہوئی) "دغاباز۔ شریر تجھکو اب موقع ہی نہ ملیگا کہ تو اب اُس جو فروش گندم نما بے شرم و بیحیا عورت کے ساتھ نقشق کی باتین کرے۔"

مارکوئس "جولیا۔ سن مین تجھ سے تحکما کہتا ہون۔ نہین مین تجھ سے عاجزی سے کہتا ہون سُن۔ میری بات سُن۔"

مس برنٹ "خواہ دھمکی دے۔ خواہ عاجزی کر۔ مین ایک نہ مانونگی دیکھ لوگ آرہے ہین۔ ڈرینیا غائب ہی۔ کچھ خبط ہوگیا ہی عقل کے ناخن لے مرد ہے۔"

مارکوئس "ہان۔ صرف ایک بات مجھے اُس نوجوان لڑکی سے کر لینے دو جسکو معلوم ہوتا ہی تم جانتی ہو۔ اور پھر جو تم کہوگی وہ مین کرونگا۔"

مس برنٹ (اتنک نوجوان مارکوئس کے بازو سے چمٹی ہوئی) "اب تم اُسکو

پکڑ نہ سکو گے۔ وہ نوک دم بھاگی ہی۔ وہ دور نکل گئی ہی۔ اگر تمکو مجھ سے ہاتھا پائی منظور ہی تو آؤ یہی سہی۔ لیکن اسمین تمھاری ہی رسوائی ہوگی!!

مارکوئس۔ (سمجھتے ہوے کہ جولیا سچ کہتی ہی پیچ و تلخی کی آواز سے) ہان سب سچ ہی مگر اسوقت سے ہماری تمھاری دوستی اور سب باتون کا خاتمہ ہی!!

یہ کہتے ہوے وہ اسکو ایک درمیانی روش پر لے گیا تاکہ جو لوگ قریب پہونچ گئے تھے وہ دیکھنے نہ پائین۔

مس برنٹ۔ (زار و قطار روتے ہوے مگر اب تک اسکے بازو سے چمٹی ہوئی) مین نے تمھارا کیا بگاڑا ہی۔ مین نے تمھارا کیا قصور کیا ہی۔ ناراضی کی وجہ تو معلوم ہو۔ صرف یہی نا کہ مین نے تمکو اس دغاباز چھوکری کے ساتھ باتین کرتے ہوے پکڑ لیا ہی۔ یہی ہی جسکی مین نے مدد کی ہی۔ جسکو مین سمجھتی تھی کہ مجسم عصمت ہی۔ نیکی کا پورا پورا نمونہ ہی۔ عفت اور معصومیت کی کامل تمثیل ہی کسی شخص سے اپنی آنکھین چار ہی نہین کرتی!!

غریب سننے والی کی یہ تعریف جو خود بخود اس جوان عورت نے کی مارکوئس سنکے بہت خوش ہوا اور اسکا غصہ کسی قدر فرو ہوا اسنے کہا۔

مارکوئس۔ ہان۔ جو جو تم اسکی نسبت کہتی ہو فی الحقیقت وہ ایسی ہی ہی۔ مین خیال کرتا ہون کہ شاید وہ تمھارے ہی قریب کہین رہتی ہی۔ یا شاید اسی مکان مین جسمین تم ہو!!

مس برنٹ۔ (تنک مزاجی سے) مین نہین جانتی کہ وہ کہان رہتی ہی۔ اور اگر مجھے معلوم بھی ہی تو مین ایسی احمق ہون کہ تمکو بتا دون!!

(مناتے ہوے) آؤ آؤ۔ چارلس خفا ہو۔ تمھین ہوا کس بات کا ہی۔ خدانخواستہ ہوا کیا ہی۔ اقرار کرو کہ ذرا جیا سے اب پھر نہ ملوگے۔ آؤ تو پھر ہم تم دونون ملجائین پھر پہلے سے دوست بنجائین!!

قریب تھا کہ نوجوان رئیس اعظم انکا کہا کر دے اور اسکے عجز و الحاح کو ذرا بھی

خیال مین نہ لائے اور اُسی وقت اُسکا مِس برنٹ سے قطع تعلق ہو جائے۔ کہ اسکے دل مین یہ خیال گزرا کہ جلدی نہ کرنی چاہیے ممکن ہو کہ اسی عورت کے ذریعہ سے ڈرجنیا کی سکونت دریافت ہو جائے کیونکہ جولیا کے اطوار اور گفتگو سے صاف ظاہر ہو گیا تھا کہ وہ اُسکے مکان سے واقف ہے اسلیے اُسنے اپنی آشنا کے ساتھ خوشامد آمیز وفا کی چال چلنے کا ارادہ مصمم کر لیا اور دوبارہ دوستی کر لینے پر راضی ہو گیا اور یہ سوچا کہ جو امر دریافت کرنا ہے وہ چند ہی روز مین اسکی وجہ سے دریافت ہو جائیگا کیونکہ اور طرح پر اسکے دریافت ہونے کی کوئی اُمید اور توقع اسکو نہین تھی۔

جب اس طور پر جولیا برنٹ نے اپنی رقیب ڈرجنیا مارڈنٹ پر بقبول خود فتح پائی جسکی اسکو بڑی شیخی تھی اور اپنے الطاف و کرم سے اُسنے اپنے آشنا کی بیوفائی سے درگذر کرکے اُسکا بھی قصور معاف کیا اُسوقت اسکو یہ صدمہ ہوئی کہ نوجوان مارکوئس اسکو کسی دلچسپ عشرتکدے مین لے چلے۔ لیکن مارکوئس نے یہ اندیشہ کرکے کہ مبادا اُسکے ہزارہا واقفکارون مین سے کوئی وہان آجائے اور اُسکو پہچان لے اور اس اُسکے فرضی نام مسز اوسمنڈ کی بھی قلعی کھل جائے اُسنے جوان لیڈی کی درخواست قبول نہین کی۔ اُدھر اُسنے اپنی ضد کی اور یہ ہٹ ہوئی کہ مارکوئس کا انکار قبول نہ کرے گی۔ اور قریب تھا کہ وہی پہلے سے جھگڑے اور تنازعہ کی کیفیت رمنے مین برپا ہو کہ اس اثنا مین مارکوئس نے یہ تجویز کی کہ کہین اور جانے پر جہان ہر کس و ناکس کا ہجوم رہتا ہے کیا موقوف ہی بہتر ہے کہ کسی ہوٹل مین چلین لطیف لطیف کھانے ہون عمدہ عمدہ شرابین ہون۔ عمدہ مکان ہو لطف سے بسر ہو اور اخبار کے دیکھنے کا بھی اندیشہ نہ رہے۔ بس برنٹ اس تجویز سے راضی ہو گئی اور یہان سے دونون خرامان خرامان جاڑے کی شام کے وقت جب رفتہ رفتہ اندھیرا زیادہ ہوتا جاتا تھا روانہ ہوے۔

اِس رئیس اعظم کو یہ اُمید تھی کہ جب لطائف خورد و نوش اُسکی آشنا کے

روبرو پہنچے جائینگے اور خوشامد کا بدرقہ بھی اُنکے ساتھ ہوگا اور شام مین اور خوشامد کا نشہ اُسکے کاسۂ دماغ سے چھلکنے لگے گا اُسوقت اُس سے جو خاص باتین دریافت طلب ہین اور جنکے معلوم ہو جانے کی اِسکو نہایت فکر اور آرزو تھی معلوم ہو جائینگی۔ مگر اِس امید مین وہ بالکل مایوس رہا اور بہت عرصے تک اُسکی صحبت مین رہ کے آخر کار دس اور گیارہ بجے کے مابین بلا حصول مطلب وہ اُس سے علیحدہ ہوا۔

ملول و حزین دل باختہ ہمت شکستہ مارکوئس آف آرڈن قصرِ لمانٹ کو واپس آیا اور مِس برنٹ شام مین کے نشہ مین مسرور تیو شاک اسٹریٹ کی جانب اِس جلاپے مین کہ وہان پہونچ کے مسکین ڈربلنیا کے اوپر اپنا غصہ چھانٹے راہی ہوئی۔

لیکن اِس موقع پر اگر نوجوان رئیس اعظم اپنا مطلب حاصل کرنے مین ناکام رہا تو اُسی طرح مِس برنٹ کی قسمت مین بھی ویسی ہی ناکامی لکھی تھی۔ کیونکہ اپنے مکان مسکونہ پر پہونچتے ہی پہلے خبر اُسنے یہی سُنی کہ چند گھنٹے ہوئے مس مازڈنٹ غصہ مین بھری ہوئی گھر واپس آئی تھی اور آتے ہی اُسنے ایک دلال کو بلا بھیجا اور اُسکے ہاتھ چند ٹوٹی پھوٹی چیزین فروخت کر ڈالین اور اپنا کرایہ ادا کرکے معلوم نہین کس طرف کو چلی گئی۔

جین (خادمہ) "مجھ سے رخصت ہوتے وقت وہ بہت ہی روئی مسکین بچی مین نے پوچھا تھا کہ کیا کوئی ناگوار اور ناخوش آیند امر واقع ہوا ہے لیکن وہ ایسی آہین بھر رہی تھی کہ مین نے جانا اُسکا دل ٹوٹ جائیگا۔ اُس سے بولا ہی نہین جاتا تھا کہ وہ میری بات کا جواب دیتی۔ یا اپنی طرف سے کچھ کہتی لیکن بڑے اخلاق اور محبت سے اُسنے مجھ سے معافی کیا اور چند ضروری چیزین ایک بقچہ مین باندھ کے اور اُسکو ہاتھ مین لے کے یہان سے راہی ہوئی۔ افسوس۔ افسوس کیا مسکین اور بیکس لڑکی تھی۔ اُسنے میرے دل پر ایسا اثر پیدا کیا کہ وہ اُسکے لیے خون روتا ہے۔"

آخری فقرہ کہتے ہوئے خادمہ کے گالون پر مسلسل آنسو رواں ہوئے۔

یہ سنکے مس برنٹ نے جو اپنے رشک و حسد اور تنگ دلی سے خادمہ کی بہتری اور جو اُسکے اس نصیب چیتنے والی کی نسبت ظاہر کی تھی شرمسار ہونا ضرور سمجھتی تھی دریافت کیا۔

مس برنٹ "اور جو کام مین اُسکے واسطے لائی تھی وہ چھوڑ گئی ہے"

مین "ہان۔ ہان اُسنے پارسل مجھے دیا اور مین نے تمھارے کمرے مین اُسکو رکھ دیا ہے آہ۔ وہ بڑی ایماندار اور نیک لڑکی ہے۔ مگر"

یہ کہکے مین نے آہ سرد بھری اور فقرہ بھی پورا نہ کرسکی۔ اور اس شبہہ سے کہ دیکھیے اب اُس بیچاری کی اِس مفلسی مین عصمت و عفت قائم رہتی ہے یا ترغیب تحریص دنیوی کے نذر ہوتی ہے۔ اپنا سر ہلاتی ہوئی یہ نیکذات مین آہستہ آہستہ اُترکے باورچی خانہ مین چلی گئی اُدھر جولیا اپنے کمرے مین گئی۔ اور یہان اسکو سب چیزین جو وہ بیٹا کے سینے کے لیے بی بی رابنسن سے لائی تھی بجنسہ مل گئین۔ پارسل کے اندر ایک سربمہر رقعہ بنام مس برنٹ رکھا ہوا تھا جسکا مضمون یہ تھا۔

"چونکہ جو احسان تمنے مجھپر کیا ہے اُسکی فراموشی کا الزام مین اپنی نسبت آنے نہین دینا چاہتی ہون اور نہ یہ چاہتی ہون کہ میرے چال چلن کی نسبت ناشائستگی کا قیاس کیا جائے اسلیے مین مستدعی ہون کہ تم جملہ حالات جو مجھسے متعلق ہین مسٹر اوسمنڈ سے دریافت کرو۔ وہ تمکو پورا پورا جواب دینگے۔ اور عجب نہین ہے کہ اُنھون نے اپنی سیرچشمی اور صاف دلی سے خود ہی تمھارے دریافت کرنے کے بغیر کل حال تمسے بیان کردیا ہو لیکن اگر ابھی تک بیان نہین کیا ہے تو مین تمسے چاہتی ہون کہ تم آپنے اب مفصل دریافت کرلو۔ اور اگر وہ سب حال راست راست بیان کرینگے تو تمھارے نزدیک میری بالکل بریت ہو جائے گی۔ مین تمھارے مقابلے کے خوف سے ہرگز اِس بحث کو نہین چھوڑتی ہون بلکہ اور ہی وجہ مین جسنے یہ معاملہ چھوڑنے کو مین مجبور ہوئی۔

تمھاری رنج کشیدہ مگر احسانمند شخص"

"مدھیا ٹارڈ نٹ"

"مس برفٹ نے یہ رقعہ چاک کرکے انگیٹھی مین پھینکدیا اور کہا یہ جتنا مین سمجھتی تھی شاید اسکا اتنا قصور نہین ہی"

اِسکے بعد اُسنے اپنے بستر استراحت پر جانے اور آرام کی تیاری کی۔

سولھوان باب

(فرانسیسی خواص)

اُس واقعہ کے دوسرے روز صبح کے چھ بجے کے قریب جبکا ابھی اوپر بیان ہوا ہی میڈی موسیل کلیمنٹائن فرانسیسی خواص ڈچز آف بلمانٹ کے پلنگ کے قریب بیٹھی ہوئی اُسکو دیکھ رہی تھی۔ بھاری بھاری پردے دریچون پر پڑے تھے۔ آتشدان مین آگ [illegible] موم بتیان آتشدان کی کارنس پر جل رہی تھین۔ کیونکہ ناظرین کو یاد ہوگا کہ سرکے شباب کا وہ عین موسم تھا اور اس موسم مین اسوقت تک چار طرف تاریکی چھائی رہتی ہی۔

کلیمنٹائن بڑا بھاری لمبا سردی کا گرم گون پہنے تھی اور سر پر کی ٹوپی اس خوبی سے سر پر رکھی تھی کہ اسکے سیاہ بال اور دلپسند چہرہ جس سے فرانسیسی لیڈی خواصون کی مخصوص عیاری اور شگفتگی ہویدا تھی خوشنما معلوم ہوتا تھا۔ جب اکیلی ہوتی اور آس پاس کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تھا تب بھی میڈی موسیل کلیمنٹائن مین ایک قسم کی عشوہ گری اور کرشمہ پردازی جو اُسکی عادت مین داخل تھی پائی جاتی تھی۔ مریض کے کمرے کی حاضرباشی اسکی خدمتگزاری تیمارداری خبرگیری اور ہر طرح کے تفکرات اور تردوات سے جو ایسے موقع پر لاحق حال ہوتے ہین کبھی کو اپنے بناؤ سنگار۔ اپنی تن آرائی اور زیبائی کا خیال نہین ہوتا مگر اُسکو اپنی جسمانی خوشنمائی سے روز بروز زیادہ کرنے کی ایک ایسی عادت ہوگئی تھی کہ وہ اس موقع پر بھی اپنی خوبصورتی خوش وضعی۔ خوش پوشاکی اور بناؤ سے باز نہین رہ سکتی تھی اور اپنی عادت کے خلاف کار بند نہین ہوسکتی تھی۔

اُس خوفناک حادثے کو جسکی وجہ سے حسین و جمیل ڈچز آف بلمانٹ کو ایسا سخت صدمہ

پہونچا تھا دس روز گذر گئے تھے اور اب تک وہ اپنے پلنگ پر پڑی تھی اور اُسکے برابر بیٹھی بیٹھی کلینتائن اسکو دیکھ رہی تھی۔ اُسکی طبیعت اسقدر صحیح ہو چلی تھی کہ گھبرا دینے والے خطرے کا اندیشہ باقی نہین رہا تھا۔ ہر طرح شفا کلی ہو جانے کی امید تھی اور طبیعت کا رد بدل ہونا ایسا جلد جلد ہوا جسکی توقع معالجون کو بھی نہین تھی۔ لیکن گو ہوش و حواس درست ہو گئے تھے تاہم صاف صاف سمجھ مین آنے کے لائق تلفظ کی طاقت اب تک ساقط اور معطل تھی۔

اُس خاص امر کی نسبت جو ڈیوک آف بلمانٹ نے اپنا تردد اور اضطراب ظاہر کیا تھا جس سے میڈی موسیلی کلینتائن کی حیرت روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی بعض اوقات ایسا ہوتا تھا کہ ڈیوک کئی کئی گھنٹے تک برابر اُسکی کوچ کے پاس بیٹھا ہوا مریض کے زرد چہرے کی طرف دیکھا کرتا تھا اور چونکہ مریضہ اسکو بخوبی پہچانتی تھی اسلیے ان دونون کی نگاہون مین جو وہ ایک دوسرے پر ڈالتے تھے تعجب ظاہر کرنے والے بھید اور عشق کے سے چھپے ہوئے معنی پائے جاتے تھے۔ کلینتائن ان دونون کو بغور کنکھیون سے دیکھتی جاتی تھی اور اُسکو معلوم ہوتا تھا کہ یہ نہین دیکھتی ہی اسکو بشرہ شناسی مین بڑا ملکہ تھا اور انسان کے دل کا حال چہرہ دیکھکے بیان کر دیتی تھی اسلیے اس موقع پر اُسکو دریافت ہوا کہ ڈچز کی نگاہون سے رنجیدگی لجاجت اور دل سوزمندانہ لجاجت کی التجا اور استدعا پائی جاتی تھی اور ڈیوک کی نگاہ کو ایسے حزن و ملال سے پُر پایا جو رد کیا تھا تاہم خطا پوش و عطا پاش معلوم ہوتی تھی۔

جس روز اور جسوقت پہلے پہل ڈچز ہوش مین آئی تھی ڈیوک جو اسکو دیکھنے گیا تھا موجود تھا اور کلینتائن حاضر نہین تھی۔ لیکن جو باتین آہستہ آہستہ ڈیوک اپنی زوجہ کے کان مین دیر تک کہہ رہا تھا اُنکو اُسنے دروازے پر کھڑے کھڑے سُن لیا تھا۔ چند بار رکے کر اہنے اور کبھی کبھی آہین بھرنے سے معلوم ہوتا تھا کہ ڈچز کے سننے مین مضطرب اور منتشر خیالات بھرے ہوئے ہین اور ان سب باتون سے کلینتائن نے خیال کیا کہ دونون میان بی بی مین بالضرور بہت سے خوفناک نتیجون کے بھید پوشیدہ ہونگے۔

اِس طرح پر مذکورۂ بالا حالات کو چند منٹ کے لیے نگاہ سرسری سے دیکھ کے ہم بطرز سابق اپنی حکایت کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین اور اپنے ناظرین کو اُس صبح کی طرف پھر متوجہ کرتے ہین جب ہم دیکھتے ہین کہ میڈی موسلی کلینڈائن اپنی بیمار بیگم کی کوچ کے قریب بیٹھی ہوئی نگران حال ہی۔

اِسوقت ڈچز آف بلمانٹ نیند مین تھی اور اِسلیے ضرورت نہ تھا کہ اِسقدر جلد کلینڈائن اُسے جسپر وہ رات بھر اپنی زخمی لیڈی کی خدمت مین حاضر رہ کے بسر کرتی تھی اُٹھ بیٹھتی۔ لیکن خواب پریشان کے دیکھنے سے نیند مین خلل آنے اور اسی حالت مین چند الفاظ ڈچز کی زبان سے نکل جانے سے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اور اگرچہ فرانسیسی خواص اُن الفاظ کا مطلب درست سمجھنے نہ پائی تاہم اُسنے دیکھا کہ اُسکی بیگم مین طاقت گفتار نے عود کیا ہی۔ اِسلیے وہ مشتاق تھی پہلے اُن الفاظ کو وہی سُنے جو ڈچز کے مُنہ سے نکلین اور اُنکے معنی بھی سمجھ مین آئین چنانچہ نہایت آہستگی سے کلینڈائن بیگم کے قریب ترگئی لیکن جب معلوم ہوا کہ پھر وہ آرام سے سوگئی اور پھر خاموشی نے اُسکے لبون پر پہرا لگادی تو لیڈی کی خواص نے فراغت سے آہستہ آہستہ اپنا سینگار کیا اور اُسی طور پر بن ٹھن کے تیار ہوگئی جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہی۔

لیکن جون ہی کلینڈائن مُنہ ہاتھ دھوبالون کو سنوار نفیس ٹوپی سر پر رکھ اور وہی عمدہ دبیز جاڑے کا لمبا گون پہن کے فراغت کر چکی تھی کہ ڈچز نے بیچینی سے کوچ پر پھر کروٹ بدلی اور جو لبش لبوین ہیم کا نام آہستہ سے اُسکے مُنہ سے نکلا۔ یہی پہلے الفاظ تھے جنکا تلفظ اُسنے اِس طور پر کیا تھا کہ صاف صاف سمجھ مین آگئے اور کلینڈائن چپ چاپ ہمراز کی سی آہستگی سے کوچ کے برابر جا کے بیٹھ گئی۔ اِدھر دم سادھ کے وہ اپنی بیگم کے اوپر اِس قصد سے جھکی کہ اب اور کچھ اُسکی زبان سے جسکو گویائی کی طاقت اور اُن خیالات کے ظاہر کرنے کی قوت جو سوتی ہوئی لیڈی کے سینے کے اوپر ہی رکے ہوئے تھے آگئی بھی نکلے تو اُسکو بھی سُنے۔

جون ہی ڈچز کے چہرے پر روشنی کا عکس پڑا ایسا معلوم ہوا کہ اُسکے رخسارون پر کچھ کچھ

سُرخی نمودار ہی۔ لیکن۔ کلیمنٹائن نے پہلے خیال کیا کہ یہ صرف آگ کے شعلون کا عکس ہی جو اسکی بیگم کے خط و خال پر منعکس تھا مگر جب وہ عرصہ تک اور بخوبی غور سے دیکھتی رہی تب ثابت ہوا کہ فی الواقع وہ حیات بخش رنگ کی سرخی ہی جس سے اسکے رخسارے جو ابھی تک زرد تھے رنگے جاتے تھے۔ اور اس عالیخاندان بیگم کی حالت خواب مین جو ایک اضطراب اور بیقراری سی پائی جاتی تھی اُس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایسے ایسے بُرے خیالات وخواب کا شکار بنی ہوئی ہی جنکے قریب خوشی پھٹکنے تک نہین پاتی ہی۔

لیکن سُنو۔ وہ پھر بولتی ہی۔ اس غور سے متوجہ وائل کلیمنٹائن کے کان مین چند الفاظ جو ان لبون سے آہستہ آہستہ نکلے جو اُنکے تلفظ کے لیے خود آہستہ آہستہ متحرک تھے۔ سُنائی دیے اسکے بعد کمرے مین عالم خاموشی طاری ہی۔ صرف ڈچز کی گھبرائی ہوئی اور ناہموار سانس چلنے کی آواز تو سُنائی دیتی ہی اور بالکل خاموشی ہی۔ سُننے کے اشتیاق مین کلیمنٹائن خود اپنی سانس رُوکے ہوے ہی۔ چند منٹ کے بعد ڈچز پھر بولی۔ اور اب جو الفاظ اُسکی زبان سے نکلے اُنکا تلفظ اور بھی صاف ہی اور زیادہ زور سے بھی وہ بولے گئے ہین۔ اسکے بعد پھر ایک عالم ہو ہی۔ لیکن یا خدا یہ پچھلے الفاظ جو ڈچز بالکل صاف صاف اور زور سے بولی تھی اُسنے کتنی بڑی راز کی بات کلیمنٹائن کو معلوم ہو گئی ہی۔ تعجب اور حیرت اور خوف مین آکے وہ لڑکھڑائی ہوئی چند قدم پیچھے ہٹ گئی اور آرام چوکی پر جو کوچ کے برابر رکھی تھی بیٹھ گئی۔ اُسکے کانون مین خود بخود سن سن ہوتا ہی ایک دھیمی سی آواز سُنائی دیتی ہی۔ اسکے دماغ مین غیر معلوم جھنجھناہٹ سی پیدا ہی۔ اسکی تمام رگون مین اینٹھن محسوس ہوتی ہی اور اُسکے تمام اعضا و اعصاب مین سنسناہٹ کا اثر پیدا ہی۔ کنسرویٹری کے تمام خطرناک واقعات اسکو اب اور کے اور۔ اور کچھ کے کچھ بالکل ایسے جدید طور کے نظر آتے ہین جنکے اس طور پر معلوم ہو جانے کی ہرگز ہرگز امید نہین تھی عقدۂ مالا ینحل حل ہو گیا ہی پہیلی بوجھ لی گئی ہی۔ اب کوئی بات معما معلوم نہین ہوتی اسکو انتہا کا تعجب ہی اور حالات کی اس توضیح و تشریح کے سبب سے وہ سراسر متحیر و مسکوت ہی

مجرم پھر بولتی ہی۔ اور کلینمائن پھر توجہ سے کان لگا کر سنتی ہی۔ جو الفاظ مجرم کے منھ سے نکلتے ہین وہ بعد دوسرے چند ہین علیحدہ علیحدہ ہین۔ اور تکلیف سے بولے جاتے ہین مگر وہ الفاظ کثیر المعنی ہین اور صاف صاف بخوبی سمجھ مین آتے ہین اور ایسے صاف ہین جنسے اُس نقش کی صحیح طور پر تصدیق ہوتی ہی جو پہلی لفظون نے جو آہستہ آہستہ بولے گئے تھے اور جنسے پوشیدہ باتون کا افشا ہوا تھا فرانسیسی خواص کے دل پر پیدا کیا تھا۔ گو وہ مختصر اور قلیل ہین مگر اُنکے معنون مین واقعات کی ایک پوری تاریخ ہی۔ وہ اُس نشان اور پتہ کی تصدیق کرتے ہین جو کسی حکایت کی ابتدا مین پہلے سے اُسکے مطالب و مضامین کی نسبت دیا جاتا ہی لیکن یہ حکایت جسکا وہ پتہ و نشان دیتے ہین کلینمائن کو ایسی دلچسپ معلوم ہوئی جیسے کوئی قصہ اور ایسی دہشتناک نظر آئی جیسے کابوس یا ڈگاپہ۔

آہ۔ اِس خواص کو اس راز جوئی سے ایک وہمی اور عجیب و غریب خوشی حاصل ہوئی اور یکایک اسکو ایک ایسا بھید معلوم ہو گیا جو۔

لیکن ہمکو پیش قدمی لازم نہین ہی اور اسلیے جو ہمارے قصہ کا ٹھیک ٹھیک سلسلہ ہی ہم اُسی کو بیان کرینگے۔ اور وہ یہ ہی کہ جون ہی اُس فرانسیسی خواص کو وہ بڑا بھاری بھید معلوم ہو گیا اور جون ہی اُس غیر مترقب انکشاف کے چونکا دینے اور تعجب مین لانیوالے اثر سے موثر ہو کے اُسنے اطمینان کر لیا۔ اُسنے اپنا بھاری اور دبیز گون اپنے بدن کے گرد لپیٹ لیا اور وہ جلد جلد ڈیوک کے کمرے کی طرف چلی۔ ڈیوک ابھی ابھی بیدار ہوا تھا کیونکہ اسکو بھی اپنی پیاری زوجہ کی طرح شب کو بہت بیچینی سے نیند آئی تھی۔ اور کلینمائن کی زبانی جلدی سے اس بات کی اطلاع پا کے کہ مجرم نے صاف صاف الفاظ کا تلفظ کیا ڈیوک کا بدن کُلّم کُلّا لرزنے لگا۔ لیکن فرانسیسی خواص اِس لرزے کی وجہ اب بخوبی سمجھ جانے کے قابل تھی اور اسلیے اِسکو اپنا ظاہر مستقل بنانا اور مطمئن نظر آنا اور ایسا انجان بن جانا کہ کسی غیر معمولی حرکات و سکنات کا وقوع ہی نہین ہوا ہی کچھ دشوار نہ تھا۔

تپ کی سی بیصبری اور مذبذب حالت سے ڈیوک نے چند سوال اُس سے جلد جلد کیے جنکا یہ خلاصہ تھا۔ کہ کتنے منٹ ہوے جب ڈچز پہلے پہل بولی ہین۔ آیا اُن الفاظ کے معنی اور مطلب بھی کچھ سمجھ مین آیا تھا۔ آیا ڈچز جاگتی تھین یا نیند مین بولتی تھین اور آیا صاف تلفظ سے الفاظ کے سنتے ہی کلینٹائن وہان سے چلی آئی یا کیا۔

خواص نے نہایت راست گوئی اور صاف باطنی کے طرز و روش اختیار کر کے جواب دیا کہ ڈچز صرف چند ہی الفاظ۔ بولین جنکے معنی کچھ وزن نہین رکھتے خواب کی ہی باتون کا بے ٹھکانہ پن اُن الفاظ سے پایا جاتا تھا اُن الفاظ کے سنتے ہی اُسنے ایک لمحہ بھر بھی توقف نہین کیا فوراً دوڑی آئی تاکہ ڈیوک کو اس حال سے مطلع کرے اور جب وہ ڈچز کے کمرے سے چلی اسوقت تک وہ سوتی ہی تھی۔ اِس معاملے کو اس رنگا میزی سے کلینٹائن نے بیان کیا کیونکہ کبھی موقع نہین آیا تھا کہ وہ اُس بھاری بھید کے ذریعے سے جو اُسکو اس عجیب و غریب طور پر اتفاقیہ معلوم ہو گیا تھا اپنے مفید مطلب کوئی کام نکالے۔

لیکن واضح رہے کہ جب تک یہ عورت اس پیچیدہ اور رنگے ہوے بیان کی کیفیت ظاہر کر رہی تھی ڈیوک اُسکے چہرے ہی کی طرف اِس طور پر برابر دیکھتا جاتا تھا کہ گویا وہ اُسکا امتحان لے رہا ہی اور اس تلاش مین ہی کہ آیا جو بات دل مین ہی وہی چہرے سے بھی پائی جاتی ہی یا نہین۔ لیکن واہ ری فرانسیسی عورت وہ اُسکی بھی اُستاد نکلی اُسنے اپنا چہرہ ایسا بنایا کہ ذرا بھی میل نہ آیا اور رئیس اعظم کا اطمینان ہو گیا۔ کہ جو کچھ اُسنے بیان کیا ہی وہ سب صحیح ہی۔ اسلیے خوش ہو کے اُسنے پانچ سو روپیہ کا ایک بنک نوٹ کلینٹائن کو عطا کیا اور فرمایا کہ یہ اُسکی خدمت اور نگرانی کا جو ڈچز کی اُسنے کی تھی انعام ہی۔ اور پھر ارشاد کیا کہ اب وہ چند ساعت اپنے کمرے مین جا کے آرام کرے۔ کیونکہ بہت تھک گئی ہی اور مضمحل ہو گئی ہی یہ کہکے ڈیوک آف بلمانٹ خود اپنی بی بی کے کمرے مین چلا گیا۔

فرانسیسی عورت اُسکے ہمراہ نہ گئی بلکہ برخلاف اِسکے اُسنے اُس مصلحت کے مطابق

جو اُسکو دی گئی تھی عمل کرنا مناسب سمجھا کیونکہ اسکو بخوبی معلوم تھا کہ اب جو باتین ان دو نو
میان بی بی مین ہونگی وہ کچھ ایسی نہ ہونگی جنسے خود اسکی معلومات کے ذخیرے مین جسکے حاصل
مین وہ ابھی ابھی کامیاب ہوئی تھی کسی امر اہم کی افزائش ہوسکے وہ اپنے سونے
مین جو قصر کے اوپر کے درجے مین تھا چلی گئی اور ڈیوک آف بلمانٹ ڈچز کے کمر
خرامان ہوا۔ اُسنے وہان جاکے دیکھا کہ ڈچز ابھی ابھی اپنی بیچین نیند اور ناخوش
جسمین وہ مبتلا تھی بیدار ہوئی ہے۔ اور فی الحقیقت یہ بات سچ تھی کہ اسکو طاقہ
ہوگئی تھی۔ اسوقت جو باتین ڈیوک اور اُسکی بیمار زوجہ مین ہوئین اُنکو
صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ اُنکی گفتگو بہت طول طویل تھی جسمین
خلل انداز ہوتی تھین اور جنکا سلسلہ ڈچز کے جسمانی ضعف کے
باعث اکثر ٹوٹ جاتا تھا۔

لیکن جب وہ طول طویل باتین ختم ہوئین اور کچھ
اور دل بہلانیوالی باتین زیادہ سامنے پائے جاتے تھے
ہوئی تھی وہ اسوقت تک جب اسکے معالجین کے
اُس روز سے برابر اُسکی صحت اور تند
یوماً فیوماً ترقی کے آثار زیادہ نظر آنے لگے
بڑھتا گیا۔ اور آخر کار جیسی تھین ویسی
اُسکا شوہر گھنٹون تک اُسکے بستر
کے ادھر اُدھر ٹہلا کیا اور اُسکی
کے بیٹھی تھی۔ اپنے شوہر
اُلفت کا ثبوت اور شما
لیکن اُنکے حاصل

مستقل دلگیری کا سکون اُسپر قابض تھا۔ اور نیز جب معالجین نے اپنی رائے دے دی کہ اب بالکل تو
و تندرست ہی اور کسی قسم کی شکایت باقی نہیں تب بھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے تمام اپنی خوشی اور
رت حاصل کرنے اور چہل پہل رکھنے اور وضعداری کی دنیا میں تگاپو کرنے کے خیالات یکقلم
دیے ہیں اور یہ سب باتیں چھوڑ دی ہیں۔ حالات اور واقعات کا اُسپر اتنا بڑا اثر ہوکر اُسنے
صمم کر لیا تھا کہ جہان تک کہ میٹیت ایک اعلیٰ درجے اور عالی منصب خاتون کے ممکن ہوگا
چلے گا وہ اس دنیا سے اب الگ تھلگ رہے گی اور اپنے عزم بالجزم کا

سترھوان باب

(سزا۔ ملازمت)

بڑی کے پُر راز اور بعید الفہم خطرناک واقعہ کو اب دو مہینے سے
لت فوجداری کے اجلاس سیشن کا ماہ اپریل قریب آ چلا تھا۔
نہ ہم نے جو اس عرصے تک برابر مقام نیو گیٹ کی حوالات کا
تندرست ہو گئی ہے اُسنے اپنے قانونی مشورہ دینے والے کو

ہ آئے جس روز میں اُس جرم سے جو
کا اختیار حاصل ہو کہ اپنی جائداد کا جسطرح
میرا یہ ارادہ اور تجویز ہو کہ تمام اپنی جائداد
ر اور جسپر میں قابض و متصرف ہوں وہ چیز
اور اندھیر اور شدت سے زیادتی
ے جسکا کوئی موجب اور باعث نہیں
یا معاوضہ سوا اسکے

ممکن نہین ہی۔ لیکن مین چاہتا ہون کہ تم ایک دستاویز انتقال کا مسودہ اس طور پر لکھو جس سے یہ جائداد تمام و کمال ڈچز کے نام ہو جاے اور اُنکے شوہر کے قرضخواہ ہرگز اُسکا تعلیقہ یا قرقی نہ کرا سکین۔ علاوہ اِسکے چونکہ ڈیوک آف بلمانٹ کا بہت بڑا علاقہ میرے پاس بالعوض زرکثیر کے رہن ہی اسلیے میرا یہ بھی ارادہ ہی کہ اِسکا بھی تمام حق و مرافق اور منافع جو اب مجکو ملتا ہی وہ بھی اِسی طور پر ڈچز کے نام منتقل کر دیا جائے لیکن ان تمام موہوبات اور اوقاف مین مین یہ قید لگاتا ہون یا یہ امر محفوظ رکھتا ہون کہ ڈچز تا حین حیات اپنی اس جائداد سے متمتع ہون اور اس جائداد کو رہن کرنے یا بکفالت اسکے قرضہ لینے یا کسی دوسرے طور پر اسکے ساتھ عمل کرنیکا اُنکو اختیار نہ ہوگا۔ اور بعد اُنکی وفات کے یہ کل جائداد ڈیوک کے بیٹے مارکوئس آف آرڈن یا اُسکی اولاد کو ملے۔ میرا مطلب آپ سب سمجھ لیے ہاور یہ سب قانوناً اور بہ آسانی ہو سکتا ہی کہ نہین"

قانونی نے جواب دیا کہ "ہو سکتا ہی"

اِسکے بموجب دستاویزات مرتب کی گئین اور روبکاری کے چند روز پہلے مسٹر لیوین ایتھم نے اپنی مُہر اور اپنا العبد اُنپر ثبت کیا۔

سشن کے اجلاس شروع ہوے اور چوتھی صبح کو یہ بدنصیب شریف مجرمون کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا کیا گیا۔ حسب ضابطہ اسکی نسبت الزام عائد کیا گیا اور فرد قرارداد مرتب ہوئی۔ عدالت مین کثرت سے بھیڑ تھی مگر خاندان بلمانٹ کا کوئی شخص موجود نہ تھا اور کسی شخص کی موجودگی کی ضرورت بھی نہ تھی کیونکہ مسٹر لیوین ایتھم نے جرم سے اغماض کرنے کا تمام ارادہ کر لیا تھا اور نہ چارلس اور نہ اُسکے باپ کا کسی قسم کا قصد ہوا کہ وہ ایسی روبکاری کو جس سے اُنکو رنج پہونچتا دیکھنے آتے اور ڈچز کا تو کچھ ذکر ہی نہین۔ تاہم مسٹر کالینس ڈیوک کی طرف سے حاضر ہوا تھا مگر اسکی حاضری کی بھی صرف یہ غرض تھی کہ جو بیانات اُسے قبل ازین پولیس کے دفتر مین کیے تھے اُنپر عدالت کو متوجہ کرے۔

اِس دس ہفتہ کے عرصے مین جو لیش لیوین ہیم کے ذاتی ظہور مین بڑا فرق آگیا تھا۔ رخسارے پچک گئے تھے اور زرد ہوگئے تھے۔ آنکھون کی وہ رونق ہی باقی نہین رہی تھی۔ بالون مین جا بجا چاندی کے تارون کا سا لہرا پایا جاتا تھا۔ وہ تن و توش جس سے وہ لحیم و شحیم اور خوبصورت نظر آتا تھا اب نہین تھا۔ بہت دُبلا ہوگیا تھا اور بہت چھج گیا تھا۔ اسکے کندھے آگے کو کسی قدر جھک آئے تھے اور معلوم ہوتا تھا کہ تمام اسکی جسمانی اور دماغی طاقتین بازِ مصیبت کے نیچے دبی ہوئی ہین۔ جون ہی وہ مجرمون کے کھڑے رہنے کی جگہ پر آیا عدالت کے ہجوم مین ایک غلغلہ پیدا ہوا۔ لیکن اس غلغلہ مین سب نے علی العموم ہمدردی کے کلمات ایسے شخص کی نسبت زبان سے نکالے جسکے اقران و امثال اُسکا لحاظ و پاس کرتے تھے اور اسکو ایک فیاض دوست اور اپنا خاص رفیق سمجھتے تھے اور جسکو غربا اور محتاجین بوجہ اُسکی بیحد و حساب خیراتون کے عزیز رکھتے اور دعائین دیتے تھے۔

اس ہمدردی اور مہربانی سے جسکا اُسکی نسبت اس موقع پر اظہار ہوا تھا مسٹر لیوین ہیم کا دل بھر آیا اور فوراً ہی اُسنے اپنا ہاتھ اپنی آنکھون پر جلدی سے پھیرا جسکی پلکون پر آنسوؤن کی نمی آگئی تھی۔ اسکے بعد جہان تک اُس سے بنا حواس کو جمع کرکے وہ مجرم کی جگہ پر کے کھڑا ہوگیا اُسکی آنکھین جج کی طرف تھین اور اُسکے خیالات ظاہراً اُس سنجیدہ رویکاری کا ہی مرکز تھے جسکا وہ خود ہی مظہر نظر آتا تھا۔

اُس ساکت اور بکر مجمع عالم مین جو لیش لیوین ہیم سے ارتکاب جرم اور اُسکی برتیت اور صفائی کی نسبت جواب طلب ہوا۔ اور اُسنے سخت آواز سے جواب دیا کہ "مجرم"۔

کسی قدر وقفہ ہوا۔ اور خاموشی جو طاری تھی وہ سنجیدگی سے بڑھی ہوئی تھی۔ وہ عبرتی تھی۔ وہ مہیب آمود تھی۔ وہ ناگوار و نامرغوب تھی۔ کل حاضرین پر بدشگونی چھائی ہوئی تھی۔ اور ہر شخص سمجھتا تھا کہ مین ہی مجرم ہون اور قیدی کی جگہ کھڑا ہون۔ لیکن اُس خاموشی مین جو مثل شہر خموشان کے منحوس تھی خود مسٹر لیوین ہیم گویا ہوا۔ اور ایسی آواز سے جو باوجود

آہستگی کے ایسی صاف تھی کہ ایک ایک لفظ سُنا جاتا تھا۔ اُسنے جج کے روبرو وہی کیفیت بیان کی جو اُسنے عدالت پولیس کے سامنے بیان کی تھی۔ اُسکی تقریر کا لُب لباب اور اُسکا خلاصہ مافی الباب یہ تھا کہ ڈچز آف بلمانٹ کی نسبت کوئی بھی مضرت رسان خیالات اور کم سے کم بھی شکوک و شبہات کسی قسم کے عاید نہ کیے جائین۔ اور جب وہ واقعہ کا بیان مسلسل طور پر کرتا تھا اُسکے الفاظ اور رنگا ہون مین بہادرانہ اور دلیرانہ جوش کی غیر معمولی قوت پیدا ہوگئی تھی اور دلیری مین اُسکی آمادگی اور مستعدی پائی جاتی تھی۔

اُسنے اپنا جواب ختم کیا۔ اور ایوان دادگستری مین غلغلۂ تحسین و آفرین بلند ہوا۔ اگرچہ یہ غلغلہ نہ اتنا بلند تھا کہ بلند کہا جائے اور نہ اسقدر آہستہ تھا جو سماعت مین نہ آسکے تاہم حاکم مجوز صدر نشین صدارت و کارفرماے عدالت نے بھی مناسب نہ سمجھا کہ اُسکو فرو کرے جب پھر سب خاموش ہوگئے ایک بیرسٹر جسکو مسٹر کالنس نے حالات مقدمہ سمجھا دیے تھے کھڑا ہوا اور جج کے روبرو اُسنے بیان کرنا شروع کیا کہ مسٹر لیوین ہیم ایک ایسا شریف و نجیب شخص ہی جسکو اُسکی بے پایان مردم دوستی اور وسیع و نمایان کارخیر اور حاجت روائی کے سبب سے ایک عالم بخوبی جانتا ہی۔ یہ بھی معلوم ہی کہ وہ ایک ایسے عارضۂ دماغی مین مبتلا ہی جسکا وقتاً فوقتاً دورہ ہوتا ہی اور صرف دورے کی وجہ سے وہ اُس جرم کا مرتکب ہوا ہی جسکا وہ ملزم اور مجرم قرار پایا ہی اور اس مجمع مین کثرت سے رئیس و امیر اور نجیب و شریف موجود ہین جو اُسکے طرز و روش اور اُسکے آداب و اخلاق کے معرف اور مصدق ہین۔ فاضل بیرسٹر نے یہ بھی بیان کیا کہ ڈیوک اور ڈچز آف بلمانٹ کو کسی قسم کا بغض و عناد اس بدنصیب قیدی سے نہین ہی اور اُنھون نے قوی سفارش اور اپنی دلی آرزو ظاہر کی ہی کہ عدالت براہِ ترحم اُسکے مقدمے پر غور کرے۔ اور بیرسٹر نے اپنی تقریر کا خاتمہ اِس فقرے پر کیا کہ مسٹر لیوین ہیم نے اپنے جرم کا کفارہ نہ صرف بذریعۂ اقبال جرم اور مفصل بیان کر دینے کل حالات متعلقہ و اظہار وجوہ جنسے وہ مرتکب جرم کا ہوا تھا کیا ہی بلکہ اُسنے تمام اپنی جائداد و املاک اُس عالیخاندان بیگم کے استعمال فوری کے لیے جسکو اُسنے

ضرر پہونچایا تھا اور اُس شوہر کے بیٹے کے استعمال کے لیے جسکو اُس فعل سے رنج ہو چکا تھا منتقل کر دی ہی۔

فاضل بیرسٹر اس تقریر کے بعد بیٹھ گیا اور ہر چہار طرف سے اُسکی تعریف مین لوگ رطب اللسان اور غرب البیان ہوے اسکے بعد جج نے اپنا فیصلہ سُنایا۔ پہلے اُسنے انتہا کا افسوس کیا کہ ایسے معزز اور نیک نہاد شخص کی بوجہ انحطاط عقل و فقدان قواے ممیزہ جس سے انسان اپنی ذات پر قابو اور اپنے نفس پر قادر رہتا ہی یہ حالت اور نوبت ہو جاے۔ اور پھر اُسنے اُس کفارے کی نسبت غور کیا جو قیدی نے کیا تھا اور جسکے سبب سے بہر نوع جرم مین خفت پیدا ہو گئی لیکن امر آخری کی طرف قانوناً چندان لحاظ نہین ہو سکتا تھا اسلیے جج نے بمجوری حکم دیا کہ جولیس لیوین ہیم اُس مدت تک حراست مین رکھا جاے جب تک شاہی مرضی اُسکے اس طور پر رہنے کی مقتضی ہو لیکن جج نے یہ بھی فرمایا کہ یہ میعاد قید بہت ہی قلیل ہو گی اور اِسکے بعد مسٹر لیوین ہیم اپنے احباب کے سپرد کر دیا جاے گا۔

قیدی آداب بجا لایا۔ اِسنے جلدی سے احسانمندی ظاہر کرنے والی نگاہ سامعین اور حاضرین کی طرف جنھون نے اپنی ہمدردی سکی نسبت ظاہر کی تھی ڈالی اور پھر اُس مقام سے جہان قیدی کھڑے کیے جاتے تھے نیچے اترا۔ اسقدر تو سب نے دیکھا۔ لیکن پھر نہ معلوم ہوا کہ وہ نیوگیٹ جیل کے کنجی برداروں کی حراست مین کہان غائب ہو گیا۔ اور اس طور پر یہ ناگوار امتحان بمجوری اُسنے پاس کیا۔

جس زمانے مین روبکاری سے پہلے مسٹر لیوین ہیم نیوگیٹ کے جیل مین قید تھا داروغہ جیل جو گورنر کہلاتا تھا اُسپر بہت مہربانی کرتا تھا۔ مثلاً مخصوص ان باتون مین کہ وہ اور قیدیون سے علیحدہ رکھا گیا تھا۔ اور یہ رعایت اس وجہ سے اسکے ساتھ کی گئی تھی کہ وہ ایک ایسا قیدی تھا جو صرف خلل دماغ کے سبب سے مرتکب جرم ہوا تھا اور یہ رعایت روبکاری کے بعد بھی برابر قائم رہی اسلیے اسکو ایک چھوٹا سا کمرہ جو مریضون کے مکانات سے متعلق تھا دیا گیا تھا

اور پادری نے اپنے لوازم منصبی کے اختیارات سے یہ بھی حکم دیا تھا کہ اسکو پڑھنے کے لیے کتابین اور لکھنے کے لیے سامان تحریر بھی دیا جائے۔

مسٹر لیوین ہیم کی رو بکاری کے دوسرے دن جو اولڈ بیلی مین ہوئی تھی دوپہر کے وقت ایک کنجی بردار قید خانے کے کمرے مین آیا اور اُسنے اسکو اطلاع کی کہ ایک جوان عورت اُسکے دیکھنے کو آئی ہے۔ مسٹر لیوین ہیم نے درخواست کی کہ اُسکو اندر آنے کی اجازت دی جائے اور جب یہ ملاقاتی عورت قید خانے مین اُسکے سامنے آئی تو اُسنے پہچان لیا کہ یہ وہی سینے والی عورت ہے جسکو اُسنے اس موقع پر محفوظ رکھا تھا جب گردن زنی اسکو کرین مارکوئس آف آرڈن نے اسکو ٹوکا اور روکا تھا۔

ورجینا مارڈنٹ با چشم پر آب کانپتی ہوئی اُس کمرے مین داخل ہوئی جسمین مسٹر لیوین ہیم مقید تھا اور جسوقت اُسنے اپنی نگاہ اسپر ڈالی تو اُسنے دیکھا کہ کیسا وہ بدل گیا تھا اُسکو دیکھتے ہی ایک ایسا سخت اور عظیم صدمہ ہوا جیسا کسی انزدیکترین اور عزیزترین قرابت مند یا رشتہ دار کے دیکھنے سے ہوتا ہو جو ایسی سخت مصیبت مین گرفتار ہوا اور جسکی ایسی بدنصیب حالت دیکھکے بے اختیار رونا آئے۔ یہ احسان شناس کشادہ دل غریب نوجوان ناکتخدا لڑکی ایسے شخص کی یہ مصیبت دیکھکے جسنے مہربانی کے کلمات اُسکے کان مین کہے تھے اور عمدہ عمدہ نصیحتین اُسکو دی تھین بہت کڑھی اور تردد و تفکرات نے جو حالت زار اسکی بنا دی تھی اور انواع انواع کے مصائب نازل کرکے اسکو اُنکا شکار بنا دیا تھا اسکو مشاہدہ کرکے بھی ہمدردی اسکے دل مین پیدا ہوئی تھی

مسٹر لیوین ہیم۔ "ورجینا مس مارڈنٹ۔ کیا تم ہو"

مسٹر لیوین ہیم کو نہ صرف وہ پیارا پیارا بھولا بھولا چہرہ بلکہ نام بھی اُس نوجوان سینے والی کا یاد تھا کہ اُسنے یہ کلمات کہکے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے قریب تھا کہ وہ اسکے آنے کا شکریہ ادا کرے جسکے مہربان مطلب کو وہ فوراً سمجھ گیا تھا۔ مگر اسکے جوش درجذبہ نے اُسکو مغلوب کر دیا اسکی آواز اُن خیالات سے گھٹنے لگی جو گویا اُسکے گلے ہی مین پیدا

ہوگئی تھی۔ اور اُسکے چہرے کی حرکات وسکنات سے ثابت تھا کہ کس انتہا کا درد و رنج یکایک پیدا ہوگیا ہی۔

وَرجینیا۔ (ٹوٹی آواز سے اور رخسارون پر آنسو بہتے ہوے) "مسٹر لیوبن ہیم۔ آپ میری گستاخی معاف کیجیے گا۔ یا شاید میری اس نامعقول و ناشائستہ حرکت کو جو مین کر بیٹھی ہون۔ مگر مین کیا کرون میرے دل نے نہین مانا اور یہان آنے پر اور آپ کی ملازمت کے لیے مجبور کیا۔ مین اُس جوش ہی کو نہین سمجھتی جسنے مجھے آمادہ کیا کہ"۔

مسٹر لیوبن ہیم "کیا خوبصورت لڑکی ہی"۔

قیدی نے اسقدر کہہ کے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور بہت گرمجوشی سے دبایا۔ اِسکے بعد اچانک اُسنے اپنا مُنھ پھیر لیا اور اپنا رومال اپنے چہرے کی طرف اُٹھایا۔ اُسوقت ایک آہ نوجوان ناکتخدا لڑکی کے کانون تک پہونچی۔

وَرجینیا۔ (ایک کرسی کی طرف لڑکھڑا کے جاتے ہوے) ہاے۔ ہاے۔ جناب پھر تو آپ سچ مچ ایسے ہی ناشاد اور حسرت زدہ ہین جیسا مجھے اندیشہ تھا۔ لیکن معاف کیجیے گا کہ مین اِس طور پر آپ کی مخل ہوئی"۔

مسٹر لیوبن ہیم۔ (پھر اُسکی طرف پھر کے) "مین تمکو معاف کرون۔ میری پیاری لڑکی اسواسطے کہ مین تمسے باپ کی طرح مخاطب ہون۔ تم ایک ایسے فعل کی نسبت جو سراپا درد انگیز مہربانی کا بھرا ہوا ہی کیونکر مجھ سے معافی کی خواستگار ہوتی ہو۔ وَرجینیا۔ مین تمھاری نیک مزاجی کو تمھاری سچی عیسائی خصلت کو سمجھتا ہون۔ اور مین خوش ہون۔ ہان بناوٹ نہین ہی کہ مین تمھارے یہان آنے سے بہت خوش ہون۔ کیونکہ اِسکے سبب سے اس دُنیا کے معاملات پر جسکو مین نے ناپسند اور جس سے مین نے خوف کرنا شروع کیا ہی مجھے غور کرنے کا بہتر موقع ملا ہی"۔

وَرجینیا۔ "مین خوش ہوئی کہ آپ میرے تحمل ہونے سے رنجیدہ نہین ہوے۔ مین اپنے

اِس فعل سے ترسان ولرزان تھی لیکن تاہم جیسا کہ مین ابھی ابھی آپ سے کہہ چکی ہون کہ کسی غیر ممکن التحقق جوش نے مجھے آپ کی ملازمت کے لیے خواہ وہ ایک ہی لمحہ کے لیے ہوتی آمادہ کیا تھا کس لیے کہ مجھے آپ سے اس بات کے کہنے کی کمال آرزو تھی کہ اول ہی سے مین نے آپکو کبھی مجرم نہین سمجھا"

رونے کے سبب سے سیبے والی کے چہرے پر کسی قدر چمک آگئی تھی جب اُسنے مذکورہ بالا سلسلہ گفتگو کا پھر شروع کیا۔

مسٹر لیوین ہیم "وہ تم کہتی کیا ہو۔ ورجینیا تمھاری مراد کیا ہی"

یہ سوال مسٹر لیوین ہیم نے یکایک چونک کے کیا گویا اس نادان نوجوان لڑکی کے الفاظ نے اُسکے دل کی نازکترین یا نہایت درد ور نج دہ رگ کو چھو لیا تھا اور اب جو اُسنے اُس لڑکی کی طرف دیکھا تو اُسکی نگاہ ایسی دل سوز ایسی مشتاق تاہم ایسی عجیب البیان تھی کہ وہ گھبرا گئی اور حجاب مین آگئی۔

ورجینیا "کیا آپ بُرا مان گئے۔ مین نے تو جناب کوئی بُرا ماننے کی بات نہین کہی"

یہ سوال اُسنے ایسی نگاہ ڈال کے کیا جس سے دل مین درد پیدا کرنے والی معذرت پائی جاتی تھی اور جسکو سُنتے ہی ایک مرتبہ اور مسٹر لیوین ہیم کا دل ایسا گداز ہوگیا کہ قریب تھا وہ رو دے۔

مسٹر لیوین ہیم "نہین نہین۔ میری پیاری لڑکی۔ تمنے میرے بُرا ماننے کی کوئی بات نہین کہی۔ اور یہ ممکن کیونکر ہی کہ تم تو میری بے جرمی کا یقین کرو اور مین سمجھون کہ تمنے مجھے خفا کر دیا۔ ہائے۔ ہائے۔ اگر مین اِس یقین کو جو تمھارے صاف اور سادہ اور نتھے سے دل مین پیدا ہوا ہی مٹا دون تو میری روح کو صدمہ عظیم ہو پہنچے گا۔ کیونکہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کوئی فرشتہ تمھاری آنکھون کی راہ سے میری طرف دیکھ رہا ہی اور تمھاری آواز کے پردے مین مجھ سے گفتگو کر رہا ہی۔ تاہم۔ ای ورجینیا" (انتہا کی سنجیدہ آواز سے)

"مین مجبور رہون - بجا آوری شرط خدمت کے جابرانہ امتیاز کی وجہ سے مجبور رہون کہ"

وزجنیا - (خلل آسیب کی سی تحریک سے بات کاٹ کے) "نہین جناب نہین میرے اس یقین اور ایمان کو جو آپکی راستبازی - آپکی انسانیت اور آپکی بیگرمی کی نسبت ہی آپ ہرگز نہ مٹائیے - آپ بے گناہ ہین - مین جانتی ہون کہ آپ بے گناہ ہین - میرے دل مین کوئی کہتا ہی کہ آپ بے گناہ ہین - ہزار کوئی میرا اطمینان کرے - ہزار کوئی مجھے ترغیب دے - ہزار کوئی میری رائے کو اس یقین سے برگشتہ کرے - مجھے اعتبار ہی نہ آئیگا اور مین اُسکے برخلاف کبھی یقین نہ لاؤنگی - کسی خوفناک حالات کی بندش اور سازش سے آپکی نسبت افترا پردازی کی گئی اور آپ اُسکے شکار بنا لیے گئے ہین - حالانکہ مین اس بھید کی تہ کو نہین پہونچی اور نہ اُسکے دریافت کرنے کی کوشش کر سکتی ہون تاہم مجھے یقین کامل - مجھے یقین دلایا گیا کہ آپ بے گناہ ہین (اوہ) ہان - ہان - آپ بے گناہ ہین - اور چونکہ مین نے سوچا کہ آپ بے گناہ ہین اسلیے مین نے خیال کیا کہ اگر ایک ہی انسان کی آواز ایسے وقت آپ کے کان تک پہونچے - اگر ایک ہی شخص تسلی اور دلاسا دینے والا پیدا ہو جاے تو بالضرور آپ کی روح کی تسکین اور اُسکو فرحت حاصل ہوگی"

مسٹر لیوین ہیم - (نہایت دردناک اور اندوہگین ہوکے) "اب وزجنیا کچھ اور باتین کرو اس ذکر ہی کو جانے دو - اب ہم خاص تمھارے بارے مین گفتگو کرینگے - بھلا یہ تو بتاؤ کہ تم خوش و خرم رہتی ہو آرام سے بسر کرتی ہو"

وزجنیا - (جلدی سے پھر بات کاٹ کے) "جی ہان جی ہان - کیون نہین - لیکن ہم کوئی ایسی گفتگو نہ کرینگے جسمین میرا کچھ بھی تذکرہ ہو کیونکہ یہان آنے کا میرا اصلی مدعا یہ تھا جس سے ثابت ہو کہ مین آپ کے فیاضانہ سلوک سے غافل نہین ہون - مجھے خوب یاد ہی مجھے ذرہ ذرہ یاد ہی"

مسٹر لیوین ہیم "فیاضانہ سلوک - مین نے تمھارے ساتھ کوئی سلوک نہین کیا کیسی بیچاری

سادہ لڑکی ہی۔ مین نے تمکو صرف توہین سے بچایا تھا"

ورجینیا۔ (بڑے شد و مد سے اور الفاظ پر زور ڈال کے) "اور آپ نے مجھے نصیحت بھی کی تھی جو مجھے کبھی نہین بھولے گی۔ آہ۔ آپ کے اُس موقع کی مہربانی میرے دل مین گھبی ہوئی ہی۔ اور مجھے معلوم ہوا کہ مین سخت احسان فراموش ہوتی اگر اُس جذبے اور جوش کے مطابق کار بند نہ ہوتی جو میرے اس طور پر اس ہیبت ناک مقام کے اندر داخل ہونے کا باعث ہوا جہان آپ مقید ہین۔ اور اب مجھسے آپ فرمائیے جناب (عجز و الحاح سے) کہ اسوقت مین آپ کی کیا خدمت کر سکتی ہون۔ میرے نزدیک تو وہ صرف ایک ہی خدمت ہی جسکی بجا آوری مجھ سے ممکن ہی۔ اور وہ شاید یہ ہو کہ مین آپ کے احبا اور رفقا کے پاس جاؤن اُنسے التجا کرون کہ وہ آپ کی مدد کے لیے موجود ہون۔ تمام ہولناک حالات کی تحقیقات اور تفتیش کرین"

مسٹر لیوین ہیم۔ "ای میری لڑکی تم ایسی باتین نہ کرو"

یہ کلمات مسٹر لیوین ہیم نے ایسی آواز سے کہے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس نوجوان لڑکی کی گفتگو نے اُسکے دل مین درد پیدا کیا ہی۔

ورجینیا۔ "آہ۔ معاف کیجیے۔ ایک مرتبہ اور معاف کیجیے میری ہرگز یہ مراد نہین تھی کہ آپ کا کسی طور سے دل دُکھے"

مسٹر لیوین ہیم۔ (آہستہ سے) "ای عزیز پُر تمیز مین جانتا ہون۔ میرا دل جانتا ہی میرے نصیب مین جو لکھا تھا وہ لکھ گیا ہی۔ میری قسمت مین جو بدا ہی وہ ہوگا۔ تاہم مجھے بھلا معلوم ہوتا ہی کہ ایسی سینہ صاف معصوم لڑکی جیسی تم ہو میرے ساتھ ہمدردی کرتی ہی۔ ورجینیا۔ ایک لفظ۔ صرف ایک ہی لفظ اور مین کہا چاہتا ہون جو تمھاری ذات خاص سے متعلق ہی" (یہ کہکے اُسنے ورجینیا کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور اُسکی جانب مربیانہ نگاہ سے دیکھکے کہا) "تم اتنی سی میری بات مان لو کہ اس دُنیا مین تمھارے آرام و آسایش سے بسر کرنے کا مین کچھ بندوبست کرون اور اس طور پر تمھاری کسی قدر مدد کرون اگرچہ مین خود بدنصیب ہون"

اِس حجرے مین بند جہان کوئی امید سوسائٹی مین ملنے کی نہین ہی۔ پھر بھی مین ایسا نہین ہون کہ میرا کوئی دوست نہ ہو اور میرے پاس روپیہ نہ ہو۔ میرے مختار کے پاس میرا روپیہ ہی اور وہ روپیہ تمھارے انتفاع کے لیے مصرف مین آئیگا۔"

وَرجِنیا۔ (ایسے طیش اور جوش سے جسکا پہلے کبھی اظہار نہین ہوا تھا) "اگر اِدھر کی دنیا اُدھر ہو جائے ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ کیا آپ یہ سمجھے ہین کہ مین طمع کے خیال سے یہان آئی ہون آہ۔ مسٹر لیوین ہیم۔ آپ نے میرا دل دُکھا دیا۔ آپ نے میرے سینہ مین تیر مار دیا۔"

یہ کہکے وہ زار قطار رونے لگی۔

قیدی "پیاری وَرجِنیا۔ وَرجِنیا پیاری۔ ای جان عزیز۔ ای عزیز پُر تمیز اپنے دِل کو تسکین دو۔ اتنا اضطراب نہ کرو۔ اَب یہ میری باری ہی کہ مین تمسے معافی کا خواستگار ہوتا ہون حالانکہ میری نیت تمھارے دِل دکھانے کی نہین تھی۔ لیکن جب ہم اول ہی اول ملے تھے تو مین نے کہہ دیا تھا کہ مین تمکو نہ بھولونگا۔ مجھے تمھارا خیال رہے گا۔ اور میرا قصد تھا کہ خود تمھارے مسکن کی تلاش اور تمھاری حالت اور حیثیت کی تحقیقات کرتا۔"

وَرجِنیا۔ (آنسو پونچھکے) "بس اَب اِس بارے مین جسقدر آپ نے فرمایا ہی وہی کافی ہی۔"

اِسکے بعد وَرجِنیا کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اپنی نادان نگاہون اور خوش الحانی سے یہ کہا۔

"بس مین صرف اِس بات کی خواستگار ہون کہ جو اصلی سبب میری حاضری کا یہان ہوا ہی اُسکا آپ لحاظ فرمائین اور کسی بات کا خیال اپنے دِل مین نہ لائین۔"

مسٹر لیوین ہیم "یا اللہ۔ سمجھے تو اُس اصلی سبب کی نسبت کسی طرح کا ہرگز شک ہی نہین ہوا۔ لیکن تم ابھی نہ جاؤ۔ اِس طور پر ہم آپ دوسرے سے رخصت نہین ہو سکتے اُسی لحظہ سے جب مین نے تمکو پہلے دیکھا تھا مجھے تمھاری بہتری کا لحاظ اور خیال تھا اور وہ

خیال ایسا مستحکم ہوگیا ہی کہ تم اگر ناخوش بھی ہو جاؤ تب بھی میں اپنے اصلی ارادے پر قائم رہونگا اور وہ ارادہ یہ ہی کہ میں تمکو ایسی حالت پر پہونچا دوں جہان تک افلاس اور ترغیب وہ امور کی رسائی نہ ہو"

ژرجنیا۔ (دروازے کی طرف جلدی سے جاتے ہوے) "اب رخصت ہوتی ہون۔ جناب اب رخصت ہوتی ہون۔ خدا حافظ ہی۔ خدا حافظ ہی"

مسٹر لیوین ہیم۔ (کود کے روکتے ہوے) "نہین نہین۔ ابھی نہ جاؤ۔ ابھی نہ جاؤ۔ تم مجھے اپنا باپ سمجھو"

اس موقع پر دروازہ کھلا اور کنجی بردار قیدی کا کھانا اندر لایا۔

ژرجنیا۔ (مکرر) "رخصت ہوتی ہون جناب۔ خدا حافظ ہی۔ (اور خداوند تعالے آپ کو خیر و برکت عطا کرے"

مسٹر لیوین ہیم "ایک بات۔ صرف ایک ہی بات"

مگر اسوقت سینے والی دوڑ کے سنگی سیڑھیون سے اتر رہی تھی اور قیدی کو اجازت نہ تھی کہ وہ اپنے حجرے کے باہر قدم رکھے۔

ایک منٹ گذرا ہوگا کہ ژرجنیا مارڈنٹ نیو گیٹ کے منحوس جیلخانے سے جا رہی تھی کہ وہ اپنا نام کسی کو پکارتے ہوے سنکے یکایک چونک پڑی۔ اور جس آواز سے نام پکارا گیا تھا وہ پہچانی ہوئی آواز تھی۔ اور ایک لمحہ بھی گذرنے نہین پایا تھا کہ اسکا ہاتھ مارکوس آف آرڈن نے اپنے ہاتھ مین لے کے کمال اشتیاق سے دبایا۔

اٹھارھوان باب

(ایک اور ملاقات)

ژرجنیا کو اس مقابلے سے ایسا تعجب ہوا کہ چند لحظہ تک جہان تھی وہین گر گئی۔ بات مذکن منھ سے نہ نکلی اور جو ہاتھ نوجوان رئیس اعظم نے بڑے اشتیاق سے پکڑا تھا

وہ بھی بلا مزاحمت اُسی کے قبضہ مین رہا۔ اُسنے اُسکے چہرے کی طرف ایسی خشکی [redacted] سے دیکھا کہ وہ جانتی ہی نہ تھی کہ اب کیا کرنا چاہیے اور پھر جب اُسنے دیکھا کہ اُسکی آنکھین کمال شوق سے اُسکی طرف نگران ہین تو یکایک اُسکے رخسارون پر شرم و حجاب کی سوزش پیدا ہوگئی اور اُسی وقت اُسنے اپنا ہاتھ اُس سے چھڑا کے نہایت مضبوطی اور استحکام اور اطمینان سے کہا کہ "اُسوقت سے جناب ہم آپ نا آشنا ہین" اور یہ کہکے وہ اولڈ ہیلی کی طرف راہی ہوئی لیکن مارکوئس آف آرڈن فوراً اُسکے برابر پہونچ گیا اور گڑگڑا کے اِس بات کا التجا ہوا کہ جو کچھ اُسکا کہنا ہی وہ مہربانی سے سُن لے۔

ڈرجنیا ٹھہر گئی اور اُسکے چہرے کی طرف بنظرِ غور دیکھکے کہا۔

ڈرجنیا "دیمسٹر ڈیسمنڈ۔ ایک غیر محفوظ اور مکیس لڑکی سے التجا کرتی ہو کہ تم اُسکو اب زیادہ دق نہ کرو یقین ہی کہ تم اس درخواست پر بے التفاتی نہ کروگے"

مارکوئس آف آرڈن۔ (ایسے جوش سے کہ ڈرجنیا گھبرا گئی) "ہائے ہائے ڈرجنیا انکار نہ کرو جو مجھے کہنا ہی سُن تو لو۔ یہی موقع ہی۔ تم جانتی ہو کہ مین تمھین پیار کرتا ہون اور تمکو ایسا سنگدل نہ ہونا چاہیے کہ میرا عذر بھی نہ سنو۔ اور اب اُسی عاجزی سے جو تمھ سے کی میرے دل مین درد پیدا کیا ہی۔ کیونکہ تم کہتی ہو کہ تم بے یار و مددگار رہتی ہو اور اِسوقت کوئی تمھارا حامی و محافظ نہین۔ ڈرجنیا۔ کیا تم ایسے شخص کی محبت قبول نہ کروگی تم ایسے شخص کا ہاتھ"

ڈرجنیا "نہ مجھے چھوڑ دو۔ مین تمھارے پاؤن پڑتی ہون مجھے چھوڑ دو"

اِس لڑکی کا دل نہ صرف اُس جوان رعنا کے اظہار اشتیاق نالایق سے نرم ہوگیا تھا بلکہ اُسنے اسوقت ایسی طرز و روش اختیار کی تھی جس سے اُسکو یہ خوف دامنگیر ہوگیا تھا کہ مبادا آنے جانے والے دیکھ پائین اور بدظن ہو جائین۔

چارلس "ڈرجنیا قسم ہی مین اس طور پر تمکو نہ جانے دونگا۔ کئی ہفتون سے

ہین تمھارے مکان کی تلاش مین تھا۔ ایک لمحہ بھر بھی یہ تمھارا پیارا چہرہ میری یاد سے غائب نہین رہا ہی۔ اور اب جو اتفاق سے تم مِل گئی ہو تو مین نے یہ ارادہ مصمم کر لیا ہی کہ جب تک مین تمھاری زبان سے نہ سُن لونگا کہ آیا مین اپنی دلی آرزو اور امید پر قائم رہون یا مایوسی کے تلہ یکسر مین غارِ مین ڈوب مرون۔ ہم ہرگز جدا نہ ہونگے۔ پس تم میرے بازو پر اپنا ہاتھ رکھدو چلو ساتھ ساتھ چلین ورنہ اس طور پر چلنے مین دیکھنے والون کو طرح طرح کے شک گزرینگے۔

وَرجنیا۔ (سرد مہری سے) "بہتر ہی۔ مجھے آپ کی درخواست کی منظوری مین کچھ عذر نہین ہی مگر صرف بخیال اُس خاص وجہ کے جو آپ نے بیان کی"

چنانچہ وَرجنیا نے اُسکا بازو لیا اور وہ اُسکو آہستہ آہستہ سڑک پر لے چلا۔

چلتے چلتے راہ مین چارلس کو یکایک یاد آیا کہ وہ اُسکو نیو گیٹ کے پھاٹک پر ملی تھی اِسلیے اُسنے پوچھا۔

چارلس "تم تو اُس ہیبت ناک مقام سے آتی تھین جہان بیچارہ مسٹر لیوین نیم قید ہی ایسی تمکو ضرورت ہی کیا تھی کہ تم وہان گئین"

وَرجنیا۔ (سخت آواز سے) "مین اُس شریف آدمی سے ملنے گئی تھی جسکا آپ نے نام لیا ہی کیونکہ ایک روز وہ مجھ سے بہ عنایت پیش آیا تھا۔ آپ کو خوب یاد ہوگا کہ کہان اور کب۔ اور اسلیے بھی گئی تھی کہ مین اُسکو بیجرم و بیگناہ سمجھتی ہون"

چارلس۔ (تعجب آمیز لہجہ سے متعجب ہوکر) "بیجرم و بیگناہ۔ ہان۔ جب ہی تک بیگناہ ہی جب تک اِسکا عارضی عارضہ جس سے وہ اپنی ذات پر قابو رکھنے کے ناقابل ہوجاتا ہی اُسکو بیگناہ رکھے۔ اور اس امر مین اپنے تہ دل سے مین پورا پورا تمسے اتفاق کرتا ہون لیکن اِس [illegible] کسی کے ہاتھ سے وہ ضرر پہونچایا کوئی شک و شبہہ نہین ہی۔ کوئی شک و شبہہ نہین [illegible]"

وَرجنیا۔ (ذرا کاٹ کے) "خیر مسٹر اوسمنڈ اِس بارے مین ہم بحث نہ کرینگے

مہربانی سے خیال کیجیے کہ میرے اوقات میرے نزدیک بہت گرانمایہ ہین اور اگر آپ صرف اپنی دریا دلی کو کام فرماکے مجھے اجازت دینے تو مین تن تنہا اپنی راہ لیتی"

بارکوئس آف آرڈن "نہین نہین مین ابھی تمھین جانے نہ دونگا مین قسم کھاتا ہون کہ نہ جانے دونگا۔ اے ورجنیا جسطرح بنے تم میری سنو۔ دیکھو ہاتھ جوڑتا ہون مجکو مبتلاے یاس و حرمان نہ کرو۔ مگر آہ یہ بات تو ممکن ہی نہین" (رنج بھری آواز سے) "کہ تمنے مجھ سے نفرت کرنے اور مجھے دشمن سمجھنے کا سبق پڑھ لیا ہو۔ کہو ورجنیا کیا تم مجھے اپنا دشمن جانتی ہو۔ کیا تمکو وہ وقت یاد کرکے پشیمانی حاصل ہوتی ہی جب تمنے مجھے یقین دلایا تھا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو"

ورجنیا "آہ مسٹر آرمنڈ۔ جس بیرحمی سے میرے اس لحظہ بھر کے خواب مین خلل ڈالا گیا تھا ممکن نہین کہ تم اسکو بھول گئے ہو"

مگر ایسا نہ تھا کہ اس گفتگو کے وقت وہ محبت کی شہادتین اور وہ الفت اور چاہت کے ثبوت اور یقین جو چند منٹ گزشتہ سے وہ دے اور دلا رہا تھا کانون سے پھسل کے ورجنیا کے دل مین حلول نہ کرگئے ہون۔

بارکوئس آف آرڈن۔ (آہستہ مگر پُراثر آواز سے) "مین اس امر سے انکار کرنے مین کوشش نہ کرونگا کہ چند روز سے میرے اور مس برنٹ کے آشنائی تھی۔ لیکن باوجودیکہ ورجنیا تم بذاتہ پاک و صاف اور انجان ہو تاہم تم واقف ہوگی کہ نوجوان آدمی بالکل بے عیب اور بے داغ نہین ہوتے جب تک کہ وہ اپنی سچی اور پاک محبت اور معزز محبت سے کسی اور کو پیار کرنا شروع نہین کرتے۔ یہی میرا بھی حال تھا۔ تمکو دیکھنے سے پہلے مین جانتا ہی نہین تھا کہ عشق اور محبت کیا شی ہی۔ میرے مظنون مین جو تمھاری نسبت ہی اور مس برنٹ کی نسبت تھا زمین آسمان کا فرق ہی۔ اسمین اور اسمین بڑے اختلاف ہی۔ وہ اختلاف ایسا ہی جیسا غیرفانی اور لازوال روح اور فانی اور زوال پذیر قالب خاکی کے درمیان ہوتا ہی! در

اب مین تمسے ایک اور بات کہتا ہون اور اس بات کو اگر مین نے ثابت کر دیا تو تمکو سوا اسکے کہ تم مجھے معاف کرو اور چارہ کار باقی نہ رہے گا۔ لیکن بہرحال مجھے یہ امید ہی کہ جو کچھ مین بیان کرون تم اسکو راست سمجھو اور اسپر اپنا یقین لاؤ۔ اُسی دن کی صبح کو جب مین نے تمکو اڑیل گھوڑے کی تاپ سے بچایا تھا مین نے ایک رقعہ مس برنٹ کے نام اس مضمون کا لکھا تھا کہ مین سہ پہر کو اُس سے ملاقات کرونگا۔ اور جسوقت وہ حادثہ واقع ہوا جس سے تمھاری ہلاکت مین کوئی بات باقی نہ رہی تھی اُسوقت مین اُسی کے گھر جاتا تھا۔ اُسوقت تمام میرے خیالات تمام میرے قیاسات اور تمام میرے توہمات تمھاری ملاقات مین جذب ہو گئے تھے اور جب تمنے مجھسے ملاقات کا وعدہ کیا اُسی وقت سے میرا دل مس برنٹ سے نفرت کرنے لگا تھا اور مجھے گوارا نہ ہوا کہ مین اپنے اقرار کے بموجب اُسکے پاس جاتا۔ میری محبت تو تمپر قائم ہو گئی تھی اور سچائی اور جوش سے مین تمکو پیار کرنے لگا تھا۔ مین نے سوچ لیا تھا کہ جس طور پر پہلے مین نے اپنا دل تمھاری نذر کیا تھا اُسی طور پر رسوم ازدواج کے ادا ہونے کے وقت اپنا ہاتھ بھی تمکو دونگا۔ اور اے ورجنیا یقین لاؤ اور میری اس بات کو باور کرو کہ مین سوچتا تھا کہ اگر مین نے اپنا وعدہ ایک آشنا کے ساتھ پورا کیا تو تمھارے نزدیک مین صریحی دغابازی اور بدہی نوعیت اور شدت سے نازیبائی کا مجرم قرار پاؤنگا۔ اسلیے مین سیدھا اپنے گھر واپس چلا گیا اور تمھارا ہی خیال مجھے بیقرار رہا اور جو جو واقعات سہ پہر کو پیش آئے تھے اُنھین کو مین سوچتا رہا اور اپنی کامیابی آیندہ کی دھن مین مین خوش تھا۔ جب کئی گھنٹے گذر گئے اُسوقت مجھے خیال آیا کہ ایک مختصر سا رقعہ مس برنٹ کو لکھ بھیجون کہ اب میرا انتظار نہ کرے۔ قصہ مختصر یہ ہی کہ مین نے اپنا مصمم قصد کر لیا تھا کہ اب میری اور اُسکی ملاقات کا خاتمہ ہی۔ پس اب مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ آیا میری طرز دردش اس بات کی مستحق ہی کہ نہین کہ میرے جرم کو خفیف کے دکھائے اور وہ خفیف سمجھا بھی جائے؟

ورجنیا۔ (خوشی سے دل دھڑکتے ہوئے) ہان۔ یہ سب باتین سچ ہین۔ یہ سب

باتین سچ ہین ؟"

چارلس "(خوشی سے باچھین کھلی ہوئی) اوہ - تب تو تم جان گئی ہو کہ مین تمسے سچ کہتا ہون - الحمدللہ کہ ابھی امید باقی ہے - اور تم مجھ سے متنفر نہین ہو - کیون وَرجنیا پیاری وَرجنیا ؟"

وَرجنیا "تمسے اور نفرت - آہ نہین - ہرگز نہین"

اسوقت اس شکیل وجمیل جوان رعنا کی محبت نے جسکے الفاظ سُننے کی اور جسکی آنکھ کے ساتھ آنکھین دوچار کرنے کی اسکو اب تاب و طاقت نہ تھی وَرجنیا کے دل مین پھر جوش کیا -

رئیس اعظم "پس اگر تمکو مجھ سے نفرت نہین تو شاید تم مجھے پیار کر سکتی ہو"

یہ سوال کرکے بلا انتظار جواب اُسنے سنجیدگی سے کہا -

"اب وَرجنیا - ہم دونون پھر مل گئے ہین اور مین زیادہ تر اس بات سے خوش ہون کہ اس ناخوش آیند اور نازک خیال کی وجہ سے جو تمکو اُس روز کے واقعہ سے پیدا ہوا ہوگا ہمارا تمھارا چند روز کے لیے جدا رہنا ہی بہتر ہوا - ہان جب تمکو میرا تعلق مس برنٹ کے ساتھ دریافت ہوگیا تھا اُسوقت جو طریقہ تمنے اختیار کیا اُس سے ایک اور سبب جو زیادہ تر تعجب انگیز ہے تمھاری انجان خصلت تمھاری رائے کی صواب اندیشی اور تمھارے چال چلن کی حیا دار راستی کا پایا جاتا ہے - اور مین تمکو اس بات کا یقین دلاتا ہون کہ جب تم بخط راست اُس موقع پر سے چلی گئی تھین جب ہمارا خوشی کا خواب اس طرح [redacted] سے درہم برہم ہوگیا تھا مس برنٹ تمھاری بڑی تعریف کرتی تھی - اور کافی دوائی طور پر اُسنے مجھے یقین دلایا کہ تم مین وہ سب باتین موجود تھین جنکا مجھے یقین واثق تھا کہ تم مین ہین - یعنی مجسم نکوئی"

وَرجنیا "اوہ - اگر یہ کہا تو خیر میرے حق مین کچھ ناانصافی نہین کی [redacted] وَرجنیا کے خیال مین یہ ایک نیک خصلتی اُسکے شفیق سابق [redacted] پائی گئی کہ یہ

کہتے ہوے وہ نرم ہوگئی۔

مارکوئس آف آرڈن "بیشک تمھارے حق مین اُسنے پورا پورا انصاف کیا ہے" ورجنیا۔ اور مجھے تمپر اب اور زیادہ گھمنڈ کا موقع ہوا۔ جیسا مین تمپر دل وجان سے فدا ہون مین ہی جانتا ہون۔ اگر تم کوئی امیر زادی یا خطاب یافتہ ہوتین اور سوسائٹی کے چمکیلے بھڑکیلے طبقہ مین چمک دمک کے اپنا جلوہ دکھاتین تب بھی مین تمپر اتنا ہی مرتا جتنا اب مرتا ہون"

ورجنیا نے اپنے اشتیاق اور احسانمندی کی نگاہ اپنے شکیل وجمیل ساتھی پر ڈالی اور اُسکی آنکھون مین اُسنے اُس دلی اشتیاق اور محبت کی سچائی کو پڑھا جو اُسنے اسکی نذر کی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "ای جان جان۔ ای سب سے عزیز اور پیاری اب مجھے معلوم ہوا کہ تمنے میرا قصور معاف کیا ہے تم مجھپر اعتبار کرتی ہو اور تم مجھسے متنفر نہین ہو۔ لیکن کب تم میری ہو جاؤ گی۔ کب مین تمھین عقد ازدواج کی غرض سے گرجا لیجاؤنگا۔ کب مجھے تمھارے شوہر ہونے کی برکت نصیب ہوگی۔ اور کب مجھے جائزاً اور قانوناً عرفاً اور شرعاً تمکو اپنے پاس رکھنے کا استحقاق حاصل ہوگا"

ورجنیا کی گھبراہٹ کا حد و پایان نہین تھا۔ اسکو کوئی جواب نہین سوجھتا تھا۔ ایک طرف سے تو اسکی آرزوون نے اسکو آمادہ کیا کہ کل امور اپنے عاشق کی رغبت اور خوشی پر چھوڑ دے مگر دوسری طرف سے اُسنے خیال کیا کہ جلدی سے بے سمجھے بوجھے ایک ایسے نوجوان آدمی کے ولولۂ شوق اور جذبۂ ذوق کی مطیع ہو جانا جسکی طرز و روش جسکے مرتبہ اور منصب سے وہ بالکل ناواقف تھی اگر نامناسب نہین تو سراسر غفلت اور نادانی ہے اسلیے اُسنے کسی قدر توقف اور پس و پیش کیا۔ اُسوقت اسکا دل اس طور پر پھڑک رہا تھا جیسے کوئی خوف زدہ پرند قفس مین پھڑپھڑاتا ہو"

مارکوئس "ورجنیا تم کچھ جواب نہین دیتی ہو"

یہ کلمات ایسی آہستگی اور محبت آمیز آواز سے نوجوان مارکوئس نے کہے جنسے ایک عورت کے دل مین جسکو پہلے پہل عشق ہوتا ہی اور پھر بھی نہین جانتی کہ عشق کیا شی ہی نفسین نادر معلومات اُمنڈ اُمنڈ کے آئے۔ اور پھر اُسنے کہا۔

"ای جانِ جان مین تمھارا مطلب سمجھ گیا۔ جو تمھارے دل مین ہی وہ مین پڑھ سکتا ہون تم مجھے نہین جانتی ہو۔ اور جانتی بھی ہو تو اسقدر کم کہ"

وَرجنیا "اور نہ تم مجھے اُس سے زیادہ جانتے ہو جتنا مین تمکو جانتی ہون اور پھر بھی تمنے دریا دلی سے اپنا ہاتھ مجھے دیا ہی اور میرے ساتھ عقد تجویز کیا ہی۔ جہان تک تمکو میرا حال معلوم ہی وہ اسی قدر ہی کہ مین ایک محتاج بیکس بے یار و مددگار یتیم لڑکی ہون۔ اور یہ بھی معلوم ہی کہ بالفعل جو روٹی مین کھاتی ہون وہ میری گاڑھی کمائی میری سخت محنت کی روٹی ہی اور محنت کرنے کو مین مجبور ہون۔ اور یہ بھی معلوم ہی کہ صرف میری نیکنامی اور میری پاکدامنی میرا جہیز ہی۔ لیکن آپ تو مجھے اپنی بی بی بنانے کو راضی ہین۔ مگر آہ۔ مین خیال ہی نہین کر سکتی کہ آپکے رشتہ دار اور احباب بھی میرے حامی ہونگے"

یہ پچھلا فقرہ خود اُسنے اپنی بات کاٹ کے تلخکامی سے کہا گویا اس خیال نے اُسکی اُن گرماگرم امیدون پر جو ایک لمحہ پیشتر اُسنے اپنے دل مین رکھی تھین اوس ڈال دی تھی۔

مارکوئس آف آرڈن "ایسی باتین جو اسوقت ہم دونون کا لطف منغص کرین نہ کرو وَرجنیا۔ میری پیاری ہو تو تمھین ہو۔ پرستش کے قابل ہو تو تمھین ہو۔ مجھے [redacted] دوستون اور رشتہ دارون کی کچھ پروا نہین۔ دُنیا کی باتون کا کچھ خیال نہین۔ پس ای سب سے پیاری وَرجنیا تم مجھ سے یہ بات کہو کہ"

وَرجنیا۔ (ہکلاتے ہوے) جی۔ اب اسوقت اس بارے مین مجھے زیادہ مجبور نہ کیجیے۔ فرصت مین اپنے خیالات پریشان کو مین جمع کرلون۔ یہ سب جو کچھ آپنے کہا ہی اور نیز جو بات مجھے خود سوجھی اُسکو بخوبی سوچ سمجھ لون اور اچھی طرح سے میزان عقل مین

تو لو لون اور اسلیے "

نوجوان رئیس اعظم - (اشتیاق سے) اور اسلیے کل پھر ملینگے - ان کہو اقرار کرو اسی میں سب سے پیاری مس جنیا - کہو کہ ہم کل پھر ملینگے "

اس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی نے پذیرائی کا جواب آہستہ سے دیا اور کسی قدر تامل اور غور اور پس و پیش کرنے کے بعد اُسنے تجویز کی کہ دوپہر کے وقت ریجنٹ پارک میں ملاقات ہو یہاں تو نازکوشن آف آرڈن کو ایک لمحہ بھر کی بھی جدائی شاق تھی یہ چوبیس گھنٹے کیونکر کاٹے جاتے بہرحال اُسنے بیدلی سے منظور کر لیا اور مجبوری اپنی تسلی اس طور پر کی کہ مس مارڈنٹ سے اس بات کا پکا قول و اقرار کرالیا کہ چاہے جو ہو جاے وہ ضرور یا بضرور کل آئیگی اور اسکو محروم نہ رکھے گی۔ جب یہ بات پکی ہوگئی اسوقت یہ دونون عاشق و معشوق ایک دوسرے سے رخصت ہوے لیکن ریجنٹ پارک رمنے کو چوز جنیا مارڈنٹ نے ملاقات کا مقام قرار دیا اسکی کیا وجہ تھی سبب یہ تھا کہ جب اس حیرانی و پریشانی اور اضطراب میں اُسنے ٹیوشاک اسٹریٹ کا قیام چھوڑ دیا تھا جسکا ذکر کیا گیا ہے وہ کیمڈن ٹون میں جو ریجنٹ پارک کے قریب ہے ایک غریب مگر معزز شخص کے مکان میں آرہی تھی اور جب سے اب تک وہیں مقیم تھی - اس عرصے میں اُسکی سوئی نے بہت ہی کم گذارہ اسکے لیے بہم پہونچایا تھا لیکن تاہم وہ شاکر و صابر تھی کیونکہ اُسکو کام پر لگا دیا گیا - اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ وہ بیکار رہتی - شکر ہے کہ اسکو مالک مکان بھی ایسی ملی جس نے سفارش سے کام دلا گیا - لیکن تاہم کتنی مرتبہ - آہ - کتنی مرتبہ - ایسا ہوا کہ کام اُسکے ہاتھ سے چھٹ چھٹ پڑا - اور ایسے خیالات رنج آور اور ملال انگیز میں وہ غلطاں و پیچاں رہی جو جلوس میت کی طرح اُسکے دماغ میں آہستہ آہستہ دخل پاتے تھے - آہ کتنی مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ کام جو اُسکے سامنے پھیلا ہوا تھا اُسکے آنسوؤں سے مرطوب ہو گیا -

لیکن اب اس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی کے سامنے روشن تر امید بن جلوہ گر ہیں اور جب وہ اسوقت اُس شخص سے اتفاقیہ ملاقات ہو جانے کے بعد جسکو وہ مسٹر چارلس اسمنڈ کے نام سے

جاتی تھی اپنے گھر داقع کیمڈن ٹون کی طرف دُور و دراز راہ طے کرتی ہوئی آہستہ آہستہ چلی جاتی تھی تو وہ اُن شاہق اُمیدون اور دلچسپ دلپذیر خوابون کے بین ہو جانے سے جنمین ایک نوجوان لڑکی کا دل پہلے پہل پیار کرنے سے ہمیشہ متوالا رہتا ہی اپنی ذات کو نہین روک سکتی

اُنیسواں باب

(ایفاے وعدہ)

مطلع صاف تھا۔ دن روشن اور خوشی کا بھرا ہوا تھا کسی قدر گرمی بھی تھی اور موسم کا تبسم ویسا ہی اچھا نظر آتا تھا۔ جیسے انگلستان مین اپریل کی آب و ہوا مشہور ہی۔ قدرت نے اُس دلفریب بیوہ کے مانند جو رفتہ رفتہ اپنی ماتمی اور سوگواری کی علامتین ترک کرتی جاتی اور رفتہ رفتہ کبھی کوئی کبھی کوئی زیور جو اسکو بھاتا ہی زیب تن کرتی ہی جاڑے کا سیاہ جامہ اُتارنا شروع کیا تھا اور بہار کا بھڑکیلا لباس پہنتی جاتی تھی۔ درختون مین سبز سبز کونپلین نکلتی آتی تھین اور سب سے پہلے پھول پھولنے والے اپنی رنگارنگ کی خوبصورتی کو ظاہر کرتے جاتے تھے۔ مرغزارون اور سبزہ زارون مین سبزہ سبز تر اور چمکدار ہوتا جاتا تھا اور میدان اور جھیلین صفا اور پاکیزہ نظر آتی جاتی تھین۔ نادان پرند خوشی سے ایک شاخ سے دوسری شاخ پر پھدک پھدک کے بیٹھتے تھے اور شفاف آب روان پر ہنس بڑی شان سے اکڑتا ہوا تیرتا تھا۔

صبح کو باران رحمت الٰہی نے اپنے مطیر موتیون سے زمین پر چھڑکاؤ کیا تھا آفتاب کی کرنون کا عکس اُن آنسوؤن مین نظر آتا تھا جو قدرت نے ہنسی کی شدت سے کہ ملال کی [redacted] سے بہائے تھے۔ باغات کی دیوارین میوہ جات کے درختون کی ہزارہا ہزار کلیون سے لہلہا رہی تھین شفتالو اور نیکتارائن کے شگوفون سے انکے خوشنما پھولون کی رنگت ہویدا تھی۔ ہوا مین تازگی بھکیلاپن اور طاقت اسقدر بھری تھی کہ اُسمین دم لینے سے بیمار شفا پاتے تھے۔ بوڑھے جانتے تھے کہ پھر سے جوان ہو گئے اور جو نوجوان قوی ہیکل تھے اُنکو ایسی طاقت اور توانائی معلوم ہوتی تھی کہ وہ اپنی ذات کو لازوال سمجھتے تھے۔

یہ غریب سننے والی اپنے تنگ و تاریک حجرے سے اپنا پیچھا چھڑا کے ریجنٹ پارک کے رستے مین داخل ہوئی۔ فی الحقیقت یہ خوش آیند ماہ اپریل کا دن اُسکے لیے نہایت ہی مسرت بخش تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا سینہ پھیلتا اور دل کھلتا جاتا ہی۔ قدم پہلے سے زیادہ لچکدار ہو گئے تھے۔ امید اور محبت نے رخسارون کو گلاب کی سُرخی سے رنگا تھا۔ آنکھین گو شرم آلود اور درد آمود تھین تاہم چمکتی تھین۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے سرخ و ترلب دو کواڑ ہین جنمین سے ایسی خوشبودار سانس باہر نکلتی تھی جیسی ہوا جسمین وہ ہلجاتی تھی معطر و معنبر تھی۔

جیسا لطف آج ژرجینیا ماڑونٹ کو حاصل ہوا اور جیسی آج وہ ہشاش و بشاش تھی ویسا اُس زمانے مین حاصل ہوتا تھا اور ویسی اِسوقت وہ خوش تھی جب اُسکی پیاری ماں زندہ تھی جسکو وہ بہت پیار کرتی تھی اور جو خود اُسپر دل و جان سے فدا تھی اُسکی وفات کے بعد پھر کبھی ایسا مسرور اُسکو نصیب نہ ہوا تھا۔ اور ہوا تو آج ہی ہوا۔ موسم مین سعادت اور فصل مین مُوافقت پائی جاتی تھی۔ ہنسوڑ قدرت کے خندۂ دندان نما اور تبسم محبت افزا کی جھلکتی ہوئی نمود جتنی اُسکے لیے تھی اُتنی ہی اور سب چیزون کے لیے بھی تھی جنکو خداوند جل شانہ نے پیدا کیا ہی اور پھر جوانی ہے جوانی۔ جوانی ہی امیدون کا زمانہ اور ارمانون کا خزانہ ہی۔ اور ہمارے ملک کے اپریل کا مہینہ تو ہی زندگی کے موسم بہار کا ہمجنس و ہمرنگ ہی۔ پاکیزہ اور پاکدامنی کے خیالات جو ژرجینیا کے دل مین محبت سے پیدا ہوتے تھے ایسے تھے جیسے جلد جلد پھولنے اور کھلنے والے پھول [illegible] زمین کے سینے سے باہر کی طرف جھانکتے تھے۔ بھولے پن اور نادانی کا ہالہ جو اُس [illegible] کے گرد تھا ایسا بے داغ تھا جیسے دُھوپ جو اِسوقت رستے مین پھیلی ہوئی تھی کیا ہوا۔ اگر وہ دل پھڑکتا تھا کیونکہ وہ مثل ایک طائر کے تھا جو سامنے درختون پر نغمہ سنجی کا تھا دکھا ہوا۔ اگر جلد جلد اُسکا سینہ اُٹھتا اور بیٹھتا تھا کیونکہ وہ مثل آفتاب کی کرنون کے لہراور ترنگ [illegible] ہنس جھیل کی سطح کو ہلوراتا تھا۔

[illegible] نوجوان ناتجربہ کار لڑکی تجھکو خوشی نصیب ہو۔ اور تیرے عشق پر خوشی کا سایہ ہے

تو بہت مصیبتین جھیل چکی ہی۔ اس دنیا مین اپنی کم سنی اپنے حلیم اور مہربان دل کی بدولت تو بہت ہی بہت مصیبتین جھیل چکی ہی۔ اے خوبصورت نیک سیرت ناکتخدا لڑکی خدا کرے کہ اب تو ذرا وہ خوش رکھنے والی راہ پر آجائے لیکن ایسا کبھی ہوگا بھی۔ کیا جو جو خرابیان تیرے نصیب مین لکھی ہین وہ سب تو نے برداشت کرلی ہین۔ کیا جو جو نا مبارک اور تیرے نامسعود اور منحوس ستارون کے تھے وہ اب تو باقی نہین رہے ہین۔ یا اب تو کوئی بُری فالین تیرے حق مین نہین نکلتی ہین۔ ہاے اب یہ وہ وقت ہی جب ہم تیرے پیچھے پیچھے اُس مقام کی طرف چل رہے ہین جو نیش عشق کے امتحان کا مقام ہی۔ اور وہ ایسا مقام ہی جسکی نسبت پیشین گوئی نہین ہوسکتی۔ ہم امید تو رکھتے ہین۔ کیونکہ دُنیا امید پر قائم ہی مگر پیشین گوئی کرنا ہمارا کام نہین ہی اب ہمارے اختیار مین اور کوئی بات سوا اِس دعا کے نہین ہی کہ اے پیاری ناکتخدا لڑکی خداوند تعالے تجکو تیرے مطالب مین کامیاب کرے۔ اور تیری مُرادین بر لائے۔ اور ساتھ ہی اِس دلی دعا کے ہم تیرے حق مین دیتے ہین۔ چل تو آگے چل ہم بھی پیچھے پیچھے تیرے ساتھ ہین۔

وہ ملے یعنی وہ دلفریب دلربا لڑکی اور وہ شکیل و جمیل جوان رعنا دونون ملے۔ وہ دونون مسرت بخش آفتاب کی روشنی مین ملے۔ اور دونون نے ایک دوسرے کی آنکھون مین اُس زبان کو پڑھا جو دنیا مین بولی جانے والی زبانون سے نہایت ترفصیح و لسان تھی درحقیقت وہ جنیا پہلے کبھی ایسی حسین نظر نہین آئی تھی۔ اور جون ہی اُس نے آرزو نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا وہ انتہا کے جوش مسرت سے چند منٹ تک اُسی طرف دیکھتا رہا۔ اِسکے بعد اُسنے اُس ہاتھ کو بہت نرمی سے اپنے بازو کے نیچے دبایا اور پھر کسی روش کی طرف جہان آمدورفت کم تھی اِسکو لے چلا۔ وہان پہونچکے یہ دونون اِدھر اُدھر ٹہلنے لگے اور دونون نے اپنی آنکھین اور کان اور خیالات ایک دوسرے کو حوالہ کردیے۔

نہایت آہستہ اور دِل کی نرم کرنے والی آواز سے جو نوجوان ناکتخدا لڑکی کے کان مین بجے کی سی نوائے خوش معلوم ہوئی امیر العظم نے کہا۔

اُس پیاری

مارگریٹ آف آرڈن یہ ہی سب سے پیاری وزنیا - اب مجھے یقین کامل ہوا کہ تم بھی مجھے چاہتی ہو - اور میں خوش ہوں - بادی النظر ہی میں مجھے یقین کامل - اور یہ یقین واثق ہو گیا ہی کہ تمکو بھی میری محبت ہی - اور اس یقین واثق سے بھی زیادہ میں دیکھتا ہوں اور میں یقین کرتا ہوں کہ جب دو آدمی جنکو خداوند تعالیٰ نے ایک دوسرے کے واسطے خلق کیا ہی ایک جگہ ملتے ہیں تو اسوقت اگر دونوں کا نہیں تو ایک کا دل بالضرور خوشی سے پھولا نہیں سماتا اور ایک معمائے تاہم کھلا ہوا عیان ہمارے اصلی حالات کے جوش کا اظہار بخوبی کرتا ہی - اسوقت میری خاص یہی حالت ہی تمھاری ہو یا نہ ہو - کیونکہ میں نے جب پہلے پہل تمکو دیکھا ہی اسی دم سے میں تمھارا والہ و شیدا ہو گیا ہوں اور میں نے تمکو جن نگاہوں - جن جوشوں اور جن الفاظ کو زبان سے نکال کے ٹوکا تھا اسطور پر پہلے کبھی کسی عورت کو میں نے نہ ٹوکا تھا - اور جب ہم تم دونوں دوسری مرتبہ ملے تھے - یعنی اس موقع پر جب تمھاری جان کا خطرہ تھا اور تمھاری زندگی جوکھم میں تھی - ایک آواز غیب میرے کان میں آہستہ سے آئی تھی کہ میں ایک ایسے شخص کو خطرے اور ہلاکت سے بچاتا ہوں جسکا میری زوجہ ہونا میری تقدیر میں لکھا ہی - پھر ہم تم تیسری مرتبہ ملے تھے - اسوقت اس وجہ سے مجھے زیادہ خوشی ہوئی تھی کہ میں تمھارے روبرو اپنی محبت کا اظہار کرنے اور اپنا عشق جتانے کے قابل ہوا تھا اور یہ امید رکھتا تھا کہ تم بھی اپنی باری پر مجھے پیار کرتی ہو لیکن اچانک سنگ تفرقہ پڑا اور ہم تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے -

مجھے بعد کئی ہفتے گذر کے ہم پھر مل ملے تھے - اس جدائی کے ہفتوں میں دن بھر میں تمھارے خیال میں غلطاں و پیچاں رہتا تھا اور رات کو بھی تمھیں کو خواب میں دیکھتا تھا - تمھاری محبت تو پہلے ہی مجھے بہت تھی لیکن تاہم زیادہ پرستش کے ساتھ تمھیں پیار کرنا میں نے دل کو سکھایا جس جس بات کا مجھے شوق تھا سب میں نے چھوڑ دیا - اپنے دوستوں سے ملاقات ترک کر دی - اور گھنٹوں اس امید میں ادھر اُدھر مارا مارا پھرتا تھا کہ شاید تم کہیں ملجاؤ - ہر روز برابر اور میرا یہی روزنامچہ رہا اور یہی میرا مشغل تھا اور میں بالکل مایوس ہو گیا تھا - ناامیدی نے میرا دل

توڑ دیا تھا۔ یاس نے مجھے بیمار بنا دیا تھا کہ کل اتفاقاً خدا کے فضل و کرم سے ہم پھر ملنگے۔ اور اب ای سب سے پیاری وَرجینیا تم مجھ سے کہو کہ تم اس ملاقات سے خوش ہوئی ہو"

یہ سُنکے ناکتخدا لڑکی نے اپنی آنکھین جو دلگداز ملائمت سے مملو تھین اپنے عاشقِ زار کی طرف اُٹھاکے کہا۔

وَرجینیا "تمھارا ہی دِل میرا جواب دے سکتا ہی"

ایسے لہجہ اور ایسی نگاہ سے جس سے پہلے ہی معلوم ہوگیا تھا کہ وہ وہی جواب دے گی جسکی توقع اور امید تھی۔ امیر اعظم نے یہ سوال کیا۔

چارلس "اور اسقدر لمبی جدائی کی مدت مین کیا تمکو میرا کبھی خیال بھی نہین آیا"

وَرجینیا۔ (شرم سے سر جھکاکے) "ہان۔ مجھے اکثر تمھارا خیال آیا تھا۔ بار بار تمھارا خیال آتا تھا۔ چارلس لیکن مین سوچتی تھی کہ اب ہمکو ملنا نہ چاہیے۔ اور"

چارلس "اُس خیال سے تمھارے دِل کو رنج پہونچتا ہوگا۔ آہ کہہ ڈالو۔ کیا تمھارا اُس خیال سے دِل دُکھتا تھا"

وَرجینیا۔ (سادگی سے) "ہان ضرور رنج ہوتا تھا" ہان ضرور رنج ہوتا تھا اور مین روئی بھی تھی۔ ہان مین اکثر اور بار بار روتی تھی"

چارلس۔ (حظ وافر سے) "ای جانِ جان ای میری سب سے پیاری محبوب۔ ای میری سب سے پیاری دِلبر"

یہ کہکے اُسنے جلدی سے اپنی نگاہ اِدھر اُدھر دوڑاکے اطمینان کر لیا کہ کوئی انکی طرف دیکھتا نہین ہی اور نہ کوئی اِسطرف آتا ہی۔ اور پھر اِسکو اپنے گلے سے لگا لیا۔

اسکے بعد اُسنے اُسکے کنوارے لبون پر جو انسان کے پیار سے اب تک محفوظ تھے دیر تک شوق سے بھرے ہوئے بوسہ کا نقش جمایا۔ بار بار اس شکیل و جمیل نورسیدہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اپنی سی بیخودی اور بے اختیاری نہایت گرمی اخلاق سے اُس پیاری

خوبصورت لڑکی مین پیدا کی۔

کلیجہ ٹھنڈا کرنے والا پانی کا گھونٹ جو عرب کی جلتی ہوئی ریت پر جان کندنی کی حالت والے مسافر کی پیاس کو بجھاتا ہی۔ پہلے پہل نظر آنا زمین کا بحرنا پیدا کنار کے سفر کرنے والے کو۔ پہلے پہل کا تبسم جو شیر خوارہ بچہ اپنی ماں کو اُسکی محنتون کے صلہ مین بطور انعام کے دیتا ہی۔ حکم سزاے موت کی تردید کا حکم جو کسی پھانسی پانے والے کو اُسوقت سُنایا جاتا ہی جب وہ سولی کی سیڑھیون پر چڑھایا جاتا ہو۔ فتح کا نعرہ جو فوج کے جرنیل کے کان مین پہونچتا ہی جو جانتا ہی کہ ایک قوم کا فلاح و رفاہ جنگ کے نتیجہ پر منحصر ہی اُسوقت ہی۔ وہ با دبان کا شور جو ایک ڈوبتے یا جلتے ہوے جہاز سے اُٹھتا ہی۔ اِنمین سے کسی مین ایسے انتہا درجہ کی فرحت بخش اور راحت آور مسرت نہین ہی جیسی اُس پہلے بوسہ مین ہی جسکو صرف پاک اور مقدس عشق ہی حاصل کرتا ہی۔

اُس سرور لامحصور کے تجربے مین جو بالکل بیا اور بیخودی اور وجد سے بھرا ہوا تھا ایک منٹ تک وَرجِنیا اپنے آپے مین نہین تھی اور اُسنے اپنے جسم کو نوجوان امیر اعظم کے معانقہ مین جو عبادت کے اشتیاق سے اسکی پرستش کرتا تھا چھوڑ دیا تھا۔ اسکے بعد بہ آہستگی وہ اِسکے پہلو سے علیحدہ ہوگئی اور گھبراہٹ اور حجاب سے نہایت مغلوب ہوکے وہ ایک مقام پر بیٹھ گئی۔ چارلس بھی اِسکے برابر جا بیٹھا۔ اُسکا ہاتھ اُسنے اپنے ہاتھ مین لیا اور آہستہ سے کان مین کہا۔

چارلس۔ وَرجِنیا۔ اے پیاری وَرجِنیا۔ کب یہ خوبصورت ہاتھ تو مجھے دے گی۔ کب تو میرے ساتھ نکاح کرے گی؟

اِس سوال نے یکایک اس نوجوان لڑکی کے دل مین وہ سب خیالات دوبارہ پیدا کیے جو اُسوقت سے اِسوقت تک اِسکے پیرامون حاضر رہے تھے کہ جب وہ شب گزشتہ کو چارلس سے جُدا ہوکے آج اِس موقع پر پہونچی تھی۔ یہ خیالات کسی قدر اُس قسم کے تھے جنسے حیرانی رونما تھی۔ کیونکہ اُسکو اسقدر استطاعت نہ تھی کہ وہ دُلھن کے جامہ کا سامان بہم پہونچا سکتی

اور اسکی خلقی حمیت اور غیرت اس امر کی مقتضی نہ ہوئی کہ تاوقتیکہ وہ ازدواجی رشتہ کے ذریعہ سے اُسکے مال و منال کی بطور جائز شریک قرار نہ دیجاے اُس سے کوئی مدد جو زر کی قسم سے ہو طلب یا قبول کرے۔ پھر یہ تکلیف دہ خیال اُسکے دل مین آتا تھا کہ اگر خوش قسمتی سے کام بھی کافی ملتا گیا۔ اور اگر اُسنے اپنی بھرپور طاقت اور اختیار بھر دن کو دن اور نہ رات سمجھکے جانفشانی اور جانکاہی سے سخت محنت بھی کی اور صرف جسم و جان کے قائم رکھنے کی غرض پیش نظر رکھ کے بُرے سے بُرا اور تھوڑے سے تھوڑا کھایا تاہم بہت سے تھکانے والے مہینون تک وہ اسقدر پس انداز نہ کرسکے گی جو سادے سے سادہ وطن کا جامہ خریدنے کے لیے کافی ہو۔ اور اگر اس طور پر عمل کرنے سے وہ کامیاب بھی ہوئی تو بھی ایک بڑی مدت چاہیے۔

یہی وہمی اور برہمی پیدا کرنے والے خیال تھے جو اسوقت اُسکے دل مین آتے تھے اور جنکو وہ اُسوقت بالکل بھول گئی تھی جب اُسنے اپنے عاشق کے ملنے کو رمنے مین قدم رکھا تھا وہ رنج کا بادل جو یکایک اُسکے زیبا خط و خال پر اُٹھا تھا اور وہ ملالت انگیز ادا جو اُسپر اُسوقت طاری ہوگئی تھی جب نوجوان امیر اعظم نے اُس سے مذکورۂ بالا سوال کیا تھا اور پریشان کردینے والے خیال اسکو پھر یاد آگئے تھے۔ اُسکے عاشق زار کی علم و آگاہی سے مخفی نہین رہ سکتے تھے اور جیسے کسی عاشق اور چاہنے والے کی آنکھ اُسکے معشوق کے طریقون اور بشرے اور چہرے کے حالات اور حرکات و سکنات کا دم بدم رنگ بدلنا دیکھنے مین تیز ہوتی ہے اُسی طور پر اُسکی قوت مدرکہ اُس رنگ بدلنے کے اصلی اسباب اور وجوہ معلوم کرلینے مین کمال رسا ہوتی ہے۔ پس جو صحیح اور اصل بات تھی وہ نازکوئس آف آرڈن کے ذہن مین آگئی۔ اور اندریں اثنا وہ خوش ہوا۔ کیونکہ اس خاص نازک معاملے مین ورجینیا کے کھنچاؤ۔ کنوار پنے کے غرور اور باریک احتیاط مین اُسنے ایک اور افضل اور قابل تعریف نمائش کا وصف دیکھا۔

نازکوئس آف آرڈن۔ (اسکا ہاتھ اپنے دونون ہاتھون مین گرمجوشی سے لے کے) اُی سب سے پیاری ورجینیا۔ کیا تم میرے ساتھ دوستانہ برتاؤ نہین رکھنا چاہتی ہو۔ بیلون کو

کہ جو اعتبار ایک بہن اپنے بھائی کا کرتی ہی وہ اعتبار تم میرا نہ کروگی۔ بیشک کسوقت تک جب تم مجھے اجازت دوگی کہ مین تمکو۔ اے میری دلمن۔ کے لاڈلے خطاب سے پکارون"!

"وہ بیشک تمھاری مراد کیا ہی۔ چارلس"

اِس سوال کے وقت نوجوان ناتجربہ کار لڑکی نے اپنے عاشق جانباز پر ایک نگاہ جلدی سے ڈالی اور پھر آنکھین نیچی کرلین کیونکہ اسکو فوراً معلوم ہوگیا تھا کہ جو خیالات اِسکو اندر ہی اندر مضطرب کررہے تھے وہ سب مارگوئس سمجھ گیا ہی اور اس سبب سے انتہا کا حجاب اُسکے رُخ انور سے نمودار تھا۔

"مارگوئس آف آرڈن" اے میری فرشتہ خصلت محبوب میری یہ مراد ہی کہ تم مجھے اُن چھوٹے چھوٹے حقوق اور رعایتون کے حاصل کرنے کی اجازت دو جنکا حاصل کرنا ایک بیاہ کے پیے قبل کیے ہوے عاشقِ جان نثار کا حق ہی۔ یہ چاہتا ہون کہ اُس خوش آیند وقت کے آنے تک جب ہم تم دونون ایک ساتھ مل کے رہینگے۔ ہر روز تم مجھسے ملا کرو۔ یہ آرزو ہی کہ جو چند ناچیز اور حقیر تحفے مین بہ ثبوت اپنی سچی محبت کے تمھارے پیش کرون تم اُنکے قبول کرنے کا اقرار کرو۔ یہ تمنا ہی کہ دُلمن کا جامہ اور زیور اور دیگر ضروریات کے لیے تم ایک سوداگر کو جسکو مین بتا دونگا اپنا مورد التفات کرنے کے لیے اپنی رضامندی ظاہر کردو تاکہ وہ اپنا فخر سمجھے کہ اسنے کی۔ کی۔ ہونیوالی زوجہ کی خدمت کی۔

قریب تھا کہ مارگوئس اپنا مدعا ظاہر کرے مگر وہ رُک گیا اور اکثر وجوہ سے اسکی زبان مین زنجیر لگ گئی۔ اوّل تو اسکو اِس بات کا اندیشہ تھا کہ مبادا یہ بزدل اور حلیم غریب لڑکی ایسے شخص کے ساتھ ازدواج کا خیال کرنے سے جسکو اتفاق نے اُسکی عالیخاندانی کے سبب سے اُسکے بالاتر درجہ پر رکھا تھا باز رہے اور اِسلیے وہ یہ سوچا کہ اس راز کے کھولنے کو ابھی بہت وقت باقی ہی۔ جب شادی کا سامان ہو جائیگا اور تیاریون مین تھوڑی سی کسر رہ جاے گی اور محبت اِسقدر بڑھ جاے گی کہ پھر گریز کی جگہ باقی نہ رہے گی۔ اُسوقت دیکھ لیا جاے گا

دوسرے اِس بات کی اِسکو بڑی فکر اور اِحتیاط تھی کہ ایک سلائی کا کام کرنے والی عورت سے اُسکے ازدواج کی خبر اُسکے اہل خاندان کو اُسوقت تک نہ ہونے پاے جب تک گرہ ایسی مضبوط بندھ جائے کہ پھر کھل نہ سکے۔ اور تیسرے اِسکے شباب و اشتیاق نے یہ خیال خام پختہ کیا تھا کہ اسکی عالی منصبی اور عالی مرتبتی کا انکشاف جس منصب اور مرتبہ پر اس غریب گمنام ورجینیا اُرنڈ کو اُسنے اپنی ایمانداری اور سچائی سے پہونچانا تجویز کیا تھا اُسی روز کی صبح کو ہو جس دن اُنکا عقد ہوتا۔

اسلیے خاص اُس موقع پر جب وہ اپنے کو ظاہر کیا چاہتا تھا کہ درحقیقت وہ کون ہی وہ رُک گیا۔ اور اسوقت اُسکی شکیل و جمیل ہمراہی اپنے مشوش خیالات کی وجہ سے اور اِس سبب سے کہ جو کچھ اُسکے دل کی بات تھی وہ اُسکے لبشرے سے چارلس جان گیا ایسی گھبرائی ہوئی اور اضطرابی کی حالت مین تھی کہ اِسکو چارلس کی باتین کرتے کرتے یکایک چپ ہو جانے سے کچھ تعجب معلوم نہ ہوا۔ چند لحظہ تک وہ اُن خیالات سے جو اِسکے سینہ مین جوش زن تھے سٹپٹاتی رہی مگر فوقیت اُنھین کو حاصل ہوئی۔ اور وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

نوجوان امیر اعظم۔ (ایک مرتبہ اور اِسکو سینے سے لگاتے ہوے) "تم روتی کیون ہو ورجنیا اوہ۔ تم روتی کس واسطے ہو۔ کیا مجھ سے کوئی ایسا فعل سرزد ہوا ہی کیا میرے مُنھ سے کوئی ایسی بات نکل گئی ہی جو تمھاری ناراضی کا باعث ہوئی ہی"

ورجنیا۔ (ہچکلاتے ہوے) نہین۔ اوہ نہین۔ تمھارا کد حر خیال ہی۔ مگر اب ایسے وقت مین جبکہ اور نوجوان عورتون کے صلاح مشورہ دینے کو ماں باپ زندہ ہین بھائی ہین بہنین ہین۔ میرا کوئی بھی نہین ہی"

چارلس "نہین۔ تمھارے سب کوئی ہین۔ ورجنیا۔ کیا مین تمھارا شفیق نہین ہون کیا۔ جب تک مین تمھارا شوہر ہونگا تم مجکو اپنا بھائی نہین سمجھتی ہو"

ورجنیا۔ (روتے روتے ہنس کے) ہان تمھین تو ہو جو کچھ ہو۔ تمھین مہربان ہو۔

تمھین شفیق ہو"

"مارکوئس ۔ای میری فرشتہ خصلت ۔میری معبود ۔میری مرغوب ۔لعنت ہی اُس کمبخت پر جو تمھارا بُرا چاہے جو تمکو رنج پہونچاے"

یہ کلمات چارلس نے نہایت مسرت سے اسکے چہرے کی طرف دیکھکے کہے جو نہایت ہی پیارا پیارا اور نہایت ہی خوبصورت تھا۔

اپنی احسانمندی ظاہر کرنے کے واسطے نوجوان نا کتخدا لڑکی نے اپنی خوشی سے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکے دبایا۔ اور نوجوان مارکوئس نے اِس ازدیادِ اعتبار کا جو باہمد گر دونون کے اب بالاستحکام قائم ہوا تھا فائدہ اُٹھاکے فقرات مندرجۂ ذیل مین اپنا مدعا بیان کیا۔

"مارکوئس آف آرڈن ۔ای سب سے پیاری ۔سب سے پیاری تمنے میری بی بی بننے کو اپنی رضامندی ظاہر کی ہی اور اِس اقرار سے مجھے اسقدر خوشی حاصل ہوئی ہی جو حیطۂ بیان سے خارج ہی۔ جو کچھ میرا مال و دولت ہی چند روز مین تم اُسکی حصہ دار ہوگی۔ اگر خدانخواستہ کوئی مصیبت مجھپر نازل ہوئی اُسمین میرا دلاسا دینے والی اور تسلی دینے والی تم ہی ہوگی۔ اسوقت سے تم ہر چیز کی جو میری ہی شریکدار ہو۔ اور تمام میرے دکھ درد کی جو میری تقدیر مین لکھا ہوگا۔ اور میرے منصب سے متعلق ہوگا تم شریک ہو۔ ای میری سب سے پیاری جو چیز مین تجکو دون یعنی وہ جو کچھ تیرے والدین اگر زندہ ہوتے تو تجکو دیتے اُسکے قبول کرنے مین تو پس و پیش نہ کر قسمت ہمیشہ سے اپنی مہربانیان انصاف اور طرفداری کے بغیر ہر ایک کو برابر تقسیم نہین کرتی۔ اور اگر دنیا مین تم کوئی سب سے امیر اور مالدار عورت نہو تو یہ ایک جدا گانہ امر ہی۔ مجھے اس سے زیادہ صاف صاف [illegible] نہین آتا کیونکہ مین تمھارا قابل تعریف لحاظ تمھاری پکی تازی تمھاری دماغ داری اور تمھارے کنارہ رہنے کے غرور کو جو تمھاری عادت اور سیرت مین داخل ہی بخوبی سمجھتا ہون۔ مگر مین [illegible] ہون کہ جو چیز تمکو مین جس دل سے دون اُسی دل سے تم بھی اُسکو قبول اور منظور کرو

القصہ کسی قدر فاصلے سے میڈمی موسیلی کلیمنٹائن جہان سے اُسکو ان دونون نوجوان چاہنے والون کی حرکات وسکنات نظر آتین وہ اِنکے پیچھے پیچھے ہولی اور انکو اُسکی کچھ بھی خبر نہ تھی اور اُسکی تیز نگاہ نے فوراً اُسکو اِس بات کا یقین دلایا کہ لحاظ کی جگہ ہوئی توجہ اور باادب تعریف اور گفتگو جو ناز کو اُس کی طرف سے ہوتی تھی وہ ایسی نہ تھی جیسے کوئی آدمی اپنی یومیہ واقفیت کے ساتھ کرتا ہو اِسلیے کلیمنٹائن نے یہ نتیجہ نکالا کہ صرف معمولی تعشق سے کوئی زیادہ بات اِس معاملے مین پائی جاتی ہے اور وہ اِس نوجوان زوج کے پیچھے پیچھے جو اپنی باتون مین محو و مستغرق تھے اور جنکے خواب و خیال مین بھی نہ تھا کہ اِنکو کوئی دیکھتا ہے یا اُنکا کوئی پیچھا کیے آتا ہے چلی گئی۔

اُسنے اُن دونون کو ایک دوسرے سے رخصت ہوتے دیکھا اور جب وہ علیحدہ ہو گئے کلیمنٹائن اُسوقت تک اُن جنیا کے پیچھے پیچھے لگی رہی جب تک اُسکو اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کا مسکن معلوم نہ ہو گیا۔

بیسوان باب

(ڈیوک کی بیان)

ناظرین براہ مہربانی یاد کرین کہ اُس عظیم الشان دعوت کو جسکا ایسا رنج آور اور ہولناک طور پر قصر بلمانٹ مین خاتمہ ہوا تھا تین مہینے کے قریب گزر گئے تھے۔ اِس عرصہ مین نوجوان اور شکیل ذی جوہر اور صاحب لیاقت آرل آف نارسنڈیل کی آمد و رفت دولت خانہ فیض کاشانہ ڈیوک مین بہت کثرت سے بڑھ گئی تھی اور لیڈی میری میلکومب سے درخواست شادی کی کوششون مین بڑا انماک پیدا ہو گیا تھا۔ یہ خوشرو اور خوشخو لیڈی اپنے قبول کیے ہوے بیاہ کے لیے عشق بازی کی کثرت سے خوبیون اور نیک صفتون کو بے پروائی اور استغنائی سے نہین دیکھتی تھی۔ درحقیقت اُسنے ایک گران بہا موقع پاکے اپنی محبت و عشق کی داستان چپکے سے اُسکے کان مین کہی اُسکے شرم و حجاب نے اُن امیدون کو جنکے رکھنے کی اُسنے جرأت کی تھی منظور کیا۔ ہان اِس مین شک نہین کہ وہ بھی اُسکو پیار کرتی تھی اور چونکہ اُنکی مسرت کی شاہراہ

کوئی روک نہین تھی اسلیے لارڈ ماسٹنڈیل نے لیڈی کی اجازت حاصل کی کہ وہ اُسکے باپ سے اس بارے مین گفتگو کرے۔

بہتر ہوتا کہ اس امر کا بھی تذکرہ کرنے کے لیے ہم یہان کسی قدر توقف کرتے کہ صرف ارل آف ماسٹنڈیل ہی چند ہفتون سے قصر بلمانٹ مین اکثر نہین آتا تھا۔ بلکہ مسٹر کالمن نے بھی یکایک ڈیوک سے وہ ارتباط اور اختلاط پیدا کیا تھا کہ جب جی چاہتا فوراً یہان دوڑا آتا اور جب تک چاہتا رہتا جب چاہتا چلا جاتا۔ اور دعوت بغیر اکثر کھانے کے وقت تک ٹھہرا رہتا تھا۔ ڈیوک کا اسطور پر اُسکے ساتھ بے تکلف دوستانہ برتاؤ تھا کہ خاندان کی بیگمات مین سے کسی کو اسقدر زہرہ اور یارانہ تھا کہ وہ اُسکی اس طور پر ہر وقت کی حاضر باشی اور موجودگی کی نسبت اپنی نارضی ظاہر کرسکتین۔ تاہم لارڈ ماسٹنڈیل اس نختار سے ہمیشہ چین بجبین اور علحدہ ہی رہتا تھا اور اسکو منھ نہین لگاتا تھا کیونکہ اُسکو باوجودیکہ وہ خلقی فیاض اور اعزاز کا بڑا اعزاز کرتا تھا ایسے شخص کی صحبت سے بدرجہا نفرت تھی جسکی نسبت ہر کہ و مہ جانتا تھا کہ اُسنے ہر ناجائز اور نامعقول طریقے سے بہت سا روپیہ جمع کیا ہے اور جو اکثر اپنی گفتگو مین انتہا کی طمع اپنی خاصیت اور اصل کی ظاہر کرتا تھا۔

لیکن کالمن کو کچھ پروا نہ تھی کہ وہ ارل آف ماسٹنڈیل کے بیرخی سے پیش آنے اور نا آشنا مزاجی سے ظاہر مین رنجیدہ معلوم ہوتا۔ وہ اسی مین خوش تھا کہ اُسنے ایک ایسے اونچے گھرانے مین بے محابانی اور بے تکلفی سے جگہ پائی ہے جہان سے اسکو یقین کامل تھا کہ نہ تو ارل اور نہ کوئی دوسرا شخص نکال سکتا تھا۔ اگر کبھی ایسے وقت آپہونچا جب دونون نہین اور لارڈ ماسٹنڈیل دیوان عام مین اکٹھا ہوتے تو اسکے چہرے سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ اُنکو اسکی موجودگی کی ضرورت نہین تھی بلکہ وہ اس طور کا برتاؤ اختیار کرتا کہ گویا وہ سمجھتا تھا کہ سب لوگ اُسکے مشتاق و منتظر تھے اور وہ ایک خواندہ مہمان ہے۔ وہ آتے ہی یا تو لیڈی کلیرسا یا لیڈی میری کے قریب جیسا اسکے دل مین آتا کرسی گھسیٹ کے بیٹھ جاتا اور بلا تکلف سمجھ کے دنیاوی

معاملات یا اخبارات دیار و امصار کا تذکرہ شروع کرتا۔ بعض اوقات جب وہ [illegible] مخصوص چھوٹی بہن سے ملتفت ہی اُسوقت وہ انکے کھانے کو دونون کے بیچون بیچ مین جا کھڑا ہوتا اور نوجوان لیڈی کو اپنی ہی سُنانے کو مجبور کرتا۔ اور یہ کام وہ ایسی حکمت عملی ایسی ہوشیاری اور خوبی سے کرتا ایسا دغن قاز ماتا کہ اُسکا فعل کسی کی نگاہ سے نہین دیکھا جا سکتا تھا اور نہ اسکو اکھڑپن کہہ سکتے تھے۔ بعض اوقات اسکو اسی مین خوشی حاصل ہوتی کہ وہ لیڈی کلیرا کو اپنی جانب مخاطب اور متوجہ کرتا اور لیڈی میری پر کوئی خاص توجہ نہ کرتا اور اس طور پر وہ ظاہر کرتا تھا کہ وہ سمجھتا ہی کہ گویا اُسنے اس بات کا اجارہ لے لیا ہی اور حق پیدا کر لیا ہی کہ اپنی خوشی اور مرضی سے دونون بہنون مین سے جسکو پسند کرے اُسکے ساتھ باتین کرے اور اُسکی صحبت مین رہے

جب یہ چھوٹے چھوٹے تماشے دیوان عام مین ہوا کرتے تھے ڈچز آف بلمانٹ تو وہان ہوتی تھی جب سے اُسنے صحت پائی تھی اُسکو تنہا نشینی ہی پسند تھی اسلیے وہ اپنے ہی خاص کمرون مین ہر روز دیر دیر تک رہا کرتی تھی حتی کہ کھانے کے وقت بھی اکثر علالت کا عذر کہلا بھیجتی تھی۔ باقی رہا مارکوئس آف آرڈن اسکی عادت ہی نہ تھی کہ وہ بہنون کے پاس بیٹھتا یا اُنسے زیادہ ربط ضبط رکھتا جب وہ اپنی معشوقہ ڈرخیا کے ساتھ سیر و گشت رچمنڈ پارک مین مصروف نہ ہوتا تو تنہا اِدھر اُدھر گھوما کرتا یا اپنے کمرے مین دروازہ بند کرکے بیٹھ رہتا اور اپنے تعشق کے خیالات مین دن اور اُسی کے خواب مین رات بسر کرتا۔

ہمنے پہلے لکھا ہی کہ لیڈی کلیر سا مغرور خود غرض اور حاسد تھی اور لیڈی میری با مروت دل کی اچھی اور نیکبخت تھی۔ بڑی بہن نے جہان کسی کو چھوٹی بہن کی طرف متوجہ پایا اسکو رشک سے غار ہوتا تھا اور بہت بُرا معلوم ہوتا تھا اور اسلیے جب اُسنے دیکھا کہ ارل آف ماسٹنڈیل کا اشتیاق لیڈی میری کی طرف زیادہ سچا اور زیادہ غور طلب اور زیادہ پُرمعنی روز بروز ہوتا جاتا ہی اسکے عزم و غصہ کا پایان نہین تھا لیکن سوائے اسکے وہ کیا کر سکتی تھی کہ اپنی سوداہ کینہ وری کے جوش کو حتی الامکان چھپائے رہتی اور دل کا بخار ایک دفعہ ہی نکل نہ جانے کے سبب سے

یہ اُسکا جوش روز بروز بغض وحسد بڑھاتا ہی جاتا تھا۔ آخرالامر جب اسکو ثابت اور متحقق ہو گیا کہ ارل آف ماسٹینڈیل درحقیقت اُسکی بہن پر دل وجان سے مرتا ہی اور اسکو بجدے چاہتا ہی اور اسکے ساتھ ازدواج کا عزم بالجزم رکھتا ہی تو وہ اس رئیس اعظم کو نہایت ہی بُرا سمجھنے لگی اُس سے بغایت متنفر ہو گئی اور اُسکی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہ تھی۔ اب اسکو بدلا لینے کی فکر ہوئی مگر کوئی تدبیر بن نہیں پڑتی تھی جس سے بدلا لیتی۔ آخر کار رفتہ رفتہ اُسکے ذہن میں یہ بات آکر جمی کہ چونکہ لارڈ ماسٹینڈیل مُسلّم کُھلّا کالنسن سے نفرت کرتا ہی اسلیے بہتر ہو کہ کالنسن کی آمد و رفت اور زیادہ بڑھے تاکہ اُسکی بہن کا بیاہ کے لیے قبول کیا ہوا اعتبار رئیس اعظم دق ہوا ور کڑھے۔ پس کلیرسا کے اطوار دیکھ کے فیصلہ کر لیا کہ اُسکی توجہ اب اُسکی طرف پہلے سے زیادہ ہی اور زیادہ ہوتی جاتی ہی اور جو اصل بات تھی اُسکا ایسے مکار دغاباز فطرتی اور بات کی تہ کو پہنچنے والے شخص کے نزدیک جیسا وہ تھا سمجھ جانا کچھ بات نہ تھا۔ پھر اب کیا تھا ایک سے دو ہو گئے یعنی کالنسن لیڈی کلیرسا کے حسد و شک اور بغض اور کینہ کا شریک ہو گیا۔ اور جو بیرحمی اور کھائی لارڈ ماسٹینڈیل کے اطوار سے اُسنے اپنی نسبت پائی تھی اُسکا عوض لینے کے اب ہزار موقع پیدا ہو گئے اور بغیر اسکے کہ اُسکا کوئی خاص یا ذاتی مطلب ہوتا اُسنے لیڈی کلیرسا کی کارسازی کے ذریعہ سے چھوٹی چھوٹی باتوں میں اُس رئیس اعظم کو بد و حساب ستانا اور دق کرنا شروع کیا۔

بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب لیڈی میری اور لارڈ ماسٹینڈیل کسی دریچہ کے پاس طاق میں بیٹھکے پیار کرنے والوں کی زبان اور نگاہ سے باتوں میں مصروف ہوتے تو مسٹر کالنسن لیڈی کلیرسا کو سکھاتا کہ کسی تصویر یا کسی شعر کی نسبت جو مرقع میں لکھا ہوتا رائے لینے کے حیلہ سے وہ اُس رئیس اعظم کو اپنے پاس میز کے قریب جہاں وہ بیٹھی ہوتی بُلائے اور اس طور پر اُنکی محفل ہو۔ اور جب اپنی شرارت سے لیڈی کلیرسا ارل کو باتوں میں لگا لیتی تو کالنسن لیڈی میری کے پاس چلا جاتا اور جو کرسی اُسکے پاس بچھی ہوتی اُسپر بے محابا جاکے بیٹھ جاتا اور اس طور پر اُسکے چاہنے والے کی جگہ روک لیتا کہ پھر وہ وہاں واپس نہ جاسکے کبھی ایسا ہوتا کہ کالنسن

لیڈی کلیر سا کو کسی شاعر عزا کے کسی شعر کی طرف متوجہ کرنا اور جب کلیر سا کہتی کہ اسکو آواز بلند پڑھو تو یہ مکار قانونی اپنی بد لیاقتی اور کم استعدادی ظاہر کرکے یہ کام ماسٹنڈیل کی گردن پر ڈال دیتا اور یہ کہتا کہ وہ اس عمدہ شعر کو اچھی طرح سے پڑھینگے اور اسکے معنی بخوبی سمجھا دینگے اس طور پر اور ایسے سیکڑون حیلون اور فریبون سے ارل اور لیڈی میری کی دل آویز اور دلپذیر بات چیت مین یہ دونون ہمیشہ خلل انداز ہوا کرتے تھے۔ اور جب یہ رئیس اعظم اپنے فرط اخلاق اور عالی منصبی کے کبر و غرور سے چاہتا تھا کہ اُسکا اس طور پر دق ہونا اور ستایا جانا سکے بشرے سے ثابت نہ ہونے پاے تو وہ روباہ باز قانونی بھی اپنی اس فتحیابی اور غلبہ کو جو اسکو ان سلسلہ وار بدلون مین لیڈی کلیر سا کی ساکت سازش سے حاصل ہوتا لیڈی میری کے قبول کیے ہوے بیاہ کے لیے عشقباز رئیس اعظم سے پوشیدہ کرتا تھا۔

کالنسن کی حرکات ناشائستہ اور نابایستہ سے بدمزہ ہوکے اور خفیف خفیف تصدیعات سے تنگ آکے جنکا علیحدہ علیحدہ اور یکے بعد دیگرے اظہار بھی ایک خفیف بات مین داخل تھا اور اس لائق نہ تھا کہ آخیر ظاہری طور پر لحاظ کیا جاتا اور لیڈی کلیر سا کی معاندانہ کینہ توزی کی خصلت کا حال دریافت کرکے لارڈ ماسٹنڈیل کی طبیعت اس بات پر راغب ہوئی کہ کسی قدر جلد لیڈی میری کے ساتھ عقد ہو جاے تو انسب ہو اور یہی وجہ ہوئی کہ اُسنے اپنے نکاح کا پیام ڈیوک کو دینے اور اُنسے اُسکے عقد کی درخواست کرنے کا مصمم قصد کر لیا حالانکہ بیاہ کے لیے عشقبازی کو ہنوز بہت ہی کم زمانہ ہوا تھا۔

چنانچہ اسلیے اس ارادے کے مطابق اس بارے مین نوجوان لیڈی کی اجازت حاصل کرکے ارل آف ماسٹنڈیل ایک روز صبح کو ڈیوک آف بلمانٹ سے تنہائی مین ملاقات کرنے گیا اور ڈیوک اُس سے کتب خانہ مین ملا۔ اس نوجوان رئیس اعظم شادی کے متعلق اپنی امیدین اور اپنی اُمنگین آزادانہ اپنے دل کی صفائی سے جو اسکی جبلی خاصیت تھی ظاہر کین اور یہ بھی کہا کہ اگر اُسکی خوش نصیبی سے ڈیوک نے اپنی رضامندی نکاح کی نسبت

مسرت اور فخر ہے وہ بڑا بھاری بھر نوجوان لیڈی کو جسکے ساتھ وہ شادی کی امید مین محبت کرتا ہی دے گا۔

لیکن ہنوز ارل آف ماسٹنڈیل گفتگو کرہی رہا تھا کہ اُسنے ڈیوک آف بلمانٹ کے چہرے پر تعجب انگیز آثار پاے جو رفتہ رفتہ نمایان ہوتے جاتے تھے اور دفعتہً ایک ہی مرتبہ نمایان نہین ہوگئے تھے۔ یہ آثار ایسے تعجب خیز اور حیرت قابل لبیان تھے کہ نوجوان رئیس اعظم کی سمجھ مین نہ آیا کہ آیا وہ خوشی یا ملال کے آثار ہین اور آیا وہ انکو اپنی امید یا نا امیدی کی علامت سمجھے۔ تاہم ڈیوک کمال توجہ سے سُنتا جاتا تھا اور جب تک ارل گفتگو کرتا رہا اُسنے ایک مرتبہ بھی ایک لفظ تک اپنی زبان سے نہین نکالا۔ لیکن جب ارل نے اپنی گفتگو ختم کی تو ڈیوک اپنی کرسی پر آہستہ سے پھرا اور اپنا سر اپنے ہاتھ پر اُسنے جھکا یا اور فوراً خیالات کے مراقبہ مین مستغرق ہوگیا۔

آخرکار آہستہ آہستہ اپنی آنکھین اُٹھا کے اُسنے نوجوان رئیس اعظم کی طرف دیکھا اور اس تقریر سے ابتدا کی۔

ڈیوک۔ میرے پیارے لارڈ ماسٹنڈیل۔ مجھے ایسے درد اور جوش نے بیتاب کردیا ہی جو مجھ سے بیان نہین ہوسکتا۔ آپ نے میری چھوٹی بیٹی کو ترجیح دینے سے افتخار بخشا ہی اور آپ فرماتے ہین کہ وہ بھی آپ کو پیار کرتی ہی۔ مگر اس امر کا یقین مین آپ کی زبان سے نہین چاہتا تھا۔ کیونکہ باپ کے جو اپنی اولاد کی بڑی فکر و تردد سے نگرانی کرتا ہی مین نے بھی اُس محبت کو نہین جو آپ نے اُسکے دل پر ثبت کیا ہی دیکھا ہی اور اسمین کوئی تعجب کی بات نہین ہی کیونکہ آپ مین ہر طرح کے صفات حسنہ اور عمدہ عمدہ خوبیان موجود ہین جو ایسی ہی سچی اور مغز محبت کے قابل لڑکی [illegible] الفت جیت لینے کی سزاوار ہین۔

[illegible] ماسٹنڈیل۔ لیکن باوجودیکہ حضور نے میری نسبت اس طور پر بڑہ نوازش [illegible] چاہیے [illegible] کچھ پس و پیش سا معلوم ہوتا ہی۔

لارڈ ماسٹنڈیل کی یہ تقریر آزردگی اور استعجاب کی وجہ سے ہوئی اور یہ استعجاب ڈیوک کی گول گول باتون سے پیدا ہوا تھا جنسے لطائف الحیل پائے جاتے تھے۔

ڈیوک آف بلمانٹ (رنج کشیدہ آواز سے) "ای میرے لارڈ مجھے ضرور پیش ہے۔ اسکی وجہ یہ ہی کہ مین ایک سخت حیرانی اور پریشانی کی حالت مین ہون"

ماسٹنڈیل۔ (جلدی سے) "اور وہ حیرانی اور پریشانی کیا ہی"

ڈیوک۔ "مجھے اُسکا بیان کرنا نہین آتا۔ اور تاہم آپ کے روبرو مجھے اپنے دل کا بوجھ اُتار دینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہی۔ اگر کل نہین تو کسی قدر حضور کے روبرو بیان کرنا ضرور ہی لیکن مین مطمئن ہونا چاہتا ہون کہ جو کچھ میرے اور آپ کے درمیان اسوقت گفتگو ہوگی اُسکا افشا نہ ہونے پائیگا اور وہ ایک مخفی راز متصور ہوگا"

آرل۔ "اس امر مین مین اپنا قول اٹھاتا ہون اور اپنی عزت کو مکفول کرتا ہون"

یہ جواب دیتے ہوے اور تقریر کا عجب رنگ ڈھنگ سے پلٹا کھانا دیکھکے آرل کا استعجاب بڑھتا گیا۔

اسکے بعد ڈیوک کسی قدر متوقف ہوا اور ایسے اضطراب اور گھبراہٹ کی حالت مین اُسنے الفاظ مندرجۂ ذیل زبان سے نکالے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ اُنکے تلفظ مین وہ بہت کوشش کرتا ہی۔

ڈیوک۔ "اس یقین دلانے سے مین حضور کا بہت شکر گزار ہون۔ آپ میری بیٹی میری کو پیار کرتے ہین۔ اور بے شائبۂ ریب اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے کے لیے آپ کو کچھ نقصان اُٹھانا پڑے گا"

ماسٹنڈیل۔ (تکلیف دہ حیرانی سے) "نقصان۔ نقصان کیسا۔ برائے خدا حضور فرمائین تو کہ اس سے مراد کیا ہی۔ میرے قیاس مین بھی یہ بات نہین آتی"

ڈیوک۔ (عجب طرح کی گھبراہٹ کے بس مین آکے) "مثلاً فرض کیجیے میرے لارڈ

کہ آپ کا دِل کسی شی پر آگیا ہی اور بغیر زر کثیر صرف کرنے کے وہ نہین مِل سکتی اور نہ مطلب حاصل ہو سکتا ہی تو کیا ایسے مَوقع پر آپ کو نقصان اُٹھانے مین کچھ پس و پیش ہوگا"

اَرَل - (ایسی آواز سے جسپر کسی قدر زور ڈالا گیا تھا اور جس سے استکراہ جسکو وہ تمام و کمال روک نہین سکتا تھا پایا جاتا تھا) "اگر میرا دِل کسی خاص گھوڑے یا کُتّے پر آگیا تو مجھے اپنا شوق پُورا کرنے کے لیئے ایک رقم معقول کے دے ڈالنے مین پس و پیش نہ ہوگا - حالانکہ اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا نازیبا ہی تاہم مین گزارش کرتا ہون کہ مین اِس قسم کا آدمی ہی نہین ہون کہ میرے دِل مین ایسی حماقت کے شوق یا توہمات پیدا ہوتے ہون - لیکن جب مین ایک نیکبخت صاحب ذی جوہر حسین اور نوجوان خاتون کی نسبت خیال یا گفتگو کرتا ہون جسکو زوجہ بنانے کی میری آرزو ہی تو مین اُن شرائط پر خالص تاجرانہ یا آمدنی کی شکل پیدا کرنے کی غرض سے غور کرنے کی توقع نہین رکھتا ہون"

ڈیوک - "لیکن اگر مین بحیثیت تمھارے خُسر کے تم سے روپیہ کی مدد چاہون"

آخرکار ڈیوک نے مطلب کی بات کہہ ہی ڈالی کیونکہ اصل بات پر جلد آجانے کے لیئے اِسکو ایک طرح کی مایوسی اندر ہی اندر مجبور کرتی تھی -

اَرَل - "جوابات مین بکشادہ پیشانی اپنی خوشی سے دوستانہ کر سکتا ہون اُسکو شرائط نکاح کے پیرایہ مین کرنا مین تضحیک سے ناپسند کرتا ہون اور ذلت سمجھتا ہون - اور صاف صاف التماس یہ ہی کہ اگر حضور یہ چاہتے ہون کہ مین آپ کی بیٹی کو خرید لون تو مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین اپنی امیدون کا برنہ آنا اور اُنکی بربادی دیکھ کے اور اپنی پہلی پہلی محبت کے گُل مُراد کو مُرجھایا ہوا پاکے ہمدوش رنج والم ہو جاؤنگا - بہرحال شرط خدمت جسکا مجھے خاص اپنی ذات کے اور اُس نوجوان خاتون کی نسبت لحاظ ہی مجھے اِس بات پر مجبور کرتی ہی کہ مین اِس معاملے سے یکقلم قطع تعلق کرون"

اور یہ کہکے لارڈ ماسٹنڈیل اپنی چوکی سے اُٹھ کھڑا ہوا - اپنی ٹوپی اُٹھالی اور ایسا

معلوم ہوتا تھا کہ وہ ڈیوک کے فیصلۂ قطعی کا منتظر ہی۔

ڈیوک آف بلمانٹ۔ (آہستہ اور کانپتی ہوئی آواز سے اور عجز و الحاح کے طریقے سے) "آپ نہین جانتے ہین۔ آپ خیال ہی نہین کر سکتے کہ کسقدر رنج آمود۔ کسقدر ذلیل کرنے والی۔ کسقدر دلِ خراش۔ اسوقت میری کیفیت ہی۔ لیکن مین کیا کرون مجھپر ایک اشد ضرورت غالب ہی۔"

لارڈ ماسٹنڈیل۔ "تو پھر اُس تجویز کے جواب مین جسکے پیش کرنے مین بندہ نے جرأت کی ہی حضور کو کوئی خوش آیند اور دلپسند بات کہنا منظور نہین ہی۔"

ڈیوک۔ (نا امیدی سے اِسکا ہاتھ لے کے) "اے میرے پیارے جوان دوست تم میری غریب بیٹی کو غم کے غار مین ڈال دوگے۔ اوہ۔ کیونکہ وہ تمھین پیار کرتی ہی۔ وہ تمھین پیار کرتی ہی۔"

لارڈ ماسٹنڈیل۔ (نصف اُٹھی ہوئی جوش کی آواز سے) "اور خدا آگاہ ہی کہ اِسکے بدل مین مین کتنے شوق سے اُسکو پیار کرتا ہون تاہم مجھے جرأت نہین ہوتی کہ مین ہونے والی کونٹس آف ماسٹنڈیل کو ایک حقیر اور ذلیل اور خفیف تجارت کی جنس بنانے مین اپنی حمیت اور اُسکی غیرت کا خون کرون۔ مین نے خود اپنی رضا و رغبت سے تجویز کیا تھا کہ ایک بڑی خود مختاری کی ریاست حضور کی بیٹی کے نامزد کردونگا۔ لیکن اِس سے زیادہ۔"

ڈیوک۔ (دلِ خراش آواز اور مایوس نگاہ سے) "میرے لارڈ اِس سے زیادہ کچھ اور بھی چاہیئے۔ کسی کو تلاش کرلاؤ کہ وہ مجکو بارہ لاکھ روپیہ قرض دے۔ اور میری ایک بیٹی تمھارا مال ہی۔"

لارڈ ماسٹنڈیل۔ "اوہ۔ بہتر ہوتا کہ حضور اُس متمول اور لایق شخص سے جسکا مسٹر کالنسن نام ہی اور جسکا اِس خاندان مین بہت بے تکلفانہ خلا ملا ہی ایسی درخواست کرتے۔"

اس جواب کے دیتے وقت ممکن نہ تھا کہ لارڈ ماسٹنڈیل اپنے استکراہ اور غضب کو جو اُسکو ڈیوک کے تجارتی فیصلۂ قطعی سے پیدا ہوا تھا اخفا کر سکتا۔

ڈیوک۔ "آہ۔ کارلٹن۔ وہ کمبخت۔ میرے پیارے ماسٹنڈیل تم مجھپر رحم کرو۔ تم مجکو سمجھو کہ تمھارے سامنے ایک دِل شکستہ آدمی کھڑا ہی"

یہ کہتے ہوے نواب نامدار اُسی کرسی پر جسپر سے وہ بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا پھر بیٹھ گیا۔

اَرل۔ (بات کاٹ کے آواز کی رُکھائی اور طریقہ بدل کے) "لیکن مین اِس بات کو تو بھول ہی نہین سکتا ہون کہ حضور اپنی نیکبخت اور نادان بیٹی کو ایک رائج الوقت جنس قرار دیتے ہین۔ اور اِس تجارتی خیال سے جو جناب کو ہی میری ہمدردی جو [illegible] موقع پر دوستر طور پر حضور کے ساتھ کرتا بالکل نیست و نابود ہوگئی ہی۔ مین اب آداب عرض کرتا ہون"

کشیدہ اور نا ملایم صاحب سلامت کے بعد اَرل آف ماسٹنڈیل کتب خانے سے چلا گیا۔

چند منٹ کے بعد لیڈی میری میلکومب کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی ملاقات کے بعد ہی فوراً اُسکا چاہنے والا دولتخانے سے چلا گیا اور بدشگونی اُسکے پیرامون خاطر ہوئی۔ لیڈی میری کی مسرت کے اُس بدشگون موقع پر لیڈی کلیر سا اپنی خوشی شکل سے چھپا سکتی تھی۔ یہانتک اِسکو تاب نہ آئی کہ وہ کتب خانہ جانے اور اپنے باپ ڈیوک کو ٹٹولنے اور ملاقات اَرل کی نسبت حالات دریافت کرنے کے لیے مستعد ہوگئی لیکن باوجودیکہ طرح طرح کے عذاب و عقوبت دینے والے شبہات اِسکو شدت سے تکلیف دے رہے تھے تاہم یہ کمبخت بہن اپنے قصد سے باز آئی اور سوچ گئی کہ یہ فعل بالکل نامناسب اور خارج از محل ہی اور یہ ایک نازک معاملہ ہی۔ اِس طور پر دو گھنٹے گذر گئے۔ اور وہ بھید جو نیک بخت اور نرم دِل لیڈی میری کا سوہان روح ہو رہا تھا نہ کھلا اور نہ اِسکا کچھ پتہ نشان معلوم ہوا۔

آخر کار ایک خط لیڈی میری کے نام اِسکو دیا گیا۔ اُسنے اُسیوقت لفافہ کھولا اور اِسکی آنکھین اُسکے مضمون پر بجلی کی سی سُرعت سے دوڑین۔ مضمون مختصر تھا مگر محبت اور ملال سے مملو تھا۔ اَرل نے اِسکو اِس بات کی اطلاع دی تھی کہ اُسنے اپنا مطلب ڈیوک سے ظاہر کیا تھا اور جو اسباب

اچانک پیدا ہو گئے اور اُنکی یکجائی کے سدراہ اور دشمن بنگئے اور جو حالات یکایک اُنکی مسرت کے مخالف واقع ہوے انکو وہ خود اپنے باپ سے دریافت کرلے لیکن لارڈ ماسٹنڈیل نے یہ بھی لکھا تھا کہ یہ اپنی دلی محبت اور کامل پرستش نو اور لگن کے ثبوت مین جو اسکو لیڈی میری کے ساتھ ہے وہ ہرگز ہرگز اپنا نکاح اُسوقت تک نہ کریگا جب تک وہ خود ناکتخدا رہے گی۔

اسلیے نوجوان لیڈی کے غم کا پیالہ بالکل تلخی سے بھرا ہوا نہین تھا اسمین شہد کا مزہ ضرور تھا مگر زہر [illegible] تھی۔ اور ہنڈورا کی بلاؤن اور مصیبتون اور بدیون کے بھرے ہوے صندوق [illegible] پر بھی امید باقی تھی۔ اس امیرزادی کو یقین کامل تھا کہ ماسٹنڈیل اُسپر دل وجان سے فدا ہے اور یہی ایک یقین تھا جو اُس زخم کے لیے جسکو بیرحم نا اُمیدی نے لگایا تھا مرہم کا کام دیتا تھا۔ علاوہ اسکے اُسکی اتنی ابھی عمر بھی نہین تھی کہ جس عمر مین پیار کرنے والا دل بالکل مایوس ہوکے بیٹھ رہتا ہے جب صدمہ کا پہلا اثر باقی نہین رہا تو اُسنے آرل کے محبت نامہ کے اُس حصہ سے جسمین اُسکی غیر متبدل پذیر محبت کا ثبوت درج تھا اپنے دل کو تسلی دی اور اسمین اُسکو آرام ملا۔

سہ پہر کے وقت لیڈی میری کے پاس اُسکے باپ کی طرف سے پیغام آیا کہ کتب خانہ مین بُلایا ہے اور جو ملازم یہ پیام لایا تھا اُسنے یہ بھی کہدیا تھا کہ تنہا ہی جائین کوئی دوسرا ساتھ نہ ہو۔ اِس مشورے سے خارج کردیے جانے سے کلیرسا کو کمال رنج ہوا۔

جب یہ نرم دل میری اپنے باپ کے روبرو گئی اُسوقت وہ بالکل بے تاب تھی اور کسی طرح سے اپنے جوش کو روک نہین سکتی تھی چنانچہ روتے روتے وہ اپنے باپ سے چمٹ گئی ڈیوک بھی رو دیا لیکن اُسنے نہایت مہربانی اور نہایت دل جوئی اور دلداری کی باتون سے اپنی رنج کشیدہ بیٹی کی دلجمعی اور تسلی کی اور جب اُن دونون کی کسی قدر تسکین ہوئی تو باپ نے بیٹی سے پوچھا کہ آیا اسکے پاس آرل آف ماسٹنڈیل کا کوئی خط تو نہین آیا ہے۔

نوجوان لیڈی نے بلا پس وپیش اپنے سینے سے خط نکال کے ڈیوک کے روبرو

پیش کیا۔ اُسنے کانپتی ہوئی انگلیون سے اُسکو کھولا اور تکلیف رسیدہ اندیشہ ناک نگاہون سے
پڑھا اور اِسکے مضمون کو میزان عقل مین تولنا اور مقیاس فہم مین اندازہ کرنا شروع کیا لیکن جون ہی
وہ اُس فقرے پر پہونچا جسمین وہ اقرار صالح درج تھا جسکی راے سے لارڈ ماسٹنڈیل لیڈی
میری میلکوم کا پابند ہوتا تھا اور اپنے تعلق کو اُسوقت تک قائم رکھتا تھا جب تک وہ
نوجوان خاتون اُس تعلق کو قطع نہ کرے۔ اُسوقت ڈیوک آف بلمانٹ کا چہرہ یکایک خوشی سے
چمکتا ہوا معلوم ہوا اور اپنی بیٹی کو اپنے سینے سے لگا کے اُسنے گرما گرم شکر گذاری کے
کلمات ذیل کہے۔

"ای میری پیاری میری مایوس نہ ہو۔ مایوس نہ ہو۔ کیونکہ پھر بھی تو ہی لیڈی
ماسٹنڈیل ہوگی۔ کیا پرواہی اگر کمبخت کانسن موجود ہی"

لیکن نوجوان لیڈی نے آخری الفاظ اپنے باپ کے نہین سنے لیکن
الفاظ سُنکے اُسپر مسرت اِسقدر غالب آئی تھی کہ اُسکو اپنے

اکیسوان باب

(رئیس اعظم اور خواص محل)

اُسی روز جب واقعات متذکرۂ بالا وقوع مین آئے
دیکھتے ہین کہ ڈیوک آف بلمانٹ کتب خانہ مین تن
اور آنکھین گو کتاب کی طرف ہین اور معلوم ہوتا
کے مطالب اور مضامین سے بہت دور
دستک کی آواز آئی اور بتعمیل ارشا
ہوئی خیر امان ہوئی۔
ڈیوک اِسکو دیکھتے ہی
اِسکو یہ خیال گذرا تھا کہ اِس

بالکل خلاف معمول تھی کہ ڈچز کی کوئی خواص ڈیوک کے پاس کسی قسم کا پیغام لیجاتی کیونکہ یہ خدمت خاص آمد و خواصون سے متعلق تھی۔ اسلیے جب فرانسیسی عورت حاضر ہوئی ڈیوک نے معمولی طور پر خیال کیا کہ اُسکا کوئی خاص اور خفیہ مطلب ہی۔

کلینٹائن نے جسکی ادا اور اطوار بھید اور حکمت سے پُر تھے حسب ذیل عرض کی۔

کلینٹائن "حضور میری اِس آزادی کو معاف فرمائین کیونکہ نہایت ہی ضروری بات عرض کرنی ہی اور اسلیے حضور چند منٹ میری طرف متوجہ ہوتے تو کمال خاوندی تھی"

ڈیوک "کہو کیا کہنا ہی کلینٹائن۔ کیا کوئی بات ڈچز صاحبہ سے متعلق ہی"

کلینٹائن۔ (فوراً) "نہین میرے لارڈ۔ لیکن میرا مطلب حضور کے صاحبزادہ مارکوئس ڈن سے متعلق ہی"

(بے صبری سے) "اُنکا کیا ذکر ہی۔ کہو"

معاملے پر اطمینان اور صبر سے غور کیا جائیگا تو کوئی قباحت کی بات نہین ہی ہی جو لا علاج ہو یا جسکا انسداد نہ ہوسکے اسلیے مین بکمال انکسار حضور سے غیر ضروری جوش مین نہ آئین اور جو مین بیان کرون اُس کو صبر سے

ہو۔ کلینٹائن۔ چلو اب کہو"

سہ ہوا ہی۔ ماہ جنوری کے وسط کا ذکر ہی۔ ہان بیشک

روہ غمناک حادثہ کنسٹرڈیٹری مین ہوا تھا۔

حوالہ نہ دو"

ی نہین ہی۔ میرے لارڈ لیکن چونکہ مین ایک

رکو مطلع کرتی ہون کہ اُسی دوپہر کے قبل ایک

ا۔ انصاف سے درگذر نہ چاہیے وہ بہت ہی

حسین تھی اور بڑی عفیفہ پرہیزگار اور معصوم معلوم ہوتی تھی۔ خیر میرے لارڈ۔ آج میں نے مارکوئس آف آرڈن اور اُس لڑکی کو ایک ساتھ جاتے دیکھا تھا۔"

ڈیوک (ناخوشی سے اچانک چہرہ نیچے کرکے) "بس یہی کہنا تھا۔ کلیمنٹائن میں خوب جانتا ہوں کہ جوان جوان ہی ہیں یعنی یہ امید اُنسے نہیں رکھی جاسکتی کہ وہ بے عیب اور پاک بنے رہیں اور جب تک میں دیکھتا ہوں کہ اُسکے افعال و کردار سے اِس قدیم خاندان کی حقارت نہیں ہوتی جس سے اُسکو تعلق ہے اور خود اُسکے ممتاز و معزز نام کو بٹہ نہیں لگتا تب تک میں اپنے بیٹے کی حرکات و افعال میں خلل انداز ہونا پسند نہیں کرتا۔"

اِس قسم کی جھڑکی سے بھی خوف میں نہ آکے اُسنے پھر کہا۔

کلیمنٹائن "لیکن ختم تک تو حضور نے بات ہی نہیں سُنی۔ اگر یہ فعل ایک معمولی معاملے کا ہوتا تو میں ہرگز ہرگز مارکوئس آف آرڈن کی جاسوسی نہ بنتی اور بھلا چغل خوری تو مجھ سے ہو ہی نہیں سکتی تھی لیکن چونکہ مجکو یقین کُلی ہے کہ یہ معاملہ عارضی عیش و عشرت سے بہت زیادہ بڑھا ہوا ہے۔"

تقریر ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ ڈیوک کے زرد زرد رخسارے غصہ سے سُرخ ہوگئے۔ اور اُسنے کہا۔

ڈیوک "میڈی موسیلی اس مہملات کے معنی کیا ہیں۔ کچھ مطلب بھی۔ کوئی مدعا بھی۔ کیا تمھارا ارادہ مجھے یہ بات سمجھانے کا ہے کہ ڈیوک آف بلمانٹ کا نورِ نظر اور لختِ جگر وارث ایک لباس سینے والی سے نکاح کا خیال رکھتا ہے۔"

کلیمنٹائن۔ (بے شرمی اور رکھائی سے) "میرا تو ایسا ہی خیال ہے۔ میرے لارڈ۔"

ڈیوک "نہیں۔ یہ بالکل غیر ممکن ہے۔"

یہ کہتے ہوئے رئیس اعظم نے ایک گھونسا کتاب کے اوپر جو میز پر کھلی ہوئی رکھی تھی مارا۔

کلیمنٹائن۔ (اُسی ناتبدیل پذیر بُردباری کی آواز اور اطوار سے) "پس اگر حضور کا

اِس بارے مین اطمینان کامل ہی تو مجھے اب زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہین ہی"
یہ کہکے اِسنے کمرے کے باہر جانے کو اپنا مُنہ پھیرا"
ڈیوک۔ "ٹھہرو۔ یہ بھی مناسب ہوگا کہ اِس مُعاملے کو امعان نظر سے دیکھا جائے"
کلیمنٹائن۔ (اپنے آقا کی طرف پھرکے) "یہی تو میری بھی التماس ہی۔ یہی تو میری بھی ناچیز مودبانہ رائے ہی"
ڈیوک "تو پھر مہربانی سے میڈی موسلی مفصل حال بیان کرو"
کلیمنٹائن "مین بپاس اطلاع حضور عرض کرنے کو تھی کہ آج صبح جناب ڈچر صاحبہ کے کئی کام کے لیے جون ہی مین ریجنٹ اِسٹریٹ مین پہونچی کہ مین نے مارکوئس آف آرڈن کو دیکھا کہ ایک نوجوان عورت کے ساتھ ہین۔ ہاتھ مین ہاتھ ہی۔ مین نے اِس عورت کو فوراً پہچان لیا کہ وہی سینے والی تھی جِسکو مین نے اِس مکان مین بھی ایک مرتبہ دیکھا تھا"
ڈیوک۔ (اب اِس معاملے مین غور کرکے) "ہاتھ مین ہاتھ۔ ایک سینے والی کے ساتھ ریجنٹ اِسٹریٹ مین۔ اور دِن دوپہر"
خواص "یہی کیفیت تھی میرے لارڈ۔ نوجوان عورت جو پوشاک پہنے تھی وہ نہایت صاف اور پاکیزہ تھی ایسی صفائی تھی جسمین درحقیقت زیبائش اور نفاست پائی جاتی تھی۔ صاف بات یہ ہی کہ وہ ایک خاتون بنی ہوئی نظر آتی تھی اور کوئی شخص جو اُسکو نہ جانتا ہو یہ کبھی نہ کہہ سکے گا بلکہ شک بھی نہ کریگا کہ یہ سلائی کا کام کرنے والی عورت ہی"
ڈیوک۔ (آزردگی کی آواز سے) "خیر یہ جو کچھ ہوا۔ ہوا۔ مگر میرے بیٹے نے یہ بڑی بدلحاظی اور بدعقلی کا کام کیا کہ وہ اپنی آشنا کو اِس طور پر عوام مین لیے دکھاتا پھرتا تھا"
کلیمنٹائن "مجھے تو سرکار ایک ذرا بھی ہرگز یقین نہین ہی کہ وہ عورت حضور لارڈ صاحب کی آشنا ہی حضور خود واقف ہین کہ بعض معاملات مین عورت کا دخل اور اُسکی فراست بہ نسبت مرد کے بہت زیادہ تیز ہوتی ہی۔ اور حضور کو اِس امر سے مطلع کرنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی کہ یہ

صفت فراست اور دخل کی میری قوم اور میرے فرقے کی عورتون کے لیے مخصوص ہی۔
یہ پچھلا فقرہ کلینتائن نے مسکراکے کہا جس سے اُسکی متبسی کھل گئی تھی۔

"خیر۔ میرے لارڈ۔ اس صفت کا بھلا ہو۔ مین نے جو نتیجہ نکالا کہ نوجوان لباس تیار کرنے والی مارکوس آف آرڈن کی آشنا نہین ہی اسکی یہ وجہ ہی کہ مین ایک عرصہ تک اُنکی چال و حال اور اُنکے رنگ و ڈھنگ کی نگران رہی تھی۔ گو مین فاصلے پر تھی مگر مین نے بخوبی اُنکی دیکھ بھالی کی تھی اور جسقدر زیادہ غور سے مین نے دیکھا اُسی قدر زیادہ میری فراست اور دخل کی قوتین بھی تیز ہوتی اور بڑھتی گئین۔ اے میرے لارڈ۔ ہزار چھوٹی چھوٹی باتین ہین جنسے یومیہ آشنا پہچان لیجاتی ہی۔ ہزار طرز و انداز ہین جنکی وضع اور طریق کو بغور دیکھتے ہی جاننے والا جان لیتا ہی ایک شوہر کا طرز گفتگو اور برتاؤ اُسکی زوجہ کے ساتھ اور ایک چاہنے والے کی روش اور طریقہ اُس عورت کی نسبت جسکو وہ زوجہ بنانا چاہتا ہی ایسا صاف اور علیحدہ ہی جیسا ممکن ہی۔ جو نوجوان شخص کسی نوجوان معشوق کو اپنی منکوحہ بنانا چاہتا ہی اُسکا رویہ ہی جدا ہوتا ہی۔"

ہرمینڈ ڈیوک آف البمانٹ یہ سب حال کلینتائن سے سُنکے مضطرب ہوگیا تھا تاہم اُسنے دریافت کیا۔
"ڈیوک دیر لیکن اگر معشوق ہی خلقی حیا دار اور کھنچا ہوا رہتا ہو تب۔ اور اگر وہ اپنے عاشق سے سچائی اور دل سے لگاوٹ کرتی ہو تب۔"

کلینتائن۔ (الفاظ پر زور ڈال کے) تاہم یہ دریافت ہوجاتا کہ وہ معشوق ہی ہی بہت آسان ہی۔ اے میرے لارڈ۔ مین نے اُس نوجوان جوڑی کو بڑے غور سے دیکھا تھا مین نے دیکھا کہ وہ دونون ایک جوہری کی دُکان کے دریچہ تک گئے اور صریحًا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اپنی حسین ساتھی کو دُکان کے اندر جانے کی ترغیب دیتے تھے۔ دیکھنا چاہیے کہ جب کوئی امیر یا شریف کسی عورت کو اس قسم کی دُکان مین اپنے ہمراہ چلنے کو کہے تو اسمین صرف ایک ہی مطلب ہوتا ہی یعنی یہ کہ وہ وہان جاکے جو چیزین پسند کرے اُسکو خریدکے اُسکی نذر کرے اور ایسی حالت مین کوئی معشوق یا آشنا ایسے تحفے تحائف لینے سے انکار نہین کرتی گو کیسا ہی

وہ پیار سچا اور صدق دل سے ہو۔ مگر وہ بات سننے والی انکار ہی کرتی رہی اسکو اصرار ہا
اور آخر کار اسی کی بات رہی۔ اور باوجودیکہ مین فاصلے پر تھی تاہم بخوبی دیکھتی جاتی تھی کہ
یہ انکار نہایت متانت اور مستقل مزاجی سے ہوتا رہا۔ اس ہماری فسق و فجور کی دنیا مین کسی آشنا
یا دوست دار نے تو اس طور پر انکار نہین کیا ہوا ور نہ کرینگی"

ڈیوک ان باتون کو سن سنکے اسقدر خواص سے ناخوش تھا کہ وہ اپنے دل مین بھی دو تین
دلائل قاطع اور براہین ساطع کو تسلیم کرنا نہین چاہتا تھا اسنے کہا۔

"ڈیوک۔ تم تو کٹمنٹائن بات کا بتنگڑ بنائے دیتی ہو اور ان چھوٹی چھوٹی اور خفیف خفیف
باتون کو ایک غیر واجب مہم کیے دیتی ہو"

خواص "نہین میرے لارڈ مین ایک عورت ہون اور عورت ہی کے تجربے کے
مطابق ہر بات کی جانچ بھی کرتی ہون۔ علاوہ اسکے کیا حضور کا یہ خیال ہو کہ مین نے ان ایک
دو پر ہزار علامتون کو دیکھا ہی نہین ہو جنکو غور سے نظر کرنے والا ایسی صورت مین دیکھ کے
بات بات سمجھ لیتا ہو اور ہر بات سے ایک ایک نتیجہ پیدا کرتا ہو۔ سنیے میرے سرکار۔ وہ طریقہ ہی
اور تھا جس طور پر وہ نوجوان عورت لارڈ صاحب کے بازو پر جھکی ہوئی تھی۔ وہ برتاؤ ہی اور
جسکا متانت ملائمت اور ادب سے وہ عالیجناب لحاظ کرتا تھا۔ وہ طرز جس سے وہ نوجوان
عورت اُن توجہات کو جو ایک چاہنے والا اپنی مرغوب و مطلوب پر جسکو وہ زوجہ بنانا چاہتا ہو
نثار کرتا ہو تسلیم کرتی تھی اور ہی طرز تھا۔ وہ نگاہین جنمین بدی مخلوط ہوتی ہو بالکل نہین تھین
قصہ کوتاہ اُن دونون کا رُخ۔ طریقہ۔ وطیرہ۔ اور چلن دیکھ کے مجھے یقین واثق ہو گیا تھا کہ اُنکا
تعلق نہ تو ناجائز ہو اور نہ خلاف شرع۔ اور سوا اسکے یہ بھی ہو کہ مین اُن دونون کے پیچھے پیچھے
رجینٹ پارک تک گئی تھی اور وہ اُس پھاٹک کے پاس سے جہان سے کیڈن ٹون کی راہ ہو
رخصت ہوے تھے۔ یہانتک ہوا کہ مارکوس اُسکے ہمراہ اُسکے مکان کے دروازے تک
تو اُسکو پہونچانے جاتے حالانکہ جس مقام سے وہ علیحدہ ہوے تھے وہان سے وہ زیادہ

فاصلے پر نہین رہتی ہی"

ڈیوک "تو پھر کیا تم اُسکے گھر تک پیچھے پیچھے گئی تھین"

خواص "ہان۔ میرے لارڈ۔ اور وہ ایک چھوٹے سے غریبانہ مگر معزز نظر آنے والے مکان مین رہتی ہی۔ اب بھی اسی میرے حضور۔ آپ خیال کرتے ہین کہ وہ مارکوئس آف آرڈن کی آشنا ہی۔ اگر وہ آشنا ہوتی تو کیا کوئی اچھا مکان اُسکے واسطے نہوتا۔ اور اگر زیادہ نہین تو کم سے کم اُسکے دروازے تک تو وہ اُسکو پہونچانے جاتے لیکن نہین۔ اُنکی تمام کارروائیون مین حد درجہ کی معقولیت اور شائستگی اور متانت اور احتیاط پائی جاتی تھی۔ اس پڑوس مین حال دریافت کرنے کو مین ایک دکان پر چند منٹ تک ٹھہر بھی گئی تھی۔ اور مجھے دریافت ہوا کہ اُس مکان کے رہنے والے جسمین پوشاک سینے والی رہتی ہی نہایت ہی ممتاز اور معزز لوگ ہین مگر غریب ہین۔ اور تحقیقات سے مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اُس نوجوان عورت کا چال چلن بہت ہی اچھا ہی اور اُسپر کوئی اعتراض نہین کرسکتا"

ڈیوک آف بلمانٹ "اُسکا نام کیا ہی"

کلیمنٹائن "ورجینیا مارڈنٹ"

ڈیوک (غور آمیز آواز سے) "کیا پیارا اور اچھا نام ہی لیکن تمکو درحقیقت اور صحیح صحیح یقین ہی کہ میرے بیٹے کا ایسا مجنونانہ ارادہ ہی کہ وہ اُس گمنام چھوکری کے ساتھ نکاح کریگا"

خواص "مجھے خوب یقین ہی کہ لارڈ آرڈن کا ایسا ہی ارادہ ہی اور یہی نیت ہی۔ وہ اُسکے حُسن و فریب پر شیفتہ۔ دلدادہ۔ فریفتہ۔ اور دیوانہ ہو رہے ہین۔ اور جبکہ حضور جانتے ہین کہ اکثر رؤساے عظام نے رقاصہ عورتون کے ساتھ نکاح کرلیا ہی تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی کہ مارکوئس آف آرڈن نے بھی ایک لباس تیار کرنے والی کے ساتھ اپنے عقد کی ٹھہرائی ہو"

ڈیوک آف لمبانٹ دیکھا کچھ سڑی ہوگیا ہو۔ اور ان مین بھی جو چند روز سے اپنے بیٹے کے
اور ضلع واطوار دیکھتا ہون تو مین خیال کرتا ہون اور مجھے یاد آتا ہو کہ انمین تبدل عظیم واقع ہوا ہو
لیکن اس تبدیلی کا سبب مین نے کچھ اور ہی خیال کیا تھا مین سمجھا تھا کہ خاندان کے بعض اہم اور
سنجیدہ معاملات کیوجہ سے وہ کبیدہ اور رنجیدہ رہتا ہو۔ بیشک اُسکے طریقے بدلگئے ہین اور
اب وہ بہت قائم المزاج اور مستقل الطبیعت ہوگیا ہو کئی ہفتہ سے وہ گھر مین بہ اوقات معینہ اور
مناسب آتا ہو بیشتر اپنے کمرے مین تنہا ہی رہتا ہو پڑھتا بھی زیادہ ہو اور اُسکو دعوتون رقص کی
ضیافتون۔ اور تفریح کی صحبتون سے برابر انکار ہی رہا ہو۔ بدنصیب لڑکا کیا وہ لمبانٹ کا معزز نام
ڈبویا چاہتا ہو کیا وہ خاندانی اعزاز واکرام خاک مین ملایا چاہتا ہو"

کلیمنٹائن "مجھے کیا معلوم ہو میرے لارڈ کہ آیا کوئی نوجوان رئیس اعظم کسی غیر خطاب یافتہ
عورت سے شادی کرلے تو بیعزتی ہوتی ہو اور حقارت سمجھی جاتی ہو مگر مین درحقیقت حضور کو یہی صلاح
دونگی کہ اس تعلق کے قطع کرنے کے لیے جو مارکوئس آف آرڈن نے پیدا کیا ہو ضرور تدبیرین
حضور مجھی کو کرنے دین"

ڈیوک۔ "کیسے؟ وہ تدبیرین کرنا میرا کام ہو۔ میڈی موسلی مین فوراً مارکوئس کو یہان بلاؤنگا
اور اُسکی اس حماقت پر اُس سے بحث کرونگا"

کلیمنٹائن۔ (مختصراً) "اس صورت مین آپ مارکوئس کو ضدی بنا دینگے اور وہ اپنا ارادہ
پورا کرنے مین زیادہ مستقل ہوجائینگے۔ حضور معاف ہو تو عرض کرون کہ مارکوئس اب سن بلوغ کو
پہونچگئے ہین پس جس طور پر اُنکی مرضی ہوگی اُسی مطابق کرینگے"

رئیس اعظم "یہ تو سچ ہو"

تھوڑی دیر تامل کرکے۔

"کلیمنٹائن تم کیا تدبیر بتاتی ہو"

خواص "حضور اس معاملے کو میرے ہی سپرد کیجیے"

ڈیوک "بہتر ہو۔ تمنے اپنی سریع الفہمی کی تیزی۔ اپنی پرفن کارروائی اور انسان کی خصلت پہچان جانے کی اپنی عجیب واقفیت کے ابھی ابھی اس کثرت سے ثبوت دیے ہین کہ مجکو اس معاملۂ عظیم کا تمام و کمال اہتمام اور انتظام تمھارے سپرد کردینے مین کسی طرح کا پس و پیش نہین ہے مین قیاس کرتا ہون کہ شاید تمھاری یہ غرض ہو کہ مین اپنا ظاہر ایسا بنائے رہون کہ گویا مجکو اس معاملے کا بالکل علم ہی نہین ہے"

کلینٹائن "درحقیقت مین ایسا ہی چاہتی ہون۔ یہ بھی ضرور نہین کہ بیگم صاحب کو بھی ان حالات کی خبر ہو"

ڈیوک "کسی طرح ایسا ہوگا۔ وہ ابھی اچھی طرح سے تندرست نہین ہین اور یہ عقل کی بات نہین کہ انکو کسی قسم کا صدمہ یا رنج پہونچایا جائے بیشک کچھ اور کہنا ہے"

کلینٹائن "بی حضور۔ صرف ایک بات اور عرض کرتی ہے۔ جو تدبیر مین کرنے والی ہون وہ تو ابھی سے میرے دل مین آگئی ہے لیکن ایک امر مین حضور کی مدد کی بھی ضرورت ہے"

ڈیوک "وہ بھی کہو مین بہت خوشی سے تمھاری تدبیر مین تمھاری مدد دونگا۔ چاہے جو ہو"

خواص "ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیرسا کو حضور آمادہ کرین کہ کل چار اور پانچ بجے کے اندر ہی وہ حضور کے ساتھ فیٹن پر سوار ہوکے رینج پارک سے گذرین۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ مارکوئس آف آرڈن اور لیڈی کلیرسا پاس ہی بیٹھے ہون اور گفتگو مین ہنسی ٹھٹھا بھی ہو اور قہقہے بھی ہون"

ڈیوک "مین ان سب باتون کے انجام کا ذمہ لیتا ہون کلینٹائن"

خواص "پھر تو حضور میری تدبیر کے چل جانے اور کامیابی مین کسی طرح کا شبہہ نہ فرمائین بشرطیکہ ورجینیا ارڈنٹ دراصل ویسی ہی سادہ دل اور معصوم صفت لڑکی ہو جیسا کہ میرا اسکی نسبت خیال ہے لیکن کانس مین اس تدبیر مین ناکامیابی ہوئی۔ حالانکہ ناکامی کی کوئی وجہ نہین ہے تو مین دوسری تدبیر کرونگی"

ڈیوک "مین نے اب اس معاملے کو تمھارے اوپر چھوڑ دیا ہی۔ میڈی موسیلی۔ اب تم جانو اور تمھارا کام"

اسکے بعد فرانسیسی عورت کتب خانہ سے چلی گئی اور ڈیوک تن تنہا اُن باتون پر غور کرنے لگا جنپر غور کرنا خواص کے آنے سے چھوٹ گیا تھا۔

بائیسوان باب

ڈغل

دوسرے دن صبح کو مارکوئس آف آرڈن اور وزنیا پارونٹ حسب معمول ریجنٹ پارک مین ملے۔ اور چونکہ دن بہت اچھا اور مطلع صاف تھا اسلیے دو گھنٹہ کے قریب تک وہ سیر و گشت مین مصروف رہے اور اُن گھنٹون کے منٹ ایسے جلد جلد گذر گئے گویا معلوم ہوتا تھا کہ کسی تیز پرواز طائر کے پرون پر وہ اُڑے جاتے تھے۔

آہ۔ نوجوان ملنے والی کے لیے وہ دن کیسی خوشی کے تھے کیونکہ اس سے بڑھکے اور کیا خوشی ہوسکتی تھی کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ جسکو اُسنے اپنے دل وجان سے پیار کرنا سیکھا تھا اور جو خود اُسکا والہ و شیدا تھا پھرتی ہوئی سیر کرتی ہوئی بہشت کی سی تازہ اور قرہوا مین دم لیتی تھی۔ اُسکے رُخسارون پر لالی آگئی تھی۔ ان دونون صحت کی گلابی رنگت اُسکے پیارے پیارے چہرے پر پھیلی ہوئی تھی اور اُسکی بڑی بڑی کنجی کنجی سرگین آنکھون مین چمک ساکن و بیحرکت پائی جاتی تھی۔ لبون کی سُرخی مین چمکیلا پن آگیا تھا۔ اور گھڑی گھڑی مسکرانے سے وہ دانتون کی موتی کی سی لڑیان بار بار نظر آتی تھین۔ یا خدا غضب ہی کہ ایسی حسین و جمیل لڑکی کی مسرتون کو جسکا پری کا سا حسن و جمال ہی زیان پہونچانے کے لیے وہ فریب و دغل مستعجل کیا رہو۔

مارہو تا بھی تھا۔ اور جیسے وہ اپنے چاہنے والے سے جدا ہوکے اور دوسرے روز ملنے کا حسب معمول وعدہ کرکے سہ پہر کو ایک بجے کے قریب اپنے گھر کیطرف واپس آتی تھی

راہ مین میڈی مونٹلی کلینٹائن سے ملگئی۔ ورجنیا نے ڈچز آف ملمانٹ کی خواص کو فوراً بھیجدیا لیکن اُس حرافہ نے فوراً عمداً اپنے حافظہ کی شکایت کی اور کہا کہ جیسا نوجوان ہمنے والی کا حافظہ تیز ہی ویسا اُسکا نہین ہی۔

ورجنیا نے چلتے چلتے مونٹلی صاحب سلامت کے بعد اپنی راہ لی لیکن کلینٹائن نے یہ کہکے اسکو ٹھہرالیا۔

"بالتحقیق مس ہین نے پہلے تمکو کہین دیکھا ہی مگر یاد نہین کہ کہان"

ورجنیا "مین جانتی ہون کہ تم ڈچز آف ملمانٹ کے دولتخانہ سے تعلق رکھتی ہو"

جب جواب ہان کا دیا گیا تو پھر اُسنے کہا۔

"شاید تمکو یاد ہوگا کہ ایک روز لیڈی ڈیلیسی کی طرف سے مین جناب بیگم صاحب کے لیے مخملی دیباس لیگئی تھی"

کلینٹائن "ہان سچ کہا۔ اب مجھے بھی یاد آیا۔ تمنے جناب عالیہ کو اپنا نام مارونٹ بتایا تھا۔ خیر مس مارونٹ اب دُنیا کا بڑا دن تمھارے ساتھ کیا ہی۔ مجھے تمھارے لقا کے ملجانے سے بہت خوشی ہوئی۔ کیونکہ اُسی وقت سے جسکا تمنے حوالہ دیا ہی مجھے تمھارا بہت خیال ہوگیا تھا۔ مگر مجھے قسم ہی کہ تم پہلے سے بہت توانا اور تندرست معلوم ہوتی ہو اور بہت ہی خوب صورت ہوگئی ہو"

ڈیلیسی عورت کی تعریف سے ورجنیا کے رخسارون پر اور زیادہ کالی کالی رنگت پھیل گئی اور اُسنے کہا۔

ورجنیا "مین بہت اچھی ہون۔ شکر ہی۔ کیا جناب عالیہ کو اُس خوفناک زخم سے جو اُنکو ایسے ہولناک طور پر لگا تھا اب بالکل صحت ہی"

کلینٹائن "زخم سے تو بالکل صحت ہوگئی ہی لیکن جناب بیگم صاحب کی ہمت بالکل ٹوٹ گئی۔ بالکل باقی ہی نہین رہی ہی"

یہ پچھلا فقرہ فرنسیسی عورت نے اس طور پر گردن ہلا کے کہا جس سے اُسکا یہ ارادہ تھا کہ وہ جینا کے دل مین زیادہ حال دریافت کرنے کا خیال گذرے اور گفتگو کے جاری رکھنے کا ایک حیلہ نکلے۔

مگر وہ جینا کو کچھ شب کی عادت نہین تھی۔ علاوہ اسکے اُسکو گھر واپس آنے اور محبت کی محنت مین مصروف ہونے کی جلدی تھی یعنی وہ شادی کا جامہ ابھی سینے کو پڑا تھا یہ جان کے کہ اب نوجوان عورت چلنے کو تیار ہے اور کوئی بات نہین کرتی جس سے اُسکو باتون مین لگانے کی اسکو جرأت ہو اور کوئی مشکل حال دریافت کرنے کا بھی نہین پوچھتی فرنسیسی عورت اس طور پر گویا ہوئی۔

کلیمنٹائن "تم شاید کہین اسی طرف رہتی ہو"

وہ جینا "ہان میرا مکان یہان سے بہت ہی قریب ہے اگر تکلیف نہو تو چلو کسی قدر آرام کرو کچھ بسکٹ ناشتا تناول کرو"

کلیمنٹائن نے جسکی نیت مین فساد اور طینت مین دغا بازی تھی اس موقع کو بہت غنیمت سمجھا اور یہ کہا۔

کلیمنٹائن "بہت خوشی سے۔ اتفاق حسنہ سے ملاقات ہوگئی ہے یہان سے موقع کو بہت غنیمت سمجھتی ہون چلو تھوڑی دیر تمھارے پاس بیٹھون گی اور ربط بڑھاؤنگی"

آخرکار وہ جینا رہتی ہوئی اور اپنے مسکن پر پہونچی اور کلیمنٹائن کو ایک چھوٹے مگر نفاست سے آراستہ کمرے مین بیٹھا کے بٹھایا۔ اگرچہ وہ کونسل آف آرڈن کے دیوانہ مسلوکات کی وجہ سے وہ بہرحال آرام سے رہتی تھی۔ روپیہ کی کمی نہ تھی تاہم اُسنے ان شکستہ نہاد آدمیون کا گھر جو اسپر بہت مہربان تھے چھوڑ دیا اور دوسرے مکان مین جا کے رہنا پسند نہین کیا تھا اور نہ کسی بہتر کمرے کی اور جگہ اسکو خالی ملی تھی اسلیے اُسنے اپنے اسی کمرے کو حتی الامکان اپنے آرام آسائش کے لائق بنانے پر قناعت کی تھی اور یہی

حالت تھی جسمین اب کلیمنٹائن نے اُسکو پایا۔

پلنگ پر اُدھر بناشادی کا جامہ رکھا ہوا تھا اور ہمکین ورجنیا نے اپنی خوش مذاق سادگی کو خوش قطعی کے ساتھ ملایا تھا جسوقت فرانسیسی عورت کی متلاشی آنکھ اُسپر پڑی اُسکے شبہہ کو یقین کا درجہ حاصل ہوگیا کہ مارکوئس آف آرڈن نے درحقیقت اس غریب سینے والی کو اپنی زوجہ بنانے کا ارادہ کیا ہے۔

لیکن جوں ہی اُسکی پہلے سے رائے قائم کی ہوئی کہ اس امر مین تصدیق ہوئی اُسکے دل مین یہ خیال آیا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ مارکوئس نے ورجنیا کا ایسے مکان مین رہنا گوارا کیا جو بالکل اُس منصب اور درجہ کے موافق نہین ہے جس منصب پر اُسنے اُسکا ہونیوالا ٹھہرایا ہے اور اس خیال سے فوراً ایک دوسرا یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید نوجوان سینے والا نہین جانتا ہے کہ درحقیقت اُس سے بیاہ کی درخواست کرنے والا کس رتبہ کا آدمی اور کون ہے چنانچہ اس پچھلے خیال کی تصدیق ایک سابق کے واقعہ سے بھی ہوتی تھی۔ اور وہ واقعہ یہ تھا کہ جب پہلے خاندان بلمانٹ کا تذکرہ آیا تھا تو اُسوقت ورجنیا کے چہرے سے ذرا بھی حیرانی یا گھبراہٹ پائی نہین گئی تھی۔

کلیمنٹائن (دل ہی دل مین) اگر اس نوجوان عورت کو معلوم ہوتا کہ اُسکا چاہنے والا اور خواستگار روبیکو آف بلمانٹ کا بیٹا اور وارث ہے تو وہ خواہ مخواہ یہ نتیجہ نکالتی کہ یہ شادی کنتھ دی کی مرضی اور رضامندی اُسکے ہونے والے شوہر کے رشتہ مندون اور گانون کے ہے اور اسلیے جو کوئی خاندان بلمانٹ کا متوسل بنجاتا تو بالضرور اُسکے ساتھ وہ مشوش ہوجاتی۔

یہ سب خیالات کلیمنٹائن کے جست وچالاک دل مین ایک ہی لحظہ مین گذرے۔ اور ابھی تک اُسکی نگاہ دلھن کے جامہ ہی کی طرف تھی کہ اُسنے یہ کہا۔

کلیمنٹائن۔ مس مارڈنٹ۔ وہ ریزہ کام کا تو تمھارے پاس بہت خاصہ ہے۔

ورجنیا۔ (ہکلاتے ہوئے) کیا تم اسکو اچھا خیال کرتی ہو؟

یہ کہتے ہوئے نا کتخدا لڑکی کے رخسارون پر انتہا کی شرم چھا گئی۔ گو اس خیال سے کہ شادی کا لباس خود اُسکا اپنا ہی جامہ ہو اُسکی آنکھین ایک قسم کی حیادار فخر اور سرور سے سرور اور کیف تھین۔

کلینتھائن "مجھے بھی تو دیکھنے دو۔ تم جانتی ہوگی کہ ایسی پوشاک دیکھنے کا ہر ایک کو شوق ہوتا ہے اور مجھ سے پوچھو تو جب تک میرے مُنھ سے آہ نہ نکلجائے اور مجھکو تعجب نہ ہو کہ دیکھون میری کب نوبت آتی ہے مین دُلھن کے جامہ کیطرف دیکھتی ہی نہین ہون"

یہ فقرہ مبڈی موسلی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کہا۔

"اُدہو کیا ہی خوبصورت ہے"

اور یہ فقرہ اُسنے اُسوقت کہا جب شرمیلی ورجینیا نے لباس پلنگ پر سے اُٹھا کر خواص کو دکھایا۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن میری پیاری مس مارڈنٹ اگر تم خود اسکو پہنو تو کیسی دلکش و دلفریب نظر آؤگی"

حیادار لڑکی حیرانی سے مغلوب ہوکے شدت سے شرمانی لجانی۔ اور اب کھلم کھلا کہتی ہوئی مگر نہ تو رنج سے اور نہ کسی ہونے والے رنج یا برائی کے خیال سے ورجینیا نے لباس کو پلنگ پر ڈالدیا اور ناشتے کے واسطے کچھ چیزین لانے گئی۔ یہ ایک ایسا کام تھا کہ اپنی حیرانی اور شرم چھپانے کو ورجینیا نے اچانک اختیار کرلیا اور نقل لاکے میز پر رکھنے لگی۔

کلینتھائن "میری پیاری مس مارڈنٹ میرے واسطے تم اتنی تکلیف نہ کرو۔ کیونکہ یقین جانو کہ مین کچھ بھی کھا نہین سکتی۔ افسوس ہے کہ آج جس مطلب کے لیے مین اس تقریب مین آئی تھی وہ کوئی خوشی کا کام نہ تھا"

پچھلا فقرہ کہتے ہوئے اُسنے رنج کی شکل بنالی اور بڑی لمبی سانس لی۔

اس کسی قدر کامیابی سے اپنا کام شروع کرنے سے جسکو مکار و غاباز فرانسیسی عورت نے اپنی تدبیر کی انتہا قرار دیا تھا اس غریب سیدھے والی کا سوم کا سا دل پہلے ہی پگھل چکا تھا

[illegible] ہو گیا تھا کہ اُسنے یہ سوال کیا۔

"جینا خیریت تو ہو۔ میڈی موسلی۔ کیا کسی ناخوش آیند واقعہ کا وقوع ہوا ہی جس سے تم رنجیدہ ہو"

[illegible] دیکھ کر ہی رونی صورت بنا کے "تم ہی انصاف کروگی کہ آیا میری رنجیدگی کے [illegible] جب میں اُنکا خیال کرتی ہون مجھے رنج دینے کو کافی ہین یا نہین۔ میری ایک بہن [illegible] ایک سال چھوٹی ہو اور کسی وقت مین اُسکا ایسا حسن تھا جیسا فرشتہ حسین ہوتا ہو۔ اُسکا [illegible] ایک نوجوان آدمی سے شناسائی پیدا ہوئی۔ جوان رعنا شباب کا عالم حسین ایسا جیسے زہرہ۔ [illegible] ایسا جیسا شیطان۔ اُسنے اپنے نکاح کی معزز تجویزین اُسکے روبرو پیش کین نکاح کا [illegible] ہو گیا اور سب شروع شروع کی تیاریان ہو گئین۔ اُسکی محبت اور ضعیف بعقلی کی [illegible] کے اُسکی عصمت پر غالب آیا اور پھر وہ بھولا۔ نہ والا انعام اپنے تحریری قول و قرار اور [illegible] سے منکر ہوا اور پورا پورا بیوفا بنکے اپنے مقتول سے کنارہ کش ہو گیا اور اُسکو بیوقوف [illegible] دوسری سے عقد کر لیا۔ چند مہینے ہوئے ہونگے کہ میری غریب بہن کے اولاد ہوئی۔ [illegible] نے کبھی بات تک نہ پوچھی اور ذرا بھی تعلق اپنے معصوم بچے کے ساتھ نہین رکھا۔ شکستہ دل۔ تندرستی مین خلل۔ مبتلائے رنج و محن۔ بیدل۔ ناتوان۔ زندگی برباد۔ وہ [illegible] خراب ہی۔ نہ وہ تن ہو نہ وہ شکل و صورت شبانہ روز دہ ہی اور اضطراب ہی اور اب وہ زمانہ قریب ہی کہ میری بہن جسکی وہ ہمزات خبر تک نہین لیتا اور جسنے اُسکی فرشتہ صفتی اور دلکشی کو غارت اور خراب کیا ہو اسی حالت مین لقمۂ گور ہو گی"

یہ کہکے وہ گریہ آلود ہوگئی۔ رخسارون پر دو دان تھے کہ وہ جینا نے کہا۔

"جینا۔ ہے ہے۔ فی الحقیقت یہ سب باتین وحشت انگیز ہین"

اس دلفگار اور فریبی کلینڈائن نے انتہا کا رنج و الم اپنی آواز و نگاہون مین پیدا کر کے پھر کہا۔

کلیمنٹائن "اگر تم باتین ہی سنکے اور غم کا خیال ہی کرکے جسکو تمنے دیکھا نہین ہی روتی ہو
اور میری پیاری مس مارڈنٹ تو اُسکے رنج والم کی شدت کو خیال کرو جسکے نصیب مین انکا ہمیشہ کیلیے
دیکھنا بدا ہی اور جو اُس بربادی اور تباہی کو بھی اپنی آنکھون دیکھتی ہی جو اُس رنج والم کیوجہ سے
پیدا ہوئی ہی۔ بس یہی میرے نصیبون کا لکھا ہی یہی میرا ماجرا ہی۔ اور اب تم ہی انصاف کرو کہ میرا
رنج واضمحلال بے سبب تو نہین ہی"

ورجینیا "بیشک بے سبب ہی۔ کیونکر بے سبب ہی"

نہایت پیاری اور ہمدردی کی آواز اور نہایت غمخواری اور ترحم کی نگاہ سے یہ
کلمات ورجینیا نے کہے۔

خواص "کئی مہینے گذر گئے ہین کہ جب مین نے اپنی بہن کے پھسلانے والے کو دیکھا تھا اور پھر
نہین دیکھا۔ یا پھر دیکھا تو آج صبح پورٹ لینڈ اسٹریٹ مین جاتے ہوئے دیکھا۔ رجینٹ پارک کی طرف
وہ بڑھا جاتا تھا میرا ارادہ ہوا کہ مین بھی اُسکے پیچھے پیچھے جاؤن اور اُسکو بعنت ملامت کرون
جو مصیبتین وہ اپنی مقتول پر لانے کا باعث ہوا ہی اُنکو بیان کرون۔ جن جفا کاریون اور
ستم شعاریون کا انبار اُسنے اُسکے سر پر رکھا ہی اُنکی شرح دون۔ مگر مین اُسکو پکڑنے نہ پائی
تا ہم بڑھی چلی آئی۔ پھر اتنا تو دیکھا کہ وہ رستے مین گیا پھر نہین دیکھا کہ کسطرف گیا کہان
غائب ہوگیا مین وہان اس امید مین پھرتی رہی کہ شاید ملجائے کیونکہ مجھے معلوم نہین کہ وہ
کہان اور کس مقام پر رہتا ہی"

ورجینیا "آخر کار رستے وہ پھر ملا بھی"

کلیمنٹائن "کہان ملا دو تین گھنٹے تک اُسکی تلاش مین ادھر اُدھر خراب رہ کے مین نے
پھر اُسکا پیچھا چھوڑ دیا کہ پھر رستے ملگئی۔ او مس مارڈنٹ پس تمھین خیال کرو کہ کس خوشی سے تمنے
اس تمھاری تجویز کو کہ مین تمھارے گھر چلون اور تھوڑی دیر بیٹھ کے دم لون منظور کیا"

ورجینیا نے جسکی پلکون پر ابھی تک آنسو دمین کی تری چمک رہی تھی کلیمنٹائن سے کہا"

ورجینیا "تمھارے اس بیان سے میرے دل مین درد پیدا ہوا ہی۔ ہاے تمھاری بہن کی کیا حالت ہوجاتی ہوگی جب وہ اُس شخص کی دغابازی اور فریب کو جسنے اُسپر یہ ستم ڈھایا ہی یاد کرتی ہوگی"

کلینتھائن نے یہان دوسرا رنگ بدلا اور اپنی آواز مین جوش پیدا کرکے پھر تقریر شروع کی۔

کلینتھائن "ہاے مس مارڈنٹ اگر تم اُسکو دیکھو تو تمکو ہرگز یقین نہ آئے کہ وہ یہ گن ہین اور وہ ایسے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا ہی۔ اب بھی وہ گبھرو جوان ہی۔ برس بائیس ایک کا بھی سن نہوگا اور ایسا خوبصورت ایسا حسین ہی ایسا اچھا چہرہ پایا ہی کہ اُسکی مردانہ بنھی کو زنانہ ملائمت نے دبا لیا ہی شکل تو فرشتہ کی سی ہی مگر دل شیطان کا سا ہی۔ طریقون کی دلکش نرمی مین دغابازی چھپانے کی قدرت اُسی کو ہی۔ نگاہون مین جادو اور محبت ہی مگر جس دل مین وہ گھستی ہین اُسمین اپنے ساتھ زہر بھی لیجاتی ہین"

ورجینیا "کیسا خوفناک معاملہ ہی کہ کوئی شخص ظاہر آباد ہو اور باطن خراب"

کلینتھائن "اے میری ورجینیا مین تمکو دوستانہ سمجھاتی ہون کہ کسی کے ظاہر پر نہ بھولنا اور اپنی راے اُسکی نسبت اچھی نہ قرار دینا۔ تم جوان ہو حسین ہو دلگین ہو اور ممکن نہین کہ وہ اشرار زبان کار جو ہمیشہ گرد مسکین بنے ہوے انھین فکرون مین گھوما کرتے ہین کہ کوئی سیدھی سادی خوبصورت عورت پھنس جائے تمکو دیکھ پائین اور تمھین نقصان نہ پہونچائین"

ورجینیا "مجھے معاف کرو کہ مین تمکو یہ صلاح دیتی ہون۔ مگر یہ صلاح مین سچی خیرخواہی سے دیتی ہون کہ تم اُن ہزارہا بھیسون سے جنکو دغابازی ہی خوب بدلنا جانتی ہو خبردار رہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جن لبون مین زیادہ شہد بھرا رہتا ہی وہی زہریلے ہوتے ہین۔ اور جو لوگ ظاہر مین دل صاف اور فیاض معلوم ہوتے ہین اُنھین کے باطن مین فریب چھپا رہتا ہی۔ خلاصہ یہ کہ جہان کوئی بھید کی بات پاؤ اور دیکھو کہ راز نہین کھلتا وہان خبردار رہنا اور سوچ سمجھ کے اعتبار لانا"

ورجینیا "اس تمھاری عمدہ نصیحت کا میڈی موسلی مین شکریہ ادا کرتی ہون۔ لیکن تمسے

مجھے پردہ کیا ہی۔ مجھے دغا بازی اور گناہ کا خطرہ نہین ہی اور ان دونون کی قربانی بجانا تو بہت ثنوار ہی مجھے تو یہی امید ہی" (غرور سے) "کہ میرا بانکپن مجھے پچھلی بات سے محفوظ رکھیگا۔ اور پہلی بات کی بھی مجھے فکر نہین ہی کیونکہ بہت ہی جلد مین ایک جوان صالح اور شریف کی زوجہ بنی جاتی ہون"

اس پچھلے فقرے پر سننے والی کے رخسارون پر ایک مرتبہ اور شرم نمودار ہوئی۔

اس بات کو سن کے کلینتھائن بالکل انجان بنگئی اور اُسنے ایسی ناواقفی کی صورت بنائی کہ گویا یہ خیال پہلی ہی مرتبہ اُسکو آیا تھا اور اُسنے کہا۔

کلینتھائن "اہا۔ کیا وہ تمھاری ہی شادی کا جامہ ہی جسکو تم تیار کر رہی ہو۔ اب مجھے یاد آیا کہ میرا قیاس صحیح تھا۔ اے میری پیاری شفیق۔ وہ جغلخور چمک تمھارے چہرے ہی کی کہے دیتی ہی اور میرے شکوک رفع کرتی ہی لیکن مین مبارکباد دیتی ہون تمکو مس مارڈنٹ۔ تہ دل سے مبارکباد دیتی ہون۔ تمھارا شوہر تمسے خوش رہیگا اور قوی امید ہی کہ وہ اس خزانہ کی جو خدا اُسکو دیگا نہایت ہی قدر کریگا"

اس طور پر یہ دونون جوان عورتین باہم گفتگو کرتی رہین۔ اور چونکہ کلینتھائن نے اپنے طرز و روش کو ایسا دلفریب بنایا تھا اور وہ جینا کو شادی کے لباس کی تراش و قطع فیشن اور وضع کی بابت مشورہ دیتا تھا اس سبب سے جو مسرت اُس نا تجربہ کار نوجوان لڑکی کو اپنی نئی ساتھی کی صحبت مین حاصل ہوئی وہ کچھ کم نہین تھی۔ آخرکار میڈی سوسلی کلینتھائن نے یکایک یہ یاد کرکے کہ بہت دیر ہوگئی ہی اور زیادہ غیر حاضری سے مبادا ڈچز صاحبہ ناراض ہوجائین ایک اور رنگ لایا۔ ایک نقلی طلائی گھڑی اس نامحرم کے سامنے اپنی محرم سے نکال کے دیکھی اور یہ معلوم کرکے کہ اب بہت دیر ہوگئی ہی اُسنے بناوٹ سے اضطراب کے سے آثار ظاہر کیے۔ اور اس مکار فرانسیسی عورت نے اپنی سے مکڑے ہوئے کہا۔

کلینتھائن "اور مین تو اس نواح سے ایسی ناواقف ہون کہ مجھے اپنے گھر کی راہ بھی معلوم نہین ہی"

ورجنیا نے جسکی سرشت ہی مین اخلاق ملا ہوا تھا جلد جلد اُٹھ کے اپنی ٹوپی پہنی اور شال اوڑھی۔ اور کہا۔

ورجنیا "مین نہایت خوشی سے تمھاری رہنما ہونگی اور اُس مقام تک تمکو پہونچا دونگی جہان سے تم اپنے مکان کا رستہ جانتی ہوگی"

کلینڈائن "پہلے مجھے پورٹ لینڈ مین ایک دوست سے ملنا ہو پھر کہین گروس وزاسکوئر کو واپس جاؤنگی"

مس مارڈنٹ "پھر سب سے نزدیک اہ تو ریجنٹ پارک ہوتے ہوے جانے کی ہی"

اس جواب کی یہ دغا باز فرانسیسی عورت اپنی ساتھی کے مُنھ سے نکلنے کی جبکو کسی طرح کا شک وشبہ بھی نہین تھا منتظر تھی۔ پس وہ دونون ساتھ ساتھ چلین۔ اس غرض سے کہ ہارکوس آف ہیلفورڈ اور لیڈی کلیرسا جنکے رہنے مین ملنے کی امید تھی پہچان نہ لین۔ کلینڈائن نے نقاب اور نیچا کر کے مُنھ پر ڈال لیا۔ جب وہ ورجنیا کے ساتھ وسیع احاطہ کے اندر داخل ہوئی اُسنے اس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا ڈیوک کی گاڑی آتی ہی یا نہین سڑک کیطرف دیکھا تین چار گاڑیان اور لوگون کی مختلف فاصلے پر نظر آئین کہ اسی طرف چلی آتی ہین اور چند منٹ مین کلینڈائن نے ہمانٹ کے ملازمون کی وردی پہچانی۔

اب کلینڈائن نے ورجنیا کو ادھر اُدھر کی باتون مین لگایا اور ڈیوک آف ہمانٹ کی گاڑی کیطرف بھی دیکھتی رہی کہ اس عرصے مین گاڑی پہونچگئی اور پھر جون ہی وہ برابر سے گذری اُسنے زور سے ورجنیا کا بازو پکڑا اور سخت آواز سے کہا کہ "وہ وہ دیکھو۔ وہ دیکھو"

نوجوان ناتجربہ کار لڑکی چونک کے خوف مین آگئی اور اُسنے اپنی نگاہ کھلی ہوئی بروس گاڑی پر ڈالی جسکو گھوڑے اُڑائے ہوے لیے جاتے تھے۔ ایک جانب ایک بوڑھا شریف آدمی بیٹھا تھا اور دوسری جانب اُسکا عاشق زار مسٹر اوسمنڈ ایک حسین وجمیل خاتون کو ہاتھ لیے ہوے بیٹھا تھا۔ اُسوقت وہ تینون بہت خوشی سے قہقہہ لگا رہے تھے مگر جارلس نے

اپنی ورجینیا کو نہین دیکھا کیونکہ گھوڑے بہت تیز جا رہے تھے۔

اسوقت خرابی کا ایک ہیبتناک ظہور اچانک پیدا ہو جانے والی شدت کی ثبہ سے ورجینیا کو محسوس ہوا کہ یکایک وہ کلینتھائن کی طرف بھری جو خود لڑکھڑاتی ہوئی احاطہ کے کٹہرے کا سہارا ڈھونڈھتی ہوئی کنارے تک پہونچی تھی اور اسنے کہا۔

"یا خدا۔ یہ کیا معاملہ ہو"

خاص۔ (بناوٹ سے ہولناک جوش مین آکے) "کیا تمنے اسکو نہین دیکھا۔ وہ نوجوان شریف جو اس گاڑی مین تھا جو ابھی ابھی ادھر سے گذری تھی"

ورجینیا کی حالت سر سے پاؤن تک ایسی ہو گئی تھی جیسی جان کندنی کی ہوتی ہو اور اسکا دل پاش پاش ہو گیا تھا کہ اسنے کہا۔

ورجینیا۔ ہان۔ یا میرے خدا۔ ہان اسکا کیا ذکر ہی"

کلینتھائن (بناوٹ کے غصہ سے مجنونانہ) "وہی بدذات ہو۔ اسی نے میری بہن کو پھسلایا ہو جو اسوقت اپنی دلھن کے ساتھ ہو"

ورجینیا (غم سے آہستہ آہستہ) "یا اللہ کیا یہ سچ ہو"

یہ کہتے ہوئے کمبخت ورجینیا بیہوش ہو کے فرانسیسی عورت کے پاؤن کے پاس گر پڑی اور اسکو غش آگیا۔

تیئیسوان باب

(انعام کا دعوای)

اس واقعہ کو جو ابھی تحریر ہوا ہے تین مہینے گذر گئے۔ اور اب جولائی کا اخیر تھا۔

معلوم ہوتا تھا کہ ان تین مہینون مین رنج و ملال نے اپنا عیاری اور فریبی کا کام کر کے بعض بڑے بڑے قصر بلانٹے کے مکینون کے دل مین راہ پائی تھی۔ نوجوان وشنگل لیڈی سیری میکوئب پژمردہ امید اور بیم و یاسی کے اثر سے لان و گرہان تھی کیونکہ اسٹیڈیل صاحب

ڈیوک کے دولتخانہ مین اپنی آمد رفت بالکل ترک کر دی تھی دوسرے معلوم ہوتا تھا کہ کو
کو ایسے غم نے کھالیا تھا جسکی صحت کی جڑ کھو رہا تھا اور اُسکے شباب کے زور و طاقت
گھلائے ڈالتا تھا جس سے اُسکی زندگی بھاری ہو گئی تھی اور وہ عذاب مین گرفتار
ڈیوک آف بلمانٹ اپنے دونون پیارون یعنی اپنے اکلوتے بیٹے اور اپنی پیاری بیٹی
رنج و الم کے بوجھ سے دبا ہوا دیکھ کے جسکے اصلی بھید سے وہ خود بخوبی واقف تھا
غم اور افسوس سے پست ہو گیا تھا۔ اور سب سے آخر خود دوچر کو تنہا نشینی اور گوشہ
مرکوز خاطر ہو گئی تھی کہ وہ اپنے ہی کمرون کو جنکی چوکھٹ کے باہر وہ قدم نہین رکھتی تھی
دنیا سمجھتی تھی جسکو اُسنے اپنے غمگین خیالات سے بسایا تھا اور جنکے باہر نکلنے کی اُسکا
مطلقاً پروا نہین تھی۔

خاندان بلمانٹ مین صرف ایک لیڈی کلیرسا بچی تھی جسپر غموم و ہموم کا اثر کم
وہ ایسی سخت سنگدل اور طبقۂ امرا کی عورتون مین ایسی کامل مثال تھی کہ اُسکو کسی
ملال نہ تھا اور اگر اپنے رشتہ مندون اور یگانون کی حالت دیکھ کے رنج و ملال تھا
بات کا تھا کہ اُنکے ہجوم افکار کیوجہ سے اب قصر بلمانٹ مین کوئی تقریب دعوت یا
نہین ہوتی تھی۔

اور ساتھین مہینے مین جنکا ہمنے حوالہ دیا ہے مسٹر کالنس اپنے معمول سے دولتخانہ مین
اور اُسکو اتنی کیا پڑی تھی کہ وہ اس مکان کے اتنے مکینون کی پوشیدہ اندو
جو اُسکو خالب تھی خبر لیتا۔ وہ انھین دونون بہنون کی طرف متوجہ تھا اور خاص
اُسکے ہر جنبش و روش کے دیکھنے والے کو معلوم ہوتا تھا کہ انھین سے ایک کا یہ بھی خس
دونون بہنون سے ایک کے ساتھ اسکی بھی عقد کی آرزو تھی لیکن ہنوز اُسنے اپنے
نہین کیا تھا کہ دونون مین سے کسکو پسند کرے کبھی لیڈی کلیرسا سے وہ شادی
گفتگو کرتا تھا اور بعض وقت لیڈی میری کے دل کا غبار دور کرنے کی کوشش

الذکر کی تو عادت پڑ گئی تھی کہ جب وہ آتا اسکی آؤ بھگت کرتی کیونکہ اور کوئی صحبت تو تھی نہین
بن دل بہلتا اسلیے اکثر وہ سست رہا کرتی تھی اور اسی وجہ سے ان مشلین کہنے والے تا ونی
بات چیت مین خوش رہتی تھی مگر چھوٹی بہن اُس سے ناخوش اور کشیدہ ہی رہا کرتی تھی
رجو جو اُسکا اپنا ذاتی ملال اُسکو نا امید اور مایوس کرتا جاتا تھا یہ ناخوشنودی بھی اور
وہ ہوتی جاتی تھی۔

لیکن اب ہم اپنی حکایت کا سلسلہ شروع کرتے ہین۔ ماہ جولائی کا اخیر تھا جیسا ہمنے اوپر
ہی اور ایک شام کے وقت پھر ہم ڈیوک آف البمانٹ کو کتب خانہ مین یکہ و تنہا بیٹھا دیکھتے
ہین اسوقت وہ میز پر کتاب کھولے اپنے سامنے رکھے ہوے نہین بیٹھا ہی اسوقت وہ اپنے
وخروش باطنی مین کمرے کے طول مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر ٹہل رہا ہی
لبھی کبھی اسکے لبون سے مایوسی کے کلمات نکلجاتے ہین لمپ کی روشنی مین اُسکا چہرہ جو
ن مہینے سے زیادہ دُبلا اور زیادہ زرد ہوگیا تھا ہیبتناک معلوم ہوتا ہی اور اُسکی پیشانی کے
موٹے خطوط سے تفکرات و تردوات کے غیر غلط پذیر علامات ہویدا ہین۔

وقت کسی نے دروازے پر دستک دی لیکن اُسنے نہین سُنی پہلے سے زیادہ زور سے دستک
ئی اور اب اُسنے دستک دینے والے کو اندآنے کی اجازت دی۔ آہستہ سے دروازہ کھلا
تن کتب خانہ مین داخل ہوئی۔

ل "تمھارا کیا کام ہی"

ی سخت اور کریہ آواز سے کہا جس سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ اپنی تنہائی مین خلل پڑنے سے
ہوا۔

ٹمائن سد تحمل سے "مین حضور سے کچھ باتین کیا چاہتی ہون"

ک درشتی سے "مجھے اسوقت کسی سے بات چیت کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا" مزاج
ج درست نہین ہی۔ میرا مٹیا غم سے سوکھتا اور گھلتا جاتا ہی۔ میری جا

آنکھون کے سامنے جان دے رہی ہو۔ ہر طرح کے تفکرات اور تردد مجھے نگلے جاتے ہین اور میری بی بی"

لیکن اتنا کہکے وہ اچانک یہ یاد کرکے رک گیا کہ زیادہ کہنا نامناسب اور خلاف عقل ہوگا یا سوا اسکے شاید کوئی اور قوی تر وجہ ہو جس سے وہ اپنی بی بی کا ذکر کرتے ہی بھر جیت گیا۔

کلیمنٹائن "لیڈی میری اور جناب بیگم صاحب کے رنج والم سے سوا اسکے کہ مین اُنکی ہمدردی کرون میرا کچھ تعلق نہین ہو لیکن ان مارکوئس آف آرڈن کے غم و درد کی نسبت مین تسلیم کرتی ہون کہ اسمین میرا قدم ضرور ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ حضور اس بارے مین مجھے مورد الزام نہ سمجھتے ہونگے"

ڈیوک "مین ہر شخص کو مورد الزام سمجھتا ہون اور ہر چیز سے میرا دل پھرا ہوا ہے اور ہر چیز مین مکروہ جانتا ہون۔ میری نگاہ اور خیال مین تمام دنیا عارضۂ یرقان مین مبتلا ہے اور مجھے ذرا بھی رنج نہین جتنا جلد مین دنیا سے اُٹھ جاؤن۔ مصائب اور غم میرے گھر مین فوج کیطرح داخل ہوگئے ہین اور جو جو بربادیان اور تباہیان اُنھون نے کی ہین وہ سخت بیرحمی سے کی ہین"

کلیمنٹائن "حضور اس سے بھی زیادہ اپنی تقدیر کو کوسئے اگر مارکوئس آف آرڈن اُس بدنام سینے والی سے اپنا عقد کر لیتے"

رئیس اعظم "شائد اس بارے مین تم سچ کہتی ہو۔ بہرحال مین نے اپنا فرض ادا کیا کہ تمکو ضروری تدبیرین عمل مین لانے کی اجازت دی جس سے اس معیوب اور رسوا کرنے والے تعلق کا انسداد ہوا تمکو معلوم ہو کہ اُس لڑکی کا کیا حال ہوا"

کلیمنٹائن "نہین میرے لارڈ مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن مین یقین کرتی ہون۔ کہ مارکوئس آف آرڈن سنجیدگی سے

"اور ہمکو امید ہے کہ اُسکی غم کو ششین ناکام رہینگی لیکن اسوقت تک میرے

کیون آئی ہو اور مجھ سے کیا چاہتی ہو"

کلیمنٹائن "شائد حضور کو یہ مغالطہ ہو کہ جس معاملے کا ابھی تذکرہ تھا اُسمین جو خدمات مین بجا لائی ہون اُنکے صلہ کی مین طالب ہون"

ڈیوک "میرے قیاس مین تو یہی بات آتی ہو۔ اُسوقت تمنے مجھ سے کہا تھا کہ تمکو معاوضہ کی کچھ جلدی نہین ہو کیونکہ تمھارا ارادہ تھا کہ تم کسی وقت آیندہ شاید کسی بات کی درخواست کروگی۔ اسلیے مین سمجھتا ہون کہ اب وہ وقت آگیا ہو کہ تم اپنا انعام مانگنے آئی ہو۔ اچھا کہو کیا چاہتی ہو۔ جلدی کرو"

کلیمنٹائن "میرے مطالبہ سے حضور چونک اُٹھینگے۔ بلکہ زیادہ اس سے سراسیمہ ہو جائینگے بدحواس ہو جائینگے۔ اور مغلوب الغضب ہو جائینگے۔

خواص کے اس تقدم بالحفظ اور پہلے سے متنبہ کر دینے کو پسند نہ کرکے ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک "کیا تمھارا ارادہ ہو کہ تو اپنے مطالبہ مین زیادہ نامعقولیت کو دخل دوگی لیکن بیکار ہی اور مین اسوقت اکیلا ہی رہنا چاہتا ہون۔ مانگو کیا چاہتی ہو"

کلیمنٹائن "ہز گریس آف آرڈن کی بی بی شپ ہائر شنس آف آرڈن کہلاتا"

مغرور و متکبر ڈیوک آف بلمانٹ یہ سُنکے اس طور پر چونکا گویا اُسکو سانپ نے ڈسا تھا اور اُسکے بعد اٹھتا ہوا پیچھے ہی پیچھے ہٹتا گیا۔ گویا کسی سخت صدمہ سے جھجکتا ہو۔ مگر فوراً ہی اُسنے ہوش و حواس بجا کرکے کہا۔

ڈیوک "سُن اے جوان عورت مجھے امید نہین کہ مین تجھ سے مزاج کی باتین کرون اور بے تکلفی جو تمنے اختیار کی تمھارے مذاق اور [illegible] کے بالکل خلاف ہو"

کلیمنٹائن "[illegible] سے مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ [illegible] مین ہیچ عرض کرتی ہون۔ اور گو میرا یہ مطالبہ ناگوار خاطر عالی ہو مگر کسی قسم کی [illegible] سے باز نہ رہونگی"

ڈیوک (خفگی سے) لیکن کلینٹائن تو سڑن ہوگئی ہے۔

کلینٹائن۔ (تحمل سے) میرے انعام کے انکار سے حضور سڑی ہوگئے ہونگے۔

ڈیوک (آن بات۔ (خفگی سے ہنستے ہوئے) اری جوان عورت اگر تم واقعی سچی ہوتی تو دراصل تم یہ سوچتی ہوگی کہ تمکو اس دلکی سے کہ در جنیا ارڈنٹ کے بارے مین کل معاملہ ظاہر کردیا جائیگا مجبور ہر طرح سے زور ڈالنے کا اختیار حاصل ہوگیا ہے۔ خیر میرے بیٹے کے پاس جاؤ اور اس سے سب کچھ کہدو۔ اور یہ بھی کہدینا کہ اسکے باپ نے اسکی حماقت زدہ محبت کے انسداد کے لیے جو اسکو اس محتاج لڑکی کے ساتھ ہو تمکو مقرر کیا تھا۔ اور اگر وہ مجھسے سب دریافت کرنے آئیگا تو مین جو چاہونگا جواب دونگا۔ اب جلد یہان سے نکلو ورنہ میرے خواص بیعزتی سے تمکو اس گھر کے باہر نکالدینگے۔

لیکن کلینٹائن اپنی جگہ سے نہ ہلی۔ اور بجاے اسکے کہ وہ ڈیوک کی اس سخت اور خشناک نگاہین دیکھکے دبجاتی الٹا مسکرانے لگی۔ اور اسکے چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی ایسا خوفناک اور ہولناک بھید اسکو معلوم ہے جو اس وقت ڈیوک سے ابھی حوالہ دیا تھا بدرجہا بڑا بھاری ہے جسکے سبب سے وہ ڈیوک کو اپنی مٹھی مین کرسکتی تھی ڈیوک اسکے رویہ کا کامل اطمینان کا تبسم اسکے لبون پر دیکھا اور بیچینی کی سی کیفیت اسکو محسوس ہونے لگی کیونکہ اسکا ایمان ایسا سچا اور پاک نہ تھا جسکے زیر پردہ اس عورت کو جواب زیادہ استقلال سے اسکے روبرو ڈٹی کھڑی تھی زیادہ تضحیک و توہین کے کلمات کہنے کے قابل ہوتا۔

ڈیوک (تھرتھراتی آواز سے) اب صرف ایک مرتبہ اور مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ آیا اس غیر معمولی معاملہ مین تم سنجیدہ ہو۔

خواص۔ اور صرف ایک ہی مرتبہ اور مین حضور کو یقین دلاتی ہون کہ مین نہ صرف سنجیدہ ہی ہون بلکہ اپنا مطلب حاصل کرنے مین پکی نیت باندھے ہوے ہون۔

ڈیوک۔ لیکن تم اس بات کو نہین سوچتی ہو کہ میرا بیٹا ایسی خلاف سرشت [illegible] کو منظور کریگا

تمھاری تجویز بالکل بیمعنی اور خلاف عقل ہے"

کلیمنٹائن "میں ان سخت کلامون اور عذرات کے سننے کو پہلے ہی سے تیار ہوکے آئی تھی میرے لارڈ سخت کلامون کی تو مجھے پروا نہین ہے باقی رہے عذرات مجھے کلی بھروسا ہے کہ انپر مین فتح حاصل کرونگی"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ ایک خوفناک خیال ڈیوک کے دل مین پیدا ہوا اور ایک سخت جھرجھری سے اسکا تمام جسم کانپنے لگا۔ اسکو یاد آیا کہ ممکن بلکہ اغلب ہے کہ یہ فرانسیسی عورت کسی ایسے بھید سے واقف ہوگئی ہو جسکے علم سے ڈیوک بالکل اسکے بس مین آجائے کیونکہ ایک خاص موقع پر بمقتضاے حالات وقتاً فوقتاً ایسے ایک مقام پر رہتی تھی جس سے اسکو اُس بھید کا معلوم ہوجانا آسان تھا اور اگرچہ ابتک اسکو بالکل یقین نہ تھا کہ اُس ہلاکو بیج کا اُسوقت جبکہ اتفاق سے اسکا کھلجانا ممکن تھا انکشاف نہین ہوا جو تاہم اُسنے یہ خیال کرکے کہ یہ امیدین جنکو وہ قائم کر رہی تھی سب جھوٹی ہین اُسنے مضطرب اور خوف زدہ ہوکے اس خوفناک خیال کو اپنے دل سے نکال ڈالا۔ جب ڈیوک آف بیانٹ کی نگاہون اور اطوار مین فرانسیسی عورت کو اس اچانک تبدیلی کا پیدا ہوجانا معلوم ہوا تو وہ اس طور پر گویا ہوئی"

کلیمنٹائن "جو جو باتین اسوقت حضور کے دل مین ہین اور جو جو خیالات حضور کو گذرتے ہین انکو مین سمجھتی ہون اور مین صرف اسقدر کہنا چاہتی ہون کہ مجھے سب حال معلوم ہے"

یہ سُنکے بدنصیب میر اعظم قدرے تامل کرکے ایک آرام چیر کی طرف چلا اور اُسپر بیٹھ کے کہنے لگا۔

ڈیوک "سب سب"

لفظ سب کا اعادہ اُسنے غم آلود آواز سے کیا اور خواص کے حیرانی سے بردبار اور متحمل مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔

کلیمنٹائن "ہان سب"

یہ کلمات اس عورت نے آہستگی باوزن آواز سے کہے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جو

نگاہ اُسنے بدنصیب بیانٹ کے اوپر ڈالی اُسنے اُسکے دماغ کے ساتھ آتش فشان تیز کا کام کیا اور اُسکے دلکو وہ لوہے کی گرم کی ہوئی سُرخ سلاخ کیطرح لگی۔

انتہا درجہ کے اندرونی عذاب و عقوبت کی تلخی مین کانپتے کانپتے رئیس اعظم اسطرح بڑبڑایا۔

"ڈیوک آف بیانٹ" یا میرے خدا۔ یا میرے خدا۔ اب اور کیا کیا نئی مصیبتین۔ میری بُری تقدیر میری بُری تقدیر نے میرے واسطے اپنے ذخیرے مین رکھی ہین لیکن نہین یہ بات ناممکن ہو"

کلمات آخری منھ سے نکالتے ہوے ڈیوک اپنی کرسی سے یکایک اُٹھ کھڑا ہوا اور بڑھکے اُسنے اچانک وہ بھیانک عورت کا ہاتھ اس زور سے پکڑا کہ کچھ عرصہ تک اسکو اندیشہ رہا کہ کوئی ضرر پہونچایا چاہتا ہے اور پھر دیوانہ پن کے جذبے مین آکر بولا۔

"صاف کہہ ڈال۔ صاف کہہ ڈال۔ اب چھپی چھپی دھمکیون کا کام نہین ہو۔ اب مُندی مُندی تخویفون کا مقام نہین ہو۔ ایسے ایسے شگوفے تو سب چھوڑ سکتے ہین۔ بے عیب سے بے عیب شخص کو بہتان لگاتے ہین۔ کہہ ڈال صاف صاف کہہ ڈال۔ اے جوان عورت۔ کہہ ڈال جو تجھے معلوم ہو اور جس سے تو مجھے اپنے بس مین سمجھتی ہو کہہ ڈال"

یہ کہکے اسنے مجنونون کی سی وحشت اور خونخوار چشمی سے جسکو دیکھکے وہ گھبرا گئی اُسکی طرف دیکھا۔ لیکن فوراً سنبھل کے اور آنا بھی قصد نہ کرکے کہ وہ اپنا ہاتھ اُسکی آہنی گرفت سے چھڑا لیتی اُسنے اُسکی وحشیانہ چمکتی ہوئی آنکھون کی طرف پرمعنی و پُر راز نگاہ سے دیکھا اور صاف صاف آہستہ آواز سے کہا۔

"کلیمنٹائن وہ بدنصیب جو آپکی زوجہ نے نیند مین سوتے سوتے بیخبری کی حالت مین خلاص کر دیا تھا"

ڈیوک آف بیانٹ "ہاے۔ ہاے۔ جسکا مجھے خوف تھا وہی ہوا"

ڈیوک کے چہرہ پر جو مردے کے چہرے کی طرح زرد تھا ہولناک حالت طاری ہوئی اور وہ اپنی کرسی پر جا گرا۔ اور ادھر کلیمنٹائن کے خط و خال اس فتح نمایان سے ایسے اندر آنے لگے انکو دیکھ

ثابت ہو گیا کہ اب اسکی فتح و نصرت مین کوئی دقیقہ باقی نہین رہا ہی۔

کلینٹائن کی مندرجۂ ذیل تقریر کو بہت آہستہ اور ٹوٹی ہوئی آواز سے تھی مگر بدنصیب ڈیوک کے کانون کو وہ بہرا کر دینے والے گھنٹون کی آواز سے بھی تیز تر لگی۔ اور اُسکی جھنکار اُسکے دماغ تک پہنچی۔

کلینٹائن "ای میرے لارڈ مین نے آپ کے صاحبزادے کو پیار کرنے کی جرأت کی ہی نہ پیار کرنے پر ستش کرنے۔ اور عبادت کرنے مین جرأت کی ہی۔ اور اب مجھے یہ ہمت ہوئی ہی کہ مین اُسکی زوجہ بننے کی عزت اور مسرت حاصل کرکے اپنا ارمان نکالون۔ ای میرے لارڈ کیا آپ اس خیال مین ہونگے کہ مین نے جو یہ تکلیفین نوجوان سینے والی سے اُنکی محبت چھڑانے کے لیے اُٹھائین وہ خاندان پلانٹ کی ہمدردی یا اُسکے لحاظ و پاس کیوجہ سے تھین نہین۔ میرے لارڈ وہ اسباب جو اُنکی اور اُسکی امیدون پر پانی پھیرنے کے باعث ہوے تھے وہ سب خودغرضی اور خودبینی کے اسباب تھے۔ مین تو اُنکو چاہتی تھی اسلیے مین نے چاہا کہ وہ اور کسی کو نہ چاہین اور اپنی زوجیت مین نہ لائین۔

اب تک مین نے صبر کیا اور چپ چاپ اسی محبوب توقع مین بیٹھی رہی کہ جو نقش ورجینا نے اپنا چاہا ہی وہ رفتہ رفتہ مٹ جائیگا۔ لیکن اس امید مین میری غلطی تھی۔ وہ اب بھی اُسکو اُسی جوش سے چاہتے ہین جیسا ہمیشہ سے تھا۔ اور کوئی دن خالی نہین جاتا کہ وہ اپنی ورجینا کی تلاش مین لندن کے ایک ایک کوچہ مین نہ جاتے ہون۔ اس حماقت کا انسداد ضروریات سے تھا۔ اور ہوا اور میری محبت اور میری بلند نظری کی مراد خاطر خواہ پوری ہونی چاہیے۔ حضور نے میرے مطالبہ کو سماعت فرمایا ہی۔ اب اسکا جلد ادا کرنا آپ کے اختیار مین ہی۔ اور جن تدبیرون سے مارکوئس آف آرڈن کو میری خواہشون سے مطلع کرنا اور اُنکو اُنکے مطابق کاربند ہونے کی ترغیب دینا چاہیے اُن تدبیرون کا بتانا میرا کام نہین ہی۔ مین خوب جانتی ہون کہ جب وہ وقت آئیگا اور آپ سمجھائینگے اُسوقت کی کیفیت حضور کو نہایت رنج دیگی۔ اور

غالبًا۔ بلکہ بالتحقیق یہ بھی ضرور ہوگا کہ آپ اپنے بیٹے کے روبرو ہر امر کے اقبال اور تسلیم کرنے مین مجبور ہو جائینگے اور پھر سوا اسکے اور کچھ چارۂ کار نہ ہوگا کہ آپ پر وہ رحم کرین۔ مگر یہ سب خیالات۔ گو مجکو آپ کی ذات کے لحاظ سے انکا افسوس ہو۔ مجھے میرے ارادے سے جو اب پکا ہو گیا ہو کسی طور سے باز نہین رکھ سکتے۔ اسلیے مین ملتمس ہون کہ حضور براہ مہربانی اس معاملے مین تاخیر نہ فرمائین اور بہت جلد اُس سے مارکوئس آف آرڈن کو مطلع کرین"

جسوقت سے کلیمنٹائن اپنی طول طویل اسپیچ سُنا رہی تھی ڈیوک آف بلمانٹ آرام کرسی پر حرکت پڑا رہا اور خوفناک اور وحشیانہ تعجب سے اُسکا مُنھ ہی دیکھا کیا اسکی حالت اُس شخص کی سی ہو گئی تھی جسکی نیند مین آنکھین کھُلی رہتی ہون اور وہشتناک خواب دیکھ کے ڈرتا ہو اور اصلیت ایسی معلوم ہوتی تھی گویا اسکا ممکن الوقوع ہونا ہی نہایت ہیبتناک ہو۔ اور تاہم وہ بدنصیب آدمی اپنے دل کو سمجھا نہین سکتا تھا کہ وہ سب خواب وخیال ہی تھا۔

لیکن جب کلیمنٹائن نے اپنی تقریر ختم کی اُسوقت جو ناقابل بیان درد شدید اور جگر سوزی کی اذیت اُسنے پیدا کی وہ ڈیوک آف بلمانٹ کے ستائے ہوے خیالات مین کرامنے سے ظاہر تھی اور ایسا پایا جاتا تھا کہ وہ درد واذیت کسی بڑے ہی سنگین جرم کی پاداش مین کافی سزا تھی جسکا ایمان ویقین کے گرد ہجوم آور ہونا ممکن تھا۔

اس انتہا کی تکلیف دہ اور دردانگیز کیفیت کو دیکھ کے کلیمنٹائن کے دل پر کچھ بھی اثر نہین ہوا بلکہ اُسنے کمبخت رئیس اعظم پر ایک آخری پُر ازاد وہیبتناک نظر ڈالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

چوبیسوان باب

(خانہ برباد قمار باز)

چند منٹ تک بدنصیب ڈیوک آف بلمانٹ اُسی خوف اور حیرانی کی حالت مین رہا جسمین اسکو فرانسیسی عورت چھوڑ گئی تھی لیکن یکایک کرسی پر سے چونک پڑا اور دو مرتبہ اپنا ہاتھ اپنی

پیشانی پر مارا اور انتہا کی مایوسی و حرمان مین کہا۔

"یا خدا میرا کیا انجام ہونا ہو۔ مین کیا کرون"۔

انتہا کی ماندگی اور سستی اسکو محسوس ہوئی۔ دماغ پر بوجھ سا معلوم ہونے اور دل کے ڈوبتے جانے کے سبب سے اُسنے خیال کیا کہ اب گرا کہ اب گرا غشی کی سی کیفیت پائی گئی۔ کمرہ کی ہوا اسقدر گرم اور بھاری معلوم ہونے لگی کہ برداشت نہین ہوسکتی تھی۔ مگر یہ سب اُسی کو محسوس ہوتا تھا۔ اصل کیفیت کمرے مین جیسی تھی ویسی ہی تھی۔ اس کمرے کی ہوا سے اسکا دم گھٹا جاتا تھا اور اسکو معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایسے صندوق مین بند ہو جہین مرنے کے بعد اسکو رکھکے دفن کرتے۔

گھبراہٹ مین اُسنے اپنی ٹوپی اُٹھالی اور گھر سے نکل ہائڈ پارک کی طرف راہی ہوا۔ شام کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے اسکے تپ زدہ رخسارون پر پنکھے جھلے اور اسکو تازگی سی معلوم ہوئی اور پانی کے قریب پہونچکے ایک تپائی پر بغلہ بہت سی تپائیون کے جو سرپنٹائن کے کنارے درختون کے سایے مین بچھی تھین بیٹھ گیا۔ یہان پھر اپنے خیالات مین وہ غلطان و پیچان ہوگیا۔ مگر جو مشکلات۔ آزار و دشکایات اُسکے خیالات کا اُسوقت موضوع تھین وہ اُلجھی ہوئی پیچک کی طرح جسکا سُلجھنا ناممکن تھا معلوم ہوتی تھین۔ اپنے بیٹے کو ایک فرنسیسی عورت کی بلند نظری کا شکار بنانا ایک ایسا فعل تھا جسکے ارتکاب یا اقدام مین ڈیوک کو جرأت نہین ہوتی تھی اور اُس عورت کو دھمکانا ڈرانا یا اُسکے ساتھ توہین و حقارت سے پیش آنا ایک ایسی تدبیر تھی جو اُس سے کسی طرح بہ آسانی نہین کی جاسکتی تھی۔

اپنا عقدہ حل کرنے کے لیے ڈیوک آف ہمانٹ ان خیالات باطل سے بیفائدہ اپنے دماغ کو تکلیف دیتا تھا کہ اسی اثنا مین اُسنے کسی کے پانون کی آہٹ سُنی اور ستارون کی روشنی کا پانی مین عکس پڑنے سے اُسنے دیکھا کہ کوئی آدمی کنارے کے برابر چلا آتا ہی۔ چند منٹ مین وہ شخص آتے آتے ٹھہر گیا۔ اپنے بازو اُسنے سرپنٹائن کی طرف پھیلائے اور ایک

مایوسانہ آواز نکالی۔

دفعتاً ڈیوک پر اسقدر خوف غالب آیا کہ وہ اپنا رنج بھول گیا اور اُس رنج کی یاد اس خوف میں جذب ہوگئی کہ شاید کوئی جنس خود کشی کرنا چاہتا ہو۔ مگر جون ہی اُسنے چاہا کہ دوڑ کے اجنبی شخص کا بازو پکڑے کہ وہ شخص خود بخود گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ "نہین نہین۔ مجھ سے نہوسکیگا۔ اور سیدھا وہ اُس تنہائی کی طرف آیا جہان ڈیوک بیٹھا تھا۔

ڈیوک "ارے نادان شخص۔ تو کون ہو اور کیا بے احتیاطی کا کام کیا چاہتا تھا"

اسوقت ڈیوک کے بدن مین کلیف دہ رعشہ پیدا ہوگیا تھا کیونکہ یہ موقع ہی ایسا تھا کہ ایک شخص ڈوب کے اپنی جان دینا چاہتا تھا۔

ڈیوک کی آواز سنکے وہ شخص پیچھے ہٹا اور درختون کے سائے مین ایک شخص کو بیٹھا ہوا دیکھ کے اُسنے کہا۔

اجنبی شخص "اوہ۔ کیا یہان کوئی موجود ہے"

اسکے بعد وہ فوراً سنبھلا اور سنبھلتے ہی اُسنے اگر بالکل بہائمانہ آواز نہین تو ایک درشت آواز سے کہا۔

"اگر درحقیقت تمکو میرے ساتھ اصلی ہمدردی ہے۔ کیونکہ مین خیال کرتا ہون کہ جو میرا ارادہ تھا وہ تم جان گئے ہو تو تم میری رفع ضروریات اور حاجت روائی کرنے سے اپنی نیکی ظاہر کرسکتے ہو"

جسوقت یہ اجنبی شخص جلدی سے ادھر آپہونچا تھا اُسوقت ڈیوک اپنی تنہائی سے اُٹھ چکا تھا اور جب مذکورۂ بالا گفتگو اجنبی شخص کر رہا تھا اُن دونون نے ایک دوسرے کو دیکھا جہانتک مقام کی تاریکی مین یہ دونون ایک دوسرے کو دیکھ سکے اُس سے ڈیوک نے تو دیکھا کہ اسکے سامنے ایک گرانڈیل جوان کھڑا ہے۔ لباس اچھا ہے۔ چہرہ بھی قدرت نے اچھا بنایا ہو لیکن عیاشی کے سبب سے زرد ہوگیا ہے۔ اور اُس شخص کی آنکھین جنمین ایک قسم کی

وشیانہ چمک پائی جاتی تھی اُس رئیس اعظم کے تمام جسم کا جائزہ لیتی ہوئی الماس کی گھنڈی دار سوئی پر جو ستارے کیطرح ڈیوک کے سینے پر اُسکی قمیص مین لگی تھی ٹھہر گئی تھین۔

جوان آدمی کے گفتگو کے حصۂ اخیر کے جواب مین ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک "تم چاہتے ہو کہ مین تمھاری ضرور بات رفع کرون پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور کیا کام کرتے ہو"

جوان آدمی "میری کل تاریخ کا خلاصہ پانچ لفظون مین ہوسکتا ہو۔ میری تعلیم بطور ایک شریف زادے کے ہوئی تھی۔ جسکے یہ معنی ہین کہ میرے والدین نے مجھے کوئی پیشہ یا کام نہین سکھایا جو اُنپر فرض تھا۔ اور مجھے کہالت اور عیش و عشرت مین بسر کرنے دیا جو اُنپر فرض نہ تھا۔ گروہ خوش و خرم تھے اور مین ہی اُنکا اکلوتا بیٹا تھا۔ مین سمجھتا ہون کہ یہی وجہ ہوئی جو اُنھون نے مجھے اس طور پر رکھا۔ قریبًا بیس برس کا میرا سن تھا جب اُنکا انتقال ہوا اور سال بھر بعد جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو مجھے تین لاکھ روپیہ نقد ترکہ مین ملا۔ اب میرا ستائیس برس کا سن ہوا اور چونکہ سب جمع جتھا فیاضانہ کی بھڑکی نذر ہوئی ایک اٹھنی بھی پاس نہین رہی تو بیشک اب مین تباہ ہوگیا ہون۔ کہتے ہین کہ افعال کے اقبال سے ارواح کی بہتری ہوتی ہو۔ اگر یہ مثل سچ ہو تو مجکو اپنی حماقتون کا صاف صاف حال بیان کردینے سے فائدہ حاصل ہونا چاہیے"

ڈیوک "پس اے جوان تم بالکل تباہ و برباد ہوگئے ہو"

کسی غیر معلوم جذبے کی بلا مزاحمت ترغیب سے ڈیوک آف ملانٹ نے اجنبی شخص کی تاریخ دریافت اور اُسپر غور کرنے کی غرض سے یہ سوال کیا تھا۔

اجنبی شخص (اکھڑپن سے) "بالکل۔ اے مہربان جناب۔ یا جو آپ ہون۔ ایسا کہ آپ خیال نہین کرسکتے کہ ممکن ہو۔ اور نہ شاید آپ کا خیال میرا ہو۔ اور مین اس مسئلے مین یہ قصد مصمم کرکے آیا تھا کہ جو شریف پہلے مجھ سے ملیگا اُسکی کمبلی کتھری کرونگا یا ڈوب مرونگا بس ایسا تو

کوئی نہین ملا جو لوٹنے کے لائق ہوتا اسلیے قریب تھا کہ جین دوسرا کام
موقع آیا کہ خودکشی کے خیال سے میری انسانی سرشت سرکش ہوگئی جین خ
ہوسنے پایا اور اب آپ بھی ملگئے ہین "

"ڈیوک یہ تو کیا اب تم مجھے لوٹ لوگے "

اُسکی آواز کانپنے لگی - مگر دیا ہرگز نہین تھا کہ بالکل خوف ہی -
ہوگیا تھا - اسکی روح کے عمق مین کسی پوشیدہ آواز نے چپکے سے کہدیا تھا
ایسے شخص سے ملا دیا ہی جو ٹھیک ٹھیک اُس آلہ کا کام دیگا جسکی بمقتضا
زیادہ ضرورت تھی - اور اسوجہ سے آواز کانپتی تھی -

طنز کی آواز سے جسمین وحشیانہ بیفکری اور بے اعتنائی کی ہوئی تھی
اجنبی شخص "کیا پھر مین تمکو لوٹ لون - تمھاری جیب کی چیز
لگا ہی - تمھاری انگلی مین انگوٹھی چمک رہی ہی - تمھاری گٹھری مین سو
چھوٹی چیزین منھ تک بھری ہوئی تھیلی کی دلیل ہین - علاوہ اسکے تم
باتون بھی مضبوط نہین ہین اور مین قوی ہیکل جوان ہون - ادھر
مین ہون تو ادھر تم ڈیوس کے برابر دولت مین ہو - اور مین لا
اگر تم اپنی تھیلی میری نذر کردو تو بھی نہ کبھی وہ تمھارے کام آسکیگی
اسوقت تجربات سے ثابت کرکے دکھائیگی معلوم ہوتا ہی کہ جسقدر تم ہمد
اسلیے تم ذرا میری درخواست کی تعمیل کرو "

[illegible] یہ طولانی مکالمہ ہوتا رہا ڈیوک کو [illegible] شناسا
کرنے کی فرصت ملی - زیادہ کوئی - شوخ چشمی - بے امتیازی - قد
بیفکری [illegible] صفتین اسمین موجود تھین - اور اسکی آواز اور
قہقہہ بیپروائی اور نا امیدی کی حالت مین جو چاہتا کر بیٹھتا - قصہ

تھے کی ہوا اور آوارہ لوگون کی صحبت نے خراب کر ڈالا تھا۔ اُسکا جسم اور اُسکی جان
ناپاک ہو گئے تھے۔ اور چونکہ وہ اپنے بدذات صحبتون کی بدسلوکی سے جنھون نے
ماجلا بُھلا تھا اسلیے اپنی باری پر وہ خود ہر طرح کی بدذاتی اور شرارت کا کام کرنے کو
ا۔

یک آف بلانٹ جو ان آدمی کی چال ڈھال سے جو اس طور پر وہ دریافت کرتا تھا
ادیا اُسی قدر وہ جذبہ بھی جو اُسکو مجبور کرتا تھا کہ اس شخص سے جسکو حین موقع اور
نے اُس سے ملایا تھا کچھ کام لے مضبوط ہوتا گیا تھا۔ اُسوقت تک جب
ت ہو گئی تھی ڈیوک نے ارتکاب جرم کا بھی خیال نہین کیا تھا۔ اُسوقت
اشکلات پر غور کرتا تھا جنمین کلینڈائن کے حد سے زیادہ غیر واجب مطالبہ
طور پر غلطان و پیچان تھا ایسا خیال اُسکے گوشۂ دماغ مین نہ سمایا تھا
نے موقع ضرور پایا تھا کہ برخلاف سابق کے خاص اسوقت پر وہ ڈیوک کو
ل تک زدوکرنے کے لیے پھانس لے۔ اور اسلیے ترغیب اُسکی راہ مین
ی بات ہو کہ کسی دردرسیدہ اور ستمدیدہ دل مین خیالات کے پورے
ن مین پہلی ہی چنگاری بھڑکا دیتی ہو۔ اور جون ہی کسی جرم کے ارتکاب کا
دل مین آتا ہو اُسکے ساتھ کامیابی کے اتفاقات نزول خطرے کے واقعات
ہی لحظہ مین ایک ساتھ دل مین آتے ہین۔ خباثت اور بدذاتی کی امیدون
سکے متعلق حالات کے نشیب و فراز مین اس سرعت سے خیال دوڑتا ہو
خبر تار برقی پر جاتی ہو۔

انٹ نے اجنبی آدمی کی طرف دیکھ کے آہستہ سے کہا۔

نٹ ۔ تو بس اب یہ بات ہو کہ جہان مین نے تمھین مدد مطلوبہ دینے سے
ہوٹ لیا۔ کیون ؟

اجنبی شخص "دھوکے باز۔ مردم فریب۔ لفندرون۔ حرامزادون نے جب میرے تین لاکھ روپیے لوٹ لیے تو پھر مجکو کیا پس و پیش ہوگا۔ جہان سے اور جسطرح ہو سکیگا مجسکو تو اپنے گئے ہوے روپیہ کا ایک حصہ واپس لینا ہوگا"

اُن خیالات کے جوش سے جو اُسکے دل مین پے در پے آتے تھے ڈیوک کانپ رہا تھا کہ اسی حالت مین اُسنے کہا۔

ڈیوک "تو پھر تم بالکل ہی مایوس ہو اور بیباک ہو"

اجنبی آدمی۔ (طنزاً ہنس کے) "مایوسی۔ بیباکی۔ جب مین نے تمسے کہا کہ مین نے کل سے ایک نوالہ بھی نہین کھایا ہو اور اپنے مسکن سے نکالدیا ہون بیکس اور بے یار و مددگار ہون۔ اور جو کچھ میرے پاس ہو وہ یہی ہو جو میری پیٹھ پر ہے۔ تو تم خیال کر سکتے ہو کہ جب یہ سب باتین ایک جگہ جمع ہون تو انسان کیونکر نہ مایوس اور بیباک ہوگا۔ لیکن سنیئے حضرت مین آپکا مطلب سمجھ گیا ہون "جلدی اور دھکی سے" آپ ٹال رہے ہین اور اس امید مین ہین کہ کوئی شخص اس راہ سے گذرے اور آپ کو میرے روکنے مین مدد دے۔ شاید مجھے حراست مین لیجا لیکن یہ بات آپ سُن رکھین کہ مجھے ڈوب مرنا منظور ہے مگر قید خانہ جانا منظور نہین ہے چونکہ میری حالت بالکل مایوسی کی ہے اسلیے براہ مہربانی جو آپ نے اپنے دل مین تجویز کر رکھا ہو ڈالیے اور اپنا ارادہ ظاہر کر دیجیے پہلے تو یہ کہیے تم خود اپنی بخشی مجھے دو۔ اُسکو لے لون"

ڈیوک۔ (طلائی پیٹی دیکر) "وہ مین تمکو خوشی سے دیتا ہون۔ اسمین صرف پانچ یا چھ سو روپیہ کا معاملہ ہے۔ کچھ اشرفیان ہین۔ کچھ نوٹ"

اجنبی شخص (خوشی سے بھلی سے کے) "اہ نہایت فیاض ہو مجھے قسم ہے اپنی عزت کی کہ یہ عطیہ اس قابل ہے کہ اسکا شکریہ ادا کرون شک نہین کہ اسقدر زر کثیر جو آپ نے مجھے دے ڈالا ہے

کہ آپ اسکو محفوظ رکھتے اور بغیر ایک پیسہ لئے کے ہرگز مجکو نہ دیتے۔ یا آپ ایسے فیاض اور دریا دل آدمی ہی ہین یا یہ کہ آپ کا کوئی بڑا بھاری مطلب ہو جسکا انجام آپ کی نظر ہو کہیے کس بات پر اپنی راے قائم کرون"

ڈیوک "پچھلی بات پر قائم کرو اگر کرتے ہو۔ صاف صاف بات یہ ہو کہ مین ایک ایسے شخص کی مدد چاہتا ہون جسکی ایسی حالت ہو کہ دو روپیہ کی لالچ سے ہر کام کر گذرے۔ دیکھو سوچو ہر کام خواہ کیسا ہی وہ کام بیباکی اور سرفروشی کا اور جرم سے متعلق ہو"

تباہی زدہ جواری "معاملے کی بات یہ ہو کہ جیسا کام دیدے دام"

ڈیوک "بلاشک۔ کیا مین نے تمکو ابھی ابھی اس بات کا یقین نہین دلایا ہو کہ مین کشادہ دلی سے فیاضی پر اتارو ہون"

جوان شخص "بیعانہ تو معقول ہو۔ اور اسکو مین بطور مشتے نمونہ از خروارے سمجھتا ہون مین تمھاری معاملہ داری کے طریقے کو پسند کرتا ہون"

ڈیوک "تب تو کلیرنم میرا کام کر دینے کو تیار ہو"

جواری "ہان۔ ہر کام جو آپ کہین لیکن ہان آپ کی ان سب تمہیدون سے مین دیکھتا ہون کہ وہ فقط دودھ اور پانی کا کام نہین ہو جسمین میری مدد کی ضرورت ہو۔ شاید اگر میرا اس صحیح ہو تو اس معاملہ مین مجھے بہ نسبت آسمانی نیلگون رنگت کے شدنی خون کی رنگت کہ معلوم ہوتی ہو"

"خون"

یہ بدبین لفظ اسکے گوش زد ہوا اسنے چونک کے پھر اسی کا اعادہ کیا۔ لیکن پھر یہ کہا۔

"قیاس صحیح بھی ہوا تو کیا تمکو کچھ بیم و بیش ہوگا"

بس بیم و بیش کی کیا بات ہو۔ آپ سے اب مین اپنی لیاقتون کو

ایک مختصر جنگی کے نرخنامہ کے طور پر بیان کرتا ہون یہ ایک قسم کی قیمتون کی سرخ کی رہبندی ہی جسکے بدل مین اپنی ذات اپنا جسم اور اپنی جان بیچنے کو تیار رہون - خیر سنیے پہلے شاہراہ عام پر سرقہ یا بجبر کی جرأت - ایک ہزار روپیہ - نقب زنی جہان مکان کی حفاظت پولیس کرتی ہو دو ہزار پانچسو روپیہ - گھر جلا دینے والی آتشزنی - چار ہزار روپیہ - کیونکہ تا وقتیکہ کوئی پولیٹیکل مطلب مدنظر ہو یہ ایک نرالی کا کام ہے - قتل نفس چھ ہزار روپیہ - جوان آدمی کا قتل - آٹھ ہزار روپیہ - اور عورت کا قتل - دس ہزار روپیہ - یہ میری شرح اور شرائط ہین - نقد کا معاملہ ہو اُدھار نہین پہلے لو پیچھے کام کرونگا - کیونکہ مین نہایت ادب سے عرض کرتا ہون کہ اُدھار کام کرنے سے مجھے انکار ہے"

اس تمام بیان کو خون آلود تفصیل کو سنکے جو اسکے منہ سے نکلا سانے بیباکانہ دل کھول کے بیان کی تھی ڈیوک کانپ گیا اور سرد اور سُن ہو گیا - اور پھر مستفسر ہوا -

ڈیوک "لیکن یہ سب جو تم بیان کر گئے ہو سچ بھی ہو یا بالکل زٹل اور مزاح ہی -

بچتا بدذات "کیا مین تمسے دریافت کرون کہ آیا جو تمنے کہا ہے وہ سب سچ ہو یا کیا ہے"

ڈیوک آف ملیانٹ "تمھارے پاس تو ضمانت اور ثبوت دونون موجود ہین کہ مین سچ کہتا ہون یا نہین - اگر سچ نہ کہتا تو مین تمکو اسقدر روپیہ کی تھیلی حوالہ نہ کر دیتا"

جوان آدمی "مین اس عطیہ کو جو بطور ضمانت ہے قبول کرتا ہون - اور اب مطلب کی بات بھی کہے گا یا نہین - یا ابھی آدھ گھنٹہ تک اور بکواس لگی رہیگی"

ڈیوک "آج کی شب اس سے زیادہ معاملے کی بات مین نہین کہہ سکتا - اور آج ہی ... ملاقات نہین ہو سکتا - ایک ہی ہفتہ کے بعد آج ہی کے دن ہم تم پھر ملینگے - اسی جگہ اسی وقت"

جواری - "اکھڑ پن سے" یعنی جب تم ایک درجن بھر پولیس والون کو اپنے پیچھے پیچھے لاؤگے - مین ایسی آسانی سے گرفتار نہین ہو سکتا ہون"

ڈیوک۔ (مقابل سے) تمہاری گرفتاری سے میرا کیا فائدہ ہوگا جسٹس

جوان بدذات ہے اور جو لوگ اپنے محبس کر گرفتار کرانے ہیں اُن سے کیا فائدہ اُٹھاتے ہیں جب دیکھو جب گرفتاریاں۔ جہاں دیکھو وہاں گرفتاریاں۔ ہوتی ہی رہتی ہیں"

رئیس اعظم "سچ ہے۔ مگر اس پچھلی بات چیت میں تمنے گھوڑوں کی ٹاپ کا خیال نہیں کیا وہ اسی طرف آرہے ہیں اور آپہونچے ہیں مسٹر مسٹو۔ بیشک وہ پولیس کے سوار ہیں جو آتے ہیں اور اگر اب میں شور کروں تو تم بالضرور گرفتار ہو جاؤ گے۔ مگر میں چپ رہونگا اور تم کو معلوم ہوگا کہ میرا ارادہ تمسے بدی کا نہیں ہے"

جسوقت خداوند خوار تباہی زدہ جواری نے ڈیوک کی طرف اُسوقت جب وہ آخری فقرہ اپنے کلام کا کہہ رہا تھا اس نظر سے دیکھا کہ اُسکے بشرے سے اُسکے خیالات دریافت کرے اُسکی آنکھیں ایک عجیب چمک سے چمک رہی تھیں۔ رئیس اعظم جان گیا کہ اُسکا منشا سا اُن خیالات کے تجسس میں ساعی و سرگرم ہو جو اُسکے دل کے عمیق ترین حصہ میں جاگزین تھے اسلیے وہ سائے سے علیحدہ ہو کے اُجالے میں آ کے کھڑا ہو گیا اور اس طور پر گویا ہوا۔

ڈیوک "میں تمہاری تحقیقات اور جستجو سے منہ نہیں چھپاتا ہوں کیونکہ میرے ذہن میں بھی وہ بات نہیں ہے جسکو تم دھونڈتے ہو۔ جب یہ سب باتیں ہمارے تمہارے درمیان میں ہو چکی ہیں پھر اندیشہ کس بات کا ہو"

قمار باز "میرا اطمینان ہو۔ اور میرا ضمیر بھروسہ ہو"

گو واضح رہے کہ یہ بات جواری نے کہنے کو تو کہی لیکن جب تک وہ ڈیوک کے پاس رہا اور سوار برابر چلے جا رہے تھے تب تک وہ یہیں رہا کیونکہ اُسکے دل میں تو چور تھا۔

جیسا کہ ڈیوک نے قیاس کیا تھا وہ دونوں پولیس ہی کے سوار تھے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے کنسنگٹن گارڈنز کو جا رہے تھے۔ اور جب تک وہ سوار بہت

دور تک نہ نکل گئے تب تک ڈیوک آف برانٹ خاموش ہی رہا اور یہ خاموشی اُسنے اُسوقت سے اختیار کی تھی جبسے سوار قریب سے جا رہے تھے۔

ڈیوک "اب تمکو میرا یقین آیا"

اجنبی آدمی "اب سوائے یقین لانے کے مین کیا کہہ سکتا ہون۔ آپ نے مجھے نہایت قابل اطمینان سے ثبوت دیا ہے جسکا ایسی صورتون مین دینا ممکن ہے لیکن تاہم مین اس بات کی آپ کو اطلاع دینا مناسب سمجھتا ہون کہ جب ہم پھر ملینگے اُسوقت مین دو بھرے ہوے پستول اپنے ساتھ لاؤنگا اور اگر کوئی بات دغا فریب کی آپکی سنیا پاؤنگا تو فوراً مین آپ کا دماغ گولی سے اُڑا دونگا۔ ایک پستول سے تو مین یہ کام لونگا اور دوسرے پستول سے ایسا ہی دلچسپ کام اگر مین گرفتار ہو جانے کو ہوا تو خاص اپنے واسطے لونگا۔ سچ سچ یہ بات ہے کہ میری حالت مجھے تامل کرنے کی اجازت نہین دیتی اور اسلیے یہ سب ارادہ ہے کہ آپ کے واسطے مین اپنا جسم اور اپنی جان دینے کو حاضر ہون۔ علاوہ اسکے مجھے سب سے زیادہ دہشت یہ ہے کہ پولیس کے ناپاک ہاتھ میرے جسم سے مس نہ کرین۔ اور نیوگیٹ کے قید خانہ کی آب و ہوا تو میرے مزاج کے بالکل ناموافق ہے لیکن آپ سمجھ لیجیے کہ ایسی چھوٹی چھوٹی ضعیف الاعتقادی کی باتین کافی طور پر معافی کے لائق ہین۔

اس فرانسیسی کی تقریر کو سنکے ڈیوک اپنی نفرت کو جو اس شخص کی بچپنے کی باتون اور طراریون سے اور اُسکی آواز اور الفاظ اور طرز و روش سے پیدا ہوئی تھی چھپا نہ سکا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک "تم اپنے پستول لیتے آنا۔ تمھاری خوشی۔ آج ہی کے دن ہفتہ بعد رات کے دس بجے ہم یہان پھر ملینگے"

تمار بارو "منظور ہے۔ سخی داتا"

اسکے بعد ڈیوک اور تمار بارو رخصت ہوے۔ اول الذکر اپنے دولتخانہ واقع

گروس وزاسکوئر کی طرف راہی ہوا اور آخر الذکر بہت ہی دوزخون مین سے ایک دوزخ کیطرف چلا جسمین سینٹ جیمس کے زری طرہ دار لہ پوش کثرت سے نظر آتے ہین۔

پچیسوان باب

(ڈیوک کی تدبیرین)

ڈیوک آف بہامنٹ اور خانہ برباد قمار باز کی حسب وعدہ ملاقات ہوئی۔ لیکن ڈیوک نے اپنا ارادہ اور جو کچھ مدنظر تھا تمام وکمال ظاہر نہین کیا تھا۔ اس مرتبہ پہلی دفعہ سے زیادہ ڈیوک نے اپنے نئے شناسا کے دل کی تھاہ لی اور خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔ اس مرتبہ ڈیوک نے پانچ سو روپیہ کی ایک اور تھیلی جوان شخص کو دی اور ایک ہفتہ کے بعد پھر ملاقات کا دن مقرر کیا۔ اسکے بعد وہ ایک دوسرے سے جدا ہوے۔ یہ ملاقات کا دوسرا وعدہ بھی وقت مقررہ پر ایفا کیا گیا اور رئیس اعظم نے قمار باز کے چال چلن کا اور زیادہ امتحان لیا اب واقعی اسکو یقین کلی ہوگیا کہ اتفاق یا شیطان کے ذریعہ سے ایسا پاکباز ذات اور چھٹا ہوا شریر اسکو لگگیا ہو جو صرف موقع ہی دیکھتا ہو اور ارتکاب جرم کے لیے تیار ہو۔ اس دوسرے وعدے کے جلد ومین تباہی زدہ قمار باز کو پانچسو روپیہ اور انعام مین ملا اور تیسری ملاقات دو ہفتہ گذر جانے کے بعد قرار پائی۔

اس آخری موقع پر جو بات ڈیوک آف بہامنٹ کے دل مین تھی وہ اُسنے جوان آدمی کے سامنے صاف صاف بیان کردی کوئی پردہ نہ رکھا۔ جو بھی اُسکو امید تھی ویسا ہی اُسنے مجوزہ کام کے انجام دینے کے لیے اُسکو تیار و مستعد پایا۔ زر انعام دونون کی رضامندی سے قرار پایا اور ایک حصہ پیشگی بھی دے دیا گیا۔ باقی انعام کے لیے کچھ اور بندوبست کیا گیا۔ اور اُس انصافی کی بابت جسپر کامل غور کرلیا گیا تھا ڈیوک نے اپنے کارپردازکو پوری پوری ہدایتین دین۔ اس طور پر سب امر طے پاکے دونون پھر ایک دوسرے سے علیحدہ ہوے۔

جب کلینٹائن نے پہلے پہل اپنی گستاخانہ امیدون کا اظہار جو وہ مارکوئس آف آرگیل

کی نسبت رکھتی تھی ڈیوک آف ہمانٹ کے روبرو کیا تھا اُسکو اب ایک مہینا گذر گیا تھا اِس عرصے مین اکثر ڈیوک نے وقتاً فوقتاً جہانتک ممکن ہوا کلینٹائن کو ہر طور پر سمجھایا کہ وہ بلند پروازی کے ارادے سے جس سے نوجوان لارڈ اسکا شوہر بننے کے لیے مجبور کیا جاتا باز آوے مگر کوئی فہمائش کارگر نہوئی ڈیوک اپنی استطاعت کے موافق ایک نہایت کثیر رقم روپیہ کی دیتا رہا مگر خواص اس رشوت سے انکار کرنے مین مستقل اور دوسری شرط کے پورا کرانے کے لیے مصر اور بجد رہی۔ آخر کار جب ڈیوک نے دیکھا کہ خوشامد۔ عاجزی۔ دباغت کسی سے کام نہین نکلتا اور نہ روپیہ کام دیتا ہی کہ اُسکا ارادہ بدلجاے اسلیے اُسنے اپنے دل مین ٹھان لیا کہ وہی آخری درجے کی تدبیر مناسب ہی جسپر اُسنے ایک مہینے تک برابر تکیہ کیا تھا۔ اور سوچ لیا تھا کہ اگر کوئی اور تدبیر کام نہ آئیگی تو مجبوری اسکے سوا اور کیا چارہ ہوگا۔ پس جو آخری ملاقات ڈیوک کی فنا رہ سے ہوئی تھی جسکا اوپر حوالہ ابھی دیا گیا ہی اُسمین سب تجویزین قرار پاگئی تھین۔

اس ملاقات کی صبح کو ڈیوک آف ہمانٹ نے موقع پاکے کلینٹائن کو اشارے سے کتب خانے مین بلایا اور جب یہ دونون یکجا ہوے اور کوئی تیسرا شخص وہان موجود نہین تھا تو ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک۔ یہ اب آخری مرتبہ ہی کہ مین تمھاری خوشامد کرتا ہون اور عاجزی سے کہتا ہون کہ تم مان جاؤ اور اپنی تجویز سے جو میرے بیٹے کو تمام عمر گرفتار رنج و محن رکھیگی اور مجھے دل شکستہ قبر مین بھیجیگی باز آؤ۔

فرانسیسی عورت۔ مدتون سے ہماری میرے لارڈ۔ یہ آپ فرما کیا رہے ہین۔ بچون کا کھیل کھیلتے ہین۔ مین حضور کو مہینا بھر سے برابر بار بار یقین دلاتی جاتی ہون کہ جو مین نے اپنے دل مین ٹھان لیا ہی وہ ٹھان لیا ہی۔

ڈیوک۔ لیکن کلینٹائن تم جانتی ہو کہ میرا کم نصیب بیٹا کسی اور کو پیار کرتا ہی۔ صبح سے

شام تک وہ نوجوان سینے والی کی تلاش مین رہتا ہی۔ یہ تم بخوبی جانتی ہو"

کلینٹائن "ای میرے لارڈ۔ یہ بات میرے اختیار کی نہین ہی۔ اس دنیا مین ہمکو سب باتون کے ایک ہی ساتھ حاصل ہو جانے کی توقع نہ رکھنا چاہیے اگر ہماری دلی اور عمدہ ترین امیدون کا ایک ہی حصہ حاصل ہو جائے وہی کافی ہو۔ میری تو دلی خواہش یہ ہی کہ میری محبت اور میری بلند نظری ایک ہی وقت اور ایک ہی وسیلے سے کامیاب ہو جاتی۔ لیکن اگر مین آپکے بیٹے کی محبت حاصل نہ کرسکونگی تاہم مین اُسکے خطاب اور منصب کی شریک تو ہونگی"

ڈیوک "کلینٹائن تمھاری شادی کے ساتھ غم تو ام ہوگا اور چونکہ یہ شادی مارکوئس کی مسرت کو برباد کرنیکی لیے وہ تمسے نفرت کریگا اور تمکو پسند نہ کریگا۔ وہ تمکو ایک بیدرد قاتل جسنے اُسکی امیدون کو موت کا ساصدمہ پہونچایا ہی سمجھیگا"

فرنچ عورت "اسکا مجھے افسوس ہی۔ مگر مارکوئس کی بیگم بننا اور اپنے شوہر کے ناپسند ہونا بہ نسبت اسکے کہ لیڈی کی خواص بنی رہون بہتر ہی۔ تلون مزاج آقا یا بی بی کی خفگیان آدمی کہانتک برداشت کرے۔ آجکے دن کا جھگڑا"

ڈیوک "ای میڈی موسلی تمھارا ایسا مالک اور ایسی بی بی نہین ہی جو تمپر جبر و قہر کی نظر سے دیکھتی ہو"

کلینٹائن "لیکن اگر اسی غریبی کی حالت مین مین پڑی رہونگی اور یہی کار و خدمت میرے تعلق رہیگی تو مجھے کبھی نہ کبھی ایسے آقا اور بی بی بھی ملجائینگے"

یہ فقرہ جوان عورت نے آواز اور طریقے کے استقلال اور ثابت قدمی سے کہا۔

ڈیوک (افسوسناک ملامت سے) "میرے بیٹے نے کبھی تمسے کلینٹائن کوئی بُرائی نہین کی ہی اور تم اُسکو دائمی مصیبت مین محبوس رکھوگی"

کلینٹائن "وہ اپنے فعل کے مختار رہینگے اور اگر اُنکو اُنکی دُرجیا ملجائے تو اُس سے

آشنائی کرین جب تو اُنکی تسکین ہوگی "

ڈیوک "مگر ایسی حجتون اور دلیلون سے ایک طرح کی ہیبتناک سنگدلی پائی جاتی ہی علاوہ اسکے تم خود کھوکے سیکھو گی کہ خطاب اور دولت حاصل ہونے سے اصلی خوشی حاصل نہین ہوتی مجھی کو دیکھو کلینٹائن بناؤ مین خوش ہون "

آخری فقرہ اُسنے رنج وملال سے کہا اور فرانسیسی عورت کے خوبصورت مگر مستقل چہرے کی طرف دیکھا۔

کلینٹائن۔ (دبتابی اور بیصبری کا طریقہ اور آواز اختیار کرکے) "یہ سب باتین تو مجھسے متعلق ہین نا حضور۔ پس اس امر مین بحث ہی بیجا ہی۔ ہم بار بار اسی زمین پر چلتے ہین جسپر چلچکے ہین پہلے بھی ایک موقع پر حضور نے اسی قسم کی دلیلین کی تھین۔ اور مین نے بھی اسی قسم کے جواب دیے تھے۔ دنیا بھر کی بحثیان حجتین۔ التجائین۔ منتین۔ گلے۔ شکایتین۔ میرے عزم بالجزم کو جنبش نہین دیسکتی ہین۔ مین اپنے ارادے پر ثابت قدم ہون اور میرے لیے یہی کافی ہی لیکن اب زیادہ توقف کی مین روادار نہین ہوسکتی۔ جب مین نے پہلے اپنی آرزو کا اظہار حضور سے کیا تھا اُسکو پورا پورا ایک مہینا گزر گیا ہی اور اب تک مارکوئس آف آرڈن ان سب باتون سے بیخبر ہین۔ اس بارے مین اُنسے گفتگو کرنے کا حضور کب تک ارادہ ہی "

ڈیوک۔ (نہایت غضبناک ہوکے) "سنو مین کیا کہتا ہون۔ ادھر دیکھو کلینٹائن۔ مین بھی اس توقف سے اتنا ہی تنگ آگیا ہون جتنی تم دق ہوگئی ہو۔ لیکن میرے تنگ آنے کی اور وجہ ہی اور تمھاری وقت کی دوسری وجہ ہی۔ تم اس سلسلہ مین داخل ہونے کی آرزومند ہو جسکو تم سمجھتی ہو کہ تمھاری مسرت کا باعث ہوگا حالانکہ مین اس کمبخت وقت کے آنے مین دیر لگانے لگاتے بیمار ہوگیا ہون جو خوفناک بھتنے کی طرح دور سے بڑا اور دھندلا دکھائی دیتا ہی۔ اگر میرے لیے کچھ بُرا ہونا مبدا ہی تو مجھے کچھ تردد نہین ہی۔ مین اپنے مصائب کے

مقابل سینہ سپر رہونگا صاف صاف بات یہ ہو کہ اب مین ان اذیت دہ اور مذبذب باتون کی برداشت نہین کر سکتا اور صرف اس نظر سے کہ مین تمھارا قطعی ارادہ سُن لون مین نے تمکو یہان آنے کا اشارہ کیا تھا"

کلینٹائن "اور اُس قطعی ارادے سے حضور پہلے ہی واقف ہین بلکہ سچ تو یہ ہو کہ وہ آپ کو ورثے سے معلوم ہو۔ باقی رہین مذبذب باتین سو یہ باتین بھی آپ ہی کی ایجاد ہین۔ اور توقف کا جو کہا جاتا ہو کہ حضور کو ایذا رسان ہو سو یہ بھی آپ ہی کے اختیار مین ہو اگر آپ چاہین توقف نہونے دین۔ چوبیس ہی گھنٹے مین توکل کارروائی ہو سکتی ہو"

ڈیوک "ایسا ہی ہوگا میڈی موسلی۔ ایسا ہی ہوگا۔ تم سنگدل اور بیرحم ہو۔ مین ہی ہارمانونگا۔ تمھاری ہی جیت سہی۔ تم اس عظیم قربانی کے جبراً حاصل کرنے کو ثابت قدم ہو جسکو بیانٹ کا گھرانا تمھاری بلند نظری کو حوالہ کرنے کے قریب ہو۔ مین اُس قربانی کے انجام کی اجازت دینے کو دلیر ہون"

کلینٹائن "مین خوش ہون کہ اب حضور نے معقول بات فرمائی۔ آخرکار معلوم ہوتا ہو کہ اب تصفیۂ معاملے کے قریب قریب ہم آچلے ہین۔ مارکوئس آف آرڈن کو حضور اس خبر سے کب مطلع فرمائینگے"

اس کلام سے کلینٹائن کی آواز مین بھدے پن کی فخابی معلوم ہوتی تھی۔

ڈیوک "آج ہی صبح کو"

کلینٹائن "اور عقد کو"

ڈیوک "چوبیس گھنٹے کے اندر ہو جائیگا۔ اب یہان سے تم جاؤ اور جب تمکو معلوم ہو جائے کہ میری اور مارکوئس آف آرڈن کی ملاقات ختم ہو چکی ہو اُسوقت تم پھر آنا کسی آدمی سے کہدو کہ مین مارکوئس آف آرڈن سے کچھ کہنا چاہتا ہون جلد آئین"

کینمائن "بہت خوب میرے لارڈ"

یہ کہکے فرانسیسی عورت ہنستی اور مسکراتی ہوئی کتب خانہ سے باہر نکلی۔

چند لحظہ کے بعد مارکوئس آف آرڈن آیا اور ڈیوک نے بیٹھے کو کہکے حسب ذیل کلام کیا۔

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے چند مہینے سے تمھارا مبدلا ہوا حال دیکھکے میرا دل نہایت مغموم وملول رہتا ہے۔ ابتک اس بارے مین مین نے تمسے کوئی بات نہین کہی درگذر کرتا رہا لیکن اب مجھے زیادہ غم برداشت کرنے کی تاب وطاقت نہین ہے۔ کیا کوئی پوشیدہ راز ہے جسکے سبب سے تمھارا یہ حزن وملال ہے۔ کیا وجہ ہے کہ تم اپنے باپ سے اپنا حال نہین کہتے کیا تمکو اُسکا اعتبار نہین ہے"

یہ سُنکے مارکوئس کرسی پر سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیوک کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکے لبون کے پاس لیگیا اور اُسکو بوسہ دیا اور کہا۔

چارلس "اے میرے پیارے باپ مین کمال انکسار اور عبودیت سے گزارش کرتا ہون کہ اگر مین نے آپ سے اپنے ایک راز کو چھپایا اُسکی وجہ سے آپ مجھے سرزنش نہ کیجیے لیکن مین جانتا ہون کہ اُسکے افشا سے صرف نارضی"

ڈیوک "پس اے چارلس اگر مین اپنے قیاس کو ظاہر کرون تو مین کہہ سکتا ہون کہ تمنے کوئی گرویدگی۔ شاید کوئی تعلق۔ پیدا کیا ہے جسکے بیان کرنے سے تمکو شرم اور حیا آتی ہے اور تم نادم ہو"

چارلس "ہان گرویدگی ضرور ہے مگر تعلق کچھ نہین ہے"

نوجوان رئیس اعظم نے یہ کہا اور اُسکے بعد ہی زیادہ محبت آمود اور خوشی کی آواز سے یہ بھی کہا۔

"لیکن مین یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک نیکبخت۔ نیکذات۔ پارسا۔ پاکدامن۔ دلربا۔ نوجوان

لیڈی کے چلے جانے سے مین شرمندہ اور نادم کیونکر ہو سکتا ہون۔ صرف اسوجہ سے کہ وہ غریب ہے اور عالیشان ذی منصب اُمرا اور رؤسا کے بھڑ کیلے جلسون اور محفلون مین اُسکو بار نہین ہے"

ڈیوک اس مقام پر انجان بنگیا اور اُس محبت کے معاملے سے ایسی کامل اور پوری لاعلمی ظاہر کی جسکی روز بہ ترقی کے ابتدا مین وہ خود ساعی ہوا تھا یا یون کہو کہ جسمین اُسکی کارپرداز عورت بیرحمی اور سنگدلی سے خلل انداز ہوئی تھی۔ ہان ایسی کامل طور پر ناواقفیت ظاہر کی کہ بناوٹ ثابت نہو لے پائی اور یہ دریافت کیا۔

ڈیوک "اے میرے پیارے بیٹے وہ کون ہو"

چارلس (غمناک آواز سے) "اے باپ اُس شخص کی نسبت جسکو مین پیار کرتا ہون آپ کو کسی قسم کی اطلاع دینے سے کوئی فائدہ متصور نہین ہے۔ مجھے فکر یہ ہے کہ وہ میرے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ مین نے جو کوششین اُسکے مکان مسکونہ کی تلاش مین کین وہ سب برباد گئین۔ اور کئی مہینے سے تو مجھے معلوم ہی نہین کہ آیا وہ اس پردۂ دنیا کے ساکنون مین ہے بھی یا نہین ہے"

اس گفتگو کے وقت نوجوان رئیس اعظم کی آنکھون سے جوے اشک جاری تھی۔

ڈیوک "تمکو اس جذبہ کے دبانے اور اس محبت کے فرو کرنے مین جو تمکو ایسے شخص سے پیدا ہوئی ہے جسکی نسبت تمھارا خود اقبال ہے کہ وہ نہ تو مالدار ہے اور نہ خاندانی ہے کوشش کرنی چاہیے"

یہ کہکے مغرور و متکبر ڈیوک آف بلمانٹ نے جیسا باپ کو ایسی حالت مین واجب و لازم ہے اس بارے مین بطور مناسب اپنے بیٹے کو نصیحتین کین لیکن چارلس نے نہین سُنین نوجوان رئیس اعظم اپنے رنج آور خیالات مین گرفتار تھا اور قریب گھنٹہ بھر تک وہ رہا اور قریب تھا کہ اب اپنے باپ کے سامنے سے چلا جاے۔ مگر باپ نے

اُسکا ہاتھ پکڑلیا اور کہا۔

ڈیوک ۔ اے میرے پیارے بیٹے تمھارا یہ رنج و غم جو تمکو کھائے ڈالتا ہو مجھ سے دیکھا نہین جاتا۔

مارکوئس آف آرڈن ۔ اے باپ مین آپ کی اس ہمدردی کا شکریہ ادا کرتا ہون لیکن جب تک مین اپنی دلربا کو نہ ڈھونڈھ لونگا۔ کیونکہ یہی اُسکا نام ہو۔ مجھے چین نہ آئیگا اب مجھے کبھی خوشی حاصل نہوگی۔ دنیا مین جو بہتری کی امیدین مجھے ہین اُنکی بیخ و بُن مین زہر ملجائیگا۔ اور مجھے کچھ پروا نہین ہو کہ کسقدر جلد مین تیرہ و تار قبر مین جاؤن۔

ڈیوک ۔ چارلس اگر ایسی باتین کروگے تو مین سڑی ہوجاؤنگا اور میرا کلیجہ پھٹ جائیگا۔ مہربانی سے ایک بات میری مانوگے۔

نوجوان رئیس اعظم کے دل پر اسکے باپ کی اس محبت نما ہمدردی کا بہت بڑا اثر ہوا اور اُسنے جواب دیا۔

چارلس ۔ بالضرور۔ میرے پیارے باپ جو ارشاد ہوگا بجا لاؤنگا۔ وہ کون بات ہو جس سے مین آپ کو خوش کرسکتا ہون۔

ڈیوک ۔ وہ یہ بات ہو کہ تفریح حاصل کرو تاکہ تمھارا دل جو آٹھون پہر اس بدبخت محبت کے خیال مین رہتا ہو کچھ تو بہلے اور اُس خیال کو چھوڑے۔ آج میرے پرانے دوست لارڈ مرٹن نے میری دعوت کی ہو شام کو کھانا وہین ہوگا۔ پس تمکو میرے ساتھ چلنا ہوگا مین تمھارا منتظر رہونگا۔

چارلس ۔ بہتر ہو۔ میرے پیارے باپ مین حاضر ہون جب آپ اپنے دل سے فرماتے ہین تو مجھے کب انکار ہوسکتا ہو۔ مین جانتا ہون کہ آپ کو خوش کرنے کا میرا کوئی حق نہین ہو گو مین خود مصیبت زدہ رنج و آلام کشیدہ ہون۔

ڈیوک ۔ دلکین دے کے کل بھلے دن آنے کی امید رکھو چارلس۔ بہرحال تمنے

"باوجود اس سب انتظام کے مجھے زیادہ تر مسرت ہوتی اگر یہ راز اسقدر مخفی نہ رکھا جاتا کیونکہ اس انتظام سے میرے یاس وحسن کا جامہ تو نہوگا۔ اور نہ جواہرات کا زیور ہوگا جبکہ عالیجناب مارکوئس آف آرڈن اپنی پوری پوشاک پہنے ہونگے کیونکہ وہ لارڈ مرٹن کی دعوت مین وہی لباس پہنکے جائینگے"

ڈیوک "کیا تم میری بیٹیون مین سے ایک کی پوشاک جو بتقریب دعوت بال پہنی جاتی ہی نہین پہن سکتی ہو۔ باقی رہا جواہرات کا زیور۔ اگر اس موقع کے لیے تمکو درحقیقت ایسے زیورون کی ضرورت ہی تو کیا تم بیگم صاحب کا زیور بطور مستعار نہین لیسکتی ہو۔ مین سمجھتا ہون کہ انکے تو شک خانہ اور صندوقچون مین کافی تعداد زیور کی ہوگی"

کلینتھائن ڈیوک سے "مین حضور سے التماس کرتی ہون کہ وہ میری نسبت مثل سرقہ کے خفیہ کے تو تحقیقات نہونگی"

ڈیوک "ہم کیا اس عورت پر مقدمہ قائم کرینگے اور اسکو سزا دلائینگے جسکو میرا بیٹا اپنی بی بی بنائیگا۔ اور کیا ہم دنیا بھر مین کوئی ایسی بات کہنے پھرینگے جس سے اسکی بیعزتی اور توہین ہو۔ خواہ کتنا ہی ہم اس غیر واجب اور نامناسب تعلق کا رنج وافسوس کرین مگر کوئی اور بات نہوسکے گی۔ علاوہ اسکے سب باتون سے قطع نظر کرو۔ کیا مین پھر بھی تمھارے اختیار اور رائے مین نہین ہون"

فرانسیسی عورت "ہان یہ تو صحیح ہے لیکن آپکو بھی تو ہر طرح سے مجھے چھپانا چاہیے۔ خبر میرے لارڈ۔ مین آپ سے کہتی ہون کہ جب سب کام کرونگی اور مین اسوقت خدا کو گواہ دیتی ہون اور قسم کھاتی ہون کہ جب حضور میرے ساتھ صدق دل اور خلوص عنایت سے پیش آئے ہین تو آپکا ذکر بھی میرے سینے مین ہمیشہ کے لیے مقفل رہیگا"

ڈیوک "ممکن ہی نہین کہ تمھارا بھید بھی فائدہ اس [illegible] باپ کی بیعزتی سے ہو جو جلد تمھارا شوہر ہوجائیگا۔ اور اب ہم دونون نے [illegible] سمجھ بوجھ لی ہین

سب ہمارا انتظام پختہ ہوگیا۔ اور تم آج رات کو دس بجے کے چند منٹ بعد گروسس وٹر بھاٹک کے قریب ہی موجود رہنا"

کلینٹائن "مین عین وقت پر وہان موجود رہونگی۔ میرے لارڈ"

یہ جواب دے کے فرانسیسی عورت کا خوشی سے دل دھڑکنے لگا اور وہ شادان و فرحان ڈیوک کے پاس سے چلی گئی۔

چھبیسوان باب

(ہائیڈ پارک)

رات بہت اندھیری تھی۔ اور حالانکہ سال کا بہت زیادہ حصہ نہین گذر گیا تھا صرف ستمبر کا مہینا شروع ہوا تھا تاہم آسمان پر ابر کے سیاہ ٹکڑے ایسے محیط تھے اور ہوا ایسی سرد اور ناگوار چلتی تھی گویا بہار کا نفیس موسم جاڑے کے سخت موسم سے مغلوب ہوگیا تھا۔ چاند ابھی نہین چڑھا تھا۔ اور کالے کالے بڑے بڑے کگارون کے مانند ابر غلیظ کے ٹکڑون سے جو آسمان کی عالیشان محراب کے نیچے کا پیڑ بنے ہوے تھے۔ ستارے اندھیرے مین ہو گئے تھے۔ درختون کی شاخین زور زور سے جھومتی تھین اور پتے کھڑکھڑاتے تھے بلبون کی لوین ایسی لرزتی تھین کہ بجھنے کے قریب ہو جاتی تھین۔ غرضکہ وہ رات طوفان عظیم کی رات تھی اور طبیعت کے نہایت ناموافق تھی۔

جون ہی میڈی موسیو کلینٹائن سب سے نزدیک بازار سے نکلکے گروس وٹر بھاٹک کے قریب جو ہائیڈ پارک مین جانے کی راہ ہو ٹھہری دست اینڈ کے گھنٹون سے دس بجنے کی آواز آئی۔ جو لباس وہ پہنے تھی وہ اس رات کے موسم کے خلاف تھا لیکن اسکی خود پسندی سردی اور گھٹا کے خوف پر بھی غالب تھی اور بارش اور بادلون بھیگ جانے کی دہشت سے اسکی عشوہ گری بالاتر تھی۔ ڈیوک آف ملمانٹ کے مشورے کے بموجب اُسنے لیڈی میری میلکومب کے لباسون مین سے ایک شام کا لباس چرا لیا تھا اور

اسی طور پر موقع پاکے اُسنے وُچرآف لمبانٹ کے جواہرات کا صندوقچہ بھی اپنے استعمال کے لیے لیا تھا۔ یہ صندوقچہ وہ اپنی شال کے نیچے دبائے ایسی تدبیر سے قصر ڈیوک کے باہر نکل گئی کہ کسی نے اسکو نہ دیکھا اور بوقت معینہ گروس ونر پھاٹک پر پہونچگئی۔

انتظار بھی اُسکو زیادہ دیر تک نہ کرنا پڑا کیونکہ پانچ منٹ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ ایک آدمی سر سے پاؤن تک بڑا بھاری لبادہ لپیٹے چارون طرف کی تاریکی مین سے نکلتا ہوا اُسکو نظر آیا۔ جسوقت اس شخص نے ایک عورت کو آہستہ آہستہ اُس مقام پر ٹہلتے ہوے دیکھا وہ ٹھٹک گیا لیکن فرانسیسی عورت کو اُسکا قد و قامت اور طریقہ و انداز دیکھ کے فوراً یقین ہوگیا کہ وہ سوائے مارکوئس آف آرڈن کے کوئی اور نہین ہی اور وہ سیدھی اُسی طرف کو چلی جہان وہ ٹھہر گیا تھا۔

ایک نے کہا "پارس"

دوسرے نے جواب دیا "کلنٹائن"

اسکے بعد لبادہ پوش جوان نے فرانسیسی عورت کا ہاتھ لے کے اپنے بازو کے نیچے دبالیا اور رسنے کی سڑک کو کاٹ کے احاطے کے مرغزار مین سے اسکو لیچلا۔

چند منٹ تک وہ برابر بڑھی چلی گئی اور ایک بات بھی اس عرصے مین نہین کی کلنٹائن نے خیال کیا کہ مارکوئس بڑا مغرور ہی اور ناراضی سے غصہ مین ہی۔ اور اُسکو اس لائق نہین سمجھا کہ اُس سے دوستانہ بے تکلفی کی باتین کرے۔ بعکس اسکے خود اسکا ذاتی گھمنڈ مانع ہوا کہ وہی اپنی طرف سے کلام شروع کرتی۔ لیکن آخرکار یہ طول طویل خاموشی رات کا اندھیرا۔ اور ایسا مقام جہان کسی کی آمد و رفت تک نہین تھی ایذا رسان اور گھبراہٹ پیدا کرنے والا معلوم ہوا۔ آہستہ آہستہ جوان عورت کے دل مین ہونے والی بڑائی کا خیال گزرا اور یہ خیال اس ٹھنڈک سے اُسکی ہڈیون کے گودے تک پہونچا جو ٹھنڈک رات کی ہوا سے بھی زیادہ تر متلاشی تھی۔

ڈاک گاڑی کہان ہے۔ اور ہم کدھر جا رہے ہین" یہ سوال پوچھنے کا اُسکا ارادہ ہوا۔ مگر اُس شدت کی سرد مہری۔ اُس سنجیدگی اور اُس انتہا کی چپ نے جو اُسکے ساتھی نے اختیار کی تھی اُسکو سہما دیا اور وہ رعب مین آگئی۔ اب یہ اسکا زخم خوردہ گھمنڈ نہین تھا جسنے پہلے اِسکے لبون پر مہر سکوت لگا دی تھی۔ یہ اب تقینی اضطراب اور جول دل کی حالت تھی جو لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جاتی تھی اور برداشت نہین ہو سکتی تھی۔ آخر کار اِس امید مین کہ جو کچھ اُسکے دِل مین گزرتا ہوگا وہ اِسکے بشرے سے اِس اندھیری رات ہی مین پا جائیگی اُسنے آہستگی اور پوشیدگی سے اپنی آنکھین اُسکے چہرے کی طرف اٹھائین لیکن لبادے کا گریبان گلے کے پاس سے بہت اونچا تھا اور اُسکی الٹی ہوئی ٹوپی اسقدر نیچے کی طرف پھیلی ہوئی تھی کہ اُسکے چہرے کے خط و خال تک اِسکو نظر نہ آئے بشرہ کی کیفیت تو ایسے وقت دریافت کر لینا محال تھا۔ البتہ ٹوپی کے کنارے کے نیچے سے اُسکی آنکھین بدشگونی کی چمک اِس عورت کے چہرے پر ڈالتی ہوئی چمکتی نظر آتی تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی رنگتا ہوا کبرا اجھاڑی کے اندھیرے مین آنکھین نکال نکال کے دیکھ رہا ہو یا یہ کہ کوئی شبیہ اپنی تیرہ و تار مانند کے نکاس پر بیٹھا ہوا اپنی آنکھین پھاڑ پھاڑ کے دیکھتا ہو۔

اب ایک ایسا خوف اِسپر طاری ہوا جسکی ماہیت ایسی نہین تھی جو معلوم نہو سکے بلکہ بخوبی اِسکی تشخیص ہو سکتی تھی اور اگرچہ وہ بڑی دلیر بڑی دل کی مضبوط بڑی جانباز تھی۔ لیکن تنہائی کے سبب اور اُسوقت کی خطرناک حالت دیکھ کے اُسکو سوا کانپنے کے چارہ نہ تھا۔ اِس اندھیری کالی ڈرانے والی رات کو اور اُس جوان آدمی کے ساتھ (بکو (اپنی دانست مین) اُسنے بڑی کوشش سے مجبور کیا تھا کہ اُسکو اپنی زحمت مین قبول کرے اور جو اگر چاہتا اُسی وقت اپنا بدلا لیتا اور اُس سے چھٹی پاتا۔ اِسوقت وہ رستے مین چل رہی تھی۔ کیونکر ممکن تھا کہ چوری کا لباس پہنے ہوئے اور مسروقہ جواہرات کا

صندوقچہ ہاتھ مین لیے ہوے اپنے خیالات کے اثر سے اسکی قوت تمیز آسودہ رہتی۔ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اس خوف مین ہوتی دھوکے اور مغالطے کے جسکو اسکی خیالی تیزی نے پیدا کیا تھا بڑھتا جاتا تھا اپنے ساتھی کی بدیمن خاموشی سے زشت و سیاہ ترین اور نہایت پر دعا و فریب فعل کے اپنی نسبت کیے جانے کا اندیشہ نہ کرتی۔ تاہم اسکو واپس چلے جانے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ یہ طاقت تھی کہ آگے بڑھے اور نہ یہ اختیار تھا کہ ایک لفظ۔ ایک کلمہ سوال یا شکایت یا خوشامد کا زبان سے نکالتی۔ وہ اس طور پر چل رہی تھی جیسا کوئی خواب مین چلتا ہو۔

اسوقت سے جب وہ گردن وِنر بھاٹک کے پاس ملی تھی اب تک دس منٹ گذر گئے تھے۔ دس منٹ گذر گئے تھے کہ اس عرصے مین جلد جلد رہنے مین قدم بڑھاے ہوے وہ چلی جاتی تھی اور جس سرعت سے وہ چل رہی تھی اسی سرعت سے مختلف خیالات اور محسوسات اس جوان فراسیسی عورت پر حاوی ہوتے جاتے تھے اُنہنے سوچا کہ جس شادی کی ابتدا ایسی ملال انگیز فالون سے ہوئی ہو اسکے ہوجانے کے بعد کی زندگی کس حسرت اور مصیبت سے کٹیگی اور کس درد و الم سے ختم ہوگی۔ مگر آہ کیا ہوا اگر عقد ہی ہونے نہ پائے۔ اور کیا ہوا اگر وہی سختیں جنکے بارے مین وہ ابھی بھی ہوئی تھی شیطانی اطوار اور شرارت سے اپنے دل مین اُسکے قتل کا ارادہ یہان۔ وہان۔ کہیں۔ رکھتا ہو۔ آہ جب یہ خیال اُسکے دماغ مین ایک ایک منٹ مین دس دس بار آنے لگے اسوقت کیسی مہلک اور بدن ٹھنڈا کر دینے والی تھرتھراہٹ اور کپکپی اُسکے تمام بدن مین پیدا ہوگئی تھی۔

پھر اُسنے چوری سے اپنے ساتھی کے مُنھ کی طرف نگاہ کی مگر ہیہات بھی وہ تاریکی مین چھپا ہوا تھا اور آنکھین ایسی چمک رہی تھین جیسے آسمان پر جب ابر چھایا رہتا ہو اور بجلی کڑکتی تھی جس ستارے نظر آتے ہین۔ دائین طرف نگاہ کرنے سے رہنے کے

شمالی جانب سڑک پر کے مکانات مین روشنی معلوم ہوتی تھی - بائین طرف دیکھنے سے
ٹامس کے پل پر لیمپ دھندلے جلتے دکھائی دیتے تھے سامنے نگاہ اٹھانے سے
کسی قدر فاصلے پر اونچے اونچے درخت اُس تیرگی مین ایسے نظر آتے تھے گویا قدآور اور
گرانڈیل آسیب اور بھوت کھڑے ہین - ہوا کے زناٹے اور جھونکون کے سوا جو بڑے
بڑے تناور درختون کے تنون اور ٹہنون سے ٹکراتا اور پتون کو کھڑکھڑاتا ہوا آتا تھا
اور کوئی آواز اسکے کان مین نہ پڑتی تھی - ہان - اسکے ساتھی کی قدمون کی آواز بھی جو جلد
جلد اس پگڈنڈی پر پڑتے تھے سنائی دیتی تھی جو اسکے نازنین پاؤن
ہوا کی طرح ہلکے زمین پر پڑتے تھے -

ہم کہتے ہین کہ دس منٹ اس طور پر گزر گئے تھے اور سوا اسکے کہ ایک چار بس
اور دوسرے نے کلیمنٹائن نام لیے تھے ایک کلمہ یا حرف یا ایک لفظ یا جزو لفظ بھی نہین
بولا گیا تھا - کس قدر عرصے تک اور اب یہ چپ لگی رہتی - انسیہ کی طبیعت کو اب برداشت
نہین ہو - اب لحظہ بھر بھی اسکو گوارا نہین کر سکتی -

آخرکار مجبور ہو کے کلیمنٹائن نے اُس شخص سے جو اسکو بہت ہی حقیر و ناچیز سمجھا تھا اور
نہایت ذلت اور خفت کی نگاہ سے دیکھا تھا اس طور پر گفتگو کی -

کلیمنٹائن - میرے لارڈ - کہان چلے جاتے ہو - گاڑی کہان ہی جو ہماری منتظر ہی
اور جسپر ہم سوار ہونگے - مین تو اب بہت تھک گئی ہون اور علاوہ اسکے سنسان جنگل مین
چلنے کی کوئی ضرورت معلوم نہین ہوتی - بالضرور حضور نے حکم دیا ہوگا کہ کسی نزدیک تر
مقام پر گاڑی حاضر رہے -

لیکن اسکے ساتھی نے جواب نہ دیا اور جلد جلد اسکو ساتھ ہی لیے گیا -

کلیمنٹائن - ہائے میرے قیاس مین یہ آتا ہی کہ حضور نے مجھپر یہ الزام لگا کے
کہ مین نے آپ کے چاہنے کی جرأت کی ہی مجھے سزا دینے کا عزم یا مجھکو مجرم کیا ہی اور

جہان تک آپکا اختیار چلے گا مجھے سزا ہی دیجیے گا۔ اور اس سے زیادہ مرسلرم سزا مین نے اس آرزو کے رکھنے مین جرأت کی ہو کہ مین آپ کی زوجہ منکوحہ ہو جاؤن "

(اب خوف کی جگہ غصہ آگیا) "لیکن وجہ کیا ہو کہ آپ نے اسقدر جلد قبل سے ہی میری روح کو ستانا اور مجھے مبتلاے یاوسی و حرمان کرنا شروع کیا ہو۔ مجھے اب بھی تمھارا ایسا ہی عشق ہو۔ تمھین مین پیار کرتی ہون۔ تمھاری پرستش کرتی ہون۔ تاہم میری خصلت ایسی ہو جس سے تلخکام نفرت اور توہین کا اور لوگ سبق لین۔ مین خوب جانتی ہون کہ تم مجھے ہرگز ہرگز پیار نہ کروگے۔ مگر مین بھی ایسی ہیٹی نہین ہون کہ بزدلی سے تمھارا بدلا لینے کا دعوا کھا بیٹھون۔ اگر منظور ہو تو سہتی سہتی بے لطفی مجھ سے اختیار کرو لیکن کھلم کھلا جنگ کا اسنے ہتھیار نہ دو۔ اگر تم ایسا کروگے تو مین بھی وہی طرز و روش اختیار کرونگی جس سے تمھارے افعال کا مین بھی تو بدلا لون۔ سنتے ہو کہ نہین۔ بولو گے کہ نہین۔ کیا مین اُن طریقون اور شرائط سے جنکی پابندی ہم دونون کو ایک دوسرے کی نسبت ضرور ہو ناواقف بنی رہون۔ کیا ماجرا کیا ہو۔ اب بھی چپ۔ میرے لارڈ۔ میرے لارڈ۔ بولو۔ بولو۔ مین تمکو قسم دیتی ہون کہ بولو۔ نہین تو مجھے مجبوری یقین کرنا پڑے گا کہ کوئی شیطان مجھے اپنے ساتھ ساتھ یہان گھسیٹ لایا ہو "

یہ کہتا رہا چپ اور برابر خاموشی دیکھ کے کلینشائن کی آواز جو پہلے سنجیدہ اور رعب دار اور پُر اثر تھی اب تھرتھرانے لگی اور آسیب زدہ سی ہو گئی۔ کیونکہ اسکے سینے مین طرح طرح کے خیالات اور خوف جنکو تھوڑی دیر کے لیے اسکا غصہ اور زخم خوردہ گھمنڈ دبائے رہا تھا ہجوم آور ہوتے جاتے تھے۔

لیکن پھر بھی اُس خاموشی مین استقلال بنا رہا اور پھر بھی اُسکا لبادہ پوش ساتھی اسکو آگے ہی آگے لیے جانے مین بیحد اور مصر تھا۔

یہ حال دیکھ کے کلینشائن یکایک ٹھہر گئی اپنا ہاتھ لبادہ پوش شخص کے بازو کے

نیچے سے کھسیٹ لیا اور اُسنے کلمات ذیل کہے۔

"کلینتھیا بن نے تب تو قسم ہو خدا کی کہ اس بیرحم اور غیر تحقیق حالت مین مین اب ایک قدم بھی آگے نہ بڑھون گی۔ تمھارے ساتھ اپنی زوجیت کا تعلق پیدا کرنے مین خواہ کتنی ہی نہ مختیان مین نے کی ہون خواہ کتنے ہی نہ وسائل مین نے پیدا کئے ہون تاہم یہ نہوگا کہ میرے ساتھ اس طور پر دل چور چور کر دینے والی حقارت سے برتاؤ کیا جاے" (اسوقت اسکا غصہ دیوانگی کے انتہائی درجے تک پہونچ گیا تھا) "ایسا نہوگا کہ تمھین دو چار گھنٹون مین تم میرا جگر پاش پاش اور میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو اور میری ہمت بالکل توڑ دو۔ علاوہ اسکے اور میرے لارڈ مین لجاجت سے منت سماجت سے کہتی ہون کہ تم یاد کرو کہ اس طور پر عورت کے ساتھ عمل کرنا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی بری اور کتنی ہی خطادار کیون نہو بزدلی اور نامردی کا کام ہو۔ اب تو بولو گے کہ تمھین میرے لارڈ۔ چارلس۔ مارکوئس۔ بولو۔ بولو۔ آخر مین پوچھتی ہون کہ اس ہیبتناک خاموشی کے معنی کیا ہین۔ یا خدا۔ یا میرے خدا!!!

اور ہزارہا متناقض خیالات کے آنے سے جو ان عورت بیقرار اور کوفت مین ہو کے تلخکام حسرت اور رنج سے ہاتھ ملتی رہی اور ایسی دھمکیان دیتی اور التجائین ظاہر کرتی رہی جس سے اسکے خیالات منتشر اور ہوش باختہ گھبرائی ہوئی اور بے ترتیب حالت کا علانیہ اظہار تھا۔

لیکن اب بھی لیادہ بوش نکل نے جواب نہ دیا اور اُسکے سامنے ہی کھڑا رہا۔ اُسی حالت اور اُسی طور پر کھڑا رہا جسطرح سے وہ اچانک ٹھہر گیا تھا جب وہ چلتے چلتے ٹھہر گئی تھی اور اُسنے اپنا ہاتھ اسکے بازو کے نیچے سے یکایک نکال لیا تھا۔ وہ مائت غیر متحرک بت کے مانند تنا ہوا کھڑا رہا۔ وہ شخص ایسا نظر آتا تھا گویا لباد مین ایک لاش لپیٹ کے کھڑی کر دی گئی ہو۔ ایسا نظر آتا تھا گویا شرارت یا خوشی یا صنعت فلسفہ یا کوئی خوفناک نشان یا علمی عمل یا مجربات کا نتیجہ اس طور پر سیدھا کھڑا کر دیا اور

لحظہ ہی بھر مین اُس جوان فرانسیسی عورت کے دل مین - وہ دل جو کبھی کا کمزور اور ضعیف اور جسکا حال پریشان اشتمال عرصہ کا پتلا ہو گیا تھا - ہزارہا ہولناک اور وحشت انگیز واقعات اور حادثات جو اُسنے قصون اور افسانون مین پڑھے تھے اکر ٹوٹ پڑے اور ریل پیل ہو گئے اور اُن خیالات مین اُسکو قبرین نظر آئین جو اپنے مردے اُگل اُگل کے باہر پھینک رہی تھین تاکہ وہ غیر محفوظ کنوارلون اور بے گناہ اور بے حفاظت عورتون کو داغین - اِن خیالات سے بدنصیب کلیمنٹائن پر ایسی دہشت جو ٹلنے والی نہین تھی غالب آئی اور اُسکے حواس اُسکو چھوڑنے لگے -

ہانپتی اور کانپتی ہوئی کلیمنٹائن نے ہکلا کے کہا -

کلیمنٹائن نے ایک مرتبہ اور - ایک مرتبہ اور - اور یہ آخری مرتبہ ہے - مین حضور کو قسم دلاتی ہون مین آپ سے عاجزی کرتی ہون - مین تبدل سے ملتجا عرض کرتی ہون کہ برائے خدا منھ سے بولیے - مجھے اس چپ سے ہول ہوتا ہے - میری طبیعت گھبراتی ہے - ایک دفعہ بولو صرف ایک لفظ کہو - یا میرے خالق یہان کوئی پاس نہین جو میری مدد کرے یہ کہکے اُسنے مضطربانہ ایک چیخ ماری اور اس بے سود امید مین کہ شاید کوئی جسم متحرک اندھیرے مین نظر آجائے اُسنے چارون طرف وحشت سے نگاہ دوڑائی -

لیکن سوا اُس شخص کے جو بت بنا ہوا اُسکے سامنے کھڑا تھا نوع انسان مین سے کوئی اُسکو نظر نہ آیا - اور اب اسکا خوف دلی درد اور اذیت کی حد کو پہونچا اسکا دماغ شکنجہ مین کھنچ گیا اور اسکے خیالات مین ایک ہی لحظہ کے اندر ہر قسم کے خوفناک تصورات اُس خاموش شکل کی نسبت پیدا ہو گئے -

کلیمنٹائن - (شکستہ آواز سے) ہائے تم مجھے پاگل بنانے کی فکر مین ہو - تم مجھے بیہوش اور بدحواس کیا چاہتے ہو - تو کسی قسم کا بھوت ہے - اور تو کیون مجھے چمٹا جاتا ہے - میرے لارڈ - چارلس - ہائے بولو - کہو تو تم ہو کون - میرا شک تو دور کر دو - کیا ہینٹا

یہ دھوکا ہی۔ مین سوچتی ہون کہ مین خواب مین چل رہی ہون۔ ارے او بھوت۔ ارے او مجسم بھتنے مین تیری شکل دیکھون گی۔ کیا ہوا اگر وہ مردے کا چہرہ ہو تب بھی مین ضرور دیکھون ہی گی۔"

مایوسی کی دیوانگی مین گرفتار ہو کے کلنمنائین لبادے مین لپٹی ہوئی شکل کی طرف شیرنی کی طرح جھپٹی۔ ایک ہاتھ سے اُسکی ٹوپی اُتار کے پھینکدی اور دوسرے ہاتھ سے اُسکا لبادہ اُتار کے پھینکدیا۔ اُسکے بعد چونکہ روشنی کافی تھی جس سے وہ اپنی تیز نگاہ سے اپنے ساتھی کے خط و خال دیکھ سکتی۔ اُسنے دیکھا کہ وہ لازڈ آزڈن نہین ہو بلکہ کوئی اجنبی آدمی ہے۔

جواہرات کا صندوقچہ اسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور اُسکے منھ سے ایک چیخ نکل گئی اور وہان سے بھاگنے کو وہ مڑی لیکن علی الفور قاتل نے ایک ڈنڈا جسکو وہ اب تک لبادے کے نیچے چھپائے تھا مار کے اِسکو زمین پر گرادیا اور دوسرے ڈنڈے نے اسکو ہمیشہ کے لیے خاموش کردیا۔

+ + + + + + + + + + + + + + + + + + × × × × × ×

+ +

+ +

+ +

کسی قدر دن چڑھنے کے بعد دو پولیس کے کانسٹبل ہائیڈ پارک مین سے گزرتے تھے اور آپسمین حسب ذیل باتین کرتے چلے جاتے تھے۔

ایک "ہان تو پھر کسوقت تمانہ پر رپورٹ ہوئی تھی"

دوسرا "آدھی رات کے بعد آدھ گھنٹہ کے قریب گزرا ہوگا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ڈیوک آف بلمانٹ اور انکا بیٹا"

ایک ۔ یعنی مارکوئس آف آرڈن ۔ کیون ؟

دوسرا ۔ ہان ہان وہی خبر وہ دونون رئیس دعوت مین گئے تھے اور جب تھوڑی دیر بعد بارہ بجنے کے وہ گھر واپس آئے تو اُنکو اطلاع ہوئی کہ فرانسیسی عورت خواص محل کہین کو چلدی ہی ۔ ڈیوک نے جیسا دستور ہی حکم دیا کہ سب جگہ تلاش کر لیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ کچھ مال تو نہین گیا ہی ؟

ایک ۔ کیا یہ شبہہ تھا کہ جوان عورت کچھ مال لے کے بھاگ گئی ہی ؟

دوسرا ۔ اسکا تو کچھ ذکر ہی نہین تھا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ خیال تو گھر بھر مین کسی کو بھی اُسوقت تک جب ڈیوک اور اُسکا بیٹا واپس آئے تھے نہ تھا ۔ وجہ صاحبہ کو ۔ دونون لیڈیون اور عموماً سب نوکرون کو کلیمنٹائن کی بددیانتی پر شک نہین تھا ۔ اُنکو یہی اندیشہ تھا کہ کہین گئی ہو اور کسی بلائے ناگہانی مین پھنس گئی ہی لیکن جب ڈیوک اور مارکوئس آئے اور اُنھون نے سنا کہ جوان عورت کا پتہ نہین ہی تب اُنھون نے فوراً حکم دیا کہ گھر مین مال و اسباب سب دیکھ بھال لیا جائے ۔ پھر جا کے کہین یقین ہوا کہ چوری بھی ہوگئی ہی ؟

ایک ۔ وجہ صاحبہ کا جواہرات کا صندوقچہ ۔ کیون ؟

دوسرا ۔ ہان ۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ لیڈیون مین سے ایک لیڈی کی دعوت ہال کی پوشاک بھی ۔ لیکن شک نہین ہی کہ اسی طرح اور چیزین بھی گئی ہونگی پہلے ہی پہلے جلدی مین اور انتشار کے وقت جو اس واردات کے وقوع سے پیدا ہوا تھا دریافت ہو جانا ناممکن تھا کہ کون کون چیز گئی اور کیا کیا بچا ؟

ایک ۔ کیون جی تمھارے پاس فرانسیسی عورت کا حلیہ ہوتا ؟

دوسرا ۔ ہان ۔ یہ موجود ہی ۔ ڈیوک نے مارکوئس آف آرڈن اور اپنے خانسامان کو عورت کے بھاگ جانے اور سرقہ کی اطلاع کے لیے تھانہ پر بھیجا تھا اور چلتے وقت دوسرے کانسٹبل کو کاغذ دے گئے ۔ اور بہت صحیح صحیح ہی ؟

ایک ۔ (حلیہ کو بغور پڑھ کے) "بڑی خوبصورت عورت ہوگی"

دوسرا "تھی تو۔ وہی انسپکٹر جسنے لیوین نیم کو حراست مین لیا تھا یکلو وہ عالیشان ہوٹل جو ڈیوک کے مکان پر ہوا تھا۔ چند مہینے ہی تو ابھی گذرے ہین"

ایک "ہان ۔ یقین مانو ۔ مجھے یاد ہے۔ مگر ہان ہمارے انسپکٹر کا کیا ذکر تھا"

دوسرا کیا ۔ "اُسنے اُس موقع پر فرانسیسی عورت کو دیکھا تھا اور مجھ سے وہ ابھی ابھی کہتا تھا کہ وہ بہت تیار عورت ہے اور اِس حلیہ سے جو اِس کاغذ مین لکھا ہے اُسکا حلیہ بالکل مطابق ہے۔ ارے ارے دیکھو تو یہ کیا ہے"

ایک "شرابی عورت ہے اور کیا ہے"

دوسرا "نہین نہین ۔ قبل ۔ قسم ہے خدا کی"

اور دونون کانسٹبل اُس موقع کی طرف دوڑے جہان وہ عورت پڑی تھی اور اُسکو دیکھتے ہی اُنھون نے وہ الفاظ منھ سے نکالے جو اوپر لکھے گئے ہین۔

زمین پر ایک عورت ملبوس بلباس نفیس کی لاش پڑی تھی ۔ اِسکی ٹوپی بالکل بھیچ گئی تھی اور جو نشان پیشانی پر پائے جاتے تھے اُنسے صاف ظاہر تھا کہ کس طور پر ہلاکت واقع ہوئی تھی۔ کسی قدر فاصلہ پر ایک ڈنڈا پڑا تھا جو بڑا وزنی تھا اور ایسا ضرب لگانے کے لیے کافی تھا۔ اور اُس سے آگے بڑھ کے ایک خالی صندوقچہ کھلا ہوا پڑا تھا۔ اِس بدنصیب عورت کی جیبون پر بھی ہاتھ پڑا تھا کیونکہ اُنکے اندر کا کپڑا باہر نکلا ہوا تھا اور بعض نشان جبر و سختی کے جو گلون کے پاس پائے جاتے تھے اُنسے پُر ظاہر تھا کہ بالیان کھینچ لی گئی تھین ۔ لاش بالکل سرد تھی اور اُسکی ظاہری صورت سے پایا جاتا تھا کہ ہولناک فعل کے ارتکاب کو صرف چند ہی گھنٹے گذرے ہین۔

چونکہ اِن افسرون کے پاس حلیہ موجود تھا اِسلیے مقتولہ عورت کی شناخت مین کچھ دیر نہ لگی اور معلوم ہو گیا کہ یہ وہی موسیو کیمنٹائن ہی ہے۔ پوشاک سے جو وہ پہنے تھی

اور صندوقچہ اور جامہ سے کوئی جگہ خالی نہین تھی اور یہ بھی تصدیق ہوا کہ مقتولہ خواص محل کی دوس دفتراسکو کہتے اور عورت نہین ہے۔

رمنے کے محافظون کے مکانات سے مدد آگئی اور لاش کو پبلک ہوس دفتر پیرس لے گئے۔ اس واقعہ کی خبر فوراً ملہانت کو بھیجی گئی اور وہ بھی ویسا ہی ملول و غمگین ہوا جیسا اور سب اسکے خاندان والے اور ملازم تھے جنھون نے یہ ہولناک خبر سنی تھی۔ جون ہی ڈیوک اس ملال و رنج سے جسمین یہ خبر سنکے ظاہر وہ مبتلا ہو گیا تھا اپنے ہوش مین آیا اسنے فوراً اپنا یہ ارادہ ظاہر کیا کہ جو شخص قاتل کو گرفتار کریگا وہ پانچہزار روپیہ انعام پائیگا۔ اور جو جواہرات پاکے حاضر کریگا اسکو بھی اسی قدر انعام دیا جائیگا۔

دن کو تفتیش کی نسبت تحقیقات ہوتی رہی لیکن اس بھید کا کوئی پتہ یا نشان نہین ملا۔ جس طرح پر اسکے حالات جاری کے روبرو پیش کیے گئے اُنسے صرف یہ نتیجہ نکلا کہ جوان عورت اپنی بی بی کا صندوقچہ زیور جواہرات لیے جاتے ہوے قتل کی گئی لیکن یہ امر کہ آیا اسکو کسی اجنبی آدمی نے اتفاقیہ ملجانے سے قتل کیا یا کوئی ناجائز تعلق اس سرقہ اور ناگہانی مصیبت کے نزول کا باعث ہوا تحقیقات مین پایۂ ثبوت کو نہ پہونچا اسلیے وہی معمولی حکم دیا گیا۔ یعنی یہ کہ کسی شخص یا اشخاص نے قتل عمد کا ارتکاب کیا۔ اور مقدمہ درج نقشہ ہوا۔

دوسرے روز اس بدنصیب فرانسیسی عورت کی لاش دفن کی گئی اور اس عجیب و غریب اور حیرت انگیز واقعہ سے خاندان ملہانت مین زیادہ تر ملال اور اضمحلال پھیلا۔

اب سولہ مہینے گذر گئے اور کوئی ماجرا یا واردات ایسی نہ ہوئی جسپر خاص لحاظ کیا جائے یا وہ کچھ محسوس ہو سکے۔ لیکن ہم دریافت کرتے ہین کہ اس عرصہ مین ورجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا۔

ستائیسواں باب

(انگلستان کا سفید غلام)

اب ہم ایک درد انگیز ایک بہت ہی درد انگیز داستان اپنے قصہ کی لکھتے ہین اور جب ہم اُن اندوہگین اور المناک مصیبتون اور الم انگیز تکلیفون اور اذیتون اور زیادتی افراتفگیون اور پریشانیون پر جو ہم آپ لکھنے کو ہین سرسری نگاہ ڈالتے ہین تو ہماری روح اس کام کو دیکھ کے جو ہمنے اپنے ذمہ لیا ہو کسلمند ہو جاتی ہو۔ اور جب ہم اس تصویر کی فردعات کو جو ہمارے سامنے رکھی ہو بنظر غور دیکھتے ہین تو ہمارا خون غصہ سے جوش مین آتا ہو۔ یہ تصویر غریب و محتاج عورتون کی زیان کاریون کی شوخ شوخ رنگتون سے مردون کی بیرحمی اور سنگدلی کے سیاہ اور گہرے گہرے رنگون سے اور بگاڑنے اور خراب کرنے والی سوسائٹی اور بددل دنیا کے اندھے خاکون سے کھینچی ہو اور ہمکو تعجب ہی کہ جب خدا آسمان سے زمین کی طرف دیکھتا ہو تو ایسی ایسی برائیون کو جو دنیا مین ہوتی ہین معائنہ کرتا ہو تو کس واسطے اسکا قہر و غضب بھری نیند سوتا ہو۔

لیکن اس داستان کے دل خون کن حصہ کو بطور مناسب شروع کرنے کے لیے ہم ناظرین کی توجہ پچھلے قصہ کی طرف معطوف کرتے ہین اور انکو وہ دن یاد دلاتے ہین جس روز کلینٹائن فرانسیسی عورت نے اپنی اشد دغا اور فریب کی تدبیرون سے وزجنیا پر وار کر کے اُسکا شکار کیا تھا۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب وزجنیا نے اپنے چاہنے والے کو فین پر سوار جاتے دیکھا اور اُسکی نسبت بھلے مانسون کی لڑکیون اور عورتون کے بہکانے اور پھسلانے اور اُنکے ساتھ بیدردی سے پیش آنے کا ماجرا جیسا قبل اسکے مفرض بیان مین آیا ہو سنا تھا تو وہ اپنے جھوٹے شفیق کے پائون پر بیہوش ہو کے گر پڑی تھی۔ تین یا چار شخص اُس جگہ جمع ہو گئے اور کلینٹائن نے ظاہری رنج و ملال سے نوجوان لڑکی کو گود مین اٹھا لیا

ایک مسن عورت نے خوشبودار شیشی سنگھائی جسنے نخلۂ کام و با اور وہ ہوش مین آئی پھر کلیمٹا مین بدنصیب دلجیا کو اسکے مکان پر پہونچانے گئی اور وہان لیجا کے اسنے اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کو صاحب خانہ کے سپرد کیا اور خود وہان سے رخصت ہوکے گرینوش نراسکوئر کیجانب راہی ہوئی۔

الفاظ مین اسقدر زور اور گنجائش نہین ہو کہ ایک نمہ بھی اُس غم کا ادا ہوسکے جسکی یہ نئے دلی اب شکار تھی اُسکی پہلے پہل کی اُسکی سب سے پہلی اُسکی انتہائی اشتیاق بھری محبت مین عین وقت پر جب وہ نہایت مسرت اور اعتبار کے ساتھ امید کی روشنی مین بڑھتی اور پھیلتی جاتی تھین اچانک کمھلا کے رہ گئین۔ ہائے لگی بڑی ہوتی ہو۔ اسکے دل کو خاص ایسے وقت پر صدمۂ عظیم پہونچا جب وہ اُن تمام امیدون کو رکھ رکھ کے سرسبز کرتی تھی۔ اور اُن پاک اور طاہر آنون سے گرم رکھتی تھی جو ایک کنواری کی سب سے پہلی اور سب سے پاک محبت کا مال ہین۔ اُسکو مہیب مصائب نے حیرانی اور پریشانی مین ڈالا اور مضطرب کیا اور انتہا کی مایوسی نے کچھ دیر تک اُسکے چشمۂ چشم کو بند کردیا اور لیون کے دروازے کو کھول دیا۔ اور جب وہ رفتہ رفتہ اپنی بدفال بیہوشی اور منحوس غشی سے کسی قدر ہوش مین آئی تو اسکے دل سوزاور دل دوز عذاب الیم کی لہرین اٹھین اور سیلاب عظیم آنسوون کا روان ہوا اور وہ درد انگیز آہ و فغان اور نالہ و فغان اور گریہ و بکا کرنے لگی۔

وہ خیال خام اور قیاس باطل کا محل جسمین اُسکا خیال چند ہفتہ گزشتہ سے گردیدہ اور چسپیدہ تھا اچانک گر پڑا اور اُسکے کھنڈر مین وہ دب گئی۔ اُسنے ایک پرزا ہاتھ کی رہنمونی قبول کی تھی اور کچھ روز تک خوش آیند مرغزارون اور دلچسپ و دلپسند باغون مین اور چاندی سے چمکنے والی ندیون کے کنارے کنارے اُسکی رہنمائی ہوئی تھی لیکن صرف اسواسطے یہ سب باتین ہوئی تھین کہ انجام کار بیدردی سے ایک تیرہ و تار

اور خوفناک گڑھے مین جو اس نہایت فرح بخش اور راحت افزا منظر کے دوسری جانب منہ کھولے ہوے تھا وہ یکایک ڈھکیل دیجاے اور اسلیے اُسنے اب اپنی ہی ذات کو الزام دیا کہ کس واسطے ایسی دغا اور فریب مین آگئی جسکی وجہ سے یہ سچی اذیت اور کوفت اُٹھانی پڑی تلخ کامی سے تاہ نہایت تلخکامی سے وہ پشیمان ہوئی کہ کیون اندھی بنگئی۔ اُسنے اپنے چاہنے والے کا اسقدر اعتبار کیا جسکی دغا کا اِسکو بالکل شبہہ نہین تھا۔ اُسنے اپنی ذات کو نفرین کی کہ وہی جان بوجھ کے اُس خرابی کی بانی اور موجد ہوئی جسکا پہلے اُسنے کبھی خیال بھی نہین کیا تھا۔ اور آخرالامر اُسکی روح کو نہ صرف عذاب وعقوبت اذیت وہ غم کی سچائی کا سہنا پڑا بلکہ ہر وقت اور ہر گھڑی اپنی ذات کو خود الزام لگانے اور زجر و توبیخ کے لالے پڑ گئے۔

اُن یکدنت اور نیک نہاد آدمیون نے جنکے ساتھ وہ رہتی تھی اسکی تسلی اور دلاسے مین ہر طرح کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ہان اسقدر ضرور اُنکو کامیابی حاصل ہوئی کہ اُنکی ترغیب و تسکین سے وہ اپنی غم کی ظاہری شدت کو درجہ اعتدال پر لانے کے قابل ہوئی۔ لیکن اس طور پر غم کی آماد کو روکنے اور دل کے جذبہ الم کو ضبط کرنے سے اُسکا دم انتہا کے حسرت اور افسوس کے عذاب وعقوبت سے اندر ہی اندر گھٹنے لگا اور اسکا دل بھر بھر آنے لگا۔ تاہم اِسقدر صبر اور جبر سے جو اُسنے اپنے اوپر اختیار کیا اور جسکی حد سے زیادہ ضرورت بھی تاکہ آئندہ کے آنے والے آلام و اوہام کے ریلون کا انسداد ہو یہ غریب لڑکی اِس قابل تو ہوئی اور اُسکا دل اتنا تو ٹھکانے لگا کہ وہ اِس مصیبت کا استقلال سے مقابلہ کر سکی اور اپنے کمال اخلاق اور نرمی سے اُسنے دونون لائق میان بی بی کو جو اسوقت اُسکی تسلی کر رہے تھے رخصت کیا اور اپنے کمرے مین تن تنہا بیٹھ کے سوچنے لگی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

ہمارے ناظرین باریک بین مین سے جو اِس نوجوان ناکتخدا لڑکی کے اصول اعظم

اور انتہا کی خیالات کی پاکیزگی اور سچے تفاخر کو جو اُسکی خصلت کے جزو لاینفک ہو گئے تھے
اور اُسکی نادانی اور معصومیت کے محافظ تھے سمجھتے ہونگے اور جنھون نے مقیاس عقل اُنکا
وزن کر لیا ہوگا یہ دیکھ کے کہ وہ سر خود کیا انتظام کر رہی ہے اور کونسا مناسب طریقہ اپنی
روش کا اختیار کرے گی انجام کار بخوبی سمجھ گئے ہونگے۔ بس جون ہی براہین قاطع اور
دلائل ساطع کے بعد اُنسے اپنے دل مین ایک بات قرار دیدی اور اُسکے دل من ایسی
کی سی کیفیت پائی گئی وہ اپنی کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور تمام اپنی چیزیں اور اسباب کو
ایک خاص طرز پر مرتب کرنا شروع کیا۔ جو جو چیزین وقتاً فوقتاً اُنسے اپنے روپیے سے
خریدی تھین اُنکو بہ ہوشیاری اُن چیزون سے علٰحدہ رکھا جو اُنسے اُس روپیے سے
مول لی تھین جو اُسکے چاہنے والے نے دیا تھا۔ اپنی چیزین ساتھ لیجانے کو ایک الگ
گٹھری مین باندھین۔ اور جب وہ اِس طور پر اِس کام مین مصروف تھی اگرچہ کئی دفعہ اُسکو
محسوس ہوا کہ آنسو آنکھون سے برس برس کے اُسکے رخسارون کو تر کر رہے ہین اور اُسکا
سینہ زور زور سے آہین کھینچنے کی وجہ سے جنھون نے اُسکا دم گھوٹ رکھا تھا حرکت رہا تھا
لیکن بسوقت اُسنے دلھن کی پشواز پلنگ سے اُٹھا کے صندوق مین رکھی اور اُن سب پہننے
اوڑھنے کی چیزون کو جنمین حقیر سے حقیر اور ناچیز سے ناچیز اشیا بھی شمار مین آئی تھین
مثلاً ایک گلوبند ایک فیتہ کا ٹکڑا ایک جوڑی دستانہ جو اُسکے چاہنے والے کے روپیہ سے
خریدی گئی تھین صندوق مین رکھا۔ ہان اِسوقت اِسکا جی ایک حدت اور حدت سے
پھر پھٹ پڑا۔ کیونکہ جسوقت اُسنے اُس صندوق کا ڈھکنا بند کیا جسمین دلھن کی پوشاک
تھی اُسوقت اُس غریب لڑکی کو معلوم ہوا کہ گویا اُسنے تمام اپنی خوشی کی امیدون کو سنگ مرمر
کی قبر مین ابھی ابھی دفن کیا ہے۔

اِسکے بعد یہ بیکس اور یتیم لڑکی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور خود مٹ بکھر کے رنج و
آلام کا شکار رہی۔ اُسکے رنج و الم مین کوئی بات خود غرضی کی نہین تھی۔ یہ رنج و الم ایسا

سچا۔ ایسا دلی۔ اور ایسا پاک تھا جیسی اُسکی محبت صاف اور سادہ تھی۔ اُس اپنے مرتبے اور منصب۔ اُس اپنی آزادی اور فارغ البالی۔ اور اُس اپنے آرام و آسائش کا جو روپیہ سے حاصل ہوتی ہو اور جنکا اِس عقد کی وجہ سے اُسکو یقین تھا ایک لحظہ بھر کے واسطے بھی اُسکو رنج نہ تھا۔ ہان ایک خیال ضرور اُسکے دل پر غالب تھا۔ ایک خیال اُسکے رنج کا سرمایہ تھا اور یہ خیال اُس وفا کا (یا یون کہو کہ اِس فرضی وفا کا) اُس شخص کی نسبت تھا جسکو اُسنے ایسی اچھی طرح سے اور ایسے اشتیاق سے پیار کیا تھا۔

اُس قابل یادگارون کے قریب نو بجے رات کو ویجنیا مارڈنٹ نے اپنے چلنے کی تیاری سے فراغت پائی۔ اُسنے وہ لباس جو صبح کو پہنے ہوے تھی علحدہ رکھ دیا۔ اسلیے علحدہ رکھ دیا تھا کہ وہ اُسکے روپیہ سے خریدا گیا تھا اور اُسنے وہی اپنا رنگ اُڑا ہوا سایہ اور بالکل پرانی شال اور ایک بدنما سینکون کی ٹوپی لے لی۔ چند ہی گھنٹے گزرے ہونگے کہ اِن سب چیزون کی نسبت اُسنے خیال کیا تھا کہ پھر اُسکو اُنکی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اب سب اُسکی ضرورت کی چیزین ایک چھوٹے سے بقچہ مین بندھی ہوئی تھین۔ وہ عمدہ عمدہ خانہ داری کا اسباب۔ وہ بار بار بدلنے کے کپڑے۔ وہ چند کتابین۔ جو الماری مین رکھی ہوئی تھین۔ وہ چھوٹی چھوٹی کم قیمت زیبائش اور آرائش کی چیزین جو آتشدان کی نکلی ہوئی کانس پر رکھی ہوئی تھین۔ یہ سب چیزین چھوڑ جانے کا اُسنے ارادہ کر لیا تھا کیونکہ اُسکا دل کہتا تھا کہ اب یہ چیزین اُسکی اپنی نہین ہین۔

یہان تک ہوا کہ جب سے وہ اِس شور و غل مین بیٹھے بیٹھے یاد کرتی رہی کہ جن روز اُسکے چاہنے والے نے اُسکو بنگ نوٹ دیا تھا اُس روز اُسکے پاس خود اپنا کتنا روپیہ تھا۔ اور اِس بات کے یاد کر لینے پر کہ اُس روز تھیلی مین ایک یا ڈیڑھ روپیہ تھا کامیاب ہو کے اُسنے سوچا کہ اب اُس سے زیادہ اپنے ساتھ نہ لیجانا چاہیے اِسلیے اُسنے صندوق مین چار پانچ دس روپیہ کی اشرفیان جو اُسکے پاس بچی تھین

سیر میون کے بیچ اُتر جاتی ہی۔ اِس مکان کے دونون نیک نہاد مکین اُس سے ملتے ہین اور سنتے ہین کہ وہ قریب اُنکو چھوڑنے والی ہی۔ اِس بات سے تو وہ پہلے ہی آگاہ ہین کہ اب اُسکا عقد نہین ہوسکتا لیکن یہ بات اُنکی سمجھ مین نہین آتی اور وہ سششدر و حیران ہین کہ صرف یہ خیال کرکے وہ یہان سے اِس طور پر بے سروپا کیون بھائی جاتی ہی۔ کانپتی ہوئی اور آہستہ آواز سے اور نہایت غمگین اور اندوہگین سے آہ نہایت ہی ملول و حزین نگاہون سے جو دل کے ٹوٹ جانے کی حکایت پہلے ہی سے بیان کر رہی تھین وہ جنیا حسب ذیل گویا ہوئی۔

وہ جنیا۔ اے میرے نیک نہاد دوستو۔ اے میرے پیارے شفیقو مین تمھارا شکریہ ادا کرتی ہون۔ تمھاری مہربانی اور ہمدردی کا دلی شکریہ ادا کرتی ہون لیکن مجھے اِس نواح یا اِس مکان مین اب رہنا مناسب نہین ہی اور نہ مجھے اتنی جرأت ہی کہ مین یہان رہون۔ اوّل تو مجھے اپنا اندرونی امن قائم رکھنا ضرور ہی اور یہان سے چلے گئے بغیر اُسکا قائم رہنا ممکن نہین۔ کیونکہ مجھمین اب اتنی جرأت باقی نہین رہی ہی کہ مین اِس دنیا مین جو شی کا نام لون لیکن چونکہ میری جان تہلکہ مین ہی اِسلیے اُسکی تسکین کے لئے ضرور ہی کہ مین اِس مکان سے جہان ہر ایک چیز اور ہر ایک شکل سے مجھے رنج افزا اور کلفت زا باتین یاد آئینگی اور زخم ہمیشہ ہرا رہے گا علاحدگی اختیار کرون۔

اِسقدر کہکے وہ جنیا اپنی کنجی کنجی آنکھون مین آنسو بھر لائی اور اُسکی آواز رنج و الم کی شدت سے منھ سے باہر نہین نکلتی تھی کہ پھر اُسنے اِسطرح تقریر کی۔

"علاوہ اِسکے یہ خود میری تعلیم و تربیت کے احسان کا سبب ہی۔ یہ میری پیاری آنجہانی ماں کی شفقت اور احسان کا سبب ہی جو میرے اِس نواح اور پڑوس سے جہان مجھے اُسکے اتفاقاً لیجانے کا خدشہ ہو بھاگ جانے کا محرک ہوا ہی یہ باعث ہی کہ اُسکو میری سکونت کا خاص مقام معلوم نہین ہی مگر وہ خوب جانتا ہی کہ میرا مسکن کہنے

زیادہ فاصلہ پر نہین ہو اور اگر اب تک وہ میرا لاگو ہو اور پیچھا کیے جانے کا مصمم ارادہ رکھتا ہو تو اسکا صبر و استقلال بالضرور اس مکان کی طرف رہنما ہوگا۔ ہائے مجھے جرأت نہین۔ میرا اتنا زبردست یار انہین۔ ہائے مجھے مناسب نہین ہے ای میرے شفیق دوستو کہ مین اس سے پھر ملون۔ اور آپ خود مجھے اس بات کی مشورت نہ دینگے کہ مین ایسا کرون۔ لیکن تمام اسکے عطیون کو مین یہان چھوڑ جاتی ہون۔ ہر چیز کو جو اسکے خرید کی گئی تھی یہین رکھ جاتی ہون۔ اگر وہ کبھی اس طرف آ نکلے۔ ایک لمبا شریف آدمی۔ ہان۔ اور بہت ہی شکیل و جمیل۔ جو کہتا ہو کہ اسکا نام اوسمنڈ اوسمنڈ ہے۔ تو آپ اس شخص سے کہہ دیجیے گا۔

لیکن اس مقام پر وزجنیا کی آواز جو چند منٹ تک ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی بالکل سے نکل سکتی تھی اب اسکی آہ دل دوز اور نالہ ہائے پرسوز سے بالکل سنتے مین تھی۔ اور ان لائق میان بی بی کو اس نوجوان لڑکی کا دل توڑنے والا اور سے حزن و ملال دیکھ کے انتہا کا رنج و ملال پیدا ہوا۔ بہت دیر تک توقف کرنے پھر بھی مشکل سے بولا جاتا تھا کہ وزجنیا نے کہا۔

"آپ اس شخص سے کہہ دیجیے گا۔ آپ اس شخص سے کہہ دیجیے گا کہ مین نے سب چیزین جو میری نہین تھین چھوڑ گئی ہون۔ آپ یہ بھی اس شخص سے کہہ دیجیے گا کہ مین کسی طرح اسکی برائی کی خواہان نہین ہون اور نہ اسکو کسی طرح کا نقصان پہونچانے کا میرا ارادہ ہے۔ یہان تک کہہ دیجیے گا کہ مین نے اسکو معاف کیا۔ مگر یہ کہ اسکو میرے پھر ملنے کی امید نہ رکھنی چاہیے"

اسکے بعد اپنے دونون رفیقون سے بکمال اخلاق اور احسانمندی اور نہایت فروتنی اور گرمجوشی سے مصافحہ کرکے وزجنیا مارڈنٹ اس مکان سے روانہ ہوگئی۔ آنسوؤن کی دھارین رخسارون کے نیچے بہ رہی تھین اور اضطراب قلب سے

معلوم ہوتا تھا کہ دل بھیجا جاتا ہی۔

اب ہمکو فرض کرلینا چاہیے کہ اُس مہلک دن سے تین مہینے گذر گئے ہین۔ اور اسکے بعد ہم دیکھینگے کہ وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی ایک منحوس حجرے مین جو منور یز کے اطراف مین واقع ہی بیٹھی ہی۔ یہ مکان جسمین کثرت سے کرایہ دار رہتے ہین ایسے مقام پر واقع ہی جہان کی آب وہوا آلائش اور بدبو سے مکدر ہی۔ مہربان اور ثابدان کافی نہین ہین کہ ناصاف اور میلا پانی نکل جائے۔ پینے کا پانی کمیاب ہی اور جو ملتا ہی وہ صحت کے لیے بہت مضر ہی۔ اون سے بھری ہوئی ایک پھٹی پرانی توشک تخت پر بچھی ہی۔ ایک پرانا صندوق میز کی جگہ رکھا ہی ایک کاٹھ کا مونڈھا بیٹھنے کو ہی اور چند برتن کھانا پکانے کے ہین۔ یہ سب اسباب وزجنیا کے حجرے کا ہی۔ اور خود وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی۔ یا پاک پروردگار کیسی بدل گئی ہی۔ رنجنٹ پارک کی سیر وگلگشت سے جب وہ دن دوپہر عشق ومحبت کے خواب دیکھتی تھی جو گلابی رنگت اُسکے رخسارون پر ٹوٹ آئی تھی اب بالکل معدوم ہی۔ اب تو اُن رخسارون پر زرد چنبیلی کھلی ہی۔ زرد۔ ہان زرد جیسے سنگ مرمر ہوگئی ہی جیسا کملانے والی بیماری سے آدمی کا تمام حیات بخش رنگ روپ اُڑجاتا ہی وہی اسکی حالت ہی۔ حالانکہ بیمار اگر کہا جائے تو بیمار نہین تھی۔ بیماری اگر تھی تو دل کی تھی۔ روگ اگر تھا تو جگر کا تھا کہ اُسمین گھن لگ گیا تھا۔ اور یہی بیماری اسکو بھی محسوس ہوتی تھی۔ اور اُسکے ساتھ ہی رفتہ رفتہ اُسکا جسم بھی پھیکا پڑجاتا تھا اور غم والم کا۔ مفلسی کا۔ قحط کا۔ اور کچل ڈالنے والی محنت اور مشقت کا یہ نتیجہ تھا۔

زرد۔ آہ۔ زرد جیسے پتھر کی مورت وزجنیا مارڈنٹ ہی۔ لاش کی سفیدی مین جو افسردگی اور بے نمکی اور بیجان ہونے کی کیفیت پائی جاتی ہی ویسی یہ زردی نہین تھی۔ لیکن یہ وہ زردی تھی جو حرارت غریزی کی موجودگی اور نیلی نیلی رگون کی

نازک زیبائی سے جو اُسکی صاف و شفاف جلد کے نیچے نظر آتی تھین حاصل ہوئی تھی اُسکا قدرتی دُبلا بدن اور بھی دُبلا ہوگیا تھا لیکن خط و خال کی خوبی اور چہرے کے نقش و نگار کی نفاست مین جسکو اُسکا بڑا نا لباس بھی کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا تھا کوئی خلل نہ آیا تھا بلکہ اِس لباس سے اور بھی زیادہ اُسکا حسن و جمال نکھرا ہوا نظر آتا تھا۔ وہ اُس تودے پر بیٹھ کے جسمین تکیہ نہ تھا کہ جب کمر درد کرتی تو اُسپر سہارا لگا لیتی اِس تیزی سے سی رہی تھی جو ایک قسم کی عملی واقفیت اور مہارت کا نتیجہ تھی اور جس سے جسمانی طاقت کو چندان تعلق نہین تھا۔ اُسوقت سیتے سیتے جو اُسنے اپنا ہاتھ اونچا کیا وہ ایسا دُبلا نظر آیا کہ آر پار معلوم ہوتا تھا لیکن جو معنی بدشکل دُبلے پن کے لگائے جاتے ہین وہ اُسپر صادق نہین آتے تھے۔ وہ سوکھ کے کانٹا نہین ہوگیا تھا۔ دُبلی کے بڈی نہین رہ گیا تھا۔ وہ نازک تھا بہت ہی نازک تھا جیسا اُسکا تمام جسم اِسقدر دُبلا اور نازک ہوگیا تھا جسکی نسبت صحت اور تندرستی کا اطلاق نہین ہوسکتا تھا۔ اب بھی وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی بہت پیاری دِل مین جگہ پیدا کرنے والی معلوم ہوتی تھی۔ حُسن تو اسکا پڑی کا ساتھا مگر سرد و گرم زمانہ کی برداشت کرنے کے قابل نہین تھا۔ وہ ایک دلفریب پھول تھی جسکے حسن و جمال کا کمال اتنا ہی بڑھتا جاتا تھا جتنا آہستہ آہستہ اور رفتہ رفتہ وہ موت کے زوال مین آتا جاتا تھا۔

ہمنے بیان کیا ہو کہ اُسکے پاس لباس کی کمی تھی مگر جسقدر تھا وہ بہت صاف و شستہ اور نہایت باریک بینی کی نفاست سے تیار کیا ہوا تھا۔ اِس غریب دبکیں لڑکی کے بال بھی۔ وہ عمدگی سے گھنے سر کی پوشش جسکو اگر کوئی ملکہ بھی دیکھتی تو اُسکو حسد ہوتا اور جنکی شاندار چمک ہر قسم کے جواہرات سے جو کسی بادشاہ کے تاج مین جڑے جاتے ہین دس ہزار گنی زیادہ تھی۔ ہم کہتے ہین کہ اُسکے بال بڑی توجہ اور ہوشیاری سے سنوارے گئے تھے۔ مگر یہ اُنکا سنوارنا بانکپن کے سبب سے نہین تھا۔ خدا منصف

اور دانا ہی کہ کاہلی نہ خود بینی۔ اور مجہول خود پسندی اُسکی عادت مین داخل نہین تھی اور نہ اُسکو اسقدر فرصت تھی کہ اِس جانب توجہ کرتی۔ مگر نفاست اور صفائی سے رہنا اُسکی عادت ہوگئی تھی جس سے نہ تو کوئی مصیبت اور نہ کسی قسم کی تکلیف اسکو باز رکھ سکتی تھی۔ اور اُسکے چہرے کی کیا کیفیت تھی۔ آہ۔ اِسکا بیان مُلال سے خالی نہین ہی۔ اِسپر خرابی واندوہ استقلال سے قائم ہی مگر ملال کی تیرگی نہین ہی۔ وہ چہرہ پاک اور صاف ترک و توکل سے بھرا ہوا مجسم ماتم ہی۔ اور ایسا نظر آتا ہی جیسا کسی مرتاض یا عابد کا چہرہ ہوتا ہی جو تارک الدنیا ہو کے معبود حقیقی کی لَو اور لگن مین خود فراموش اِس دُنیا کے عذاب و عقوبت مین بھی بہشت کو سرسری نگاہ سے دیکھ لیتا ہی۔

اُسکے لب باریک ہین مگر گلاب کی سی تازگی اور رنگت اِنمین باقی نہین ہی۔ لیکن چونکہ وہ انتہا کے رنج والم مین ایک دوسرے سے جُدا رہتے ہین تو دانتون کی موتی کی سی لڑیان جو اب تک خوبصورت بنے ہین ظاہر ہوتی ہین اور دم کی آمد و رفت سے جو اُنمین سے ہو کر گزرتا ہی ویسی خوشبو نکلتی ہی جیسی اُسوقت نکلتی تھی جب وہ اپنے چاہنے والے کے ساتھ ٹہلتی ہوئی رمنے کی ہوا مین دم لیتی تھی۔ لیکن کیا اچھا ہوتا کہ اُن زرد رُخسارون پر پھر سُرخی آجاتی اور اُس خمیدہ جسم مین پھر اگلی سی شباب کی قوت کی لچک پیدا ہوجاتی۔ لیکن نہین۔ ایسا نہ ہوگا۔ ہان ابھی تو نہ ہوگا شاید کبھی آیندہ ہو تو ہو۔

مفلسی وہ بلا ہی کہ کوئی شخص جو ایسے افلاس اور محتاجی کی حالت مین ہو جو وزجینیا کی حالت تھی اجازت نہین دیتی کہ اپنی پسند کا اپنی بود و باش کے لیے مکان لے۔ اگر شرفا کی ہمسائگی مین رہنا منظور ہی تو مکان کا کرایہ بھی بمعقول دینا چاہیے۔ لیکن زیادہ کرایہ دینا اس بیکس بیچنے والی کی استطاعت سے باہر تھا اسلیے مجبوری سے اُسنے وہ کوٹھری کرایہ پر لی تھی جہان اب ہم اسکو دیکھتے ہین اور جسکا کرایہ بارہ آنہ ہفتہ کے حساب سے اُسکو دینا پڑتا ہی لیکن ساتھ ہی اسکے اُسکے استعمال کے لیے

اسباب بھی وہان موجود تھا۔ اور اباب بھی وہی تھا جسکی تفصیل چند الفاظ مین ہم ابھی لکھ چکے ہین اور اگر وہ کل اسباب فروخت کیا جاتا تو فیاض سے فیاض لندن کا دلال سوا روپیہ سے زیادہ اسکی قیمت نہ دیتا۔

ہان یہ مفلسی کا سبب تھا کہ یہ ناشاد لڑکی ایسے مکان مین جاکے رہی تھی جو نشیب مین واقع تھا اور جہان کی آب وہوا وبائی اور مضر صحت تھی اس مکان مین نیچے سے اوپر تک ایسے مفلس اور مصیبت زدہ لوگ بھرے ہوے تھے جیسی وہ خود تھی مگر وہ لوگ اپنے افلاس کے سبب سے اکثر آوارگی اور اوباشی اور فسق وفجور مجبور ہوجاتے تھے لیکن اس دنیا اور اسکے مصائب کا تجربہ جسقدر اس نوجوان ناتجربہ کار لڑکی کو زیادہ ہوتا جاتا تھا اسی قدر اسکے جوہر ذاتی اور اسکی خلقی راست روی اسکی عفت اور پاکدامنی کے حفاظت کے حصار کو مستحکم و استوار کرتی جاتی تھی اور ایسے بخیل اور ناپاک لوگون کی صحبت مین بھی انکے لوث اور آلودگی کے مقام پر سکونت اختیار کرکے اور ہر دم و ہر لحظہ کی ترغیب و تحریص مین پڑکے بھی وہ پاک اور صاف بنی رہی اور اس ترغیب و تحریص کے روکنے مین اسکے اوسان کبھی خطا نہین ہوے اور نہ وہ گھبرائی۔ جب نیچے سے شرابی بھانڈون کی سی مغلظات کا شور وغوغا وہ سنتی تھی تو کانپ اٹھتی تھی اور دعا مانگتی تھی۔ اور جب بعض نوجوان عورتون کی صحبت مین کثر ضرورتاً اسکا گذر ہوتا تو وہ باتون باتون مین اشارتاً سناتین کہ اسکے لیے ایک نئی پوشاک کا حاصل ہونا اور روز یکشنبہ کو اچھا اچھا کھانا ملنا کتنا آسان تھا یہ سنتے ہی وہ ایک ہی غصہ و عصمت کی نگاہ سے جسمین پاکدامنی کی سختی آجاتی تھی انکو خاموش کرتی۔ اور اگر کوئی اسکی عفت کے استقلال کا تمسخر کرتی یا اسپر طعنہ زنی اور دلآزاری کرتی تو وہ اپنا منھ پھیر لیتی اور ضاحکون اور طعنہ زنون کی پروانہ کرتی۔

حالانکہ مفلسی اس غریب لڑکی کو مردود و گروہ ناشائستہ و نابایستہ محبات مین کھینچے کھینچے اور گھسیٹ گھسیٹ کے لاتی تھی۔ اور اسکو ہر طرح و ہر قسم کی ترغیب دیتی تھی تاہم

وہ اسکو گمراہ کرنے مین ناکام رہی۔ اپنی مصیبت کے عالم مین اُسکی آنکھ کسی کے سامنے نیچی نہ ہوئی اور اگرچہ احتیاج اور کئی ما یحتاج نے اِسکے رخسارون کو زرد کر دیا تھا لیکن اُنپر بغیرتی کی ندامت کا رنگ کبھی نہین آیا۔ وُرجنیا ماردنٹ کی یہ کیفیت تھی جو ہمنے بیان کی مگر وہ اپنی قلیل معاش کیونکر حاصل کرتی تھی۔ اُسی اطراف مین جہان وہ رہتی تھی۔ یعنی الڈگیٹ اور منوریر کے آباد حصہ مین۔ ایک بڑا بھاری کارخانہ مسرس آران اینڈ سنز کا واقع ہو۔ جو اختیار اور اقتدار سرمایہ کو اپنے جور و ستم سے محنتی لوگون کے پیس ڈالنے کا حاصل ہو اُسکا یہ اصطلاحی بندر گاہ ثبوت ہو۔ مصر قدیم پر خدا نے اپنے قہر و غضب سے وبا اور تاریکی اور مویشیون کی بیماریان پھیلائی تھین اور ٹڈیان بھیجی تھین مگر انگلستان جدید پر شیطان نے سب سے بڑھی ہوئی دیکھا دیکھی اور مقاومت کی وبا پھیلائی ہو۔ چنانچہ اِس ملعون و مردود رسم و طریقہ سے مسرس آران اینڈ سنز کا بندر تو سرسبز ہو اور اُسکے مالک منافع کثیر حاصل کر کے مالا مال ہین مگر اخلاق کے بگاڑنے والے۔ مایوسی۔ قحط۔ بیماری۔ اور ہلاکت کے اجزے جو اُسکے دروازے سے نکلتے ہین وہ ہوا کو خراب اور میلا کرتے ہین اور اُسی ہوا مین خلقت کا بڑا بھاری حصہ دم لیتا ہو۔

اِس عظیم و عالیشان عمارت کا اندرونی اور بیرونی پھیلاؤ اور عرض و طول کی زیادتی چھوٹی چھوٹی صدہا زیبائش و آرائش کی تعمیرات سے ظاہر ہو کہ اُسکی تیاری مین کتنا فضول روپیہ برباد ہوا ہوگا اور کتنی بیحساب دولت رونق دار کھڑکیون اور دریچون مین جنمین بڑے بڑے جلی شیشے لگے ہین اور خوش تاب روشندانون مین لگی ہوگی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ گران قیمت تعمیر ایک مضبوط یادگار ہو جو سرمایہ نے مقاومت کی بزرگی اور نمود قائم رہنے کی وجہ سے بنائی ہو۔ لیکن اگر اُسکو بنظر اخلاق تمدن اور سیاست مدن دیکھا جاے تو وہ انتہا کی نفرت انگیز زشت منظر اور ہیبناک معلوم ہوتی ہو۔ اُسکی بنیادین انگلستان کے سفید غلامون کی ہڈیون سے خواہ وہ مرد ہون یا عورت اُٹھائی گئی ہین۔ ہیکہ ہر کام کرنے والے

درزیون اور درزنون اور محتاج سینے والیون کے پنجرون اور ڈھانچون سے جنھون نے بھوکون مرمر کے جان دی ہو اسکے چوکھٹ باز و تیار ہوے ہین۔ انکی دیوارین کھوپڑیون سے اٹھائی ہین اور فن تعمیر کی ایجادون صنعتون اور حرفتون مین پسلیان کام مین آئی ہین اور کل عمارت کی مجرائی نہایت مضبوطی اور استحکام کے ساتھ ان بدبخت و بدنصیب آدمیون کے خون اور مغز اور لوتھڑے کے ریختہ سے ہوئی ہے جو اپنی ذات کو برطانیہ عظمیٰ کے محنت کے بازار بردہ فروشی مین فروخت کرنے کے لیے مجبور کیے گئے تھے۔

اور اسی کارخانہ مین وزجنیا مارڈنٹ کام کرتی تھی۔ براہ راست تو اسکو دیان سے کام نہین ملتا تھا اور نہ وہ کارخانہ مین ملازم تھی بلکہ درمیانی عورت کے وسیلہ سے جسکو کارخانہ سے کام ملتا تھا اسکو ٹھیکہ پر کام دیا جاتا تھا۔ دراصل یہ وہی پرانا دستور ہے جسکین سابق پیس ورک اور پیس مسٹریس کا تھا جسکے مطابق یہان بھی کام ملتا تھا مگر درمیانی عورتون کے نام اور تھے اور مزدوری یہان کمتر تھی۔ یہان اسکو قمیص تیار کرنے کا کام ملا تھا جسکی اجرت قریب ڈیڑھ آنہ قمیص کے حساب سے ملتی تھی۔ ہان قمیص۔ فی قمیص ڈیڑھ آنہ۔ اور صبح کے چھ بجے سے رات کے بارہ بجے تک جو کام کرنے کا معمول ہوگیا تھا تو اس عرصہ مین تین قمیص تیار کرلیتی تھی۔ اور لوگون کا بارہ گھنٹہ کا مگر اسکا اٹھارہ گھنٹہ کا دن تھا اور جو چھ گھنٹے بچتے تھے اسکو وہ غریب لڑکی اپنی رات سمجھتی تھی۔ اور ان اٹھارہ گھنٹون مین اسکے سارے چار آنے محنت کے ہوتے تھے اور یہی اسکی کمائی تھی۔ اسمین سے تاگا بھی خرید کرتی تھی قمیص مین سات بٹن کے کاج ہوتے تھے تین سینہ پر دو گریبان کے ادھر اور ادھر اور ایک ایک استینون مین گٹے کے پاس سلائی عمدہ ہونی چاہیے تھی ورنہ غریب سینے والی سے کپڑے کے دام بھر لیے جاتے تھے

اس طور پر کل اجرت جو وزجنیا بہ استثنار یوم یکشنبہ اٹھارہ گھنٹہ روز محنت کرکے حاصل کرتی تھی وہ ایک روپیہ ساڑھے بارہ آنہ ہوتی تھی اور قمیص پیچھے ایک آنہ کا

مانگا لگتا تھا۔ اِس ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنہ ہفتہ بھر کی مزدوری مین وہ مکان کا کرایہ دیتی تھی کوئلہ خریدتی تھی بتیان مول لیتی تھی اور کھانے پینے کی ضروری اشیا بہم پہونچاتی تھی۔ اور پہننے کو کپڑا بھی خرید کرتی تھی۔ ہم کہتے ہین کہ یہ سب کیونکر ہوسکتا تھا صرف اِسطرح سے کہ غریب لڑکی بھوکون ماری جاتی اور آخرکار یون ہی مرجاتی پس جب یہ حال تھا تو تعجب کیا ہی کہ اُسکے رخسار زرد ہوگئے تھے وہ سوکھ کے دبلی ہوگئی تھی اور اُسکی تندرستی مین خلل آجاتا تھا اور اُسکی ہمت تو پہلے ہی سے ٹوٹ گئی تھی۔

وِرجِنیا کے کھانے مین سوا قہوہ اور چاء اور روٹی اور جئی کی روٹی کے اور چیز نہین ہوتی تھی۔ اگر ڈیوک آف ناز فاک کو جسنے کمال فیاضی اور انسانی ہمدردی سے سفارش کی تھی کہ غریب آدمی ایک چٹکی مصالح کی چھ بوتل پانی مین ڈالیا کرین تو اُسکے کھانے کے لیے نہایت عمدہ شوربا بن جائیگا۔ وِرجِنیا کا حال معلوم ہوتا تو بالضرور وہ ہمسے کہتا کہ قہوہ اور روٹی اور جئی کا آٹا عمدہ کھانون مین داخل ہی۔ لعنت ہی اِن امیرون کی سنگدلی پر اور زور ہی اُنکی اوقات پر۔ کیونکہ کسقدر کم مقدار۔ آہ۔ کسقدر بہت ہی کم مقدار کسقدر قلیل مقدار قہوہ اور چاء کی تھی۔ جو یہ غریب لڑکی ایک وقت خریدنے کے قابل ہوتی تھی۔ اور کتنی بار چاء۔ وہی چاء جو پہلے ابالی تھی۔ اور کتنی مرتبہ قہوہ۔ وہی قہوہ جو پہلے پکایا گیا تھا۔ وہ اپنے واسطے گرم کرتی تھی شکر کا تو اسنے نام ہی لینا چھوڑ دیا تھا باقی رہی روٹی۔ سو اے ظالم امیرو تم ہی انصاف کرو کہ کسقدر روٹی خریدنے کا غریب وِرجِنیا کو مقدور تھا۔ یاد کرو کہ ہفتہ مین ایک روپیہ ساڑھے پندرہ ہی آنے تو اُسکو مزدوری کے ملتے تھے جسمین سے بارہ آنہ وہ مکان کا کرایہ ہفتہ کے ہفتہ دے دیا کرتی تھی اور چار آنہ کا بتی اور کوئلہ خرید کرتی تھی اس حساب سے وہ اڑھائی پیسہ روز کی روٹی پر بھی بسر نہین کرسکتی تھی۔ بڑی خوراک اُسکی جئی کا آٹا تھا۔ جئی جو گھوڑون کو کھلائی جاتی ہی۔ اور یہ حسین نادان پاکدامن لڑکی جسکو خدا نے سب نیکیان اور

سب ذاتی خوبیان عطا کی تھین ملکہ انگلستان کی گود مین کھیلنے والے کتون اور ڈیوک آف مارفاک کے سورون کی خوراک کا سو مین ایک حصہ کھانا نہین پاتی تھی۔

جس طرح خدا کے ہونے مین کوئی شک نہین ہی اسی طرح سے اس امر مین بھی کوئی شک نہین ہی کہ اس ملک پر جہان کا یہ دستور ہی آفت آسمانی اور قہر ربانی نازل ہوگا خداوند تعالے جسکو سب قدرت ہی اب زیادہ عرصہ تک اپنے بندون کو ایسی ایسی تکلیفون اور مصیبتون مین دیکھنا برداشت نہین کر سکتا۔ نہین۔ وہ نہین برداشت کر سکتا۔ وہ نہین دیکھ سکتا۔

۱۷۱	ہان مشو مغرور بر حلم خدا دیر گیرد سخت گیرد مر ترا	(۱۷۱)

بالضرور وہ منصف خدا اپنا قہر اُن لوگون پر نازل کریگا اور اُن کو سخت سزا دیگا جو ان مصائب اور دستورون کے بانی مبانی ہین۔ کیا حق ہی کسی خاص طبقہ یا فرقۂ انسان کا کہ وہ آپ تو آرام و آسائش اور عیش و عشرت مین بسر کرے اور باقی جتنی اسکی مخلوق ہی سکے لیے اس ملک کو زمین کا دوزخ بنا دے۔ بڑے بڑے لاٹ پادری جو فاقہ کشون سے بھوکون مرنے والون کو صبر کرنے کا وعظ دیتے پھرتے ہین سب سے زیادہ کمینے اور دنی الطبع اور رزالے ہین اور اپنے مذہب مین مکار اور دین مین ریاکار ہین اور نوع انسان کو ناپاکی اور خباثت سے آلودہ اور ملوث کرنے کے لیے پیدا ہوے ہین۔ مدبر اور ملک کا انتظام کرنے والے جو غیر آسودہ غریب اور محتاجون کے جائز اور واجب استغاثہ کو شر و فساد اور بغاوت اور فتنہ پردازی سے نامزد کرتے ہین انکو جو کچھ کرنا ہو کر لین اور لکھو کھا بندگان خدا کو دنیا مین پیس ڈالین اور انکے کلیجے نکالنے مین کامیاب ہون۔ لیکن جب روز حساب آئیگا اس دن اس منصف خدا کو کیا منہ دکھائینگے۔ اسکے تخت عدالت کے سامنے کھڑے ہوکے انکو اپنے افعال و کردار کی نسبت بڑے بڑے سخت سوالون کا جواب دینا ہوگا۔ ہان سچ ہی بالضرور اس دنیا کو چھوڑنے کے بعد انکو دوزخ ہی ملے گا۔ اور اگر دوزخ نہ ملے گی تو کہان ہی

اُسکی عدالت اور اُسکا انصاف جو ہمیشہ ہی اور ہمیشہ رہے گا۔

ہمنے اوپر لکھا ہی کہ دَرجنیا کی اوقات بسری ایک روپیہ ساڑھے پندرہ آنے پر ہوتی تھی جو اِسکو ہفتہ وار ملتا تھا مگر یہ رقم ایسی تھی جسکے ہمیشہ ملے جانے کا اُسکو یقین نہین تھا بعض اوقات کام ہی کم رہتا تھا بعض اوقات ہر روز اٹھارہ گھنٹہ تک برابر کام کرنے کو بوجہ حالات اسکا جی نہین چاہتا تھا۔ اسوقت اسکو البتہ اصلی مصیبت جھیلنی پڑتی تھی اور اسوقت انتہا کا دُکھ اور عذاب معلوم ہوتا تھا۔ اُسوقت البتہ اُسکو اُس خوف کا تجربہ ہوتا تھا جو بھوکھون مرنے سے آہستہ آہستہ آنے والی موت کا ہمردیف ہی۔ ہر ہفتہ ایک نیا اور بڑا جھگڑا جو اِسکو اپنی ہستی سے کرنا پڑتا تھا وہ مکان کے کرایہ کی بابت ہوتا تھا جسکا ادا کرنا واجب و لازم تھا۔ کرایہ دینے کے لیے جان پر بنتی تھی اور ہر طرح کی تکلیفات سہنی پڑتی تھین کیونکہ وہ ہر حالت مین دینا پڑتا ہی ورنہ وہ گھر سے باہر نکال دیجاے اور گلی گلی ماری ماری پھرے۔ کوئی دوست اور ہمدرد تو تھا نہین اب گھر بھی رہنے کو نہ ملے۔ ہاے غریب لڑکی۔ ہاے غریب کڑکی۔ وہ اپنے اِنچہ جان دیتی تھی وہ آہستہ آہستہ فاقہ کشی سے مرتی تھی۔ ہاے اسی طور پر وہ بھی مرتی تھی جس طور پر ہزارہا برطانیہ عظمیٰ کی عورتین بلکہ بلک بلک کے جان دیتی تھین اور اپنے وقت سے پہلے قبر مین جاتی تھین اِدھر اُن خطاب یافتہ عورتون اور امیرزادیون کو جنکی پاکدامنی اور عصمت مشکوک ہی اور جو دست اِندیش رہتی ہین اُنکی کچھ فکر نہین وہ عیش و عشرت کرتی ہین اور اُنکو ہر طرح کا کھانا پینا اور نعائس زندگی سب حاصل ہین۔ ہاے یہ تیس ہزار زرد رو مُردہ دار لندن کی عورتین جو بھوکھ کے کانٹا ہوگئی ہین۔ یہ سینے والیان سب جمع ہوکے ایک ساتھ ایک جتھا کر کے قصر بکنگھم جائین اور وہان جاکے ملکۂ معظمہ سے ملازمت کی درخواست کرین۔ تو کیا نتیجہ ہو۔ سچ تو یہ ہی کہ ان زرد چہرے والی عورتون کی بھیڑ دیکھ کے جسکا بھیجہ باقی رہگیا ہو وکٹوریا کو خوف معلوم ہوگا۔ مگر وہ اُنسے اپنے وزرا کے پاس جانے کو کہینگی۔ اور آپ کے وزرا اُنسے کہینگے کہ خبردار چپ چاپ سیدھی اپنے اپنے گھر

چلی جاؤ۔ خبردار منھ سے آواز تک نہ نکلے۔ خبردار خاموشی سے گھر کا راستہ لو۔ کیونکہ انکو یہ خوف ہی کہ مبادا انکی دہشتناک شکلین رعایا کو غضبناک کرین اور مال و منال کی عافیت معرض خطر مین آجائے۔

ہائے ہائے۔ یہ کون کہتا ہی کہ حفاظت نہ کرو ایسے ایسے کارخانون کے مال و اسباب اور جائداد کی حفاظت کرو جیسا میسرس آزان اینڈ سنز کا کارخانہ ہی۔ اور اسکی تمکو کیا پرواہی کہ کتنی تمیسکہ پر کام کرنے والی عورتین اور دوزنین اور کتنی سینے کا کام کرنے والی مستورات اُمرا کے حضور مین حاضر رہ کے سلائی کرتی ہین اور اپنا کفن سی رہی ہین۔ علاوہ اسکے تمکو تو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ کبھی کبھی شہر کے لیے ان اہل سرمایہ اور اہل مقاومت اور اجارہ دارون سے ایک شریف افسر کی ضرورت ہوتی ہی۔ ان کئی ہزار بھوکون مرنے والی دوزنون اور فاقہ کش سوئی کا کام کرنے والی عورتون کی ہستی ہی کیا ہی۔ اور انکا وجود ہی کس مین ہی۔ جب تک سرکار کو اپنا محصول ملا جاتا ہی۔ جب تک آزان اور سنز ہر سال اشتہارون کی چھپائی مین بیس لاکھ روپیہ صرف کرتی ہین تمکو کیا فکر ہی۔ مگر کیون۔ تمکو فکر ضرور ہی۔ بہت لوگ پیشہ دار ہین۔ بہت لوگ ایسے ہین جو کام نہین کرتے مگر تنخواہ پاتے ہین۔ بہت لوگ رعایتی ایسے ہین جنکو دینا چاہیے۔ پس روپیہ کہان سے آے جو انکو دیا جاے۔ روپیہ اسی طرح سے آتا ہی اور جس طرح سے آے سرکار کو روپیہ لینے سے کام ہی۔ سرکار کو تو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہی۔ مُردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین بہتر ترکیب تو روپیہ پیدا کرنے کی یہ ہی کہ قہوہ اور چاے پر جو غریب سینے کا کام کرنیوالیان پیدا کرتی ہین محصول لگا دیا جاے اور اس طور پر آمدنی کی ایک مد قائم کی جاے۔ اسلیے ہم پھر دریافت کرتے ہین کہ سرکار کو اُمرا کو۔ لاٹ پادریون کو۔ واعظان قانون کو۔ کیا پرواہی کہ کتنی بیگناہ۔ اور سخت محنتی بدنصیب عورتین فاقہ اور بھوک سے سال بھر مین جان بحق تسلیم کرتی ہین۔

اٹھائیسوان باب

(سفید غلام انگلستان کے آلام کا بقیہ)

اب تین مہینے اور گذر گئے اور گذرہ بہار کا خشک و سرد نومبر کا مہینا شروع ہوا برف کے مانند ٹھنڈی ہوائین جو منعز استخوان تک پہونچتی تھین اور انسان کے دماغ کو چھیدتی تھین چلنے لگین۔ وزیخیا ہنوز اسی اطراف مین ہی۔ ہان۔ اور خاص اسی کوٹھری مین جہان ہمنے اسکو پچھلے باب مین دیکھا تھا۔ اور اب وہ ایسے کام مین مصروف ہی جسکی اجرت زیادہ ہی مگر قمیص بنانے کے کام سے زیادہ سخت ہی۔ کیونکہ درمیانی عورت نے جو اب وزیخیا کو کام دیتی تھی یہ خیال کیا تھا کہ یہ نوجوان عورت قمیص سینے کی نسبت پاجامہ سینے کے لیے زیادہ قیمتی غلام اور کارآمد ہوگی۔ اسلیے یہ بیکس یتیم ناکتخدا نوجوان لڑکی مول ارسکن اور کارٹرائی کی پتلون سینے لگی۔

لیکن وزیخیا جو سلائی کے فن مین کامل اور مشاق تھی کس واسطے عمدہ سے عمدہ اور نفیس سے نفیس باریک کام براہ راست پشوار بنانے والون اور سلا ہوا کپڑا فروخت کرنے والون سے نہین لیتی تھی کہ وہ مسز مرن آران اینڈ سنز کے کارخانہ سے درمیانی عورت کے وسیلے سے ہوا کام لیتی تھی۔ یا یہ کہ اسی کارخانہ سے براہ راست وہ خود ہی کس واسطے کام نہین لاتی تھی۔ اور درمیانی عورت کا ذریعہ ڈھونڈھتی تھی۔ یہ کل امور مفصلاً کسی باب مین اس ناول کے بیان کیے گئے ہین اور اوپر بخوبی بحث بھی ہوئی ہی۔ اور وہی کمبختی کا مارا دستور جسکی پابندی مین پہلے پہلے وزیخیا بارڈ نے بی بی جیکسن کی غلام بنائی گئی تھی یہان بھی جاری تھا اور اسی دستور نے اسکو باز نخیر کو کے صدہا جونک کی طرح سے خون چوسنے والیون مین سے ایک عورت کی خدمت کرنے کو مجبور کیا تھا جو مسز مرن آران اینڈ سنز کے کارخانے مین ایک ٹھیکہ دار تھی۔ یہ بات صحیح ہی کہ بعض سلے ہوے کپڑے بیچنے والون کے کارخانے بھی موجود ہین اور وہان سے براہ راست ٹھیکہ پر کام کرنیوالیون

اور سلائی کا کام کرنے والی عورتون کو کام ملتا ہی اور درمیانی عورتون سے کچھ واسطہ اور سروکار نہین ہوتا مگر اس صورت مین جبکو سینے کا سامان پارچہ وغیرہ دیا جاتا ہی اُنکو اپنی ضمانت دینی ہوتی ہی۔ اور یہ ہماری یکیس سینے والی ضمانت کس کی پیدا کرتی کہ براہِ راست کام لاتی اسلیے وہ اُن خون پسینے والیون کا شکار بنی رہی۔

صبح کے چھ بجے سے رات کے گیارہ بجے تک دو جنیا دو پتلون مین ایک دن مین تیار کر لیتی تھی۔ سوا چار آنہ فی پتلون مزدوری ملتی تھی۔ اس حساب سے اگر پورا پورا کام روز روز ملا گیا اور بیماری کے سبب سے کوئی ناغہ بھی نہ ہوئی تو اسکو اتوار کا دن چھوڑ کے ساڑھے تین روپیہ ہفتہ وار اُجرت ملتی تھی۔ اسمین سے تاگا اور بٹیان اور کوئلے کی خرید مین کم سے کم ایک روپیہ صرف ہوتا تھا۔ اسکے سوا بارہ آنہ مکان کا کرایہ ہوا۔ پس ایک روپیہ بارہ آنے اُسکو کھانے اور کپڑے کے لیے پس انداز ہوتے تھے۔ اس حالت کو اُس حالت سے مقابلہ کرنے مین جب وہ قمیصون کی سلائی مین محنت کرتی تھی کامیابی کی حالت کہہ سکتے ہین لیکن اس کامیابی کی حالت مین بھی کبھی کبھی کوئی بات پیدا ہو جاتی تھی جس سے اُجرت مین کمی ہو جاتی تھی۔ مثلاً جب تندرست ہی تو کام نہین اور جب علیل اور ضعیف ہی تو اتنا کام آجاتا تھا کہ انجام نہین ہو سکتا تھا۔ اسمین شک نہین کہ یہ غریب لڑکی اپنی ذات سے اس گھبراہٹ والی بات کو مخفی نہین رکھ سکتی تھی۔ اندر ہی اندر خوب سمجھتی تھی کہ اسکی تندرستی مین خلل آتا جاتا ہی اور اپنی ذات کو ایسا توانا و تندرست نہین پاتی تھی جیسی وہ تین مہینے پہلے تھی اور یہ بھی جانتی تھی کہ خشک کھانسی کا کھسکہ شروع ہو گیا ہی اور ساتھ ہی اسکے ایسے ایسے خوفناک خیالات پیدا ہوتے تھے جو اسکو دیوانہ بناتے تھے یہ خیال ہوتا تھا کہ عرصہ سے بیماری نے جگہ پکڑلی ہی اور کوئی شفیق کوئی رفیق نہین جو مدد کرے۔ یہ خیال ہوتا تھا کہ سست اور نکمے آدمیون کو بیت المحنت مین لے جاتے ہین ایسا نہ ہو کہ کہین اسکو بھی وہین جانا ہو۔

آہ ۔ یہ خوفناک اور بدن پر رونگٹے کھڑا کرنیوالا لفظ ۔

بیت المحنت ۔ کیا کیا مصائب اور نوائب ۔ کیا کیا فضیحتین اور ذلتین ۔ کیا کیا رسوائیان اور خجلتین ۔ کیا کیا اذیتین اور تکلیفین اس لفظ کے حروف اور اعراب مین بھری ہوئی ہین ۔ سلسلۂ یگانگت انسانی کا ٹوٹنا ۔ دوستون اور پیارون کا چھوٹنا ۔ دار الحبس کی وہ ذلیل و خوار حالت جو خاکستری کپڑون سے ظاہر ہوتی ہی جیسے مجرم قید خانون مین پہنتے ہین ۔ ہیبتناک طریقہ بسر اوقات کے دستور کی یکرنگی کا ۔ انتہا کی بیقدری اور تفضیح مین دلی حقارت کا احتباس ۔ یہ سب اس ایک ہی لفظ سے وابستہ ہین جو انسان کی ذلت و خواری اور محتاجی و افلاس کی کمترین اور بدترین حالت کو ظاہر کرتا ہی ۔ اور نواح منور یر کے زمانۂ بود و باش مین وزرجنیا نے اکثر سنا تھا کہ لوگ بیت المحنت کو جاتے ہین اور نہ صرف سنا ہی تھا بلکہ اسنے اپنی آنکھون سے انکو جاتے ہوے دیکھا تھا ۔ جس مکان مین وہ رہتی تھی اسکی مالک جو عورت تھی وہ کرایہ وصول کرنے مین بڑی سخت گیر تھی اور بعد انقضاے مدت معینہ کے فوراً وہ کرایہ دارون کو کرایہ ادا کرنے کے لیے مجبور کرتی تھی اور جو لوگ ادا نہین کر سکتے تھے انکو سرحمی سے نکال باہر کرتی تھی ۔ انھین وجوہ سے جنکا بیان ہوا وزرجنیا نے اکثر سنا ۔ بارہا دیکھا تھا کہ غریب عورتون نے بناچاری و مجبوری بیت المحنت بھیجدینے کی درخواست کی تھی ۔ اسنے اکثر ماؤن کو دیکھا تھا کہ جب انکے فاقہ کش بچے بیت المحنت جانیکے لو رخصت ہوتے تھے وہ انسے لپٹ لپٹ کے کسقدر زار زار قطار روتی تھین ۔ یا خدا ایسا زار و قطار روتی تھین کہ اگر کوئی ڈچز یعنی بیگم بھی ہوتی تو اپنے بچہ کی جدائی پر وہ بھی اتنا ہی روتی ۔ اسنے یہ بھی دیکھا تھا کہ بڑے بڑے کے آدمی ۔ توانا تندرست ۔ محنت مزدوری کرنے کو تیار مگر کام کے نہ ملنے سے معذور و بیکار جب اپنی محتاجی اور مفلسی کے سبب سے بیت المحنت کو اپنے بھیجنے کا خیال کرتے تھے تو بید کی طرح کانپتے تھے اور انکا دل بھی اسقدر موم ہوجاتا تھا کہ وہ بھی زار زار روتے تھے ۔ پس کوئی تعجب کا مقام نہین ہی کہ جب صابر و شاکر اور ہر طرح کی مصیبت برداشت

کرنیوالی لڑکی اُس بیچارے جاگتے آدمیون کے قبر مین بند ہونے کا خیال کرتی ہو جسکو سنگدل
اور بیرحم امیرون نے اپنے بوڑھے غلامون اور سالخوردہ اور بیچارہ مردون کے لیے بنایا تھا تو
اِسکا دماغ چکر کھاتا ہوا اور اسکے خیالات اِسکو دیوانہ بناتے ہون ۔

ہم ابھی بیان کر چکے ہین کہ وزجنیا کو جب صحت کی حالت مین پورا پورا کام پتلون کی سلائی کا ملا جاتا تھا تو اسکی کسقدر آمدنی ہوتی تھی ۔ اور یہ بھی ہم لکھ آئے ہین کہ ضعف اور علالت کے سبب سے اکثر یکسان طور پر محنت کرنے مین نقصان پیدا ہو جاتا تھا اور اِس وجہ سے اِسکی آمدنی مین بھی تخفیف ہو جاتی تھی ۔ اب ہم یہ اور لکھتے ہین کہ کام اِس قسم کا تھا جس سے تکان زیادہ پیدا ہوتا تھا یعنی کپڑا نہایت دبیز اور ٹاگا وغیرہ بہت سخت ہوتا تھا اور اِسی وجہ سے اِس غریب لڑکی کی صحت کے اخطاط مین جلدی ہوئی ۔ اسلیے روز بروز بڑھتے ہوے خوف سے اسکو اپنی آیندہ حالت اچھی نظر نہ آتی تھی ۔ یعنی وہ آیندہ وہ زمانہ استقبال جس سے اگر ممکن ہوتا تو وہ بخوشی اپنی آنکھین مینچ لیتی مگر جسقدر زیادہ ناامیدی اور تکلیف دہ رنج زیادہ ہوتا گیا اُسی قدر زیادہ استحکام اور استقلال سے اُسکی آنکھین زمانہ استقبال پر جمتی گئین ۔ علاوہ اسکے باوجود اپنے صبر و تحمل اور مسکینی کے ۔ باوجود اپنے سچے عیسائی توکل اور پاک دلیری کے وہ درمیانی عورت کی تلون مزاجی اور خفیف خفیف ظالمانہ برتاؤ اور گستاخی سے جس سے اُسکی حالت کا تعلق تھا متفکر اور بیزار و غمگین رہتی تھی ۔

اِسلیے وزجنیا مارڈنٹ نے اِس بات کا ارادہ مصمم کر لیا کہ کسی کارخانے سے بہادرانہ کام حاصل کرنے مین جہان سے اور لوگون کو ملتا تھا ساعی ہو ۔ صرف ضمانت بہم پہونچانے کی مشکل درپیش تھی ۔ اب اِسکو اُن لئیق و شفیق میان بی بی کا خیال گذرا جنکے مکان واقع کیمڈن ٹاؤن مین وہ رہتی تھی چھ مہینے گذر گئے تھے کہ وہ اُنسے رخصت ہوئی تھی ۔ چھ مہینے اُس یاد رکھنے کے قابل دن کو گذر گئے تھے جب وہ کلیمنٹائن کی دعا اور غریب مین

آگئی تھی۔ اِس عرصہ مین اسنے اکثر ہاے ہاے اکثر ہان۔ ہان اکثر اُن دونون میان بی بی سے ملاقات کرنا چاہا تھا۔ اور شاید اپنے جنس کے فدرتی جذبہ اور میلان طبع سے اُسکو اِس بات کے دریافت کرنے کا خفیہ ارادہ ہوا تھا کہ آیا اِس عرصے مین مسٹر اوسمنڈ کیونکر اسکا کوئی اور نام اِسکو معلوم نہین تھا، گھر کا پتہ لگا کے وہان آیا تھا اور اگر آیا تھا تو اُسنے کیا کہا تھا۔ مگر اب تک وہ اپنے کنوارپنے کے غرور اور اپنی ذات کے شرطفدست کے لحاظ سے اپنیتئین کو اِس خیال سے روکے رہی۔ یہ وہ نہین چاہتی تھی کہ اُن دونون لوترے میان بی بی کو ذرا بھی یہ خیال گذرے کہ اُسکو اِس حال کے دریافت کرنے کی آرزو ہی یا یہ کہ اپنے چاہنے والے کی طرف سے اب اِسکے دِل مین کسی قدر نرمی آگئی ہی۔ علاوہ اِسکے اب تک اِسکے نشیب و فراز دیکھنے والے خیالات بھی صلاح دیتے رہے کہ ایسے نواح یا اطراف یا پاس پڑوس یا مقام یا مکان پر جانا جہان وہ اُسکی تلاش مین پھرتا ہوا اور جہان اُسکے مل جانے کا خدشہ ہو ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہین ہی۔

مگر اب اُسکو اپنے بوڑھے شفیقون سے ملنے کا اصلی سبب اور پکی اور مضبوط وجہ مل گئی تھی اِسلیے ایک اتوار کے دِن سہ پہر کے وقت وہ کمبڈن ٹون کی طرف راہی ہوئی — وہ اُس مکان پر ٹھیک اُسوقت پہونچی جب دونون لائق میان بی بی چارتوشی کو بیٹھے تھے۔ اور یہان ہمکو اِس امر کے لکھنے کی کوئی ضرورت نہین ہی کہ اِس غریب لڑکی کو دیکھ کے وہ کسقدر خوش ہوئے اور کس تپاک اور پکی اور دلی محبت سے اُسکے ساتھ پیش آئے۔ بوڑھے میان نے اِسکے بیٹھنے کے لیے کرسی لا کے رکھ دی۔ اور بڑی بی نے کئی بار اُسکی پیشانی چومی اور اسقدر اُس ناکتخدا لڑکی کو دیکھ کے وہ روئی کہ گویا وہ خود اُسی کی اولاد تھی۔ پھر یہ دونون اُسکی طرف دیر تک توجہ سے دیکھتے رہے۔ اور جب اُنھون نے دیکھا کہ کتنی وہ زرد اور کسقدر دبلی ہوگئی ہی اور کسقدر اُسکی حرکات و سکنات سے ماندگی اور سستی پائی جاتی ہی تو اُنھون نے نہایت مہربانی اور ہمدردی سے پوچھا کہ آیا وہ بہت بیمار تھی۔ مہربان ہمدردی سے جو اِس طور پر

اسکی جانب ظاہر کی گئی ورجینیا کا دل بھر آیا۔ یہ ایسی ہمدردی تھی جس سے وہ گزشتہ چھ مہینے سے بالکل ناواقف تھی اور آنکھون مین آنسو بھر کے جو اپنا موتیون کا سا سر رخسارون پر سے ڈھلکر کے زمین پر گرتے تھے اُسنے اپنے دونون شقیقون سے اپنی سخت محنت کی سرگذشت بیان کی۔ سب بیان کیا جس طور پر اسکی تندرستی اور صحت مین فرق آیا اور یہ بھی کہا کہ اب اسکو اُنکی شفقت اور مدد کی ضرورت ہے۔ جہان تک اسکی دیانت اور امانت کا حال وہ جانتے ہون اسکی ضمانت کردین۔ اِس درخواست کو بوڑھے آدمی نے خوشی سے قبول کیا۔ اسکے بعد ورجینیا کے چہرے پر شرم کی سُرخی ظاہر ہوئی اور اپنی آنکھین نیچی کر کے اُسنے دریافت کیا کہ آیا مسٹر اوسمنڈ کبھی اُن چیزون کو لینے آیا تھا جنکو وہ چھوڑ گئی تھی۔

ہری بی۔ آہ۔ میری پیاری لڑکی یہان ایک روز درحقیقت ایک نہایت دردناک منظر تھا یقین مانو کہ نہایت ہی دردناک معاملہ تھا۔ اگر کاش اُسکا رنج والم بناوٹ کا ہوتو مین کہونگی کہ ایسا مکار اور دغاباز۔ ایسا جوفروش وگندم نما مرد دنیا مین دوسرا نہ پیدا ہوا ہوگا جیسا وہ ہے۔ تمکو ہمارے گھر سے گئے ہوئے ایک ہفتہ بھی نہ ہوا ہوگا کہ ایک روز ایک دراز قامت سہی بالا ڈیل ڈول خوبصورت وجیہ۔ جوان رعنا۔ ہائے ایسا حسین وجمیل کہ مجھے کچھ بھی تعجب نہین ہوتا کہ تم اُسکو پیار کرتی تھین۔ آیا۔ اور اُسنے دروازے پر دستک دی اور گھبراہٹ کی آواز سے دریافت کیا کہ آیا مس ورجینیا مارڈنٹ اسی مکان مین رہتی ہین جواب کے انتظار مین مرگیا اُسکی جان ہی نکلی جاتی تھی یعنی میری یہ مراد ہے کہ بیقراری سے اُسکی حالت دیوانگی کے قریب قریب ہوگئی تھی۔ اور جب مین نے اُس سے کہا کہ ہان یہان رہتی تھین مگر ایک ہفتہ ہوا کہ یہان سے چلی گئی ہین۔ تو اُسکی بیقراری اور بیصبری اور بے تابی کے کلمات اُسکے منھ سے بے تحاشا نکلے چلے آتے تھے۔ اسکے بعد اُسنے ایک ہی منٹ مین مجھ سے ہزار سوال سے کم نہ کیے ہونگے۔ آیا مجھے معلوم ہے کہ کیون چلی گئی کس کے ساتھ گئی۔ کس حالت مین گئی کس سبب سے گئی۔ اور ہر سوال کے ہمراہ یہ ثابت اور معلوم ہوتا تھا

کہ یہ بات یا کارروائی جو تمھاری جانب سے عمل مین آئی اُسکی سمجھ مین نہین آئی - پھر جسقدر مجھے معلوم تھا مین نے بیان کیا - کہ ایک روز شام کے وقت ہفتہ ایک ہوا ہوگا دل کی نہایت خوفناک حالت مین گھر آئی تھی - اور اس امر کے باور کرنے کی تمکو وجہ معقول تھی کہ اُسکی سب باتین تمھارے ساتھ جھوٹی تھین اور تمنے اپنا قصد مصمم کرلیا ہی کہ تم یہان سے چلی جاؤ گی - اور پھر کبھی اُس سے نہ ملوگی اور اگر یہ گھر اُسکو کسی صورت سے مل بھی جاے تو سب چیزین جو تمنے اُسکے روپیہ سے خریدی تھین تم یہان چھوڑ گئی ہو - ہاے کسقدر وہ جوان رعنا - وہ شریف و نجیب رویا - ہان رویا - کڑوے کڑوے - جلتے جلتے - تپتے ہوے آنسو جب اُسنے یہ سب حال سُنا جو مین نے اُس سے بیان کیا مین نے کسی عورت کو بھی اِس انتہا کے رنج و ملال سے روتے ہوے نہین دیکھا ہی - دیوار کا سہارا لگاے وہ جھکا ہوا کھڑا تھا اُسنے اپنا منھ اپنے ہاتھون سے چھپالیا - وہ کانپتا تھا اور دمبدم آہین کھینچتا تھا مجکو اُسکے حال پر رحم آیا - ہاے - مجھے اُسکے حال پر رحم آیا - کیونکہ مجھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ تمکو سچے دل سے چاہتا ہی اور بہت ہی پیار کرتا ہی - یہ مین نہین کہہ سکتی کہ آیا اُسمین دغابازی تھی یا نہین آخرکار جب مین نے اُس سے اُن چیزون کے بارے مین کہا جو تم یہان چھوڑ گئی تھین تو اُسنے بڑی التجا سے اُس کمرے مین جانے کی اجازت مانگی جسمین تم رہتی تھین - اور جب مین اُسکو اوپر لے گئی اور مین نے صندوق کی کنجی اُسکو دی - تو اُسنے صندوق کھولا - وہ نیچے جھکا - عقد کے روز کا دُلھن کا لباس جو اوپر ہی رکھا تھا اُسنے اُٹھاکے چوما اور پھر ایک مرتبہ اور اُسکو ایسے دردانگیز اور رنج آور رونے کا دورہ ہوا کہ بے اختیار میرے آنسو بھی نکل پڑے - مجھے اُسکی آہ و زاری پر حد درجہ کا رحم آیا تھا - اُسکی بیتابی اور اضطراب کے کلمات مین انتہا کا جذبہ تھا - اُسنے کہا کہ کسی کی دغابازی چل گئی ہی یا مہلک غلط فہمی اِن سب خرابیون کا باعث ہوئی ہی - اور اُسنے حلف کیا کہ جب تک تمھارا پتہ نہ لگا لے گا تب تک چین نہ لے گا بعد اِسکے جب کسی قدر درد و الم مین کمی ہوئی - اُسنے آہستہ آہستہ

اور صریحی لحاظ سے ایک ایک چیز صندوق کے باہر نکالی بیشک اُسکو یہ امید تھی کہ تمھارا کوئی خط اُسکے نام اسمین ہوگا لیکن اسمین کوئی خط نہین تھا اور جب اُسکو وہ روپیہ ملا جو تمنے صندوق مین چھوڑا تھا وہ چلّا اُٹھا "یا میرے خدا۔ یہانتک احتیاط۔ یہ سب چیزین تو جیوں کی توں چھوڑ ہی گئی ہو۔ یہ بھی وہ چھوڑ گئی ہو۔ یہ خیال کہ ایک خس کے برابر بھی وہ میرا احسان اپنے اوپر نہ رکھے کسی طور اور نہج سے وہ اپنی ذات کو میرا مقروض نہ سمجھے۔ ہائے کیا عالی ہمت کیسی بلند حوصلہ کیسی مغز زہی۔ اور کیا مین ایسے شخص کو اب چھوڑ بھی دونگا۔ کیا مین اُسکے ملنے کی سب امیدین تج دونگا۔ ہرگز نہین۔ ہرگز نہین۔ اگر اُسکی تلاش مین مجھے دنیا بھر ننگے پاؤن گھومنا پڑے تو یہ بھی مین کرگذرونگا۔ اِس سے بھی منھ نہ موڑونگا" اُسنے سب چیزین صندوق مین رکھدین اور کمرے کا کرایہ دریافت کرتے ہوے مجھ سے کہا۔

"تم اُس صندوق کو وہان سے نہ اُٹھانا۔ تم یہ سمجھ لو کہ یہ کمرہ ابھی دو جنیا ہی کا ہی۔ مین تمکو چھ مہینے یا سال بھر کا جتنی مدت کا تم کہو پیشگی کرایہ دیتا ہون۔ کیونکہ ہر چیز جو اُسکی ہو اُسکو وہان سے اُٹھانا یا ہٹانا ایسا ہوگا کہ جو چیز کسی نیک کام کے واسطے رکھی ہو اُسکو کسی بہت بُرے کام مین لگانا۔ ایسا ہوگا کہ کسی پاک شی کو کسی ناپاک جگہ رکھدینا" میرا نہین نہین کرنا اور کرایہ نہ لینے کے لیے وجوہات پیش کرنا بیکار تھا کیونکہ اُسنے میری ایک نہ مانی مسٹر اُوسمند کو اِسقدر غصہ آیا کہ مین گھبرا گئی اور اِسلیے پچاس روپیہ کی پانچ اشرفیان جو اُسنے میز پر رکھدی تھین مین نے اُٹھالین۔ اِسکے بعد وہ چلا گیا۔ اور ایک ہفتہ گذرنے کے بعد پھر دریافت کرنے آیا تھا کہ آیا مجھے تمھاری کچھ خبر ملی ہی یا نہین۔ مین نے کہا کہ مجھے کوئی خبر نہین ملی اور اُسنے میرے سپرد یہ کام کیا کہ جب مجکو ذرہ بھی تمھارے مقام بود و باش کا پتہ ملے تو فوراً مین اُسکو تمھیں کے ذریعہ سے اطلاع دون۔ اُسنے کہا کہ جو خط مین اُسکو لکھون اُسکے لفافے پر ایک درزی کا پتہ لکھون جو دست اندیز مین اُمرا کے کپڑے سیتا ہی اور اُس درزی کے نام کی دو مہلی رسید مجھے دی اور یہ کہا کہ وہ اُسکے مکان پر ہر روز میرے خط کی امید مین جایا کریگا کہ اُس امید

اسکو ہمیشہ مایوسی ہی نصیب ہوئی۔ مگر وہ یہاں اکثر آتا ہی۔ دوسرے تیسرے ہفتہ آتا ہی اور اس بات کا اطمینان کرجاتا ہی کہ آیا مین نے جو اسکو لکھنے کا وعدہ کیا تھا وہ مجھے یاد ہی یا نہین ہاے۔ ہاے۔ بس وہ بدل گیا ہی۔ درحقیقت غم سے بدل گیا ہی۔ بس اتنا سمجھلو کہ جنا تم خود بدل گئی ہو اتنا ہی یا اسکے قریب قریب وہ بھی بدل گیا ہی"

جب یہ نیکذات نیک نہاد بوڑھی خاتون اپنی حکایت بیان کررہی تھی۔ بیشک ان ٹھیک ٹھیک الفاظ سے جو ہمنے اسکے تہہ مین رکھ دیے تھے بلکہ بیشک ان الفاظ سے جنکا ٹھیک ٹھیک مطلب یہی تھا۔ ورجنیا کی حالت غیر ہوئی جاتی تھی اور وہ اپنے جوش اور جذبون کے روکنے مین سخت کاوش اور کاہش کررہی تھی۔ لیکن وہ اُبلے ہی آتے تھے وہ اُبلے ہی آتے تھے کسی روک یا مزاحمت کی سنتے ہی نہ تھے۔ وہ اسقدر بیتاب تھے جیسے بخار بھانے کی لہرین۔ جیسے سمندر مین طوفان کی موجین۔ اُسنے بہت ضبط کیا۔ مگر آخرکار نہ ہوسکا اور آنسوؤن کا سیلاب اُسکی آنکھون سے بہہ کے اُسکے رخسارون پر آیا۔ اُسکے سینہ مین آہین پیچاب کھاتی رہین اور وہ ایسی نرم ہوگئی ایسی موم کی طرح پگھل گئی کہ اگر اُسکا چاہنے والا اسوقت آپڑتا تو بالضرور وہ بیتابانہ دوڑکے اُسکے گلے سے لپٹ جاتی۔

اسکے بعد کچھ دیر تک جب خاتون نود سال اپنی حکایت ختم کرچکی تھی ورجنیا روتی اور آہین کھینچتی رہی۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے تھی اور دل شدت سے دھڑکتا تھا۔ مگر جب آہ وزاری اور گریہ وبکا سے اُسکا دل ہلکا ہوا اور جب اُسکو اپنی ذاتی شرط خدمت کا خیال آیا اور اُسکا دل ٹھکانے لگا اُسنے آہستگی سے مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

ورجنیا "ای میری شفیق میری ضعیف الاعتقادی اور ناقص العقلی پر تعجب نکرو۔ مین اپنے دلی جوش اور قدرتی جذبون کے روکنے اور اُنپر قادر ہونے کی قابلیت نہین رکھ سکتی ہون۔ ای کاش جیسا مین جانتی اور سمجھتی ہون ویسے ہی اُسکے افعال بھی معزز ہوتے۔ اسمین مجھے کچھ بھی شک نہین ہی کہ وہ مجھے چاہتا ہی۔ لیکن مجکو

ایسے ایسے صحیح ثبوت اُسکی دغابازی کے ایک عورت کی نسبت اور اُسکی سے اعتقادی کے
خود میری نسبت ملے ہین کہ مین اُسکا خیال تک کرنے کی اپنے مین جرأت نہین دیکھتی ہون
ہان البتہ اِس طور پر خیال کر سکتی ہون کہ وہ ایسا شخص ہی جس سے مین کبھی نہ ملونگی علاوہ اِسکے
اب میرے عزیز شفیق اُسکا نکاح ہو گیا ہی۔ ہان کسی دوسری سے اُسکا نکاح ہو گیا ہی۔ اور خود
مین نے اُسکو اُسکی دُلھن کے ساتھ دیکھا تھا۔ اُسی دِن جو مجھے ہمیشہ یاد رہے گا۔ اُسی دن
جب مین نے تمھارا مکان چھوڑا ہی اور جسکو آج چھ مہینے ہوے ہین۔ مجھکو ایک شکیل و جمیل
لڑکی کی ہین نے جسکو اُسنے دغا دی تھی اور چھوڑ دیا تھا اُسکو دکھایا تھا پس اب اُسکا تذکرہ ہی
جانے دو۔ لیکن ایک بات اور باقی رہگئی ہی۔ سوچ کے مہ پہ کہون تو پھر اُسکا تذکرہ نہو گا
اور وہ بات یہ ہی کہ اگر وہ پھر یہان آئے۔ اے میرے شفیق مین تمکو ذمہ دار کرتی ہون کہ میری
کوئی خبر اُس سے نہ کہنا۔ جو کیفیت مین نے تمھارے رو برو بیان کی ہی اُس سے تمھین خود ہی یقین
ہو جائیگا کہ وہ اِس قابل ہی نہین ہی کہ اپنا مغز تمھارا سر مجھے عطا کرے۔

اِن دونون لائق مسلمان بی بی کو نوجوان سننے والی کے عزم بالجزم کے خلاف کوئی
امر منظور نہین تھا۔ اور یہ عزم بالجزم ایسا تھا جسمین دم مارنے کی جگہ نہین تھی اور جسکی وہ
دونون تعریف کرنے لگین۔ اُنھون نے اقرار صالح کیا کہ اِس واقعات کا حال اور ہر بات
کی کیفیت جو اِس سے متعلق ہی ہرگز ہرگز ظاہر ہونے نہ پائے گی۔ اور بوڑھے آدمی نے
وعدہ کیا کہ وہ کل شہر مین جا کے ضمانت دے آئیگا۔

وہ جینا محبت اور اخلاق سے اپنے مہربان شفیقون سے رخصت ہوئی۔

اُنتیسواں باب

(سننے والی کی ترغیبین)

اب جو اسباب کپڑے وغیرہ کی قسم سے اُسکو سپرد کیا جاتا اُسکی بابت ضمانت
داخل کر کے اِس نوجوان نا تجربہ کار لڑکی نے ایک بڑے کارخانے سے جسمین سرکاری

فوج کی وردی تیار ہوتی تھی کام حاصل کیا۔ اِس کارخانہ کا کارپرداز ایک حسین اور خوبصورت آدمی تھا جو وَرجینیا کے ساتھ اہلیت اور لطف سے پیش جاتا تھا۔ بے تکلفی اور اخلاط مخلوط تھا پیش آتا تھا لیکن اِس نیک طینت صاف باطن لڑکی سے تپاک بڑھانے کی توقع رکھتا ہوا کو مٹھی مین لینا تھا۔ بالضرور اتنی اس لڑکی مین جرأت اور دلیری نہین تھی کہ وہ ایک ایسے اہلکار اعلیٰ کے اطوار ناشایستہ اور حرکات نا بایستہ کی نسبت جو اُسکو بجدے ناگوار معلوم ہوتے تھے اپنا استکراہ ظاہر کرسکتی اِسلیے وہ مودبانہ کشش سے اُسکی ہدایات و مراعات اور توجہات کو برداشت اور قبول کرتی تھی۔ اِس شخص نے اُسکو گورون کی کچھ تپلون سینے کو دین اور کہا کہ اگر اپنے پاس سے ناگا لگاے گی تو اسکو ساڑھے چار آنے تپلون مزدوری ملے گی یہ سنکے وَرجینیا اپنے غریبانہ مسکن کی طرف واپس گئی اور دِل مین حساب لگانے لگی کہ دن بھر مین دو تپلو مین تیار ہونگی اور ناگے کے دام وضع کرکے سوا سات آنے اُسکو بچینگے۔ تین یا چار ہفتہ تک بڑی خوشی سے اُسنے یہ کام کیا۔ کیونکہ یہ کام اُس کام سے جسمین وہ پہلے مصروف تھی آسان تر تھا لیکن تاہم اِسکو سولہ گھنٹے کام کرنا پڑتا تھا جب کہین دو تپلون تمام ہوتی تھین اور دو ہی تپلو مین روز سینے کا اُسنے حساب کیا تھا جب صبح کو وہ اپنی پہلی پرانی توشک سے اُٹھتی اُسکو ایسی تھکاوٹ معلوم ہوتی تھی جیسے بدن مین سکت نہین ہے اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ سولہ گھنٹہ کی محنت کے لیے اُسکی اندرونی قوت ناکافی ہوگی۔ اور جب رات کو تھک تھکا کے اپنا کام ایک کنارے رکھ کے سونے کے لیے لیٹتی تھی تو اتنی طاقت باقی نہین رہتی تھی کہ پھر کبھی بستر پر سے اُٹھنے کی نوبت آئیگی۔ ہر صبح اور ہر رات یہی حال ہوتا تھا اِس طور پر چھ ہفتے یا دو مہینے گذر گئے اور یہ غریب لڑکی اپنے دل سے نہین چھپا سکتی تھی کہ وہ روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہے اور تمام اُسکی حیات بخش قوتین زائل ہوتی جاتی ہین۔ سیماب کی تمام قوتون سے معمول سے زیادہ کام لیا جاتا۔ اور روز بروز وہ ہوشیار ہوتی جاتی تھی کہ صاف اور پاک ہوا اور تفریح اور جسمانی آرام کی ازبس ضرورت ہے۔

جو عورتین کارخانہ مین کام کرتی تھین اُنکے ملنے جلنے سے جو جو باتین اُسکو معلوم ہوئین اور
جن جن امور کا اُسکو تجربہ ہوا بھی وہ انتہا کا رنج افزا اور اندوہناک تھا۔ وہان کے لوگون کی نشست
و برخاست اور صحبت کی کیفیت جسکا وہ اکثر مجبوری خیال کرتی تھی نیز اسکو المناک و مغم آور معلوم ہوتی تھی
اُسنے دیکھا کہ اُسکے فرقہ کی عورتون مین عفت و عصمت کیساتھ جو اسرتمی بیبیان اپنے شوہرون کی
مرضی اور خوشی سے بُری راہ چلنے اور گمراہ ہوجانے کے لیے مجبور کیجاتی تھین ۔ بیٹیان اپنے
ماں باپ کے علم و اجازت سے گنہگار بنجاتی تھین تاکہ اُنکی مفلوک و بعیشت روسیاہی اور
بے آبروئی کا پیسہ ملنے سے زیادہ ہوجائے ۔ ہان دیانت اور محنت کی کمائی اتنی کم تھی
ایسی کمبختی سے قلیل تھی کہ ظلم رسیدہ اور ستم کشیدہ سلائی کا کام کرنے والی عورتین فاقہ اور
مایوسی سے تنگ آکے اپنا ننگ و ناموس بیچنے اور اُسکی کمائی حاصل کرنے کو آمادہ ہوجاتی تھین
اِن شامت کی ماری مصیبت زدہ عورتون مین کثرت سے ۔ ہائے ہائے بہت کثرت سے
عورتین تھین جو بدی کی راہ مین چلنے کے کینہ خیال سے نفرت کرتی تھین اور خوف کھاتی
تھین ۔ لیکن وہ کرتین تو کیا کرتین ۔ یا تو خودکشی کرتین ۔ یا بھوکون مرتین ۔ یا اپنے ننگ و ناموس
سے ہاتھ اٹھاتین نہ بھیک مانگنے کی اِنمین جرأت نہین تھی کیونکہ پولیس کے خواص چپے چپے پر
سرکوبہ و یرزن مین تختیون پر چسپان کرا کے آویزان کیے گئے تھے اور اُنکو ڈرد کھاتے تھے
خودکشی کے خیال سے وہ منزلون دور بھاگتی تھین ۔ اور بھوکون بھی اُنسے صرف نہین جاتا تھا
آخر کرتین تو کیا کرتین ۔ اے ناظرین اگر کوئی عورت تمکو بازار مین دیکھ کے ٹوکے بیٹھے تو تم
اُسکے تمسخر نہ اڑاؤ ۔ اُس سے سخریہ نہ کرو ۔ لیکن اُسپر رحم کرو اور کچھ خیرات دیدو شاید
وہ کوئی سلائی کا کام کرنے والی عورتون مین سے ہو اور نیک ہو اگر نیک نہ ہو سکتی ہو ۔ مگر وہ
تعاقب اور اجارہ اور سرمایہ کے ظلم شدید کی مقتول ہو ۔ ہان ہان اُن عورتون کے
ساتھ جو غلطی مین پڑگئی ہین رحم اور ہمدردی کرو مگر یہ ہمدردی بدی کی نگاہ اور شہوت سے
نہو ۔ بلکہ اِس خیال سے کہ کوئی ضرورت ہی اِسکو ایسی آپڑی ہو جسکی یہ نوبت پہونچی ہو

اور وہ ضرورت ایسی ہی کہ اگر اُسکی عصمت کے گرد حفاظت کے لیے ایک بڑا بھاری حصار بھی ہو تو بھی ٹوٹ جائے۔

اور اگر یہ غریب سیتے والی۔ بنا کتخدا نوجوان لڑکی جو ہمارے ملک کا سرمایہ ہی نجاستون اور تر غیبون مین غمون اور تکلیفون مین اور چور کر دیتے والی مختنون مین رہ کے پاک اور بیداغ بنی رہی تو قاعدۂ کلیہ سے اسکو مستثنیٰ سمجھنا چاہیے اور یہ نہ سمجھا چاہیے کہ اپنے فرقہ کی عورتون مین وہ نظیر اور تمثیل ہی۔ ہم غم و غصہ سے یہ امر تحریر کرتے ہین کہ سینے والی مین نیکی کا ہونا ناممکنات کے قریب قریب ہی لیکن پھر بھی ہم اسکو یا اُسکے فرقہ کو سرزنش نہین کرتے۔ خدا نہ کرے کہ ہم سرزنش کرین۔ اُن غلط کارون اور بے انصافیون کی جو اُسکے ساتھ کیجاتی ہین اُن نقصانون اور مضرتون کے جو اُسکو پہونچائے جاتے ہین خیال کرنے سے ہمکو رنج ہوتا ہی۔ وہ نقصان اور مضرتین ایسے پیدرپے ایسے خوفناک ایسے جلانے والے ہین کہ وہ خدا سے انتقام۔ انتقام کی فریاد کرتے ہین۔ اور اس خیال سے ہمارا خون جوش کرتا ہی کیونکہ یہ سب نقصان اور مضرتین خودسوسائٹی کے خراب اور ملوث ہونے سے پیدا ہوئی ہین جنکی ایک حکومت منسٹ اور ایک دیانت دار قانون بنانے والون کی مجلس جلد ترمیم کر سکتی ہی اور اُنکی اصلاح کی طرف متوجہ ہو سکتی ہی۔

لندن مین تیس ہزار عورتین ہین جنکی وجہ معاش صرف سوئی اور سلے ہوے کپڑے بیچنے پر ہی۔ اِنمین بارہ ہزار سے کم نہین ہین جنکی عمر بیس برس سے کم ہی۔ دل مین نو کے حساب سے یہ غریب لڑکیان اشد ضرورت کی وجہ سے بدی کے بھنور مین پڑجاتی ہین قبل اسکے کہ وہ جانین کہ بدی کسکو کہتے ہین۔ بدی کے معنی کیا ہین۔ لندن کے بازارون مین گناہ کی اسی ہزار بیٹیان آوارہ پھرا کرتی ہین۔ اور سوال یہ ہی کہ آیا اِس روسیلہ اور رسوا عورتون کی فوج کی بھرتی کہان سے زیادہ تر ہوتی ہی۔ یہ کہان کی زنگروٹ مین اِسکا جواب اُس تصریح مین پڑھ لیا جاے جو اب ہم سیلائی کا کام کرنے والی عورتون کے بارے مین

تحریر کرتے ہین ممبر پر کھڑے ہوکے جنس نازنیت کی پارسائی اور نیکی کے حسن کا خط و نیا سنوارنا
جبکہ ہزارہا غریب لڑکیون کو آسیب زدہ دستور مجبور کرتا ہی کہ وہ بدی کی راہ چلین اور جنسی آشنائی
عورتون کی بدکاری کو ملامت کرنا ایک شیطانی ایک تہمت آمیز اور ایک سخت توہین ہی جبکہ یہ
ہونے کا نہ تو انکو اختیار ہی اور نہ ترغیب ہی۔ بجاے پیگذیلین کے محتاج حسانون بجاے
توبیوان اور زنجیر دکنواری عورتون کی حفاظت کرنے والی سوسائٹیون اور بجاے طول
طویل مذہبی اور دینی لفیحتون کے جنمین یہ اشتہار دیا جاتا ہی "جو بدراہ ہین انپر خدا کی لعنت
اور دنیا کی پھٹکار ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہے گی" چاہیے کہ جو لوگ مرد م دست تقاے
دین اور پیش نمازین اگر وہ دیانت دار اور راست باز ہون تو اس کام مین متوجہ ہوکے
کوشش کرین کہ کافی معاوضہ اور پوری اجرت محنت کی مٹیون کو ملے۔ چاہیے کہ جنکو جوش
ممبر پر کھڑے ہونے والے لسانی دکھانے والے اپنی فصاحت و بلاغت اُن لوگون کے واسطے
بڑی شد و مد سے صرف کرین۔ جنھون نے ملک بحر کا اجارہ لے لیا ہی لے گران عورتون کے واسطے
کی جو بغیر اپنی رضا و رغبت کے گناہگار کی جاتی ہین تو کیا کی۔ چاہیے کہ پہلے بلائی کا کام کرنیوالی
عورتون کی اجرت کی طرف غور اور توجہ ہو نہ کہ انکے افعال و کردار پر کیونکہ جب اجرت کا
فیصلہ ہوگیا اسوقت افعال و کردار خود ہی درست ہوجائینگے۔ چاہیے کہ ان کافرون اور مرتدون
کی آنکھ سے حیلہ سازی اور فطرت کا پردہ اٹھادیا جاے جو اپنے قصر اور درگاہین فاقہ کش
سینے والیون اور بھیکہ پر کام کرنیوالی دوزنون کے خون اور ہڈیون اور رگون سے تعمیر کرتے ہین
اور چاہیے کہ مسیحی دین کی محبت اور خیر اندیشی انگلستان کے سفید غلام کی غلط کاریون اور کمزوریون
کا خیال نہ کرکے خطاپوش اور عطاپاش ہو۔ پیش نمازون کو لازم نہین ہی کہ وہ ہمیشہ اس دنیا کی
حدود کے باہر ہی باہر شیطانون کی تلاش مین رہین اور عفریتون کو دکھایا کرین۔ یہ دونون
اسی زمین کے پردے پر موجود ہین۔ اس ہماری دنیا مین رہ کے ایک جہنم زمین پر بنانے
مین دونون بجان و دل مصروف ہین۔ دونون اس ملک کو جہان تہذیب ہو شائستگی کی

شیشی بگھاری جاتی ہی ناپاک اور پلید کرنے ہین ۔ ہان ۔ اجسام کے کچلڈالنے والے اور ارواح کے غارت کرنے والے شیطانون اور بھوتون نے بڑی جرأت سے اپنی سکونت ہم لوگون مین اختیار کی ہی خونخوار مرضی جن کی طرح وہ مردون عورتون اور چھوٹے چھوٹے بچون کا خون پیتے ہین ۔ وہ مہیب مردم خوار ہین اور انسان کے گوشت کا شکار کرتے ہین ۔ اُنکے ملعون رسم و رواج اور مردود دستور تمام ملک مین اخلاق بگاڑنے کی خوفناک باتین پھیلاتے ہین جنسے بدنصیب عورتون سے بازار بھرے رہتے ہین ۔ بیحرم و خطا لوگون سے قید خانے آباد ہوتے ہین اور محتاج خانون مین انسان کی کمتعیون کی بھیڑ لگی رہتی ہی ۔

ایسی ہی ایسی اُن لوگون کی بے انصافیان ہین جو سلائی کا کام کرنیوالی عورتون اور کپڑے سینے والون کو پیسے ڈالتی ہین ۔ اب ہم چنیا کے حال کی طرف ہم واپس جاتے ہین ۔ ہمنے بیان کیا ہی کہ دو مہینے کے قریب گذر گئے تھے جب چنیا نے فوج کی وردی بنانے کے کارخانہ سے کام لینا شروع کیا تھا ۔ اور اس عرصے مین کارخانے کا کاربرداز رفتہ رفتہ اپنی توجہات مین زیادہ شوخ ہوتا گیا اور خوشامد مین لفظی اور اصطلاحی دونون معنی پیدا کرنے لگا ۔ غریب لڑکی جسکو نتیجہ [illegible] معلوم تھا توجہات پر کشیدگی ظاہر کرتی تھی اور خوشامد کی طرف سے اُسکے کان بہرے آخر کار جو اسکو اندیشہ اور خدشہ تھا وہی ظہور مین آیا ۔ یہ شخص بات چیت مین زیادہ کھلنے لگا اور اشارات و کنایات سے کُھلم کُھلا معاملے کی گفتگو پر آیا ۔ اسکی شادی ہوگئی تھی اور بہت بال بچے تھے ۔ لیکن باپ اور شوہر ہونے کے فرائض اسکو روک نہین سکتے تھے اور جہان وہ چاہتا تھا اور اُسکی آرزو بھی زیادہ ہوتی تھی وہان سانٹھ گانٹھ مین کامیاب ہوجاتا تھا ۔ درحقیقت جتنی عورتین اس کارخانہ کا چسکا ۔ افسر خانہ کا کام کرتی تھین اور ذرا صورت دار بھی تھین اُنمین سے کوئی بھی ایسی نہ تھی جسنے اُسکی ابتدا ہی مجبوری برداشت نہ کی ہو اور اُسکی خواہش کے مطابق اطاعت نہ قبول کی ہو ۔ اسلیے جب اُسنے دیکھا کہ چنیا نے اُس سے غصہ مین آکے انکار کیا تو یہ غیر معمولی اور انوکھا چلن دیکھکے وہ متعجب ہوا اور چند منٹ تک حیرت مین رہا ۔ آخر کار سنبھل کر اُسنے

ایک قہقہہ لگایا اور اُسکو اِس بات کا طعنہ دیا کہ یہ عصمت کی محبت کب تک رہیگی ایک نہ ایک دن مجھٹ جائیگی پ۔ اِس حد درجہ کی طنز آمیز بات سے اِس رنج و آلام کشیدہ لڑکی کے رخسارون پر جو اب تک زرد تھے سُرخی آگئی آنکھون سے خون ٹپکنے لگا اور اُس کام کو جو اُسنے اُسی وقت کارپرداز سے پایا تھا پھینکدیا اور سیدھی کارخانے کے مالک کے پاس چلی گئی اور اُسکے روبرو شرم و حیا سے مختصر اِس بدسلوکی کی کیفیت بیان کی اور بڑے بڑے آنسوؤن کی حمایت سے جو اُسکے شرمناک رخسارون پر بہتے جاتے تھے اُسکے ایسی توہین کا آیندہ کے لیئے انسداد چاہا۔ مگر وہ کمبخت ولا اِس جوان لڑکی کی پاکدامنی اور راستی کا غیر معتقد تھا۔ اُسکو یقین نہ آیا کہ درحقیقت یہ لڑکی سچ مچ اپنی عصمت کی تضحیک کا انتقام چاہتی ہی بلکہ برعکس اِسکے اُسنے یہ خیال کیا کہ رشک و رقابت کے سبب سے یہ آزردہ ہوگئی ہی اور کارپرداز سے بدلا لینیکی یہ سبیل نکالی ہی۔ صاف صاف یہ ہی کہ اُسنے یہ خیال نہین کیا کہ یہ لڑکی دراصل نیکذات اور نیک بہادر ہی۔ یہ اِسکو یقین نہ آیا کہ وہ کس طرح نیکذات ہوسکتی ہی۔ یہ دہشت انگیز خیال اِسکو بخوبی معلوم تھا کہ جو عورتین اُسکا کام کرتی تھین اُنمین سے دس مین نو کا اخلاق اِس دستور اور رواج کے برتاؤ سے جو خود اُسکے تموّل کا باعث اور اُنکی کمبختی کا موجب تھا برباد گیا تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ عیب نیکی مین نیکی کا ہونا ناممکنات سے ہی۔ اِسلیئے اُسنے وَرجینیا کو بغور سر سے پاؤن تک اِس نظر سے دیکھا کہ جہانتک اُسکی بات مین بناوٹ ہو ظاہر ہوجائے۔ لیکن یہ سمجھ کے کہ اِس معاملے مین زیادہ گفتگو بیکار ہی خصوصاً اُسوقت جب وہ کام مین بہت مصروف تھا تو اُسنے غصہ مین آکے وَرجینیا کو وہان سے چلے جانے کو کہا اور حکم دیا کہ اپنا جھگڑا کہین اور جاکے کارپرداز سے طے کرے۔ یہ حال دیکھ کے قریب تھا کہ وَرجینیا کا جگر پاش پاش ہوجائے اور کلیجہ پھٹ جائے اُسنے کوشش کی کہ بولے مگر خیالات سے دم گھٹنے لگا اور بولا نہ گیا اور بیرحم کارفرما نے اُسکو اپنے دفتر سے دھکے دے کے نکال دیا۔

وہ اپنے مسکن غریبی پر واپس آئی۔ دوزانو ہوکے اُسنے اپنا چہرہ دونون ہاتھون سے

ڈھک لیا اور اپنی ماں کی روح پاک سے التجا کی کہ وہ بہشت سے اُسکی طرف دیکھے اور رحم کرے۔ جب یہ لڑکی اس طور پر اپنی تلخ زندگی کی حالت مین رو رو کے دعا مانگتی تھی اور اپنی یتیم حالت پر زار زار روتی تھی اُسوقت اُسکے رنج والم کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اسمین کوئی شک نہین کہ وہ روٹی کے لیے ایسی سخت محنت کرتی تھی نہ کہ اسواسطے کہ اُسکی بیعزتی کیجاے۔ کیا انسان ایک کمینہ اور بیرحم ظالم تھا جو غریب عورت کو نہ صرف اپنا غلام بناتا تھا بلکہ اُسکو ستر ظلم و ستم بھی جانتا تھا۔ ہاے فی الحقیقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسکو پاکدامن رہنے کا کوئی حق نہین ہے۔ اور سچ بھی یہ ہے کہ اُسنے اپنی پاکدامنی کی بدولت عزت و توقیر حاصل نہین کی۔ بلکہ برخلاف اسکے نیک چلنی اور اخلاق حسنہ کی پاکیزگی اس زندگی کی ایذا رسان منزلون مین بجاے ممد و معاون ہونے کے اسکی سدِ راہ تھی۔

جون ہی وہ دوزانو بیٹھنے کی حالت سے اُٹھی اور اپنے آنسوؤن کے نشان اُسنے اپنے مُنھ سے پونچھے اور اس خیال مین بیٹھی تھی کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے کہ دروازے پر دستک سُنائی دی۔ وہ اُسکو کھولنے کو اُٹھی کہ کارخانے کا کارپرداز اندر آیا۔ غصہ کی لالی اس ناکتخدا لڑکی کے چہرے پر ظاہر ہوئی مگر پھر کچھ خیال کر کے اُسنے اپنے غصہ کو فرو کیا اور یہ بھی جانا کہ جو بدسلوکی اُسنے اسکے ساتھ کی تھی اُسکی عذرخواہی کے لیے آیا ہوگا۔ ہان ضرور عذرخواہی کے لیے آیا ہوگا۔ بھلا یہ کوئی بات ہے جسقدر کہ اُس شخص کو ایک غریب سیلے والی کی ایذادہی سے دو نہین معلوم ہوتا تھا اُسی قدر اُسکا کارفرما بھی نیکی کی توہین کے بدل مین عذرخواہی کرنے کے لیے اُسکو بھیجنے کی قابلیت نہین رکھتا تھا۔ علاوہ اسکے یہ شخص اپنے اسی گھمنڈ مین مرا جاتا تھا کہ جہان جہان پہلے وہ ایسی حرکات نامناسبہ کا مرتکب ہوا ہے وہان آسانی سے کامیاب ہوتا رہا ہے اور اُسکو یقین نہ تھا کہ وہ اس معاملے مین فتح حاصل نہ کریگا۔ چنانچہ اُسنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور اُس سے اپنی پیٹھ لگا کے کھڑا ہو گیا اور اس نوجوان ناکتخدا لڑکی سے گفتگو کرنے لگا۔

مس مارڈنٹ واہ کیا خوب سوجھی۔ مجھ سے تو یہ نخرا اور یہ شرم و حجاب اور دل میں کہ تمھاری دلکش ادا اور دلربا غمزے کا رخ بڑھے۔ کیون یہی وجہ بھی نا۔ کہ تم میرے آقا پاس چلی گئین۔ مگر وہ ایک بوڑھا خرانٹ ہی۔ وہ تمھارے اس لبھانے مین نہ آئیگا۔ علاوہ اسکے بڑا سنجیدہ اور قائم المزاج آدمی ہی۔ تدبیر تو بہت اچھی سوجھی تھی صرف اتنی کسر رہگئی کہ چلی نہین۔ دیکھو آخر کار تمکو مجھ ہی سے کام پڑیگا اور اب ای جان جان سنو مین کیا کہا چاہتا ہون۔ اگر تمھاری نگاہین میری طرف ایسی ہی کالی کالی رہینگی جیسے بادل تو تمھارا جہان جی چاہے چلی جاؤ اور جہان سے کام ملے لو۔ لیکن جب تک میری جان مین جان ہی ہماری دکان سے تو تمکو کچھ کام نہ ملے گا۔ اور اگر نہین تو مہربانی کرو اور خوش رہو اور مین تمھارے کار و خدمت کے لیے ہر طرح سے تیار ہون یہ سب سے اچھا اور سب سے آسان کام تمکو ملے گا۔ اور اگر کبھی کبھی تمسے حساب مین غلطی بھی ہو جایا کریگی اور ایک درجن کی جگہ دو درجن کا حساب پیش کردگی تو مین زیادہ جانچ نہ کرونگا اور کپڑون کی تعداد حساب سے مقابلہ نہ کرونگا۔ تم میرا مطلب سمجھین کہ نہین "

وزجینیا کے نزدیک اسکا مطلب سمجھ جانا کیا مشکل تھا۔ اسکی ہمت جو عرصہ سے ٹوٹ گئی تھی یکایک پھر بندھی اور جوش آیا کہ اسنے اس شخص سے اپنی دیانت پر شک کرنے سے توہین کرنے اور اسکی پاکدامنی کو ترغیب و تحریص اور اس اغوا کی وجہ دریافت کی۔ یہ شخص اسکا غیظ و غضب دیکھ کے خوب ہنسا اور قسم کھا کے کہنے لگا کہ غصہ کی حالت مین بھی وہ حسین معلوم ہوتی ہی اور اسنے عہد کر کے کہا کہ ایک بوسہ تو ضرور ہی وہ اسکے دلفریب لبون کا لے گا لیکن وزجینیا کی چیخون سے گھر بھر چونک پڑا اور سب کرایہ دار اسکے کمرے مین دوڑتے ہوے چلے آئے۔ کارپرداز نے کل معاملہ [illegible] جینیا کے تلون اور بیہودگی پر محمول کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگ اس بیچاری لڑکی ہی کا مضحکہ [illegible] اور خاکہ اڑانے لگے۔ گھر بھر کیا بلکہ پڑوس بھر کو ایسے خفیف معاملے کی بات پر گھر سر پر اٹھانیکا [illegible] لوگون کے نزدیک ایک بیہودہ اور حماقت کی

ڈھک رہی تھی کیونکہ وہ پاکبازی اور نیکی کے اصول سے جو اُس نیک لڑکی کے غیظ و غضب کا باعث ہوئی تھی ناواقف محض تھے۔ سب کرایہ دار اپنے اپنے مقام پر واپس چلے گئے اور اس غریب لڑکی کو سمجھا بجھا گئے کہ کارپرداز سے صلح کرلے۔ مگر اس یتیم لڑکی نے جو اُس بدذات کے قابو مین تھی ایک چھری اُٹھالی اور اسکو دھمکایا کہ اگر قریب آیا تو بیدریغ اُسی چھری سے اُسکا کام تمام کرے گی۔ اِس شخص کو اسکی یہ کیفیت دیکھ کے استعجاب عظیم ہوا اور یہ بات اُسکے خیال مین نہ آئی کہ اُسکا غصہ آبرو اور عزت کے بچانے کی غرض سے تھا اور اُسنے اُسکے ترددات اور توہمات رفع کرنے کی کوشش کی اور خوشامد و چاپلوسی کی باتین کرنے لگا۔ لیکن جب اُسنے دیکھا کہ کسی طرح سے مانتی ہی نہین ہی برابر غصہ اور شکایتون کے کُل باندھ رہی ہی تو اُسنے بزدلی سے طنز آمیز طعنے اِسکو دیے اور جھوٹی جھوٹی تہمتین لگائین۔ کمینہ پن سے کہا کہ بالضرور اُسکا کوئی آشنا ہوگا جس سے وہ ڈرتی ہی اور نہین چاہتی کہ اُسکو رشک پیدا ہو یہ بھی کہا کہ ابھی وہ دن دور نہین ہی جب وہ اُسکو کبوتون کی طرح گلیون مین ماری ماری پھرتے دیکھے گا۔

یہ کہکے وہ بدذات وہان سے رفو چکر ہوا۔ اب یہ لڑکی تنہا رہگئی کوئی پاس نہ تھا جس سے وہ اس وحشیانہ اور سنگدل بدسلوکی کی چارہ جوئی اور فریاد کرتی۔ اس بات کے لکھنے کی ہمکو چنداں ضرورت نہین ہی کہ اِس موقع پر اُسکا دل جو ایسا نازک اور ایسا جوش آور جذبون کو محسوس کرنے والا تھا کسقدر تلخی سے کسقدر سختی سے کُڑھا۔ جن ناظرین کو ذرہ بھی رحم و درد ہی وہ بیشک خیال کرسکتے ہین کہ اِس یتیم لڑکی کو اِس بیرحمی اور جفاکاری سے کتنا بڑا صدمہ ہوا ہوگا۔ اگرچہ اُسکی سیرت ایسی نیک تھی کہ وہ ہمیشہ خطا معاف کردیتی تھی اور فیاضی سے پیش آتی تھی مگر اِس موقع پر وہ بھی انتقام کے لیے تڑپ رہی تھی۔ اور خدا سے دعا مانگتی تھی کہ یا خدا بس کر بس کر۔ ایسے ایسے غم اور الم اُسکی تقدیر کر سہہ چکی وہ بہت کم سزاوار تھی۔ بس کر یا خداوندا اور اپنے رحم و کرم سے اُسکی تقدیر بدل دا ان

تیسوان باب

(بیماری)

غریب سینے والی کو فوج کی وردی بنانے والے کارخانہ سے ا
ہوا اور وجہ یہ ہوئی کہ وہ پاکدامن اور نیکذات تھی یہ وجہ نہ تھی کہ
اِسوجہ سے اسکو ایذا دی گئی تھی کہ وہ نیکی اور شایستگی کی را
یہ بات اُس ملک مین ہوئی جو مسیح کے پیرؤون کا ملک
کی اشاعت اور تعلیم۔ اور اُسکے بموجب عما
بادشاہت اور حکومت ہی۔
اُس خاص موقع پر جب ذرجنیا کو کام
یہ دوشنبہ کی صبح کا ذکر ہے۔ جو کچھ اسکو سنت
اَب اِسکو بمجبوری ایک دکان سے
فروش نے اِس مہربانی سے انکار نہ
یکمڈن ٹون والے اپنے نیک نہاد نفع
آدمی کو پھر کہے کہ کسی دوسرے پا
صبح کی غضب کی تحریک اور خیالات
اور اِسقدر دور سیادہ پا نہین جا سکتی
اُسنے ایک خط لکھا اور ٹکٹ کے دام
اِسکے بعد وہ اپنے بستر پر جا کے لر
سے اِسکو کسی قدر مسرت
واجب اور جائز حیلہ مل گیا
تھا گئی گھنٹہ تک

حالت معلوم ہونے لگی۔ سردی محسوس ہو کے جاڑا چڑھا تمام بدن کانپا اور اُسکے
نے سے انکار کیا۔ یا اللہ کیا وہ فریب مرگ ہی۔
کہ اور افسردہ خاطر ہو کے اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ لیکن ایک اور
نی اسکو حاصل ہوئی کیونکہ اُسنے سوچا کہ پاکدامن رہ کے
ت کے دن کاٹے اور ہر طرح کی ترغیب و تحریص میں
وہ سوچی کہ موت بہشت میں جانے کے لیے
گاہ مان لے جو وہاں پہلے ہی چلی گئی تھی
کی چمک کا تجربہ ہوا اور اپنے دونوں ہاتھ
وق شوق سے اُس تیرہ و تار حجرے میں
کے بدن میں کچھ سنسناہٹ سی محسوس
تھی جس سے اُسکی تمام قوتیں رفتہ رفتہ
کہ یہی موت ہی۔ اور یہ کہکے وہ

ی اور جب آہستہ
کی ہوا میں دم لینے کو
ھائی ہوئی تھی۔
ہ رات نہیں گئی ہی۔
ی سی خاموشی ہو گئی
ا رہا کہ اب بھی
اپنے غریبانہ ملبسر
لگی تھی کلیجہ پھٹک

رہا تھا اور جون وہ رینگتی ہوئی اپنے بچھونے کی طرف واپس گئی اُسکو ایک خط نظر آیا جو میز پر رکھا تھا۔ کوئی شخص اُس خط کو وہان شام کے وقت جب یہ لڑکی سوتی تھی رکھ گیا تھا۔ خط اُس خط کے جواب مین تھا جو سہ پہر کے وقت اُسنے کمنڈن ٹون روانہ کیا تھا۔ چند ہی روز ہوئے تھے کہ پیر مرد نے وفات پائی تھی اور اُسکی بیوہ نے جو انتہا کے غم و درد اور رنج و کوفت مین مبتلا تھی اپنی بھاوجی کو مسز مارڈنٹ کے نام چند سطرین لکھنے کو بلا بھیجا تھا اور اپنے شوہر کی وفات سے اطلاع دی تھی۔ خط کے ختم پر نوجوان لڑکی کی طلبی کا مضمون تحریر تھا اور لکھا تھا کہ وہ جیسے سے جلد ملے اور بوڑھی بیوہ عورت نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ جہان تک ممکن ہوگا وہ ضمانت کا بند و بست بھی خاطر خواہ کر دے گی۔

اُس لئیق پیر مرد کی وفات کا حال پڑھ کے اور شفقتون اور سلوکون کو یاد کر کے وہ زار زار روئی۔ باقی رہا پیام طلب اور وہان جانا۔ ہائے کب ممکن تھا۔ غریب لڑکی اپنے بستر پر پھر گئی تاکہ وہان جا کے لیٹ رہے شاید مرنے کو لیٹ رہی اور پھر وہان سے نہ اٹھی کئی گھنٹے گذر گئے اور کوئی بھی اُسکے پاس نہ آیا۔ اور اسکو خود اسقدر ضعف تھا کہ وہ اگر منھ سے آواز بھی نکالتی تو ملے ہوے کمرے مین بھی کوئی نہ سن سکتا۔ وہ بیمار تھی۔ اُسکو خبر گیری تیمارداری کی ضروریات اور آرام کی ضرورت تھی۔ لیکن کوئی رفیق کوئی ساتھی نہ تھا جو اُسکو مدد دیتا۔ کوئی بھی نہ تھا جو اُسکو تسکین و دلاسا دیتا۔ گرد تو مکان کی چار دیواری تھی جسکی دیوارین سرد اور منحوس تھین اور ایسی کالی کالی بھیانک صورت سے ڈراتی تھین جیسے خود اُسکے بخت سیاہ تھے۔ ہائے غریب تکلیف زدہ لڑکی۔ اِسوقت تجکو اپنی ماں کے مرنے کا صدمۂ عظیم ہوتا ہوگا۔ کیسے کیسے کڑوے آنسو تھے جنسے تیرا بستر آنکھ جسپر تیرا سر حسین درد ہو رہا تھا تر ہو گیا تھا۔ کیسی گلا گھونٹنے والی وہ آہین تھین جو تیرے نازک اور نرم سینے مین پیچ و تاب کھاتی تھین۔

یا خدا۔ یا پاک پروردگار۔ اس بیماری کی حالت زار مین کیا کوئی بھی پرسان حال

کوئی بھی مددگار اِس نوجوان سینے والی کا نہین - کئی گھنٹے گذر گئے اور ہم کہتے ہین کہ پھر اندھیرا ہوگیا جسنے اُسکی تکلیفات اور اُسکے آنسوؤن دونون کو ایک ساتھ چھپا دیا - آخر کو اُسنے پاؤن کی آہٹ سُنی اور جانا کہ کمرے کے پاس کوئی آتا ہی - دروازہ کھلا - شمع کی روشنی کمرے مین پھیلی اور وزجینیا نے دردسر کی تکلیف سے جب سر اُٹھایا تو دیکھا کہ وہی غریب سینے والی آئرلینڈ کی رہنے والی عورت ہی جو مکان کے دوسرے درجہ مین نیچے والے کمرے مین رہتی تھی - اِس عورت کو تعجب تھا کہ دن بھر اِس نوجوان لڑکی کو دیکھا نہین تو اسکا کچھ حال معلوم ہو آخر ماجرا کیا ہی اِسلیے براہ ہمدردی اسکو دیکھنے اور دریافت کرنے آئی تھی کہ خیریت تو ہی - اور غریب لڑکی کا یہ حال دیکھ کے فوراً وہ دوڑی گئی اور تھوڑی سی گرم گرم چاء اُسکے واسطے لائی - بیمار کے لیے یہ شربت مفید تھا اور یہ آئرلینڈ کی رہنے والی بڑی دیر تک رات کو اسکے پاس موجود رہی - دوسرے روز ہر یک کرایہ دار وزجینیا کی علالت کا حال سُنکے اُسکو دیکھنے کو دوڑا آیا اور سب نے تھوڑی بہت اُسکی مدد کی - ایک نے تھوڑی چاے اور شکر بھیجی - ایک نے ایک ڈبل روٹی - ایک نے تھوڑی سی بیسبی اور یہ غریب آئرلینڈ کی رہنے والی عورت باہر گئی اور چپکے سے اپنی شال رہن رکھ کے وہ ایک گوشت کا ٹکڑہ مول لے آئی اور بیمار لڑکی کے لیے اُسنے تھوڑا سا شوربا تیار کیا - اِسی طرح سب غریب آدمی حاجت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہین - اور وہی آدمی جنھون نے وزجینیا کا مضحکہ کیا اور خاکہ اُڑایا تھا جب اُسنے اپنی چیچون سے کار پرداز کے معاملے مین سب کو آگاہ کیا تھا اب بہت خوشی اور شوق سے اِسکو اپنی ہمدردی اور نیکی کا ثبوت دیتے تھے - کیونکہ اگرچہ افلاس اور ضرورت نے جس سے انسان وقت پڑنے پر ہر کام کے کر گزرنے کو مستعد اور مجبور ہوجاتا ہی اُنکی اخلاقی نازک سمجھ کو بالکل زایل کر دیا تھا لیکن اُنکے اثر سے اُنکے خیالات کند نہین ہوگئے تھے بلکہ برخلاف اِسکے وہی لوگ جنپر اِس بیدردی سے ظلم ہوتا تھا - جو اِس طور پر ستائے جا۔ تھے جنکو ایسی ایسی

سزا اور ایذا دی جاتی تھی اور جنکو اُنکے کام دینے والے پائمال کرتے اور ناکام رکھتے تھے جب اپنے ہمجنس کو درد و تکلیف مین دیکھتے تھے انسانی مہربانی کے جوش سے پر ہو جاتے تھے اس مخنثی آدمیون کے فرقون مین کیسے کیسے عالی منش لوگ ہین اور یہ صرف نہ اہی ملک مین بلکہ اور اور ملکون مین بھی ہین - اور یہی وجہ ہی کہ اُنکی فیاضی - عالی دماغی عالی ہمتی نیکدلی اور مہربانی کے سبب سے اس ناول کا راقم بجان و دل اُنسے محبت رکھتا ہی اور اُنکے فائدہ کے لیے اپنی ذات کو بڑی گرمجوشی سے اُنپر نثار اور قربان کرتا ہی - اور جو پاک اور طاہر جانا گیا ہی اُسکی قسم کھاتا ہی کہ جب تک قلم ہاتھ مین لینے کی اُسکو طاقت باقی رہیگی وہ اُنکے معاملہ کا ساتھ نہ چھوڑیگا اور چلا چلا کے بلکہ بہ آواز دہل اُنکی تکلیفات کی تشہیر اور اُنکے حقوق کو ثابت کریگا -

ایک مہینے کے قریب تک غریب ورجینیا اپنے بستر پر پڑی رہی اور اس عرصے مین اُسکی گذر ہمسایون کی مہربانی سے برابر اسی طور پر ہوتی گئی - اب اس نرم دل تکلیف برداشت کرنے والی بیمار نے اُنکا انتہا درجہ کا احسان مانا اور اب جو رائے اُنکی نسبت اُسنے پہلے قائم کی تھی بالکل بدل گئی - اب اُسکو معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنی بدمستی اور شور و غل سے رات کی نیند حرام کرتے تھے درحقیقت دل کے نیک تھے - یہ وہی لوگ تھے جو اپنے دست مزد کا حصہ اُسکے واسطے سب سے پہلے خرچ کرنے کو تیار رہو گئے تھے اور بہتر سے بہتر غذا جسکا اپنی ذات کے لیے کبھی اُنھون نے خیال بھی نہین کیا تھا اُسکے واسطے بہم پہونچاتے تھے اور اسی طرح اُسکو معلوم ہوا کہ جو عورتین اُسکی نیک روش اور پاکدامنی پر ہنستی تھین وہی اُسکے آرام و آسائش اور کار و خدمت کے لیے اُسکے بستر پر موجود رہتی ہین - اُسوقت اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یا خدا اگر سرکار منصف ہوتی - اگر واضعان قانون کی مجلس متدین اور ایماندار ہوتی اور اگر اس ملک کے رؤسا و امرا کا رسم و رواج اور برتاؤ اچھا ہوتا تو یہی لوگ جنکے دل مین فیاض جذبون کا تخم تو موجود ہی ہی اور ہر طرح کی اخلاقی عمدگی

انمین پائی جاتی ہو کیا کچھ نہ کر دکھاتے۔ اور آہ۔ کوئی وقت ایسا بھی آئیگا کہ کوئی آدمی ایسا پیدا ہو جائیگا جو ان غلامون کے گروہون کو آزادی دیگا اور اُنکے اُن عمدہ اور عظیم صفات کو جو جور و تعدی کے بوجھ سے دبے ہوے ہین ظاہر کریگا اور جلا دیگا۔

چار ہفتے کے قریب جب گذر گئے تب جا کے وَرجینیا کو اسقدر قوت آئی کہ وہ اُٹھکر دو چار گھنٹے بیٹھنے لگی۔ لیکن ای خدا وہ کیسی بدل گئی تھی۔ زرد ضعیف اور زبلی وہ بیماری سے پہلے ضرور تھی مگر بمقابلہ اس حالت کے جو اب اُسکے دیکھنے سے معلوم ہوتی تھی وہ حالت تندرستی اور آرام کی تھی۔ تاہم وہ کنجی آنکھین جنمین شرم و حجاب کوٹ کوٹ کے بھرا تھا۔ وہ دلپر اثر پیدا کرنے والی خوبصورتی ویسی تھی جیسی پہلے تھی۔ موتیون کی سی دانتون کی پاکیزگی اور صفائی اب بھی ویسی تھی جیسی پہلے تھی۔ گھنے بھورے بالون کی چمک اور آب و تاب اب بھی ویسی تھی لیکن پیشانی سنگ مرمر کیطرح ایسی پیلی پڑ گئی تھی کہ نیلی نیلی رگین پوست کے نیچے سے صاف دکھائی دیتی تھین۔ اور رخسارون کی رنگت ایسی اُڑ گئی تھی گویا اُنھون نے یاسمن کی سفیدی کا لباس پہنا تھا حالانکہ وہ نزہت اور شادابی جیسی یاسمن مین نشو و نما کی ہوتی ہو وہان نہ تھی۔ پری کا سا بدن ایسا ضعیف اور ناتوان ہو گیا تھا کہ صرف ہلکا سا سایہ شکل کا نظر آتا تھا۔ بان الیسا جیسا مصور کسی خوبصورت نوجوان نا کتخدا لڑکی کا جو پیش از وقت مر گئی ہو وہمی اور قیاسی نقشہ بناتے ہین۔ اور شاعر اُسی وہمی اور قیاسی نقشہ کو اپنے ڈھنگ پر معرض بیان مین لاتے ہین۔ اور ضعف اور نقاہت کی ادا جو اُسکے ہر انداز اور اطوار اور روش سے پائی جاتی تھی وہ ایسی تھی کہ جو رحمدل اُسکو دیکھتا اُسکے دل مین درد پیدا ہوتا اُسکے حال پر ترس کھاتا۔

ابھی تک وہ تکلیف اور اذیت مین تھی۔ مگر اُن لوگون سے جنھون نے بیماری مین اُسکی مدد کی تھی نہین کہا کہ کسقدر اُسکو دکھ ہی۔ اُن لوگون نے اُس سے کہا کہ جب تک بخوبی صحت نہ ہو جاے سوئی ہاتھ مین لینے کا خیال بھی نہ کرے مگر اُسکو یہ فکر تھی کہ جسقدر جلد

ممکن ہوتا وہ دوسرون پر بھروسا کرکے خیرات اور صدقے کی روٹی کھانے سے نجات پاتی یہ خیال جو اسکو آیا وہ اپنی ہمت اور غرور اپنی محنت پر بھروسہ رکھنے کی وجہ سے نہین یا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ وہ اُنسے کھانا پاتی ہی جنکو خود قدرت اور استطاعت نہین کہ دوسرے کو دے کر کھائین۔ اسلیے اُسنے بہانہ کیا کہ اب اچھی ہی حالانکہ درحقیقت اچھی نہین تھی مایوسی کا جور تو دل مین تھا لیکن بہ اسباب ظاہر اُسنے آن نباہنے کو تیے سے ہمت باندھی کیونکہ جب اُسکے مہربان ہمسائے اُسکی تسلی کرتے تھے کہ گھبرانے کی بات نہین ہی جلد صحت ہوجائیگی اُسوقت یہ غریب لڑکی اپنے دل مین کہتی تھی کہ یہ لوگ ایسی بات کی پیشین گوئی کرتے ہین جو کبھی ہوتی ہی نہین ہی۔ اسکو معلوم ہوگیا کہ اُسکے سرچشمہ حیات مین زہر مل گیا ہی اور اخطاط سرایت کا گا بھا اُسکے جسم مین موجود ہی۔ وہ روکھی اور سوکھی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کی کھانسی جسکو وہ حتی الامکان چھپانے کی کوشش کرتی تھی۔ وہ دل کی جلد جلد اور بیقاعدہ دھڑک جو بڑی تکلیف دیتی تھی اور رات کو خاموشی کی حالت مین اور دن کو جب شور نہین ہوتا تھا سنائی دیتی تھی۔ وہ شبنم کے سے قطرے جنکو وہ اپنی پیشانی سے پونچھ ڈالتی تھی اور وہ کبھی کبھی کہنہ تپ کی رنگت کا رخسارون پر ظاہر ہونا جو دیر دیر تک رہتی تھی اور ہر وقت زیادہ شوخی سے نظر آتی تھی جب جب وہ آتی تھی۔ یہی سب ایسی علامتین تھین اور متنبہ کرنے والے آثار تھے جنکو بیمار لڑکی غلط نہین سمجھتی تھی اور جنکو بڑی ہوشیاری سے وہ اپنی ذات سے بھی مخفی رکھتی تھی۔

ایک روز جب چوتھا یا پانچوان روز اسکو بیماری سے اُٹھے ہوا ہوگا کہ وہ اپنے ناخوش آیند کمرے مین تنہا بیٹھی تھی اور چاہتی تھی کہ کسی طرح سے باہر نکلنے کے قابل ہوتی کھلے ہوے مقام کی ہوا پاتی اور بیرونجات کی صاف ہوا کی تو وہ ازبس آرزومند تھی کہ یکایک دروازہ کھلا اور کیڈن ٹون والی بڑی بی جو بیوہ ہوگئی تھی اندر آئی۔ یہ بوڑھی عورت وہینیا کو ایسا بدلا ہوا دیکھ کے کمال متاسف اور متالم ہوئی اور اُسکو اپنی کنار عاطفت مین لے کے

اتنا رونی کہ گویا وہ اُسی کی بیٹی تھی۔ اور اس نیکذات مہربان عورت کی مہربانی سے ورجینیا کے دل پر انتہا کا اثر ہوا غرضکہ یہ ملاقات بدرجۂ اتم دردانگیز اور رقت خیز تھی۔

لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین بھرتے ہوے اور اس ناخوش آیند غیر آراستہ مجرے کے چارون طرف نگاہ ڈال کے بیوہ نے اس طرح ہمدردی کی باتین کین۔

بیوہ "یا میرے پاک پروردگار۔ تم بیمار تھین۔ اس شدت سے بیمار تھین اور پھر بھی تم نے مجھے نہ بلا لیا۔ ہاے ہاے۔ تمکو تو سب چیزون کی ضرورت ہوگی بیشک ایک ایک چیز کی۔ ای میری پیاری لڑکی تمکو ایسا نہ چاہیے تھا۔ یہ دن یہ سن اور یہ مزاج کی نیکی۔ تم کیونکر اکیلی ان تکلیفون کو برداشت کر سکی ہوگی۔ یہ بات تو ایسی ہوئی جیسے کوئی خدا کے ہونے مین شک کرے۔ ورجینیا۔ تم کو مجھے ضرور بلا بھیجنا چاہیے تھا۔ اور اگرچہ مجھے غریب شوہر کے مرجانے سے خود ہی کیا کم تکلیفین ہین تاہم مین تمسے ہمدردی کرتی۔ تمھارا رنج و غم دور کرتی تمکو تسلی اور تسکین دیتی۔ اور ہمدردی سے بھی زیادہ یہ بات کرتی کہ تمکو مین یہان سے اپنے گھر اُٹھا لیجاتی اور وہان تمھاری خدمت مین حاضر رہتی تمھاری دوادارو کرتی۔ اور میری بھانجی جو میرے ساتھ رہنے کو اب آئی ہی وہ بھی تمھاری خاطر و مدارات کرتی کیونکہ تم خود مہربان اور نیک ہو ہاے میری بچی میری غریب پیاری لڑکی کسقدر تکلیف تمکو ہوئی ہوگی لیکن اب بھی کچھ ایسی دیر نہین ہوگئی ہی۔ اب بھی تم یہ آسائش و آرام بسر کر سکتی ہو۔ اور مین ابھی تمکو اپنے ساتھ لیجاؤنگی ابھی۔ اسی دم۔ آج ہی۔ فوراً۔ اور تم اُسی کمرے مین رہنا جسمین پہلے رہتی تھین جب سے تمنے اُسکو چھوڑا ہی تب سے وہ کسی کو کرایہ پر دیا ہی نہین گیا ہی۔ ہان سچ تو ہی۔ تمھین یاد ہوگا مین نے تمسے کہا تھا کہ مسٹر اوسمنڈ نے مجبور کر کے مجھے اُسکا کرایہ دیدیا ہی کہ وہ تمھاری ایسی تک تمھارے واسطے خالی رکھا جائے۔ اور سب چیزین جو تم چھوڑ آئی تھین وہ بدستور وہان اب تک موجود ہین۔"

موم کے سے صاف اور سفید چہرے پر آنسو رواں تھے کہ آہستہ اور کمزور آواز سے

وِرجینا نے کہا۔

وِرجینا "لیکن وہان مجھے واپس جانا مناسب نہین ہی۔ مین نہین جا سکتی مجھے اتنی جرأت ہی نہین کہ اُس جگہ پھر واپس جاؤن"

بیوہ "آہ۔ تمھاری مراد ہی کہ تم اُس ارادے پر قائم رہو۔ خیر مجھے جرأت نہین کہ مین تمکو اُسکے برخلاف کرنیکی صلاح دوون جبکہ تم مجھ سے مسٹر اوسمنڈ کا سب حال اُس موقع پر بیان کر چکی ہو جب ہم تم آخر مرتبہ ملے تھے۔ لیکن اُسنے اپنا آنا نہین چھوڑا ہی۔ ہر دوسرے یا تیسرے ہفتہ دریافت کرنے آتا ہی کہ آیا مجھکو تمھاری کوئی خبر ملی ہی کہ نہین۔ اور ہر دفعہ مین کہتی ہون کہ نہین کیونکہ تمکو یاد ہوگا کہ تمنے مجھے یہی جواب دینے کو کہا تھا۔ وہ منہ پھیر لیتا ہی لمبی لمبی آہ کھینچتا ہی اور پھر کوئی بات نہین کرتا ہی واپس چلا جاتا ہی جب جب مین اُسکو دیکھتی ہون روز بروز زیادہ بدلا ہوا پاتی ہون۔ ایک دن میرے دل مین آیا کہ مین اُس سے دریافت کرون کہ آیا درحقیقت اُسنے شادی کر لی ہی اور تمھارے ساتھ ایسی دغابازی کیونکر اُس سے کیگئی مگر مین نے اپنے منہ پر مہر لگا رکھی ہی"

وِرجینا۔ (اُسی آہستگی اور غمگینی سے اور ایسی آواز سے جیسے ہاتف کی ندا) "اوراے میری مہربان شفیق تم آخر تک ایسا ہی کیے جانا۔ اس بات مین کہ وہ مجھے پیار کرتا ہی مجھے کبھی شک نہین ہوا۔ اور خدا آگاہ ہی کہ کس شدت سے کس جان فدائی سے مین نے اُسکو پیار کیا ہی اور اب تک پیار کرتی ہون"

یہ آخری فقرہ کہتے ہوے وِرجینا کی آنکھون سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اُن رخسارون پر جلد جلد لڑھکنے لگے جنپر جوش وجذبہ سے تپ دق کی سی ہلکی سرخی آگئی تھی جس سے انتہا کی پاک خوبصورتی پائی جاتی تھی۔ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن ہرگز۔ ہاے ہرگز اب ہم نہ ملینگے۔ کیونکہ اُسکی محبت مین بے آبروئی ہی۔ اور مین تو پاک وصاف اور بیگناہ ہی رہونگی تاکہ مین اپنی غریب ماں سے جو مجھ سے پہلے بہشت مین

پہونچ گئی ہی بہت جلد ملون"

بیوہ۔ (پھوٹ پھوٹ کے روتے ہوے) "ہاے ایسا نہ کہو۔ ورجینیا ایسا نہ کہو۔ تم میرا دل ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوگی۔ آہ اب ہم مسٹر اوسمنڈ کا کچھ ذکر بھی نہ کرینگے۔ ہم اُسکا نام بھی نہ لینگے اب جو بات جیت ہوگی وہ تمھاری ہی نسبت ہوگی۔ اور اگر تم میرے مکان پر نہ چلو تو بہرحال میری بہن کے گھر تو چلو اور چند ہفتے وہان رہو۔ وہ اُسی بھتیجی کی ماں ہی جو آجکل میرے پاس رہتی ہی۔ کیمڈن ٹون مین کسی قدر اوپر کیجانب وہ ایک بہت اچھے چھوٹے سے جھونپڑے مین رہتی ہی۔ وہان تم بالکل خفیہ طور سے رہ سکتی ہو۔ اور حتی الامکان بہت آرام و آسایش سے رہوگی۔ اب اس بارے مین کچھ نہ کہو۔ اب سب طے ہوگیا اور پورا پورا فیصلہ ہوگیا گویا اس معاملے مین مین نے چھ گھنٹہ تک بحث کرکے اسکو طے کیا ہی بس لو اب مین جاتی ہون۔ اپنی بہن سے تمھارے آنے کا حال کہونگی اور کل صبح پھر یہان آؤنگی۔ قریب گیارہ بجے کے آؤنگی اور تم کو ایک گاڑی پر سوار کرکے یہان سے لیجاؤنگی۔ تم سنتی ہو۔ ورجینیا مین تم سے کیا کہتی ہون"

ورجینیا۔ (انتہا کی احسانمندی سے روتے ہوے) "ہان میری مہربان میری فیاض شفیق۔ مگر کسی پر اپنا بوجھ ڈالنے کے واسطے مین اپنی رضامندی ظاہر نہین کرسکتی ہون"

اس نیکدل بیوہ نے نہایت محبت سے بیمار لڑکی کو چوم کے کہا۔

بیوہ "دیکھو میری پیاری بچی میری بہن تمھارے وہان جانے سے نہایت خوش ہوگی اور تمھاری بہت خاطر داشت کرے گی اور جب تم پھر توانا و تندرست ہوجاؤگی تم اُسکے کام آؤگی اور بجاے بوجھ کے تم اُسکے آرام اور مدد کا باعث ہوگی بس بس اب اس بارے مین زیادہ بحث لاحاصل ہی اور کل مین یہان آؤنگی۔ اور تم کو یہان سے لے جاؤنگی"

اس گفتگو کے بعد یہ نیک بوڑھی عورت کمرے سے جلد باہر چلی گئی تاکہ ورجینیا اور زیادہ

کدا ور اصرار نہ کرے۔ اور اگر وہ نوجوان ناکتخدا لڑکی اسکے چلے جانے کے بعد روتی رہی تو یہ رونا بالکل ناکامی کا نہین تھا یہ رونا اُس ہمدردی کو دیکھ کے تھا جو اُسکے ساتھ کیگئی تھی یہ رونا اُس تسلی و تسکین کا تھا جو اُسکو دی گئی تھی۔ جو جو زخم کھلاے ہوئے اور پیش آنے والی محنت اور چھوٹے چھوٹے ظلمون کی گستاخی اور بیماری اور بہت سے ایسے ہی اسباب نے ان گزشتہ دس مہینون مین اُسکے دل پر لگائے تھے اُنپر اس ہمدردی اور تسلی نے مدمل کرنے والے مرہم اور تکلیف دور کرنیوالی دوا کا کام کیا۔ اور وہ اس امید سے کہ اب وہ بائی آب وہوا اور کمینون کی ہمسائگی سے نجات ملیگی اور صاف تر آب وہوا اور ایک معزز مکان مین مسکن گزین ہوگی کسی قدر محظوظ تھی۔

دوسری صبح کو نیکذات بیوہ وقت مقررہ پر موجود ہوگئی اور ورجینیا اپنے مہربان شفیقون سے جنھون نے بیماری مین اُسکی خبرگیری کی تھی کمال محبت اور اخلاق سے رخصت ہوئی۔ انھین لوگون نے اُسکو نیچے اُتارنے اور گاڑی تک پہونچانے مین جو دروازہ پر اُسکے نئے گھر لیجانے کے لیے تیار کھڑی تھی مدد کی۔

اکتیسوان باب

(رخسار رونپر علامت)

کئی مہینے گذر گئے اور ورجینیا مارڈنٹ اُسی جھونپڑے مین مسکن گزین رہی جہان اسکو خوش قسمتی سے گھر کی طرح رہنے کے لیے جگہ ملی تھی۔ سابق کی نسبت اب اُسکا دل ساکن اور مامون تھا لیکن اسکی تندرستی مین رفتہ رفتہ خلل آتا جاتا تھا۔ وہ جانتی تھی اسکو محسوس ہوتا تھا کہ قابو پرست غارتگر اپنے کام مین چپکے چپکے مصروف ہے اُسکی ذاتی قوتون مین اندر ہی اندر سرنگ لگا رہا ہے اور اسکی جسمانی طاقتون کی مخفی مخفی جڑ کاٹ رہا ہے لیکن اُسنے کبھی اپنی تکلیف کی شکایت نہین کی اور بہت جلد موت کے مقابلے کے یقین برحق سے کبھی اُسکا

دل نہ کڑھا نہ پڑھا۔ برعکس اسکے اُسنے زوال اور فنا کی قربت کا مرتاض لوگون کی سی مسکینی اور فروتنی سے خیال کیا بلکہ اس امید پر کہ وہ فرشتون کے درجے مین شامل ہونے والی ہی ایک قسم کی لطیف اور مخلوط کی ہوئی مسرت سے وہ اپنی ہستی اور اپنے نابود ہو جانے کو خیال کرتی تھی۔

بہت کم ایسا ہوتا ہی کہ وہ لوگ جو سل کے عارضہ مین مبتلا ہوتے ہین اُنکو باطنی روشنی سے اسکا ہونا دریافت ہو جاتا ہی لیکن اگر کوئی اُسکے ہونے کا شبہہ اُنکے دل مین ڈالدے اور یہ کہدے کہ نظر نہ آنے والا یہ زہریلا کیڑا اپنا ساری زہر اُنکے شباب کی کلی مین پہونچا رہا ہی اُسوقت وہ اس خیال سے اور خوف پیدا کرنیوالی راستے سے اپنی آنکھین بند کر لیتے ہین اور منھ چھپانے لگتے ہین۔ مگر وہ جیتا یہ حال نہین تھا کہ اُسکو اسکے ہونے کی پہلے ہی سے خبر ہو گئی تھی اور اُسنے اُسکا ہونا تسلیم بھی کر لیا تھا۔ بجاے اسکے کہ وہ اس خوف اور خطرے پر ہنستی یا اُسکی نسبت بیفائدہ تاویلین اپنے دل مین لاتی وہ اپنا سر نیچے کر لیتی تھی اور کہتی تھی کہ جو خدا کی مرضی ہی وہی ہونا ہی۔ وہ موت سے بالکل نہین ڈرتی تھی کیونکہ اُسنے کبھی کسی کیڑے کو ستایا ہی نہین تھا انسان کو ستانا اور نقصان پہونچانا تو بہت دور تھا۔ پاک رہکر بیگناہی سے اُسنے اپنی زندگی بسر کی اور اپنی گفتار یا کردار یا خیال یا خوال سے خدا کے پاک یا انسان کا ایک قانون بھی نہین توڑا تھا۔ اُسنے بہت تکلیف اُٹھائی تھی بہت سخت تکلیفین برداشت کی تھین مگر ایسا کبھی نہین ہوا کہ ترغیب و تحریص کے سبب اُسکے جسم کی اور پاکدامنی اور آبروکی راہ سے علیحدہ ہوا ہو۔ اُسکی ایسی متقی نیکیان نہین تھین جو کسی باطنی بہروی سے منسوب کی جاتی ہین اور پھر بھی اُنکی ناپسندیدگی سے تحسین ہوتی ہی اُسکی نیکیان اور راستبازی نیکیان تھین کیونکہ اُنکی نہایت سختی سے آزمائش کیگئی تھی اور وہ محک امتحان پر کسی گئی تھین اور اس امتحان اور آزمائش مین کامیابی سے درآئی تھین۔

ایسی نیکی کو ہم نیکی نہین کہتے جسکا ترغیب دینے کا تجربہ نہ ہوا ہو۔ سب لوگ اُس متقی کو جو زندگی بسر کرتے ہین جسکو ہم یک کہہ سکتے ہین اور اگر وہ ایسے خوش حال اور

فارغ البال ہین کہ وہ کسی ترغیب مین نہین آسکتے تو اُنکا بیخطا اور بیجرم رہنا اُنکی تعریف مین داخل نہین ہوتا اور نہ وہ کسی تعریف کے مستحق ہین - اگر کسی شخص کی نسبت جسکی دس ہزار روپیہ سال کی آمدنی ہو یہ کہا جائے کہ وہ کبھی سرقہ بالجبر یا جعلسازی کا مرتکب نہین ہوا تو یہ ایک پورچ ولچر تعریف ہوگی - اگر کسی عورت کی اوائل عمر مین کسی ایسے شخص کے ساتھ شادی ہوجائے جسکو وہ چاہتی ہو اور وہ بھی اُسکو چاہتا ہو اور جسکے پاس کسی حرام کاری یا پھسلانیوالا پھٹکنے کی جرأت نہ رکھتا ہو اُسکی نسبت پاکدامن اور عفیفہ ہونیکا غل مچانا نیکی کی توہین کرنا ہی - بھوکون مرنیوالا محنتی جو سرقہ بالجبر سے احتراز کرتا ہی اور محنت کی فاقہ کش مٹی جو اپنا ننگ و ناموس قائم رکھتی ہی - یہ دونون ایسے ہین جو درحقیقت تعریف کے مستحق ہین -

پس تمام شاہزادیون - ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصب دارون اور امرا اور رؤسا کی بیگمات کے اوصاف سے ورجینا مارڈنٹ کی صفت بدرجہا فائق اور برتر تھی - اگر ان شاہزادون ڈیوکون کی بیگمون مارکوئسون کی بیگمون اور منصب دارون اور رؤسا اور امرا کی بیگمون پر وہی مصیبتین نازل ہوتین اور اُنکو وہی ترغیبین دیجاتین جو اس نوجوان لڑکی پر گذرین اور دی گئی تھین اور یہ پاک وصاف اور بے داغ بنی رہی تو وہ مرور ثابت قدم نہ رہتین - کیونکہ اُنمین چند ہی صرف ایک ہی دو ایسی ہوتی ہین جو باوجود اپنی کامیابی اور فارغ البالی اور دولت اور عیش حبیش کے نیکذات اور پاکدامن بنی رہتی ہین - پس سوچنے اور سمجھنے کی بات ہی کہ جب اُنکو کوئی محتاجی نہین خراب ہوجانے کی کوئی وجہ نہین اور خراب ہوجانے پر وہ آمادہ ہوجاتی ہین تو اشد ضرورت کے وقت تو وہ بہت آسانی سے بدراہ ہوجائینگی - جب سب چیزین موجود ہین جن سے زندگی خوش اور اچھی معلوم ہوتی ہی تو طبقہ امرا کو چاہیے کہ نیکی کا پورا پورا نمونہ بنین کیونکہ بدکرداری اور خلاف اخلاق چلنے کے لیے اُنکے پاس کوئی عذر لنگ بھی نہین ہی - باایں ہمہ ثروت و اسباب عشرت برطانیہ کے امرا کا طبقہ کیا مرد کیا عورت ایسا کراہت سے خراب اور بے راہ

بدفعل اور بدکار۔ فاسق و فاجر فرقہ ہی کہ کسی ملک مین اُنکا ثانی نہ ہوگا اور ایسا اُنھون نے
اس ملک کو بدنام کیا ہی کہ کوئی اور ملک ایسا بدنام نہوگا۔ اس فرقے مین جتنے مرد ہین
وہ سب عورتون کو پھسلانے اور بہکانے والے خراب اور آوارہ ہین اور جتنی عورتین ہین
وہ سب مطلق العنان ہین اور آشنائون اور یارون کی تلاش اور حرامکاری کے سوائے
اُنکو اور کام نہین ہی۔ ہزارہا اہل دول۔ ذی خطاب۔ صاحب القاب تاش کھیلنے مین حد درجہ
کے رذالے پن سے دغاباز۔ بے ایمان۔ اور فریبی مشہور ہین اور ایسے قاعدہ دان اُچکے ہین
کہ دنیا مین اُنکے برابر دوسرا نہین ہی۔ انمین بہت ایسے ہین جو خوش گذران ہین حالانکہ
اُنکی ظاہرا کوئی وجہ معیشت نہین ہی۔ چند ہی انمین ایسے ہین جنکو یہ فکر اور خیال ہو کہ کتنا
قرضہ اُنپر بڑھتا جاتا ہی۔ کتنے ہی سوداگرون۔ بڑے بڑے مالدار تاجرون کا اُنکے فضول خرچ
اور اسراف سے دیوالہ نکل گیا ہی اور وہ تباہ و برباد ہوگئے ہین۔ عورتون کا بہکانا اور
پھسلانا اُنکا فخر اور شیخی ہی اور پاک سے پاک دوستی اور میزبانی کے تمام شرائط و فرائض
ہوائے نفسانی کے فرو کرنے کے لیے ہوا مین اُڑا دیے جاتے ہین اسکے بعد پھر طبقۂ امرائے
برطانیہ کی عورتون کا یہ حال ہی کہ جب اُن معزز اور خطاب یافتہ خاتونون کے فسق و فجور
طشت از بام ہوتے ہین تو عام لوگ غیرت اور حیرت سے اپنے کانون پر ہاتھ دھرتے ہین
اور اپنے دانتون مین اُنگلی دباتے ہین اور افسوس کرتے ہین۔ اسی فسق و فجور کے طشت از بام
ہونے سے ثابت ہی کہ یہ سنگدل۔ بیرحم۔ سیاہ قلب۔ سفاک عورتین جنکی پاکدامنی مشکوک ہی
کس طرح اپنے بے زبان معصوم شیرخوار بچون کو جو ولد الحرام ہین پھینک جاتی ہین۔ اور
اُف تک نہین کرتین۔ اور کیونکر یہ عورتین اپنے شوہرون کے پاس سے کھلم کھلا بھاگ جاتی
ہین اور اپنے آشنائون کی گردن مین اپنے ہاتھ حمائل کرتی ہین اور پشیمان نہین ہوتین
سچ تو یہ ہی کہ اس ملک مین اعلی درجہ کے امرا اور رؤسا اور لوگون مین اخلاق کی مٹی پلید ہی
اور پھر بھی یہی بے شرم و بیغیرت جنکا ظاہر کچھ ہی اور باطن کچھ ہی ادنی فرقے کے لوگون کی

بدیون کا خیال کرکے اُنکو الزام لگانے کو کیسے کیسے حیلے اور بہانے تلاش کرتے ہین اور اُنکی حالت پر افسوس کرتے ہین۔

بس ہم پھر کہتے ہین کہ یہ غریب لڑکی جو ہمارے ناول کا ہیروہی یعنی ورجینا مارڈنٹ ہی تھی جو اپنی عصمت مین فردِ اور اپنی عفت مین خود ہی اپنی نظیر تھی اور جسکے اخلاق جمیل اور صفات جلیل کا مقدار اس ملک کے کل طبقۂ امرا عظام کی نیکیون اور اخلاق سے دس ہزار مرتبہ زیادہ تھا۔ افسوس ہی اس لڑکی کے حال پر۔ یا خدا تیری ایسی مرضی ہوتی کہ اُسکی زندگی بھی ایسی ہوتی جیسی وہ بیگناہ تھی لیکن افسوس صد افسوس اُسکی تقدیر مین سختی ہی لکھی تھی اور نصیب سیاہ تھے۔ تاہم ان سب باتون کی اُسنے مسکینی سے برداشت کی۔ سب دنیاوی خواہشون کو ترک کر دیا۔ اور ایسا صبر و تحمل اختیار کیا کہ شکایت کا ایک کلمہ بھی اسکی زبان سے نہ نکلتا تھا۔

یہ نیک نہاد عورت جسکے جھوپڑے مین ورجینا مارڈنٹ نے گھر پایا تھا کچھ ایسی بہت خوش و خرم نہین تھی۔ دنیا مین فیاضی اور دولت کا بہت کم ساتھ ہوتا ہی۔ جہان فیاضی ہی وہان دولت نہین ہوتی اور جہان دولت ہی وہان فیاضی نہین ہوتی۔ چنانچہ اس موقع پر فیاضی کے ہمراہ دولت نہین تھی۔ ہمارے ناول کے سرنشاء کو جلد معلوم ہوگیا کہ وہ اپنے محسن پر ایک بار ہوتی جاتی ہی۔ اور اپنی یہ حالت دیکھکے کہ دوسرے کی دست نگر ہی اور اُسکی وجہ سے اُسکو تکلیف ہوتی ہوگی اسکا نفیس پسند دل منحرف ہوا کیونکہ منحرف ہونے کی بات ہی تھی کب تک وہ اُسکے ٹکڑو پر پڑی رہتی پس اُسنے قصد مصمم کر لیا کہ جب تک ہاتھ پاؤن چلتے ہین اپنی روٹی خود ہی پیدا کرنا مناسب ہی۔ اور اُس مہربان عورت سے اُسنے اپنا عندیہ ظاہر کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُسکی سفارشین ہونے لگین اور پاس پڑوس کے معزز و ممتاز خاندانون مین چرچا ہوا کہ ایک بڑی کاریگر سینے والی آئی ہوئی ہی۔ اکثر اُسکو وہان کام ملنے لگا اور وہ اُنکے مکانو پر دن دن بھر کام کرنے کے لیے جانے لگی۔

جب اس طور پر وہ کام کرنے کے لیے بلائی جاتی تھی تو صبح کے آٹھ بجے سے اُسکو جانا پڑتا تھا اور رات کے نو بجے تک وہان کام کرتی تھی اور کھانا کھانے کی چھٹی ملتی تھی۔ اسکو بارہ آنہ روز اور کھانا ملا کرتا تھا۔ اور اس طور پر اگر ہفتہ مین دو روز وہ جاتی تو گذارے کے موافق کافی ملجاتا۔ اور یہ کام قمیصون کی سلائی سے جسمین ڈیڑھ آنہ فی قمیص ملتا تھا بدرجہا بہتر تھا لیکن اسکو فوراً معلوم ہوگیا کہ اس نئی حالت مین بھی بہت سے نقصان ہین اور نقصان بھی اُسی قسم کے ہین جنکا اسکو پہلے تجربہ ہوچکا تھا۔ بعض اوقات دن بھر کا کام اسکو ایسے گھر مین ملتا تھا جہان اُسپر خفگیان ہوتی تھین اور طرح طرح کے توہمات اور خام خیالیان اُسکی نسبت عائد کی جاتی تھین۔ یا جہان اُسکو لاڈلے اور دُلارے اور خراب بچون کی بے سلیقگی اور گستاخی اور شوخی سہنی پڑتی تھی۔ بعض گھرون مین دن بھر اُسکی ایسی سخت نگرانی ہوتی تھی گویا وہ مشتبہ اور مشہور بدچلن تھی۔ اور جب تک وہ وہان رہتی مالک خانہ اپنے چاندی کے برتنون کیطرف ہی دیکھتی رہتی تھی۔ مبادا آنکھ بچے اور یہ اُنکو چورا لے۔ بعض گھرون مین ایسا ہوتا تھا جہان مالک مکان کی بی بی اُس کے پاس سے ٹلتی خود مالک مکان آموجود ہوتا تھا اور اُس سے رمز و کنایہ اور تعشق کی باتین کرنے مین اپنا جائز حق سمجھتا تھا۔ یا کسی گھر مین اگر کوئی جوان بیٹا ہوا تو وہ غریب سینے والی کے کندھے کو بے تکلفانہ ٹھیکنے یا ایک بوسہ کی ہوس مین کوشش کرنے کا اپنا حق سمجھتا تھا۔ یہ سب باتین اُسکی عصمت کو غضبناک کرنے کے لیے کافی تھین۔ ایسا بہت ہی کم ہوتا تھا کہ اُسکے ساتھ لحاظ و مہربانی سے سلوک کیا جاتا ہو۔ ہر جگہ پورا پورا کام سختی سے لیا جاتا تھا اور اگر ضعف یا بیماری کی وجہ سے کسی وقت کام کرتے کرتے اور مجبوری ٹھہر جاتی تو دیکھتے ہی مالک خانہ چلا اُٹھتی کہ۔ "اب دیکھو جوان عورت مہربانی سے سستی نہ کرو" یا اسی قسم کی تاکیدین کرتی۔ کبھی ایسا نہ ہوا کہ جن شرفا کے گھر پر وہ کام کرنے جاتی تھی اُنکا وجینا کی نسبت یہ خیال ہوتا ہو کہ جیسا اُنکا دل ہی ویسا ہی اُس بیچاری کا بھی دل ہی۔ بلکہ اُسکے برخلاف بعض بدمزاج

اور بدزبان خاتونین غریب سینے والی کو اپنے تیر ملامت کا ہدف اور اپنے توہمات اور خام خیالیون کا نشانہ بنالیتی تھین اور بعض عشق باز مرد سمجھتے تھے کہ گستاخانہ رمز و کنایات اور نفرت انگیز اور بیہودہ گفتگو کرنے کی انکو پوری پوری آزادی حاصل ہی۔

لیکن باوجود ان سب نقصون اور سقمون کے جو اُسکی خوشی کو منغص اور مکدر کرتے تھے ورجینا شکوہ اور شکایت کا ایک کلمہ بھی زبان سے نہین نکالتی تھی۔ بلکہ برخلاف اسکے وہ تن بہ تقدیر رہتی تھی۔ اور اسلیے ہمنے اس باب کے شروع مین بہت صحیح تحریر کیا ہی کہ اُسکا دل بہ نسبت سابق کے اب بہت ساکن ہوگیا تھا۔ اُسنے اپنی مسکینی اور فروتنی سے تنگ ظرف خاتونون کی بدمزاجی کی برداشت کی اور اپنی غضبناک نگاہ سے لچون اور تبہ کارون کو سکھایا کہ انکو اُسپر زبردستی سے کوئی امید نہ رکھنی چاہیے۔

اسطرح کئی مہینے گذر گئے لیکن ہرچند جہان تک ممکن ہوا وہ اپنی بیماری کے حملون اور یورشون کو جو چپکے چپکے آہستہ آہستہ اُسکی سرشت مین سرنگ لگا رہی تھین روکتی اور برداشت کرتی رہی۔ اور حالانکہ جہانتک اُسکے اختیار مین تھا وہ اپنی صحت کے انحطاط اور یومافیوما انحطاط پذیر حیات بخش قوتون کی حالت پوشیدہ رکھتی گئی۔ تاہم اب وہ دن بہت ہی قریب آگیا تھا جب وہ محنت سے دست کش ہوجاتی اور سوئی بالکل چھوڑ دیتی پس اُسکا کیا حال ہونے کو تھا۔ کیا وہ اُسی مہمان نواز مکان مین اُسی شفیق و رفیق عورت پر اپنی پرورش کا مدار کار سمجھیگی جسکے پاس خود اُسکی بسر اوقات کے لیے کافی نہین تھا۔ یا اُسکو اپنی ذات کو اُس مقام تک کشان کشان لیجانا پڑیگا جو غریبون اور بیکس لوگون کی جاے پناہ ہی یعنی بیت المحنت۔ ای غریب ورجینا جب تجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ تو اپنے دل مین ایسے مقام کے جانے کی تدبیرون کے سوچ اور خیال کرنے پر مجبور ہوئی ہی تو تیرا دل ساکن کہان تھا۔ تیرے دل مین امن کہان تھا

ایک روز صبحکو اُس اچھی اور نیکذات عورت سے جسکے مکان مین ورجینا فروکش

تھی اُسنے کہا۔

ورجینیا۔ "ای میری مہربان شفیق مجھے اندیشہ ہی کہ اب بہت جلد۔ بہت ہی جلد مین تم سے علیٰحدہ ہوجاؤنگی۔"

عورت۔ "تو مجھ سے علیٰحدہ ہوجائیگی میری پیاری بچی۔ یہ کیون۔ تم مجھسے علیٰحدگی کا کیون خیال کرتی ہو۔"

ناکتخدا لڑکی نے آنکھون مین آنسو بھر کے لکنت کرتے ہوے جواب دیا۔

ورجینیا۔ "اسواسطے کہ اب مجھے روپیہ پیدا کرنے کی کوئی امید نظر نہین آتی جس سے یہ خرچ جو تم کو میرے لیے کرنا پڑتا ہی چلا جائے۔ اب مجھے گلی گلی بھیک مانگ کھانا منظور ہی اور یہ گوارا نہین کہ تمپر مین اپنا زیادہ بوجھ ڈالون۔ اور صاف صاف بات یہ ہی کہ جہانتک مجھ سے ہوسکا مین نے اس روز بروز بڑھتی ہوئی بیماری کی برداشت کی بیشک ایک عرصہ گذر گیا اور اس عرصہ تک واجب نہ تھا کہ مین تمپر اپنا بار ڈالتی میری قوتین روز بروز کم ہوتی جاتی ہین۔ ہاے مین مری جاتی ہون۔"

عورت (روتے ہوے) "باخدا لے پاک ایسی مایوسی کی باتین ورجینیا نہ کرو۔ مین اپنی بہن اور بھتیجی کو یہان بلالونگی دن بھر وہ یہان رہینگی۔ اُنکے رہنے سے تمھارا دل بہلے گا اور تم کو ایسے بیکار اور بیجا خیال نہ آئینگے۔ ای میری بچی تم بہت دبلی اور بہت زرد ہوگئی ہو۔ تمھارے رخسار و لب تو کسی قدر شگفتگی باقی ہی ورنہ اور تو کہین سرخی نظر نہین آتی۔ ان سب باتونسے مین انکار نہین کرسکتی۔ لیکن تمکو حد سے زیادہ گمان ہوا ہی مین نے پہلے ہی کہا تھا کہ باہر نہ جاؤ۔ کام نہ کرو۔ لیکن تم نے میری راے کے خلاف کیا اور اب بھی کرتی ہو کہ باہر سینے جاتی ہو اور اس سے اور بھی زیادہ تم کسلمند ہوگئی ہو۔ آرام اور راحت سے تمکو صحت ہوجائیگی۔ کوئی شکایت باقی نہ رہیگی۔ اور جب بہار کا موسم آئیگا۔"

ورجینیا۔ (آہستہ سے بات کاٹکے) "افسوس میرے دل مین یہ ہونہار بسی ہی

کہ موسم بہار کے پھول میری قبر پر آئینگے"

عورت۔ (ملامت سے) "ای میری پیاری بچی۔ یہی باتین تو تمھاری اچھی نہین ہین مین جانتی ہون کہ تمھاری حالت صحت سے بہت بعید ہی۔ یہ بات تمکو مین کئی مہینے سے کہتی جاتی ہون اور تم کو منع کرتی ہون۔ تمھاری خوشامد کرتی ہون کہ کام کے لیے لوگون کے گھر جا جاکے اپنی تندرستی خراب نکرو۔ ابھی تمکو اتنی طاقت ہی نہین کہ تمام دن بیٹھ کے کام کرو لیکن تم ایک ہی ہٹی تھین۔ نہین نہین ٹھیک ٹھیک ہٹی تھین۔ تم بہت نیک تھین۔ بہت مہربان تھین۔ اور بہت دور اندیش تھین۔ تم کو اپنے شفیقون کے بار احسان سے دبنے کے خیال کی بھی برداشت نہین تھی۔ اور اب ای میری پیاری بچی اس انتہا کی تکلیف کا یہ نتیجہ ہوا جو تم جھیل رہی ہو۔ تم تھک گئی ہو۔ کسلمند ہو۔ ضعیف ہو۔ اور بیمار ہو۔ اور تم کو اب آرام ہی کرنا چاہیے تم کو آسائش کی ازبس ضرورت ہی۔ اور اب مین تم کو آرام ہی کرنے دونگی اور کوئی کام نہ کرنے دونگی ای میری پیاری اب تک تم نے اپنا کہا کیا اب جو مین کہون وہ تم کو کرنا پڑیگا۔ اسلیے مین تم سے کہتی ہون کہ جب تک تم کو تمام و کمال صحت نہ ہو جائے اور تم بالکل اچھی نہ ہو جاؤ تب تک تم سوئی کی طرف نہ دیکھو"

ورجینا۔ (نیکذات عورت کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کے چومتے بلکہ اپنے اشکون سے تر کرتے ہوے) "میری پیاری شفیق یہ سب تمھاری مہربانی ہی لیکن جو ابتر حالت میری ہونے والی ہی اُس سے تم کو آگاہ کر دینا میرا کام تھا۔ اگر تم کو میرے اس مکان مین رہنے کی بابت اسقدر اصرار ہی تو سنو"

غریب ناکتخدا لڑکی کی آواز درد آمیز اور رقت انگیز تھی اور اُسکی نگاہ سے ترک لذات دنیا کی کیفیت اور خدا کے نام پر مرنے والون کی سی بشاشت پائی جاتی تھی۔ اُسنے اپنے کلام کا بقیہ اس طور پر بیان کیا۔

"ہان اگر اسقدر اصرار ہی تو تم کو ہر طرح کی تکلیف اُٹھانی پڑیگی اور ایسی بے آرامی

سہنی پڑیگی جو تم سے برداشت نہ ہوسکیگی - تم کو کھلاتے ہوے ضائع ہوتے ہوے اور مرتے ہوے بیمار کے پاس شبانہ روز حاضر باش رہنا پڑیگا جسکو تم اپنی آنکھوں کے سامنے دم توڑتے ہوے دیکھوگی - دن دن تمھارے فکر و تردد ات مین بسر ہونگے - اور راتین تمھین جاگتے کاٹنی پڑینگی - اسکے بعد تمھارے گھر مین ایک مہیب خاموشی اور دردناک سنجیدگی موت کی پیدا ہوگی اور سب سے آخر لاشہ برداروں کا آنا اور کفن اور جنازے کی موجودگی - اے میری شفیق اب تم کو یہ ہونہار برائیان یہ سب بُرے سے بُرے نتایج معلوم ہوے پس اب تم کوئی بات میری مرضی کے خلاف نہ کہو اور نہ کرو - مین تم سے کہتی ہون کہ ابھی مجھ مین جسقدر طاقت اور توانائی اور ارادہ باقی ہی کہ کہین اور چلی جاؤن اور مین اب تمھین چھوڑ دونگی اور تم سے علیحدہ ہوجاؤنگی - اور تم بھی -

مجکو خدا پہ چھوڑ دو بہر خدا جو ہو سو ہو"

عورت - (انتہا کے رنج والم مین مبتلا ہوکے) "اور اے غریب لڑکی تو جاے گی - تو کہان جائیگی - یہ تو بتا"

وَرجینیا - "جانا کہان ہی - ہاے افسوس مین اُسی بڑے گھر جاؤنگی جو اعلیٰ درجہ کی جاے پناہ ہی - وہین جہان سب تھکے ماندے محنت کے بیٹے - اور تھکی ماندی محنت کی بیٹیان جاتی ہین - اُسی جاے پناہ مین جاؤنگی جسکے نام سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے ہین اور جسکا قید خانے سے بھی زیادہ خوف کیا جاتا ہی"

عورت - (یکایک چونک کے کانپتے ہوے) "کیا - بیت المحنت نہین نہین - ہرگز نہین - لاکھ دفعہ نہین - کیا تو ایسی غریب و مسکین لڑکی - تو ایسی حسین ایسی نادان اور ایسی نیک تو ایسی ناز و نعمت مین پلی ہوئی جسنے محنت اور محبت سے تعلیم و تربیت پائی ہی - تو - اور بیت المحنت کو جائے - یا میرے پروردگار - یا میرے خالق - یہ کیا خیال ہی - خدا کی لعنت اور پھٹکار پڑے اُنپر جو ایسے ایسے دہشتناک مقامات کے بانی مبانی ہین - اللہ کا غضب نازل ہو

اُنپر جنھون نے اُسکو بنوایا ہی نہین وَرجنیا پیاری تو میرے ساتھ رہیگی۔ اور خدائے پاک نے چاہا تو تیری عمر دراز ہوگی اور تو خوش رہیگی اور اگر اُس جان بخش اور جان آفرین کی مرضی نہ ہوئی تو تیرا دم واپسین میری گود مین نکلے گا۔ ہائے میری عزیزہ ہائے میری پیاری لڑکی مجھے تیری اُتنی ہی محبت ہی جتنی مجھے اپنی بیٹی کی ہی۔ اور وہ قادر مطلق مجھپر اپنا غضب نازل کریگا۔ اگر مین تجکو اِس بیماری مین چھوڑ دونگی لیکن کہو تو۔ ای پیاری وَرجنیا کہ تو سمجھی کہ تیرا حال کیا ہی۔ تجھے اندر ہی اندر کیا معلوم ہوتا ہی"

اِس محبت اور ہمدردی کی تقریری سے آہ و نالہ نے دَم گھونٹ رکھا تھا اور انتہا کا جوش دل اندوہ منزل مین پیدا تھا کہ وَرجنیا نے جواب دیا۔

وَرجنیا:- ای میری ممتاز اور فاضل شفیق مجھے معلوم ہوتا ہی۔ مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمام بدن اندر ہی اندر ڈھیلا ہوا جاتا ہی۔ میرے جسم کا ڈھانچہ ٹوٹا جاتا ہی اور جدوجہد کرنے کی تمام میری قوتین ضعف و ناتوانی جنسے جنگ و جدل کرنا ناممکن ہی عاجز آگئی ہین۔ اور مجھے محسوس ہوتا ہی کہ ایک ہاتھ ہی جو نظر نہین آتا مگر میرے اوپر رکھا ہوا ہی جسکے دباؤ کا وزن ہر روز زیادہ ہی ہوتا جاتا ہی۔ اور پھر میری نیک نہاد شفیق میری طرف متوجہ ہوکے دیکھو۔ جو رنگت تمنے ابھی ابھی میرے رُخسارون پر دیکھی وہ صحت کی چمک نہین ہی۔ ہائے افسوس نہین۔ وہ تحقیق اور یقینی جسمین غلطی نہین ہوسکتی موت کی علامت ہی۔

اِس نیک نہاد عورت کو جب اصلی کیفیت اور سچ سچ حال وَرجنیا کا معلوم ہوا تو وہ گرداب تعجب اور ورطۂ حیرت مین غوطہ زن ہوکے اِسطرح گویا ہوئی۔

عورت:- ہائے ہائے۔ ای خردسال لڑکی اب مین سمجھی۔ ہائے ہائے لیکن ہم تمکو بچا لینگے۔ اب بھی وقت ہی۔ تم جوان ہو تمھارا مزاج اچھا ہی بہتر سے بہتر طبیب ہم تمھارے علاج کے لیے بلائینگے اور روپیہ پیسہ میرے اور میری بہن کے پاس ہی وہ ہم دونون جمع کرکے جب بہار کا موسم آئیگا تمکو سمندر کی ہوا کھلانے لے چلینگے۔ یہ ملخ و سمیر ہی تین

یا چار مہینے کے بعد موسم زیادہ گرم آجائیگا اور تب"۔
ورجینیا "اور تب مین سنسان قبر مین ہونگی"۔

یہ بات نوجوان ناکتخدا لڑکی نے کامل درد و الم کی آواز سے کہی اور نیک نہاد عورت کو معلوم ہوا کہ وہ کسی فرشتہ کی آواز تھی جو آہستہ آہستہ بطور سرگوشی اُسکے کان تک پہونچی ہی اور وہ ورجینیا کے برابر اپنے گھٹنون کے بل کھڑی ہوئی زور زور سے سرد آہین اپنے دلِ پُر درد سے کھینچتی رہی۔

بتیسوان باب
(تھیٹر کا تماشہ)

ہماری تاریخ وسط ماہ جنوری ۱۸۴۴ء سے شروع ہوئی تھی۔ جن واقعات اور حالات کو ہمنے تحریر کیا ہی وہ دو برس سے زیادہ کا حال ہی۔ اور اسلیے اب ماہ جنوری ۱۸۴۶ء کا وسط ہی۔

ہمنے دیکھا ہی کہ اس عرصہ مین کاؤنٹس آف آرڈن خوبصورت سینے والی کی تلاش مین جسپر اُسکے دل کی خوشی منحصر و موقوف تھی جو اُسکی روح کی صنم تھی یعنی اُسی بت خود کیش دلکش و دلفریب ورجینیا کی مستعدی سے لگاتار تلاش مین کوشش کرتا رہا۔ ہمنے یہ بھی دیکھا ہی کہ بیماری نہین نہین دل کی بیماری اور روز بروز سلسلہ امید کے کم ہوتے جانے کی وجہ سے اُسکا دکھاؤ بہت ہی بدل گیا تھا اور اب ہم یہ لکھ سکتے ہین کہ اُسکی چال چلن اور مزاج مین بھی کچھ کم عجیب و غریب تبدیلی واقع نہین ہوئی تھی۔ جب پہلے پہلے ہمنے اپنے ناظرین سے اِسکو معرفی کیا تھا اُسوقت وہ فسق و فجور اور قمار بازی کی شاہراہ عام پر تھا۔ اوباشی اور اسراف کے گرداب مین وہ پہلے ہی کود پڑا تھا۔ اُسکی ایک آشنا بھی ملازم تھی اور وہ اُن تمام شرافت کے اخراجات فضول مین در آیا تھا جو امارت کے مہذب معائب اور راحت بخش جرائم خفیفہ کے نام سے تعبیر کیے جاتے ہین مگر اس پاک اور صالح

محبت سے اُس نوجوان آدمی کے دل اور چال چلن مین جسکا دماغ خلقی اچھا اور دل قدرتی فیاض تھا بہت جلد ایک عظیم تبدیلی پیدا ہوگئی تھی۔ اُسکا رشتۂ محبت مس برنٹ کے ساتھ اُسیوقت ٹوٹ گیا تھا جب اُسنے دیکھا کہ وہ جنیا کی سکونت کا پتہ وہ نہین بتاتی اور تمام اپنے یاران ہم پیالہ وہم نوالہ کو چھوڑ چھاڑ کے اُسنے اپنا تمام تن من اور دھن اپنی گم گشتہ محبوبہ کے پیچھے لگایا۔ جہانتک ممکن ہوا سب صحبتون اور جلسون سے محترز ہوکے وہ صبح سے رات تک اپنی سرمایۂ محبت اپنی محبوبہ و معشوقہ کی تلاش مین اور اس امید مین کہ شاید کہین ایک کہین ملجائے کو بکو پھرا کرتا تھا اور روز بروز جسقدر زیادہ اُسکی مایوسی مین افزائش ہوتی جاتی تھی اُسی قدر اُسکی محبت مین استحکام ہوتا جاتا تھا۔

اور جس طرح سے اِس نوجوان شخص نے اپنی جان گلائی اور روح کو ایسے قیاسات اور خیالات سے کہ سینے والی کا کیا حال ہوا ہوگا عذاب مین ڈالا اُسکا ایک نمونہ یہ ہے بعض وقت وہ خیال کرتا تھا کہ وہ مرگئی اور اپنے دل کے تلخ اور ستانے اور دُکھ دینے والے سکرات مین کہتا تھا "ہائے اگر مجکو اُس جگہ کا پتہ ملجاتا جہان وہ دفن ہے تو مین وہان جاتا مین اُسکی قبر سے لپٹتا مین اُسکی ٹھنڈی ٹھنڈی مٹی کو اپنے اشکون سے تر کرتا مین اُسکی روح کو جگاتا کہ میرے غم والم کی سچائی دیکھتی اور انصاف کرتی کہ کس شدت سے کس حد درجہ کی شدت سے مین اُسکو چاہتا تھا۔ اور جس مٹی مین اُسکی لاش دبی ہے مین اُس پر پھول برساتا"

بعض وقت وہ ناکتخدا لڑکی کی خیالی تصویر اسطور پر کھینچتا کہ وہ افلاس کی مصیبتون کا مقابلہ کرتے کرتے تنگ آگئی ہے۔ اپنی یتیمی اور بیکسی کے مجنون بنا دینے والے رنج والم کی برداشت کر رہی ہے طرح طرح کی ترغیبون۔ انواع واقسام کے طعنون۔ ہر قسم کے ظلمون ہر قسم کے فریبون اور دغاؤن سے دلفگار ہے۔ اور بالکل مایوسی وحرمان کی حالت مین شاید وہ خدا سے پکار پکار کے کہتی ہوگی کہ وہ اِس ماتمکدہ اور ستم خانۂ دنیا سے جہان

ایسی ایسی باتین دیکھنی اور سُنی پڑتی تھین اُسکو اُٹھا لیتا تو اچھا تھا اور بعد اسکے یہ نوجوان رئیس اعظم اپنے مشتاق اور گرمجوش خیالات کی دُھن مین جو اسکو لگی رہتی تھی اسکی خیالی صورت اپنے دل کی آنکھون کے آگے اِسطرح سے لاتا جس سے انتہا کی ہیبتناک رنگتون کی شوخی خیالات کو مفصلاً اور مشروحاً وسعت دیتی اور اپنے خیالات کی ایجاد سے چونک کے پیچھے ہٹ جاتا اور اپنی روح کے اندوہ و ملال کی تلخی مین اپنے سر کے بال نوچ ڈالتا اور یہ کہتا "یا باری تعالیٰ اُسکو محفوظ رکھ۔ اُس دیوانہ بنانے والے اوہام و آلام سے اُسکو بچا اور غریب و یتیم لڑکی کی حفاظت کر۔ اُس دلی اور جسمانی تکلیف سے جو رنج دیتی ہی اور نشتر کی طرح چُبھ جاتی ہی۔ یا باری تعالیٰ اُسکو بچا اُسکو۔ بچا اُسکو۔ حمایت کر اُسکی یا میرے خدا مین تجھ سے دست بستہ ملتجی اور مستدعی ہون کہ تو اُس بیکس اور نادان مریخ و مرنجان لڑکی کو جس سے کسی کو آزار نہین پہونچا ہی اُن رگڑ کے چھیل ڈالنے والی آزمائشون۔ اور ہولناک راہ سے بچا" اور اِسطور پر اس نوجوان آدمی نے عاجزی سے دعائین مانگین جسنے مدت سے خود اپنے عقیدہ سے اپنی بھلائی کے لیے نماز نہین پڑھی تھی اور اپنے واسطے دعائین نہین مانگی تھین۔ اِس طور پر خشوع و خضوع اور انکسار سے اُسنے خدائے تعالےٰ کی درگاہ مین عاجزی کی اور اپنے جوشِ دل کے اشتیاق سے دعا مانگی کہ وہ اپنا رحم و کرم غریب و رنجیدا مارڈنٹ پر رکھے۔

لیکن قصر بلمانٹ کے مکینون مین صرف مارکوئس آف آرڈن ہی انتہا کے حزن و ملال کا پائمال نہ تھا حسین و جمیل لیڈی میری میلکوم جسکی چھوٹی بہن بھی اپنی امیدون پر پانی پھر جانے اور اپنے گُلِ اشتیاق و محبت کے پژمردہ ہوجانے کے رنج و اندوہ سے سوکھتی اور گلتی جاتی تھی کیونکہ اُس دن سے جسدن ارل آف ماسٹنڈیل نے رئیس اعظم کی بیٹی سے نکاح کے لیے درخواست کی تھی اور ڈیوک یعنی اُسکے باپ کے جواب اور شرائط مجوزہ سے کبیدہ خاطر ہو گیا تھا وہ نوجوان رئیس اعظم پھر کبھی اِس عالیشان محل مین نہین آیا تھا

لیکن اپنے قول پر ثابت قدم رہ کے اُسنے ابتک عقد نہین کیا تھا۔ اور مارکوئس آف آرڈن کی طرح اسنے بھی مجالس و محافل کی شرکت سے اجتناب کیا تھا۔ زرد اور دبلا ہوگیا تھا اور ہمیشہ متفکر و متردد رہا کرتا تھا۔ ڈچز آف بلمانٹ نے ایسا دنیا سے کنارہ کیا تھا اور تنہائی اختیار و پسند کی تھی کہ اپنے کمرون کے باہر نہین نکلتی تھی کیونکہ اسی حالت مین زندگی کے دن کاٹنا اُسکی مجروح روح کو مرغوب تھا جو غم و الم اور رنج و ستم گھر بھر مین پھیلا ہوا تھا اُسکا اثر لیڈی کلیرا کو ٹھیک ٹھیک نہین ہوا تھا اور اس عارضہ نے اُنمین سرایت نہین کی تھی۔ مگر بسر حیات کے اس ڈھنڈلے طریقے اور اُسکے متعلقہ ماتمی مجموعون کو دیکھ کے جنکی برداشت محال تھی وہ پہلے سے زیادہ غصہ ور اور متکبر ہوگئی تھی پس جو چند رفقا و احبا اُسکے پاس آمد و رفت رکھتے تھے اُنکو بھی وہ کھو بیٹھی حتی کہ اہل دول و صاحبان منصب اور واضعان رسوم و رواج کی دعوتون مین بھی جہان وہ ستارے کیطرح چمکتی تھی وہ بلائی نہین جاتی تھی اور اُسکا نام فرد دعوت سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اُسکے دل کی یہ کیفیت ہوگئی تھی کہ گھر کی اس طور پر ایک قسم کی ویرانی دیکھ کے جہان کوئی بات کرنیکو کوئی کام دل بہلانے کو نہین تھا وہ سست رہتی تھی۔ دن پہاڑ ہو جاتا تھا کاٹے کٹتا نہین جاتا تھا منٹ گھنٹے ہو جاتے تھے اور لحظہ منٹ بنجاتے تھے۔ یہ شکایت ہر دم و ہر وقت اُسکے ورد زبان تھی کہ اُسکی بہن بھی اُسکی ساتھی نہین ہی۔ حالانکہ کبھی ایسا نہ ہوا کہ اُسنے خود اپنی طرف سے کبھی اُس بہن کی دلجوئی یا اُسکے ساتھ ہمدردی کی ہو جسکو اس طور پر وہ مطعون کرتی تھی۔ لیڈی کلیرا صرف اُسی وقت خوش رہتی تھی اور غنیمت سمجھتی تھی جب مسٹر کالنسن مختار آجاتا تھا اور رہتے ہوتے ایسا ہوا کہ کالنسن کے آنے جانے سے وہ ایسی رضامند رہی کہ جب وہ نہین ہوتا تھا تو گھبراتی اور افسوس کرتی تھی اور اُسکے آنے کی منتظر رہا کرتی تھی۔

بہرحال مسٹر کالنسن قصر بلمانٹ کی حاضری مین قاصر نہین تھا بالمرہ آیا کرتا تھا کبھی شاذ و نادر نہ ہوتا ہو تو ہوتا ہو۔ اور اُسکا برابر وہی طریقہ جاری رہا جو ہم بیان کر آئے ہین یعنی کبھی وہ لیڈی میری کو اپنے بھونڈے اختلاط اور ارتباط سے دق اور حیران کرتا۔ اور

یہ چاہتی ہو کہ بجاے اس قیمتی ساٹن کے لباس کے جسکی کھڑکھڑاہٹ کی آواز اُسکے رگ دل مین درد پیدا کرتی تھی ایک سادہ الپاکے یا مرینے کی پوشاک ہوتی تو بہت آرام ملتا لیکن تھی وہ حسین حسن کا کیا پوچھنا ہی۔ بہت ہی حسین تھی اُسکا حُسن ایسا نہ تھا جسکو ماہئی کی صبح صادق سے تشبیح دیجائے جسکے حسن کی ملائمت پوشیدہ طور پر حواس کو محسوس ہوتی ہی لیکن اُسمین وہ دلکشی اور دلفریبی وہ چھلاوہ پن اور محبوبی تھی جو اچانک بھک سے اُٹھنے والے شعلون کی طرح دیکھنے والے کے اوپر پھٹ پڑتی تھی جس سے اُسکو چکا چوند لگ جاتی ہی۔ وہ گھبرا جاتا ہی اور ششدر و حیران رہجاتا ہی۔ اُسکی آنکھین بڑی اور سیاہ تھین اور اُنکی چمک مین حظ نفسانی منعکس تھے۔ اُسکا نقشہ مردانہ تھا۔ مگر تصویر یکرخی مین بے عیب۔ لب اُسکے گداز تھے مگر گندہ نہین۔ اور گرم ملک کے میوے کیطرح تری اور سرخی اُنمین ملی ہوئی تھی۔ دانت اسقدر بڑے تھے جنکو موتیون سے مشابہ نہین کہہ سکتے مگر وہ نہایت سفید ہاتھی دانت کے ریزون سے مشابہ تھے اور بڑی صنعت سے اُسکے نرم دہن مین برابر برابر لگائے گئے تھے۔ اور رنگ تو اُسنے ایسا پایا تھا کہ اس ملک مین جو سب سے زیادہ نازپروردہ خاتون ہوگی اُسکو بھی یہ رنگ نصیب نہین تھا۔ پھر جسم ایسا گول گول گداز اور سڈول تھا کہ عضو عضو کی خوبی اور خوش اسلوبی جدا جدا نمایان تھی۔ اُسکا قد اندازے سے کسی قدر زیادہ بڑھا ہوا تھا لیکن سچ یہ ہی کہ اچھی حسین عورتون مین سے وہ بھی ایک عورت تھی۔ اُسکا چھلاوا پن جو اُسکو مخمور و مست کرتا تھا مگر دل کو مست نہین کرتا تھا۔

اُسکا ساتھی ایک دراز قامت خوشرو جوان تھا مگر اسکی شکل سے اوباشی ظاہر تھی اور فسق و فجور پیدا تھا۔ اُسکی موچھین تھین اور صورت سے پایا جاتا تھا کہ غیر ملک کا باشندہ ہی مگر دراصل تھا وہ انگریز ہی۔ اُسکی عمر شاید اُنتیس تیس برس کی ہوگی مگر ابٹن کے استعمال اور بال سنوارنے والے حجام کی ہٹوتی اور تجربہ کار خدمتگار کی مدد سے جو اُسکو سنگار میز پر ملتی تھی جتنی عمر تھی اُس سے پانچ یا چھ برس کم معلوم ہوتا تھا۔

لیڈی اور جنٹلمین پر جنکا ہم نے اس صراحت سے بیان کیا ہی تھیٹر مین جہان اب ہم انکو ایک مقام پر علیحدہ بیٹھا ہوا دیکھتے ہین جملہ ناظرین وحاضرین کی نگاہ پڑتی تھی حاضرین جتنے مرد تھے اُنکا اُس رات کے دلچسپ تماشے کا لطف قریب قریب جاتا رہا تھا حالانکہ تھیٹر مین بڑے بڑے قابل اور لائق لوگون کا مجمع تھا جو تماشا دیکھنے کو آنکھین اور جتنے ایک آنکھ مین لگانے کے چشمے تھے وہ اُسی مقام کی طرف لگے ہوے تھے جہان وہ چھلاوا اپنے لمبی موچھون والے ساتھی کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ "وہ کون عورت ہی" یہ سوال ہر طرف سے ہر ایک کا بار بار تھا مگر وہان کوئی بھی ایسا نہ تھا جو اسکا جواب دیتا۔ "اچھا تو پھر وہ مرد کون ہی"۔ یہ دوسرا سوال تھا جو حاضرین کی مختلف جماعتون مین پیدا ہونا شروع ہوا۔ اور اب تین یا چار جگہ سے یہ جواب سنائی دیا کہ۔

"اسکا صورت آشنا تو مین ہون لیکن یہ مجھے یاد نہین آتا کہ مین نے اُسکو کہان دیکھا تھا" آخر کار ایک شخص نے جسنے یہ سوال سُن لیا تھا اور جو بہ نسبت اورون کے زیادہ واقفکار معلوم ہوتا تھا خاص اُس شخص کیطرف مخاطب ہو کے جسنے سوال کیا تھا اہستہ سے کہا "کیا تم کو معلوم نہین کہ وہ کون شخص ہی بیشک تم نے ٹام لَول کا نام سنا ہوگا چند سال ہوے وہ اس شہر مین بڑا ٹھٹھول اور ظریف مشہور تھا"

"ہان یہ بات ہی لیکن مین خیال کرتا تھا کہ لول تو بالکل تباہ اور برباد ہوگیا ہی اور وہ تارک وطن ہوگیا تھا یا اسی قسم کی کوئی بات تھی"

"ہان ٹھیک ہی۔ تباہ اور برباد تو وہ ضرور ہوگیا تھا۔ اور ایک عرصہ تک ادنی ادنی قمار خانون مین جو سسٹر اسکوپر کے نواح مین واقع ہین جایا کرتا تھا۔ اُسکے بعد وہ ایسا غائب ہوگیا کہ پتہ نشان تک نہین تھا۔ یہ بات جہانتک میرا حافظہ صحیح ہی سترہ اٹھارہ مہینہ کی ہی اور اب چند ہفتہ سے وہ پھر پیدا ہوگیا ہی اور ایسا خوش حال معلوم ہوتا ہی کہ جیسے ایسا کبھی نہین تھا۔ دیکھنے سے تو ظاہر ایسا ہی پایا جاتا ہی۔

"اور یہ چھلاوا۔ کیا یہ اُسکی بی بی ہی"

"مجھے معلوم نہین۔ مگر مین خیال کرتا ہون کہ نہین۔ دیکھو تو اُسکا طرز اور گفتگو کا انداز جب وہ اُس سے مخاطب ہوتا ہی وہ شوہر کا سا معلوم ہی نہین ہوتا۔ اور نہ اُسکی روش ایسی معلوم ہوتی ہی جیسی زوجہ کی ہوتی ہی۔ ظاہر ہی کہ وہ اُسکی آشنا ہی بی بی نہین ہی"

"لیکن اگر تم مسٹر لول کو جانتے ہو تو تم وہان کیون نہین جاتے جہان وہ بیٹھا ہی اور اپنی شناسائی کی تجدید نہین کرتے اور اُس لیڈی سے خواہ وہ کوئی ہو معرفی نہین ہوتے"

"اسلیے کہ مجھ سے اور کپتان لول سے دو برس ہوے بڑا سخت جھگڑا ہوا تھا اور اُس تاریخ سے میرے اُسکے بول چال نہین ہی"

"کپتان لول مین سمجھتا تھا کہ وہ سادہ مسٹر لول ہی۔ یہ کپتانی کا چھلا کیسا۔ بلکہ سیدھا سیدھا نام لول کہنا چاہیے جس نام سے اُسکو سب لوگ جانتے ہین لیکن آہا اب مجھے یاد آیا۔ اب مین سمجھا کہ چند ہفتون سے جب وہ پھر یہان آیا ہی اُسنے کپتانی کا یہ امتیاز اختیار کر لیا ہی بیشک اُنھین سڈول موچھون کی بدولت اُسکے پاس ایک گاڑی اور ایک جوڑی ہی ایک خدمتگار بھی ہی اور وردی پہنے ہوے خواص بھی ہی۔ اور ایک خوبصورت دہاتی محل برومٹن کے نواح مین اُسنے لیا ہی اور وہان اس لیڈی کو لے کے رہتا ہی"

"معلوم ہوتا ہی کہ تم تو سب حال اُسکا جانتے ہو"

"اتفاقاً مجھے یہ سب حالات کل معلوم ہوے لیکن جس شخص نے مجھسے بیان کیا تھا اُسنے یہ مجھ سے نہین کہا تھا کہ آیا کپتان لول کا عقد اُس لیڈی سے ہو گیا ہی یا نہین۔ بہرحال مشہور یہ ہی کہ وہ اُسکی زوجہ ہی۔ مگر دیکھو پردہ گرتا ہی۔ تماشہ کا پہلا حصہ تمام ہو گیا اور مین اب دیوان خانہ مین تفریحاً اکل و شرب کے لیے جاتا ہون۔

متذکرۂ بالا گفتگو سے ہمارے ناظرین کو کسی قدر واقفیت موچھون والے جنٹلمین کی چال چلن سے جسکا نام لول ظاہر ہوا ہی اور جسنے چند روز سے اپنے نام کے ساتھ

کپتانی کا بچھلا بھی لگا لیا ہی حاصل ہوئی ہوگی اور اب ہم ناظرین کو اگر اُس مقام پر لیجائین جہان کپتان اپنی لیڈی کو لیے ہوے بیٹھا ہی تو شاید اُنکی باہمی گفتگو سے ہمکو کسی قدر اور زیادہ اُن دونون کے حالات کا علم ہو۔

لول نے اُس عورت کیطرف جھک کے خوشامد سے کہا۔

لول "آج کی رات تو جانی جو لیا تم بڑی چمک دمک سے نظر آرہی ہو۔ اس جلسہ بھر مین کوئی بھی ایسی لیڈی نہین ہو تمھارے ٹھاٹھ اور تمھارا حسن و جمال دیکھکے آتش حسد اور رشک سے نہ جلتی ہو کل جتنی لیڈیان یہان موجود ہین تمھاری ہی طرف دیکھ رہی ہین اور واقعی یہ بات ہی کہ وہ مجھکو ایک بڑا خوش قسمت سمجھتے ہونگے۔"

یہ سن کے اُس لیڈی نے جسم سے جسمین جسقدر ہوا ے نفسانی ملی ہوئی تھی اُسی قدر فطرت بھی تھی یہ سوال کیا۔

لیڈی "لیکن پیارے ٹام تم بھی مجھے لوگون کے رشک و حسد کے قابل سمجھتے ہو کہ نہین۔ تم اپنی کہو۔"

اپنی آنکھین اپنے ساتھی کے دلپذیر چہرے پر کمال اشتیاق سے کپتان نے جما کے جواب دیا۔

کپتان "بیشک یقین جانو ای جانجان مین تمکو ایسا ہی سمجھتا ہون مین اکثر خیال کیا کرتا ہون کہ بولگن ہوٹل مین تمھاری اتفاقیہ ملاقات ہوجانے سے مین کیسا خوش نصیب تھا۔

جولیا "اور کیون نہ ہو واقعی یہ بات ہی کہ جس فیاضی سے تم نے مجھے اُس آزاردہ تشویش سے جس مین مین پڑی تھی نجات دی اور میرے آڑے آئے اُسکو مین ہرگز ہرگز بھولون گی۔"

کپتان "نہین پیاری۔ کیا وہ کچھ فیاضی تھی۔ اُس روز جو کچھ ہوا قدرتی ہوا اور مناسب ہوا مجھے اتفاقیہ ہوٹل کے ملازمون کی باہمد گر گفتگو سے معلوم ہوا کہ [illegible]

انگلستانی عورت ہی جو نہ نوخرچہ ہوٹل کا روپیہ ادا کرتی ہی اور نہ فرانسیسی زبان بول سکتی ہی۔ اور چونکہ مجھ سے دونون امر ممکن تھے اسلیے مین نے اپنا کارڈ تمھارے پاس بھیجا۔ تمنے مجھے بلالیا اور مجھ سے ملاقات کی۔ ہم دونون ایک دوسرے کی ملاقات سے خوش ہوے۔ ایک معاملہ جو طے پانے کو تھا وہ طے پا گیا۔ اور یہان اب ہم تم دونون میان بی بی کی طرح رہتے ہین اور ایسے خوش ہین جیسا یہ دن لمبا ہی۔ کیا ایسا نہین ہی۔ بتاؤ"

لیڈی "بیشک۔ فی الحقیقت۔ واقعی ایسا ہی ہی۔ اور تم مین خوشامد نہین کرتی ہین سچ کہتی ہون کہ جتنا تم کو پیار کرتی ہون اتنا پہلے کبھی کسی شخص کو مین نے نہین چاہا تھا"

کپتان۔ (کسی قدر فخریہ لہجہ سے) "ہاے جان تم نے شامپین کے نشہ مین (جو تم کو سب سے زیادہ پسند ہی) خود میرے سامنے اقبال کیا ہی کہ تمھارے پاس ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست تمھارے آشناؤن کی ہی اور اسلیے مین ایک ایسا ہی فریفتہ کرنے اور لبھانے والا تلاش کرتا ہون جو سب پر فوق لے گیا ہون"

جولیا "ہان فریفتہ تو تم نے مجھے کر ہی لیا ہی۔ تمام۔ پھر۔ علاوہ اسکے تم مجھپر اسقدر مہربان ہو اور میرے ساتھ سلوک کرتے ہو۔ تم نے مجھے بڑے بڑے قیمتی تحفے دیے ہین۔ تمام تم بڑے دولتمند ہو گے"

کپتان۔ (بیچینی سے چونک کے) "دولتمند۔ ہان یقین مانو دولتمند تو مین ہون۔ اور ایسا دولتمند ہون جیسا اگلے زمانے مین قریصص کو سنتے ہین"

پچھلا فقرہ اُسنے ہنس کے کہا جسکی آواز سے زیادہ تر یہ ظاہر پایا جاتا تھا کہ گویا وہ ہنسی خود بخود نہین آئی تھی بلکہ مجبوری لائی گئی تھی کہ پھر اُسنے کہا۔

"لیکن خیر جو کچھ ہی وہ تو ہی مین تم سے تو اسقدر زیادہ فیاضی سے پیش آتا ہون جتنا وہ شخص جس سے تمھاری آشنائی بعد کو ہوئی تھی پیش نہین آیا تھا۔ وہی شخص جو تم کو اپنے ساتھ فرانس لے گیا تھا اور تم کو بولگن کے ہوٹل مین چھوڑ گیا تھا کہ تم ہوٹل کا کرایہ

اور کھانے پینے کی قیمت اپنے پاس سے ادا کرو اور جہان تمھارے سینگ سمائین وہان چلی جاؤ"

لیڈی "ہاے ہاے سچ ہی اُسنے بڑی خفیف اور بدحقیقت بات کی تھی اور اگر تم نہ ہوتے تو واللہ اعلم میرا کیا حال ہوتا۔ بہرحال مین تم کو پیار کرونگی جب تک"

کپتان لول "جب تک کیا؟ جب تک مین جیونگا۔ یا جب تک مین تمکو عیش و اِرام اور شان و شوکت سے رکھونگا"

جولیا۔ (بناوٹ کی خفگی سے اُسکی طرف دیکھکے۔ پھر آپ ہی آپ ہنس کے) "دیکھو ٹام مجھے یہ باتین اچھی نہین لگتی ہین تم ایسی نادانی اور بیوقوفی کی باتین نہ کیا کرو۔ تم ہمیشہ ایسی ہی باتین کیا کرتے ہو اور مجھے آزماتے ہو کہ مین کتنے پانی مین ہون اور مین کیا کہونگی ہان تم میری محبت آزماتے ہو۔ مگر ٹام مین تو تم کو پیار کرتی ہون۔ اور میرا قول ایسا سچا ہے جیسے انجیل مقدس"

کپتان "خیر مین خیال کرتا ہون کہ جولیا تم مجھے پیار کرتی ہو"

جولیا "تم صرف خیال ہی کرتے ہو۔ ہاے۔ تم کو یقین آنا چاہیے کہ مین پیار کرتی ہون اور اس بات کا یقین دلانے کو مین بالکل ایسی بیہودہ عورت نہین ہون جسکا عیش و عشرت ہی مذاق ہو مین تم سے صاف صاف کہتی ہون کہ جب مین تم کو غمگین اور ملول پاتی ہون مجکو انتہا کا صدمہ اور بڑا رنج ہوتا ہے اور مین دل ہی دل مین کڑھتی ہون"

کپتان "مین اور غمگین"

یہ کلمات کہتے ہوے لول نے اپنی حسین آشنا کو سر سے پاؤن تک ایسا غور بنا کے دیکھا جو عجیب و غریب اور قریب قریب خوفناک معلوم ہوتا تھا۔

جولیا "ہان بعض وقت تم اچانک غم مین ہو جاتے ہو اور بعض وقت تم ایسے گھبرائے ہوے ہوتے ہو کہ جب جب دستک دروازے پر دی جاتی ہے اُس سے

تم چونک چونک اُٹھتے ہو۔ اور پھر جب تم نیند مین ہوتے ہو تو اکثر تم نالہ وزاری کرتے ہو اور بیچینی سے اِدھر اُدھر لوٹتے ہو۔"

لول۔ (زور زبردستی سے جسکے مخفی کرنے مین وہ ناکامیاب رہا) "یہ کچھ بات نہین ہی یہ کوئی بات نہین ہی۔ آؤ میری جان۔"

(نرم آواز سے) "آؤ میری جان۔ چلو اب چلین تماشا بھی اب ختم ہونے کو ہی۔"

جولیا "کیا میرے واسطے یہان لڈو رکھے ہین۔ چلو چلین۔ کیا مجھے یہان سے چلنے کا کچھ افسوس ہی۔ یہان گرمی بہت ہی۔"

یہ کہہ کے وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی اور اُسنے اپنی عمدہ شال کو تہ کرکے اپنے گرد لپیٹا جسکو اُسکے ساتھی نے اُسکے شانون پر ڈالا اور اُسکے بازو پر اپنا ہاتھ رکھے ہوے وہ تھیٹر کے باہر نکلی۔

جب یہ شکیل و جمیل جوڑی پٹی ہوئی راہ پر جارہی اور سیڑھیون کے نیچے اُتر رہی تھی اُسوقت جنکے برابر سے وہ گزرتے تھے اور جو جو اُنکو تھیٹر سے باہر نکلتے ہوے ملتے تھے وہ سب اُسی کی طرف دیکھتے جاتے تھے اور جولیا کے حسن و جمال کو دیکھ کے ہر شخص عشعش کرتا اور بعض کو تو غش آتا تھا۔

جسوقت یہ دونون دروازے پر پہونچے اُسی وقت "کپتان لول کا گاڑی والا۔ کپتان لول کا گاڑی والا" کی آوازین اسقدر بلند ہوئین کہ باہر مین سنائی دیتی تھین اور چند ہی منٹ مین۔ ایک نفیس گاڑی جسمین گھوڑون کی جوڑی جُتی ہوئی تھی تھیٹر کے دروازہ پر آموجود ہوئی۔ وردی پوش خواص خواصی مین سے کودکر اُسکا دروازہ کھولا گیا۔ پادان نیچا کیا گیا اور قریب تھا کہ کپتان لول اپنی شکیل و جمیل ساتھی کو گاڑی پر چڑھنے کے لیے مدد دیتا کہ ایک سخت ہاتھ سختی سے اُسکے شانے پر رکھا گیا۔

جو لوگ موقع پر تھے اُنکی زبان سے تعجبات کے کلمات نکلے اور جولیا نے آواز

سنکے جب اپنا منھ پھیر کے دیکھا تو خوفناک ہو کے اپنے آشنا کپتان کو اُسنے پولیس کے کانسٹبلون کی گرفت مین پایا۔

جولیا۔ (بہت جلد خاطر جمع کر کے اور غصہ کی نگاہ کانسٹبلون پر ڈال کے) "اسمین کچھ نہ کچھ غلطی ضرور ہوئی ہی۔ کہ کیون نہین دیتے ہو کہ تم ٹام ہو۔ چھوڑ دو۔ اسکو چھوڑ دو۔ وہ کپتان لول ہی"

اُنمین سے ایک کانسٹبل نے کہا۔

"ای بیوی ہم جانتے ہین۔ یہ وہی شخص ہی جسکو ہم چاہتے ہین۔ مگر بیوی ہم کو آپ کا افسوس ہی لیکن تم خود دیکھتی ہو کہ سارا کھیل بگڑ گیا۔ اور آخر کار جعلسازیان کھل گئین"

لیکن غریب جولیا نے کچھ اور نہ سنا۔ سچی اور اصلی بات کا یقین اُسکے دل پر نقش پذیر ہو گیا اور بحری کے فرش پر وہ بیہوش ہو کے گر پڑی۔

تیئیسوان باب

(اسرار اور راز جوئی)

کھلنے پہ جو ہی طلسم تقدیر		اب خامہ نے یون کیا ہی تحریر	

کپتان نول کی گرفتاری کے دوسرے دن سہ پہر کو تین بجے کے قریب جب مارکوئس آف آرڈن ایک اپنی لمبی پیادہ پا گشت سے گھر واپس آتا تھا اُسنے دیکھا کہ قصر بلمانٹ کے احاطہ مین ایک کرایہ کی گاڑی گئی اور مس برنٹ اُسمین سے اُتری۔ یہ خیال کر کے کہ شاید وہ غلطی پر ہو وہ بیس یا تیس گز کے فاصلہ پر ٹھہر گیا۔ لیکن جسوقت وہ جوان عورت قصر کی سیڑھیون پر چڑھ رہی تھی اُسوقت اُس شکیل و جمیل کے چہرے اور جسم کو بغور اور بتوجہ دیکھنے سے اُسکو کامل ہو گیا کہ وہ اُسکی پرانی آشنا ہی۔ وہ سردی کا زرق برق لباس پہنے تھی لیکن چار لہ گزرا کہ اُسکے چہرے پر حزن و ملال پایا جاتا ہی جو اُسکے چھپانے سے

نہین چھپتا۔ قدم بھی اُسکے ادھر ادھر مضطربانہ پڑتے تھے اور عموماً انداز و روش سے گھبراہٹ کی شہادت پائی جاتی تھی کیونکہ بجاے اسکے کہ گاڑی سے اُتر کے آہستہ آہستہ چلتی وہ بڑے بڑے قدم مارتی ہوئی قصر بلمانٹ کے صدر دروازے کیطرف گئی سیڑھیون پر جلد جلد چڑھتے ہوے نہ تو اُسنے دائین دیکھا اور نہ بائین اور اسلیے اُسکو معلوم نہ ہوا کہ مارکوئس کسیقدر فاصلے پر کھڑا تھا

اٹھارہ یا انیس مہینے سے زیادہ ہوے ہونگے کہ چارلس نے مس برنٹ سے قطع تعلق کیا تھا اور جب سے ابتک اُسنے نہ تو اُسکو دیکھا تھا اور نہ اُسکا کچھ حال سنا تھا۔ درحقیقت اُسکو معلوم ہی نہین تھا کہ وہ کہان ہی اور کیا کرتی ہی کیونکہ اُسکے خیالات و رجینا کی بدنصیب محبت مین ایسے جذب ہو گئے تھے کہ اپنی پہلی آشنا کا کبھی خیال بھی نہین آتا تھا۔ اسلیے جب اُسنے اُسکو ملاقاتی کی حیثیت سے قصر بلمانٹ مین یکایک موجود ہو جاتے ہوے دیکھا تو نوجوان رئیس اعظم کو تعجب اور اضطراب ہوا۔ کیونکہ خواہ مخواہ معاً اُسکو یہی خیال گذرا کہ وہ جان گئی ہی کہ درحقیقت مارکوئس آف آرڈن نے اپنا نام بدل کے مسٹر اوسمنڈ رکھا تھا اور یہ بھی خیال ہوا کہ اب اُسکا آنا دو مطلب سے خالی نہین ہی یعنی یا تو کچھ روپیہ مانگنے آئی ہی یا یہ چاہتی ہی کہ سابق کا سا اتحاد نئے سر سے پھر قائم ہو۔

اب چونکہ چارلس جانتا تھا کہ مس برنٹ جب اُسکے دل مین آجائے ہر وقت جھگڑا مول لینے کو تیار رہتی ہی اسلیے اُسنے اپنے دل مین کہا کہ خوب ہوا ایسے موقع پر جب وہ آئی ہی وہ مکان پر نہین ہی اور اپنے دل کو تیار کیا دبھی دی۔ گردس ونر اسکوئر کیطرف کچھ دور تک چلا گیا اور دور سے دیکھتا رہا کہ جوان لیڈی باہر کب نکلتی ہی۔ لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے اور وہ نہ نکلی تو اُسنے یہ نتیجہ نکالا کہ اُسکی واپسی کی منتظر ہی۔ یہ بات بھی اُسکو بخوبی معلوم تھی کہ اس عورت کے مزاج مین حد درجہ کی ضد ہی کیا عجب کہ رات کے دس بجے تک ٹھہری رہے اسلیے اُسنے خیال کیا کہ جو ہونا ہوگا ہوگا چلنا ہی چاہیے اور خطرہ کا مقابلہ ہی انسب ہی۔ ہرچہ باداباد۔ اسلیے مارکوئس قصر بلمانٹ کو پھر واپس آیا اور جون ہی دربان نے

صدر دروازہ کھولا اور سیدھا اُس کمرے مین جہان ملاقاتی ٹھہرائے جاتے ہین اس امید سے چلا گیا کہ وہان ضرور ہوگی - مگر بجاے اسکے کہ اس کمرے مین وہ کسی عورت کو دیکھتا اُسنے دیکھا کہ صرف دو مرد بیٹھے ہین اُنکو وہ پہچانتا تھا مگر بخوبی یاد نہین تھا کہ وہ کون ہین اندر جاتے ہی وہ تعظیماً سروقد کھڑے ہو گئے اور اس طور پر وہ مؤدب ہو کے آداب بجالائے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسکو بخوبی جانتے تھے مگر اسکو تو تردد یہ تھا کہ من ہر نحو کہ جس طرح سے ہو سکے رخصت کرے ایسا نہو کہ وہ اُسکے باپ یا بہنون کے پاس چلی جائے وہ ملاقاتیون کے ٹھہرنے کے کمرے سے جلد جلد نکل کے دیوان عام مین آیا -

مارکوئس آف آرڈن - (دیوان عام کے چوبدار سے) "وہ شخص جو ابھی کرائے کی گاڑی پر آیا تھا کہان ہی"

جواب "بڑے حضور کی خدمت مین - ای میرے لارڈ"

چارلس - (مضطربانہ) "میرے باپ کے پاس - کیا حماقت مجھ سے منڈلاتا رہا اور اس طور پر اُسکو موقع ملا - مگر کیا آتے ہی مجھے تو پہلے اُ

پچھلا فقرہ چوبدار کی طرف یکایک مخاطب ہو کے کہا -

چوبدار "نہین میرے لارڈ - اُسنے آتے ہی ڈیوک آف

اطلاع ہوئی تو بڑے حضور نے فوراً حکم دیا کہ بلا لو - آ

چارلس "یہ بات ہی - خیر - اُسنے اپنا کیا نا

جواب "بی بی لوئس"

مارکوئس "لاں لوئس - ضرور مین

چوبدار "ای میرے لارڈ -

مین گرفتار ہوا ہی"

جوان رئیس اعظم "ٹھیک

پڑھا تھا مین سوچتا تھا کہ یہ نام ایسا نہین جس سے مین بالکل ناواقف ہون اور اب جو مین یاد کرتا ہون تو اُس اخبار کے ایک فقرے مین لکھا تھا کہ کپتان لَوَل جب گرفتار ہوا تھا اُسوقت وہ ایک تھیٹر کے باہر نکلتا تھا۔ اور ایک لیڈی جسکا حسن وجمال غیر معمولی تھا اُسکے بازو پر جھکی ہوئی تھی"

چوبدار۔ (ادب سے) "پھر بھی میرے لارڈ مجھے یقین نہین آتا کہ بی بی لَوَل جسکا حضور ذکر فرماتے ہین وہی ہے جو اسوقت بڑے حضور کی خدمت مین ہے۔ ایک جلسازکی بی بی یا آشنا کی کیا مجال تھی کہ وہ اس آسانی سے ڈیوک آف بلمانٹ کی حضوری مین باریاب ہوتی۔

چارلس۔ (آہستہ آپ ہی آپ) تعجب ہے۔ بڑا تعجب ہے۔ مس برنٹ کا لَوَل کی آشنا بنجانا تو قرین قیاس اور ممکن ہے مگر اُسکو میرے باپ سے کیا کام ہے"

اس اپنے آپ ہی سوال سے اسکا اضطراب بڑھتا جاتا تھا اور جسقدر زیادہ وہ اس پر کرتا تھا اُسی قدر زیادہ وہ اپنی حیرانی اور پریشانی مین زیادتی پاتا تھا کہ یکایک ارسے پھر سوال کیا۔

کہان ہو رہی ہے"

بی بی لَوَل آئی تھی اُسوقت حضور کے والد ماجد اُس ایوان مین تشریف ٹری کی راہ ہے اور جب اُسکی حاضری کی اجازت دی گئی تو لیڈی کو بتا دیا گیا تھا"

ف آرڈن نے غور کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ مس برنٹ کی ن کارروائی سے (کیونکہ اب اسکو یہی کہنا چاہیے جیسا کہ رگ راز جوئی کا اس تیزی سے وہ معمولی طور پر رزیادہ تر اُسکو ان امور کا جب تھا کہ آیا آیا اسکا کیا سبب ہے دن ہی دن مین کسکے

فوراً اُسکو اپنے پاس طلب کرلیا۔ اور آیا اِسکا درحقیقت اُس جلسازسے کسی قسم کا تعلق ہی جو شب گزشتہ کو حراست مین رکھا گیا تھا"

چارلس کو یاد تھا کہ اُسکے چہرے سے ملال خاطر اور اضمحلال باطن پیدا تھا اور جون ہی وہ گاڑی سے اُترکے مکان کے اندر گئی اُسکے طریقون سے تکلیف کے آثار ظاہر تھے اور اس سبب سے وہ شبہہ کسی قدر درجۂ یقین کو پہونچتا تھا کہ جس عورت غیر معمولی حسن والی کا اخبار مین تذکرہ تھا جہان لَول کی گرفتاری کا حال درج تھا وہ ہو نہ ہو تو یہی عورت ہو۔ اب اس واقعہ کی نسبت نوجوان رئیس اعظم کے دل مین کوئی شبہہ باقی نہ رہا اور جب اُسنے اس طور پر یہ نتیجہ نکالا تو اس سے اور زیادہ اُسکو فکر ہوئی کہ اپنے باپ سے اُسکی ملاقات کا جو اصل مطلب ہو وہ دریافت کرے۔

پہلے تو وہ سوچا کہ سیدھا اُسی کمرے مین چلا جائے جہان ملاقات ہو رہی تھی۔ پھر اُسکو یہ خیال آیا کہ بی بی لَول نے باپ سے بدنیوجہ ملاقات نہین کی ہی کہ بیٹا موجود نہین تھا بلکہ اُسنے بیٹے کا حال مطلق دریافت ہی نہین کیا تھا۔ پس یہ ملاقات جو اُس جوان عورت اور ڈیوک آف بلمانٹ کے درمیان ہو رہی تھی بلاشبہہ تنہائی اور تخلیہ کی ملاقات تھی۔ اور یہ امر بھی قریب الفہم تھا۔ بلکہ باسباب ظاہر قیاس بھی اس امر کا مقتضی تھا۔ کہ پہلے ہی ڈیوک اُس عورت سے ناواقف نہ تھا کیونکہ جون ہی بی بی لَول کا نام اطلاع کے ساتھ لیا گیا تھا وہ اُسکی حاضری کے لیے پروانۂ اجازت کی طرح بکار آمد ہوا۔ ان تمام خیالات سے جو چارلس کے دل مین اسقدر جلد جلد گزرے جسقدر جلد ہم اُنکو الفاظ کے ذریعہ سے بیان نہین کرسکتے ہین یہ نتیجہ نکالا گیا کہ یہ ملاقات جو اُسکے باپ اور جوان عورت مین ہو رہی ہی وہ بالکل خفیہ طور کی ہی اور اسلیے تخلیہ کی صحبت مین اُسکا مشغول ہونا بالکل خلاف عقل ہوگا لیکن باوجود ان باتون کے وہی نتائج جو اُسنے اس تخلیہ کی ملاقات کی نسبت پیدا کیے تھے اُسکی اس فکر و تردد کا باعث ہوے کہ [illegible] اُس راز سے واقف ہو جاتا تو بہتر تھا۔ یہ صرف ایک معمولی راز جو بی بی کی

خواہش نہ تھی جس سے اُسمین بے آمادگی پیدا ہوگئی تھی بلکہ وہ ایک انتہا کا خوف اور حد درجہ کی دہشت تھی جس سے عنقریب کسی بے آبروئی اور خاندان بلمانٹ پر غضب اور آفت نازل ہونے کا گمان غالب تھا۔ اور یہ خیال اُسکا سب باتون پر غالب آیا اور کسی ندامت اور واہمہ کے اسباب و وسائل کے پیدا اور اختیار کرنے مین اُسنے پروا نہ کی جسنے خوف و رجا کی یہ ایذا رسان حالت رفع ہو جاتی اور دُبدھا باقی نہ رہتا۔

اسلیئے چارلس فوراً پائین باغ مین گیا جو دولت سرا کی پشت پر تھا۔ اور سیڑھیون پر چڑھ کے شیشے کے دروازے مین سے جسکا بیان اس ناول کے ابتدائی حصہ مین اس طور پر ہوا ہے کہ وہ تا ابدالدہر یادگار رہے گا گزر کے وہ کنسرویٹری مین داخل ہوا۔ کنسرویٹری اور دالان کے درمیان کا دروازہ کھلا تھا۔ یہان سنگترہ کے درختون اور سیڑھیون کی طرح درجہ دار تپائی کے پیچھے جسپر گرم مکان کے پودون کی قطارین تہ و بالا لگائی ہوئی رکھی تھین مارگوئس چھپ رہا کیونکہ یہان سے کمرے کے اندر کا سب حصہ نظر آتا تھا۔

جس طور پر چارلس چپ چاپ ہلکے ہلکے دبے پاؤن کنسرویٹری مین آیا تھا اُسی طرح خاموش دبک رہا۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکا باپ صریحی طیش اور جوش کی حالت مین مضطر بکمرے کے طول و عرض مین کبھی اُدھر جاتا ہے کبھی اِدھر آتا ہے اور گرم مکان کے دروازے کے قریب جو کھلا ہوا تھا جا لیا اُسکی جانب پیٹھ کیے ہوئے بیٹھی تھی اسلیئے مارگوئس کو اُسکا چہرہ نظر نہین آتا تھا لیکن ایسے ایسے خیالات سے جو انتہا کے ایذا رسان اور عذاب دہ تھے ڈیوک کی پیشانی پُر شکن اور چہرہ تمتمایا ہوا نظر آتا تھا۔ وحشت۔ دہشت۔ تشویش۔ آشفتگی اور یاس اُس بوڑھے رئیس اعظم کے چہرے پر اس طور پر عیان تھی گویا اُنھون نے اُسکے زرد [illegible] خطوخال پر گہرے خط ڈال دیے تھے۔ اور جون ہی چارلس نے ایک انسان کے چہرے [illegible] پر جو خود اُسی کے باپ کا تھا دردناک اور ستانے والے خیالات پڑھے وہ [illegible] اخو[illegible] سکتہ کے عالم مین ہو گیا۔

جولیا۔ اب کس بات پر۔ ای میرے لارڈ۔ آپ فیصلہ کرتے ہین "

یہ سوال اگرچہ بہ آہستگی کیا گیا تھا مگر چوری سے سننے والے مارکوئس کی سماعت مین نہ صرف اس وجہ سے کہ وہ اُسی دروازے کے پاس بیٹھی تھی جسکے پیچھے وہ چھپا ہوا تھا بخوبی آیا بلکہ اس وجہ سے کہ راز جوئی کے سبب سے اُسکی تمام قوتین تیز ہوگئی تھین اور ایسی تیزی اُنمین آگئی تھی جسکا پہلے اُسکو کبھی تجربہ نہین ہوا تھا۔

ڈیوک " تم تو۔ ای جوان عورت۔ خود ہی شرائط تجویز کرنے آئی ہو "

یہ کلمات ایسی بدلی ہوئی۔ ایسی لحدی۔ ایسی روکھی۔ ایسی دل خراش۔ اور وحشت انگیز آواز سے کہے گئے تھے کہ اگر چارلس اُنکو کسی بھیڑ مین سُنتا تو ہرگز نہ پہچانتا کہ اُسی کے باپ کی آواز ہے۔ لیکن ڈیوک نے اپنا کلام اس طور پر پورا کیا۔

" اور پھر مجھ سے پوچھتی ہو کہ مین نے کیا فیصلہ کیا ہے تمکو تو مجھ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ جو احکام لوئل نے تمھاری معرفت میرے پاس بھیجے ہین اُنکی تعمیل مین کب اور کس طور پر کرونگا "

اسقدر اُسنے اور کہا اور اُسکی آواز ایسی تھی جیسے قبر سے نکلتی ہو اور لحظہ بہ لحظہ ایسی ہوتی جاتی تھی جس سے عذاب و عقوبت کی تلخی پیدا تھی۔

بی بی لوئس " ای میرے لارڈ۔ آپ ایسا نہ فرمائین۔ آپ ایسا نہ فرمائین۔ مین آپکے مذاق کے قابل نہین ہون۔ مجھے آپ ملامت بھی نہ کرین "

یہ کلمات اس عورت نے اپنی کرسی سے اُچھل کر ایک نالے سے کہے۔ جبکہ ڈیوک تکلیف دہ جیل قدمی سے کنسرویٹری کے دروازے کی طرف مُنہ کیے ہوے اُسکے مقابل کھڑا ہوگیا تھا۔ چارلس نے دیکھا کہ تپ کہنہ کی سی سُرخی انتہا کے جوش کی اُس عورت کے چہرے پر نمایان اور وحشیانہ غیر مستقل آگ اُسکی بڑی بڑی سیاہ آنکھون مین درخشان تھی۔

ڈیوک۔ (بھی گھبراہٹ سے پیچھے ہٹتے ہوے) آہ کیا تم مجھ پر کوئی جبر یا سختی کیا چاہتی ہو کیا تم مجھے مارڈالا چاہتی ہو "

جولیا "تمکو مار ڈالا چاہتی ہون - کیا کہا"

یہ الفاظ ایسی تعجب آمیز آواز سے - ایسے پُرمعنی - ایسے دہشتناکی سے پُر مضمون کے گئے تھے کہ وہ سُن کر دینے والی سردی کی طرح پوشیدہ سننے والے چارلس کی روح مین دھنس گئے - اور ڈیوک کی بگڑی ہوئی صورت غم والم کے صدمہ اور ستانے سے اور بھی بگڑ گئی - اور جولیا نے اپنا کلام اس طور پر پھر ادھورا رکھا -

"کس کی ایسی جرأت ہی - کس کا ایسا زہرہ اور یارا ہی جو قتل کا ذکر بھی کرے - شکر ہی خدا کا شکر ہی خدا کا کہ میرے ہاتھ خون آلود نہین ہین"

ڈیوک "اور نہ میرے - اور نہ میرے"

نہایت درد والم سے یہ کہکے رئیس اعظم کف افسوس ملنے لگا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ جانتا تھا اور سمجھتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہی لیکن مایوسی کی حالت نے اُس سے یہ جھوٹ بلوایا تھا

جولیا "واہ یہ بھی کوئی بات ہی حماقت ہی - خاصہ جنون ہی خاصہ خاصہ خبط ہی - لو اور سنو مین حضور سے جھگڑنے نہین آئی ہون - مین تو مدد کی طالب ہون اور یہ چاہتی ہون کہ آپ اُس شخص کو جسکو مین پیار کرتی ہون جسکو مین دل سے چاہتی ہون مصیبت سے چھڑا دین مین سب جانتی ہون - مجھے سب حال معلوم ہی - ہان ایک ایک بات"

ڈیوک "ہان - ہان - تمنے ابھی ابھی تو یہی مجھ سے کہا تھا"

یہ کہتے ہوے اُسکی آواز پھر لحدی بنگئی جسکے سننے سے ڈر معلوم ہوتا تھا - اور یہی آواز چارلس کو بیحس و حرکت کر دیتی - بُت بنا دیتی پتھر بنا دیتی - اگر اُس مہیب و رہولناک معمائی قسم کی گفتگو سے اُسپر پہلے ہی سے فالج کا سا اثر پیدا نہوا ہوتا - کیونکہ جسقدر الفاظ اب تک بولے گئے تھے اور اُسکی سماعت مین آئے تھے اور جتنے بے سروپا مگر دہشت کے خیالات اُن الفاظ سے پیدا ہوے تھے ایسے تھے جنپر غور کرنے سے بدن پر اُسی طرح رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے جیسے داستانی میڈوسا کا سر دیکھنے سے جسپر پھنکارتے ہوے

سانپ بیٹھے رہتے تھے انسان پتھر بنجاتا تھا۔

بی بی لوئل۔ خیر۔ مین ابھی ابھی آپ سے کہہ چکی ہون۔ ہان مین نے آپ سے کہہ دیا ہی کہ مجھے سب حال معلوم ہی۔ اور گو وہ جرم کیسا ہی ہولناک تھا تاہم مین اُسکے مرتکب اور مجرم کو پیار کرتی ہون اور اگر ایسا نہ ہوتا تو مین ہرگز ہرگز یہان نہ آتی اور اُسکے بچانے کی آپ سے التجا نہ کرتی علاوہ اسکے اے میرے لارڈ یہ بھی تو سوچنا چاہیے کہ اُس فعل قبیح کے ارتکاب کے لیے خود آپ ہی نے تو اُسکو مقرر کیا تھا۔ آپ ہی تو اُسکے اصلی محرک تھے"

ڈیوک "اسوقت۔ اے بیگم۔ اُس معاملے کی تحقیقات اور بازپرس عدالت نہین کرتی ہی تم وہ باتین کرو جو حکام وقت کو معلوم ہوگئی ہین"

اس بیصبری سے یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے نکلے جس سے اُسکے حواس کی غیر استقلالی اور روح پر انتہا کے رنج والم کا صدمہ پایا جاتا تھا۔

جولیا "جلسا زبان۔ خیر تو یہ کہیے۔ ابتک صرف تین ہی تو کھل گئی ہین اور مدعی روپیہ دینے سے راضی ہوسکتا ہی۔ وہ فقط اپنا روپیہ چاہتا ہی سچ یہ ہی کہ اگر اُسکو روپیہ ملجائے تو بہ نسبت اسکے لاکھ درجہ غنیمت سمجھے گا کہ لوئل کو مادام الیحات نیو سوتھ ویلیز روانہ کرنے کے اخراجات اور تکلیفات برداشت کرے۔ ابھی مدعی سے مچلکہ پیروی مقدمہ کا نہین لیا گیا ہی لوئل کو آج ہی صبح مجسٹریٹ نے پھر واپس حوالات کیا ہی اور ہنوز سپردگی نہین کیا ہی۔ اسلیے کل امور طے ہوجانے کے لیے ابھی بہت وقت پڑا ہی"

ڈیوک "اور تم کہتی ہو کہ چھ سات لاکھ روپیہ سے کام نکل جائیگا"

جولیا "ہان تین ہنڈویان جو واجب الادا ہوگئی ہین اُنکا روپیہ پٹ جائیگا اور باقی لوز بھی [illegible] ابھی نہین گذری ہی"

[illegible] رئیس اعظم "لیکن جن ہنڈیون کی میعاد باقی ہی وہ کس کے پاس ہین۔

جولیا "مسٹر کالنسن۔ ایک مختار ہی"

رومیس "کالنسن"

جولیا "جی ہان - میرے لارڈ بیڈفورڈ اسکویر والا مسٹر کالنسن"

ڈیوک "مین اسکو خوب جانتا ہون بہت اچھی طرح جانتا ہون"

یہ کہکے ڈیوک ادھر اُدھر کمرے مین جلد جلد پھرٹہلنے لگا مگر قدم رکھتا کہین تھا پڑتا کہین تھا اور انداز سیدہ چال تھی -

جولیا "اگر آپ مسٹر کالنسن کو جانتے ہین تو بیشک یہ معاملہ بہ آسانی طے ہو جائیگا"

ڈیوک (تلخی سے) "جانتا ہون - مین نے تمسے نہین کہا کہ خوب جانتا ہون بہت اچھی طرح جانتا ہون - آج آٹھ بجے رات کو - یہان - اسی خاص کمرے مین - وہی شخص جسکا کالنسن نام ہے آدھ سیر گوشت کا ٹکڑہ بدن سے جدا کیلئے مین دوسرا شائی لاک پیدا ہوگا"

یہ گفتگو کرتے کرتے ڈیوک کی آواز غایت درجہ کے غیظ و غضب سے لڑکھڑانے لگی اور پھر اُسنے کہا -

"مگر یہ سب باتین تمسے متعلق نہین ہین - جوان عورت"

اُوپکا فقرہ کہکے ڈیوک فوراً بدلا اور چونک کے چیت گیا کہ اُسکے خیالات اُسکو کسی اور طرف لیے جاتے ہین اور پھر یہ کہا -

"اور نہ مجھے مناسب تھا کہ مین اپنے خیالات پر بے قابو ہوکے اُنکو مطلق العنان کر دیتا کہ وہ مجھے ایک سمت سے دوسری سمت کو لیجاتے"

جولیا "آہ - مجھے تو منظور یہ تھا کہ آپ اس معاملے مین بہ اطمینان تمام اور خاطر جمعی اور استقلال سے گفتگو کرتے جیسی پہلے شروع کی تھی - مگر آپ ناحق ناحق اپنی طبع کو مشتعل کرتے ہین اور مجھے بھی اشتعال طبع دیتے ہین - اور دونون کا اشتعال بیکار ہے اگر حضور کو اس معاملے مین دوستانہ لحاظ سے برتاؤ کرنا ملحوظ ہو تو فبہا - چشم ما روشن دل ما شاد - اور اگر کوئی اور طرز عمل مرکوز خاطر عالی ہے - تو ما بخیر ما بسلامت - لوں کہہ چکا ہے کہ آپ سے انتقام لینے کے لیے

خلق کی ہین اور سب ملکے آپ کو ایک عجیب طریقہ سے دھمکاتی ہین"

اس کمبخت بوڑھے آدمی نے اپنا بازو مایوسی کی ادا سے اونچا کرکے کہا۔

ڈیوک "یا خداوندا۔ کیا سچ کے قریب تم پہونچ گئی ہو"

جولیا۔ (تعجب مین چونک کے) "لیکن آہ۔ یہ مین دیکھتی کیا ہون۔ مجھے نظر کیا آرہا ہے یا میرے اللہ۔ وہ شکل۔ وہ چہرہ۔ وہ خط و خال"

یہ استعجاب کے کلمات سنتے ہوے ڈیوک پیچھے پھرا اور نہایت ناک چڑھاتی سے یہ کہتے ہوے اُسی طرف اُسنے بھی دیکھا جس طرف جوان عورت کی نگاہ تھی۔

ڈیوک "کیا۔ کہان"

جولیا "وہ تصویر میرے لارڈ۔ وہ تصویر"

ایک تصویر کی طرف جو وسیع ایوان کے سرے کی طرف آویزان تھی اشارہ کرکے جولیا نے بتایا جسکو اُسنے اب تک نہین دیکھا تھا جب وہ اچانک اس طور پر بول اُٹھی تھی جس سے ڈیوک آف بلانٹ گھبرا گیا تھا۔

ڈیوک "وہ میرے بیٹے مارکوئس آف آرڈن کی شبیہ ہے غریب چارلس۔ وہ کیا جانے کہ اس حیرانی کی کیا وجہ ہے"

جولیا "مارکوئس آف آرڈن۔ مسٹر اوسمنڈ۔ آہ مین ہمیشہ خیال ہی کرتی تھی کہ وہ اپنے آپ کو جتنا ظاہر کرتا تھا اُس سے وہ کہین زیادہ تھا"

ڈیوک "تو تم میرے بیٹے کو جانتی ہو"

بات کاٹ کے ڈیوک نے کہا اور ایک نئے خوف کی وجہ سے سر سے پانون تک کانپنے لگا۔ اور وہ مہلک خوف جو اسوقت اُسپر سوار ہوا یہ تھا کہ مبادا دوسری مصیبت جسمین اُسکے واسطے تکلیف نکل رہے تھے یہ ہو کہ مارکوئس آف آرڈن اُسکی اس نہایت پوشیدہ کوفت کے بھید سے واقف ہو گیا ہو۔ اُسنے پھر کہا۔

مِلی بی لَوَل تم اُسکو جانتی ہو۔ کیونکر۔ کب سے۔ کہان"

جُولیا "مین اُسکی آشنا تھی۔ اَی میرے لارڈ"

اس جواب کی آواز اور اُسکا طریقہ ایسے شخص کا سا معلوم ہوتا تھا جو اپنی حیرانی اور تعجب کی حالت سے اصلی حالت پر نہ آیا ہو۔

ڈیوک۔ (تفحص و تفتیش کے کمال شوق سے) "لیکن اب وہ تمسے نہین ملتا۔ اب اُسکی آمد و رفت تمھارے پاس نہین ہی۔ کیون"

جُولیا "نہین میرے لارڈ۔ ایک مدت گذر گئی۔ بہت مہینے ہوگئے جب ہم آخری مرتبہ ملے تھے۔ اگر ایک نوجوان سوئی کا کام کرنے والی عورت کا سبب نہ ہوتا تو میرے اُنکے آشنائی اب تک قائم رہتی۔ اور شاید اسوقت تک میری حالت بھی بہتر ہوجاتی"

یہ کہتے ہوے ایک موٹا سا آنسو اُسکی آنکھ سے ٹپک پڑا اور اُسنے پھر کہا۔

"مین اُسکو پیار کرتی تھی۔ اور مین راستی سے اُسی کا ساتھ دیتی"

ڈیوک "لیکن اُس سوئی کا کام کرنے والی عورت کا نام جسکا تمنے ذکر کیا وَرجِنیا مارڈنٹ تھا"

بی بی لَوَل "ہان میرے لارڈ یہی نام تھا"

ڈیوک۔ (غلبۂ مایوسی سے) "ای کاش مین اُس عورت کا حال ہی نہ سنتا تو کیا اچھا ہوتا۔ کیا اچھا ہوتا اگر میرا بیٹا اُسکو جانتی ہی نہین۔ تب مین خوش رہتا۔ اور اسوقت تمھارے یا لَوَل کے قبضہ اور اختیار مین ہرگز نہوتا۔ ہرگز نہوتا۔ کسی حالت مین نہوتا"

یہ کہکے اُسنے اپنے دونون ہاتھ اپنی تپکتی ہوئی پیشانی اور مُنہ پر رکھے"

جُولیا خوفناک اور متعجب نگاہون سے کھڑی ہوئی ڈیوک کی طرف دیکھتی رہگئی۔ اُسنے صریحاً خیال کیا کہ مایوسی نے اُسکے دماغ کو چکر مین ڈالا ہی۔ اور وہ بیخود و بدحواس اور پریشان ہوا ہی۔

ڈیوک "ہاے تم نہین سمجھ سکتی ہو کہ وَرجِنیا مارڈنٹ کے نام کو اُس خوفناک فعل سے

کسی خاص امر کی نسبت قائم نہین کرسکتا تھا اور نہ کوئی خاص تدبیر سوچ سکتا تھا۔ اُسکو صاف صاف نظر آتا تھا کہ ایک ہیبتناک طوفان اُٹھا ہوا ہی اور ڈیوک آف بلمانٹ کے محل پر ٹوٹ پڑنے کو تیار ہی۔ لیکن اسکے دفعیہ کا کیا علاج ہوسکتا ہی۔ اُسکے پاس کیا ذریعہ تھا یا اُسکا کیا اختیار تھا۔ یا اُسکا کیا داؤ تھا جس سے وہ اُس طوفان کی دھمکی دینے والی آمد کے خلاف کرنے کی قابلیت رکھتا۔ وہ وسائل کہان تھے جنسے ہولناک دھڑکے کے دھڑاکے کا انسداد ہوسکتا اور سر پر آئی ہوئی بربادی روک دی جاسکتی۔

اب اچانک مارکوئس آف آرڈن کو وہ دونون آدمی یاد آے جنکو اُسنے قبل ازین منتظر رہنے والے کمرے مین دیکھا تھا اور جنکا چہرہ دیکھکے اُسنے خیال کیا تھا کہ وہ اُسنے بالکل ناآشنا نہین ہی۔ آب تک وہ اُنکا وہان ہونا بالکل بھولا ہوا تھا۔ اور ناظرین خود انصاف کرسکتے ہین کہ آیا اس عرصہ مین اُسکو ذرہ بھی فرصت ملی تھی جو اُنکا خیال کرنے مین وہ اپنا ایک منٹ بھی صرف کرسکتا۔ لیکن اب اُنکی شکلین اِسکو یاد آئین اور اُنکے اجسام اِسکے سامنے کھڑے ہوے دکھائی دینے لگے اور وہ بھی اس ہیبتناک تصویرون کے مرقعہ مین داخل ہوے جنکو اسکا خیال کھینچ رہا تھا۔ پھر ایک ہی لحظہ مین اِسکو یکایک یہ خیال آیا کہ وہ لوگ بھی اِس رنج دہ منظر سے متعلق ہین اور ایسے موقع پر اُنکا ہونا بھی واجبات سے تھا کیونکہ یہ وہی دونون شخص تھے جو مسٹر سُولومن کے ساتھ آئے تھے اور وہ جانتا تھا کہ وہ لوگ اِسکے ہمراہی ہین۔

آہ۔ تب تو بربادی ڈیوک کے محل کو سچ مچ دھمکا ہی رہی ہی۔ بربادی ہر ایک قسم کی اور ہر ایک صنف کی۔ بربادی قسمت کی۔ اور بربادی نیکنامی کی۔ بربادی روپیہ کی۔ اور بربادی عزت اور آبرو کی۔ اور نوجوان مارکوئس کے اختیار مین نہ تھا کہ وہ اپنے خیالات کو ان تمام بدشگون وبدفال اور ہولناک پیشین گوئیون کے اثر سے مغلوب ہوجانے سے روک سکتا یا اُنکو قیاسات کے وحشتناک طبقات مین جو دہشت انگیز مسئلۂ استقبال سے متعلق تھے جانے سے مانع ہوتا۔ پس اُسنے دیکھا کہ تباہی کا دھماکا اِسکے خاندان کو غارت کرنیوالا ہی۔ اُسکے باپ کو

مجرمون کے قید خانے مین بیعزتی سے لیجائینگے۔ اُسکی سوتیلی ماں اور بہنون کو عدالت کا بیلف افسر رئیسانہ محل سے باہر نکال دیگا اور خود اُسکی افلاس سے گداگری اور مایوسی سے خودکشی کی نوبت پہونچے گی۔

ایسے ایسے خیالات سے جو اُسکا دل پر ہوا ہی وہ تڑپ رہا تھا۔ وہ خیالات جنہون نے دیوانہ سانپ کے سے غصہ اور رسم امیری سے اُسکو ڈنک مارا۔ آچھایا۔ پاش پاش کردیا اور نشتر لگایا تھا۔ انھین خیالات مین کمرے کے دروازے پر دستک سُنکے وہ چونک پڑا۔ وہ ایک خدمتگار تھا جو کہنے آیا تھا کہ خاصہ تیار ہی۔ اِسوقت جو حیلہ چارلس کے ذہن مین فوراً آیا ہی اُسنے اختیار کیا اور کہدیا کہ آج کہین دعوت ہی اور یہ سُنکے خدمتگار واپس گیا۔

اب اِسوقت سات بجے تھے اور نوجوان رئیس اعظم نے اپنا مصمم قصد کرلیا تھا کہ کالنسن کی آمد کا منتظر رہے گا۔ اِسکو اُمید تھی کہ اُسوقت اُسکو سب حال معلوم ہوجائیگا کہ خاندان کے معاملات کی کیا صورت ہی۔ یہ بھی اُمید تھی کہ غالباً وہ پوشیدہ راز بھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا باپ مختار کے پنجہ مین ہی دریافت ہوجائیگا۔ اُسنے خیال کیا کہ جب یہ امر صاف ہوجائیگا تب اُسکو اس بات پر غور کرنے کا بہتر موقع ملے گا کہ کیا بہترین تدبیر ہی جسکے جبر مستقل طور پر فوراً عمل کرنا مناسب ہی۔

اب ایک گھنٹہ کے قریب اسکو اپنے خیالات کی صحبت مین اور گذر گیا۔ وہ خیالات جنمین کا ہر خیال فرداً فرداً بجاے خود ایک افعی تھا اور اُسکی رگ جان پر ڈنک مارتا تھا۔ یا گدھ تھا جو اُسکا مغز چن چن کے کھاتے جاتا تھا۔ وہ زار زار روز جنیا کو یاد کرکے روتا تھا کبھی وہ مغلوب الغضب ہوکے اپنے باپ پر لعنت بھیجتا تھا۔ اور کبھی وہ دعا مانگتا تھا کہ اُسکا خاندان بربادی بے آبروئی اور تباہی سے محفوظ رہے۔ اس طور پر دو گھنٹہ گذرا۔ اور اس قدر وقت گذرنے کے بعد۔ کیونکہ اب آٹھ بجنے کے قریب تھے مارکوئس آف آرڈن پوشیدہ اپنے کمرے سے نیچے اُتر گیا اور ایک مرتبہ اور کنسرویٹری مین جاکے چھپ رہا

ملے ہوے دالان مین لمپ اور فانوس روشن تھے لیکن ایک بھاری مخملی پردہ اُس دروازے پر پڑا تھا جو دالان اور گرم مکان کے بیچ مین تھا۔ چارلس کی خوش نصیبی سے دروازہ کھلا ہوا تھا اور اس طور پر ہر چیز جو اندر واقع ہوتی وہ سُن سکتا تھا گو اُس طرف کی کوئی چیز وہ دیکھ نہ سکتا تھا۔

دالان مین کسی کے بولنے کی آواز نہین آتی تھی مگر نوجوان رئیس اعظم نے کسی شخص کے پاؤن کی آہٹ جو اندر اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر جوش مین ٹہلتا تھا سُنی۔ اور اب اُسکے کان مین کی ہوئی سسکی کی آواز آئی پھر اُسکو ایک ہاتھ کی آواز آئی جو پیشانی پر ایسے زور و سختی سے مارا گیا تھا جسکو مایوسی پیدا کرتی ہے۔ اور پھر اُسنے ایک اور آواز سُنی جس سے ناقابل بیان رنج و ملال پایا جاتا تھا اور وہ آواز یہ تھی "یا میرے خدا۔ یا میرے خدا مجھپر رحم کر"

انتہا کی پریشانی جو اُن الفاظ سے پیدا تھی۔ انتہا کی۔ بلکہ انتہا سے بھی زیادہ یاسی جو اُنکے تلفظ اور ادا کرنے کے طریقے سے پائی جاتی تھی۔ ان سب نے پژمردگی کا اثر پیدا کر کے چپکے سے سننے والے کے دل پر خنجر کا کام کیا۔ وہ اسکا باپ تھا۔ جو اس طور پر جہنمی تکلیفین برداشت کرتا تھا اور ان دونون باپ بیٹون مین صرف قرمزی مخمل کے پردے کی آڑ تھی جو کنسرویٹری اور ایوان عالیشان کے بیچ مین گرا ہوا حائل اور فاصل تھا۔ یہ ایسا عظیم صدمہ تھا۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ تھا جسکو یہ فیاض دل نوجوان رئیس اعظم برداشت کر سکتا۔ اور قریب تھا کہ وہ اپنی پوشیدگی کے مقام سے باہر نکل کے بیچ کا پردہ اُٹھا دے اور دوڑ کے اپنے مصیبت کے مارے باپ سے لپٹ جاے کہ دروازہ کھلا اور خواص نے زور سے کالنسن کی حاضری کی اطلاع دی اور وہ اُسی مقام پر جہان تھا چھپا ہوا ٹھہر گیا۔

چارلس۔ (آپ ہی آپ) "اہا۔ لو وہ آگیا۔ اور اب دیکھیے کہ کیا کیا راز کی باتین جو میرا باپ اور وہ شخص جانتا ہے کھلینگی"

یہ الفاظ آپ ہی آپ چپکے چپکے کہکے مارکوئس آف آرڈن اُن باتون کے سُننے کو تیار ہوا جنکا اُسکو کامل یقین تھا کہ معمولی باتون سے بہت ہی بڑھ چڑھ کے ہونگی۔

کالنسن - (اندر آکے اور دروازہ جسمین سے وہ اندر آیا تھا بند کرکے) "تسلیم عرض کرتا ہون میرے لارڈ - آج جنوری ۱۸۴۶ء کی سولھوین تاریخ ہی - کلاک گھنٹے مین ابھی ابھی آٹھ بجے ہین - اور مین عین وقت پر حاضر ہوا ہون ایک منٹ کی بھی دیر نہین ہوئی ہی"

یہ آواز چارلس بخوبی پہچانتا تھا کہ کسکی ہی -

ڈیوک آف بلمانٹ "خیر آج رات کو جس معاملے مین گفتگو ہوگی وہ تو پیچھے ہوتی رہیگی آپ پہلے براہ مہربانی یہ تو بتائیے کہ بارہ لاکھ روپیہ کے مطالبہ کے لیے یہ شریف انسرون کا بھیجنا کیسا اور میرے مکان کے تعلیقہ کی کیا وجہ ہی"

یہ کلمات ڈیوک کی زبان سے ایسی آہستگی سے نکلے جس سے ہمت اور دل کا ٹوٹا ہوا پایا جاتا تھا -

کالنسن - (اپنی معمولی بے پروائی اور بیرحم طریقے اور آواز سے) "معاملہ داری کی یہ سب باتین ہین میرے لارڈ - جو دستاویز حضور نے دو برس ہوے جب لکھی تھی اور اُسپر اپنا العبد ثبت کیا تھا اور میرے محرر کی بھی شہادت لکھائی گئی تھی اُس سے مجھے چند اختیار حاصل ہین جنکا مین نے برتاؤ کیا ہی - لیکن حضور سمجھ لین کہ یہ میری ایکسٹینشن ہی - اگر شرائط کا ایفا ہو گیا تو بیلفون کو رخصت کر دینے مین کیا تامل ہو سکتا ہی - یہ کوئی بڑی مشکل کی بات نہین ہی انسے کہدیا جائیگا کہ چلے جائین"

ڈیوک - (بڑھتے ہوے اضطراب سے) "بیلف تو گھر ہی مین موجود ہین مسٹر کالنسن اور اُنکی حاضری سے یہ غرض صاف پائی جاتی ہی کہ وہ ڈر اور زبردستی کی مجسم کل بنکے مجھے سائین کرین کوئی شک نہین کہ آپ مجھے اِس آبروریزی سے تو محفوظ رکھ سکتے تھے - یہ دوسرا مرتبہ ہی کہ آپ نے میری آبروریزی کی ہی - اور میرے نوکرون کے سامنے مجھے رُسوا اور میرا پردہ فاش کیا ہی"

کالنسن - (بالقصد غیر عذر شناسی سے) "اس مقدمہ مین تو میرے لارڈ - مین سوا قانون کے

اور کچھ نہین جانتا - سوا قانون اور اپنے حقوق کے مین اور کچھ جانتا ہی نہین"

ڈیوک - (زور دربخی سے) "کیا تم یہ خیال کرتے تھے کہ مین تمھارے ساتھ کوئی جبر و تشدد کرتا بھلا اس سے میرا کیا فائدہ تھا"

کالنسن - (رکھائی اور سنگدلی سے) "مجھپر اپنی حفاظت فرض تھی شاید میرے لارڈ - ایسا ہی ہو لیکن اب اصل معاملے کی باتین کرنا چاہیے -

ڈیوک "ہان - ہان - ابھی ابھی"

ایسے شخص کی یاوسانہ بیصبری سے ڈیوک نے یہ جواب دیا جو ہولناک مصیبتون سے گھرا ہوا ہو اور چاہتا ہو کہ جو حد سے زیادہ برائی ہونے کو ہو وہ یکبارگی معلوم ہو جاتی ہے -

مختار "یہ بات اے میرے لارڈ - از بس ضرور ہے کہ مین حالات ماسبق کا اعادہ کرون تاکہ حضور معاملے کو مناسب طور پر اچھی طرح سے پھر سمجھ لین مین اسکے متعلق مختلف دستاویزین اور کاغذات بھی اپنے ساتھ لایا ہون اور اگر حضور ذرا صبر و تحمل سے متوجہ ہونگے تو وہ کارروائی جو شاید حضور کے مزاج کے بالکل ناموافق اور دل کے بالکل ناپسند ہے بہت جلد اختتام کو پہونچیگی اور اصل مطلب پر بہت جلد آجائینگے"

ڈیوک - (تلخکامی سے) "خیر - خواہ مزاج کے موافق ہو یا خلاف ہو مسٹر کالنسن آپ کہین تو سہی - جو کچھ کہنا ہو فرمائیے بھی"

بچھلا فقرہ ڈیوک نے فوراً نرمی سے مسترد کیا -

مختار نے اپنی معمولی رکھائی اور تلی ہوئی آواز سے جو کامل شاطر اور معاملہ دان آدمی کا خاصہ ہے تقریر ذیل کی -

مختار "اڑھائی برس گذر گئے - آج پورے اڑھائی برس گذرے ہین کہ حضور نے باوجودیکہ حضور کو پہلے ہی ایک رقم کثیر قرضہ کی مجھے ادا کرنی تھی مجھ سے اپنے معاملات کی حالت کی نسبت مشورہ لیا تھا - اور یہ چاہا تھا کہ ایک اور رقم کثیر بطور قرضہ دستگردان مین

حضور کے پیشکش کرون تاکہ جن جن قرضخواہون کا سخت تقاضا ہی اُنکو آپ بیباق کردین ۔ اُس موقع پر مین نے یہ تجویز کی تھی کہ بشرطیکہ حضور مجھے اپنی دامادی مین قبول کرین تو مین دس لاکھ روپیہ بطور نذرانہ حضور مین داخل کرون ۔ صاف صاف التماس یہ ہی کہ مین نے اسقدر روپیہ کا پیشکش کرنا بطور بیعانۂ نکاح حضور کی بڑی صاحبزادی لیڈی کلیرسا کے تجویز کیا تھا لیکن حضور اسقدر غضبناک ہوے کہ میری التماس اور تجویز کو حضور نے بے اندازہ غیر امتیازی تعجب انگیز گستاخی حیرت افزا بیباکی سمجھا اور مجھے خوب دھمکایا اور آخرالامر اس میری تجویز کو حضور نے نامنظور اور ناپسند فرمایا اور میرے دعاوی زرنقد کی نسبت مجھے اس بات کا یقین دلایا کہ اُنکا اُسی دم تصفیہ ہوجائیگا جب حضور کے صاحبزادے صاحب سن بلوغ کو پہونچینگے ۔ اُسوقت مین نے یہ عرض کی تھی کہ اگر ناز کو لیس آف آرڈنس سن بلوغ کو پہونچ کے جائداد کے انتظام مین حضور کے اس طور پر شریک ہونگے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کوئی جزو ہبہ یا بیع یا منتقل نہ کرسکینگے تو خواہ مخواہ نتیجہ یہ ہوگا کہ کل ریاست اور ہر قسم کی جائداد و اسباب نیلام ہوجائیگا اور اسپر ایک دو تین کہ کے نیلام کرنے والا اپنی ہتوڑی بجائیگا اور پھر بھی تمام قرضخواہون کا مطالبہ دام دام ادا اور بیباق کرنے کے لیے زرِ ثمن کافی نہوگا ۔ مگر میری التماس کو حضور نے بیکار اور بیہودہ سمجھا حضور نے جو بات پکڑلی اور جو رائے میرے خلاف قائم کرلی اُسی پر بہ اصرار تمام اور مجبد ہوکے قائم رہے ۔ قصہ مختصر یہ کہ اس معاملے مین کوئی تصفیہ برا ضی طرفین نہونے پایا اور مین اپنے گھر چلا گیا چند مہینون کے بعد اور زیادہ صحت سے اگر کہا جاے تو سولھوین جنوری ۱۸۴۳ء کو بعلت اجراے ڈگری ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کے مین نے اس مکان کی ضبطی کرائی ۔ اُس روز شب کو شریف افسر عدالت درِ دولت پر حاضر رہا ۔ اُسوقت اِن عالیشان ایوانون مین اُمرا و رؤسا کا مجمع کثیر تھا اور ایک چہکیلی اور پھڑکیلی صحبت تھی ۔ ایسے وقت پر جب حضور کے قرضون کا سود تک ادا نہین ہوا تھا فی الحقیقت ہی حضور کو مناسب تھا اور یہی موقع تھا کہ آپ اس دھوم دھام کی دعوت کرتے جسمین ہزار ہا روپیہ صرف ہوا ہوگا ۔

رفع کرے۔

کالنس "(ر

پھنسائین اور دوسری بیٹی کو مو

لارڈ۔ آپ کی اس کارسازی کی چال ہی

منصب نہین اور نہ میرا حق ہی۔ میرا اسمین کیا تھا۔

حاصل ہی۔ اسلیے حضور نے جو مناسب سمجھا وہ کیا خیر۔ دعو

حادثہ سے خلل پڑا۔ یعنی وہ غیر معلوم اور غیر قابل البیان خونخواری اور

جناب عالیہ بیگم صاحبہ بلمانٹ کی نسبت ظاہر کی"

ڈیوک۔ (غضبناک بیصبری سے) "کہے جائیے صاحب کہے جائیے۔ اپنا

اُس حادثہ کو ہماری اسوقت کی گفتگو سے کچھ سروکار نہین ہی"

کالنس "یہ صحیح ہی۔ میرے لارڈ۔ کہ کچھ سروکار نہین ہی مگر واقعات کا سلسلہ ایسا ایک دوسرے کے بعد بر روے کار آیا کہ مجھے اپنی حکایت کا سلسلہ قائم کرنے کو اسکا تذکرہ کرنا بھی لازم ہی خیر تو مین بیان کرتا ہون کہ اُس شام کو جسکا اوپر حوالہ دیا گیا ہی۔ یعنی وہ شام جب وہ عظیم الشان دعوت تھی مسٹر سٹوٹمن اور اُسکے ہمراہیون نے میرے مقدمہ مین قصر بلمانٹ کی طلبی کی۔ حضور نے ماسٹر کوئس آف آرڈن کو میری طلبی کے لیے بھیجا۔ اور مین حسب الطلب یہان حاضر ہوا عرصہ تک حضور سے آپ کے معاملات کی نسبت میری گفتگو رہی اور حضور نے اُس تجویز کا حوالہ دیا جو چند ماہ قبل مین نے پیش کی تھی۔ حضور نے اُسکی ترمیم کی نسبت فرمایا اور اس طور پر ترمیم پسند خاطر عالی ہوئی کہ مین حضور کو خود ہی کی ذاتی ضمانت پر دو برس کے وعدے پر دس لاکھ روپیہ قرض دون اور میعاد گزرنے کے بعد اگر آپ سے اصل روپیہ اور سود ادا نہ ہو سکے تو مین آپ کی بڑی صاحبزادی لیڈی کلیرسا کے ساتھ شادی کرنے کا مستحق ہو جاؤن۔ یہ خیال کرکے کہ حضور مجکو ایک آلۂ کار برآری

تین کو
یے یونکہ آپ اسی کو
رجانتے ہین کہ مین نے حضور کا

رنجیدہ ہوکے اور غصہ مین آکے ہنکلاتے ہوے کہا
سر کالنسن کس واسطے ان سخت سخت الفاظ کا استعمال ہی
س واسطے یہ کینہ توزی کی باتین ہین "
حاظ پر اور زیادہ زور ڈال کے اور اپنی معمولی آواز کو اور ضرب دے کے
ین مکرر عرض کرتا ہون کہ حضور نے اپنی کاربرآری کے لیے مجھے ایک آلہ بنانا چاہا تھا
س واسطے کہ آپ کی تجویز تھی کہ آپکا مہاجن برائے چندے آپکا کام نکال دے اور پھر
آپ اُسکو بیعزتی سے نکال دین - کیا حضور کا یہ خیال ہی کہ مجکو قرائن سے یہ سب باتین معلوم
نہین ہوگئی تھین - یا کیا حضور کا یہ خیال ہی کہ مجکو لوگون کے مضحکہ کی پروہ
رو پیہ کی بابت زیادہ سود ملا جاتا تھا "
ڈیوک " لیکن اس معاملے مین تمھارے ایک سوال کے جواب مین مین نے تمسے اپنا
مطلب صاف صاف بیان کردیا تھا - اگر مجھے صحیح صحیح یاد ہی تو مین نے تمسے کہا تھا کہ جب میری
بیٹیون کی شادی ہوجائیگی تب تمھارا روپیہ ادا ہوگا "
کالنسن - (بات کاٹ کے) ہان ٹھیک ہی مگر مجھ سے آپ نے یہ نہین فرمایا تھا کہ آپ بڑے
اشتیاق سے اس دن کے اُمیدوار ہین جب آپ اپنی دانست مین مجھ سے آنکھ ملا کے
اس بات کے کہنے کے قابل ہونگے کہ - لو میان یہ تمھارا روپیہ ہی یہ لو اور اپنا راستہ لو - بلکہ جو کچھ
آپ کے دل مین تھا اُسکو مین بخوبی جانتا تھا اور سمجھتا تھا اور مین نے ٹھان لیا تھا کہ آپ کی

عارضی حاجت روائی کی غرض سے مین صرف ایک آنہ کا کام نہ دونگا - اسلیے مین نے دل مین ٹھان لیا تھا کہ مین بھی جواب ترکی بہ ترکی دونگا - اُدھر سے لطائف الحیل ہین تو ادھر سے بھی لطائف الحیل سے کام لیا جائیگا - اور جو جو میری امیدین اور خواہشین ہونگی وہ آپ کی امیدون اور خواہشون کے بالکل خلاف ہونگی - صاف صاف یہ ہے کہ مین نے ٹھان لیا تھا کہ بعد خرابی بصرہ اور مدت تک انتظار کے بعد مین نہ صرف حضور کا داماد ہی بنونگا بلکہ جناب کو اس بات کا بھی یقین دلا دونگا کہ ہر عام اناس مین سے دولتمند کا لنسن بہ نسبت مغلس اور کنگال ڈیوک آف بلیانٹ کے زیادہ وی وقار اور صاحب اختیار ہے - اسلیے جو شرائط آپ نے تجویز کی تھین اُنکی ترمیم مین مین نے تحریر کیا اور اُس دستاویز کا ایک مسودہ لکھدیا جو اسوقت میرے پاس موجود ہے اور اُس دستاویز مین - اے میرے لارڈ - یہ شرائط مندرج ہین "

یہان تک کہکے مختار نے ایسی رکھائی ظاہر کی اور غیر مضطرب آواز اور قائم و مستقل طرز گفتار اختیار کیا جیسا نہ صرف ہر اہل معاملہ کا خاصہ ہے بلکہ جو ناغذر شناسی اور غیر عذر پذیری کی قسم سے تھا اور اپنے کلام بالا کو اس طور پر پورا کیا -

اُس دستاویز مین یہ شرائط مندرج ہین - مین عرض کرتا ہون نایہ شرائط مندرج ہین کہ مین دس لاکھ روپیہ کی ایک رقم یکمشت دو برس کے وعدے پر حضور کو دون اور اگر یہ رقم اندر میعاد معینہ کے مجھے واپس ملجاے تو دو لاکھ روپیہ اور اُسمین سربراہی کا علاوہ سود کے پیشی کیا جاے اور جب تک یہ رقم یعنی دس لاکھ روپیہ مع دو لاکھ روپیہ پیشی کے ادا نہو تبتک حضور کو اختیار نہو کہ آپ اپنی دونون صاحبزادیون مین سے کسی کو عقد کی اجازت دینے کے مجاز ہون - اور اگر آپ ایسا کرین تو آپ فوراً مستوجب ادا کرنے اُسقدر تاوان کے ہون جو ہر دو رقوم متذکرہ صدر کے مساوی ہو - اور اگر یہ دونون رقمین مذکورہ بالا اندر یا بعد گزرنے میعاد دو سال کے ادا نہ ہو جائین تو مجھے یہ حق حاصل ہو جائے کہ مین آپکی دونون صاحبزادیون مین سے خواہ لیڈی بلیمر سا خواہ لیڈی میری جسکو چاہون اور جسکو پسند کرون اُسکو اپنے عقد جائز مین

لاؤن اور اپنی منکوحہ بناؤن - ای میرے لارڈ یہی شرائط ہین جنکو مین نے ۱۶ فروری ۱۸۴۴ء کو قبول کیا تھا اور جنپر حضور نے دوسرے روز اپنا العبد ثبت فرمایا تھا"

ڈیوک - (مرنے والی کی سی آواز سے) "یہ سب سچ ہی مسٹر کالنسن بالکل سچ ہی"

پینتیسوان باب

(لپند - پاکٹ بک)

اب ایون عالیشان مین بڑی دیر تک کسی کے بولنے کی آواز نہین آئی تھی اور بالکل سکوت تھا - اس عرصہ مین مارکوئس آف آرڈن کو کنسرویٹری مین دم لینے اور سوچنے کی فرصت ملی کیونکہ اس امر کو درحقیقت باور کرنا چاہیے کہ اس گفتگو مین جو اُسکے باپ اور مختار کے درمیان ہو رہی تھی اُسکے تنفس کی طاقت بالکل معطل تھی اور جنیان کی تمام قوتین اُن بھیدون کے کھلنے مین جذب تھین جنکو وہ سُنتا تھا اور جنمین ایک ہولناک کیفیت پائی جاتی تھی -

نفس الامر یہ ہی کہ ہولناک ہی کیفیت تھی - جب اِن پوشیدہ اور نادر الوجود باتون کا انکشاف ہوا اور وہ نوجوان مارکوئس کی سماعت مین آئین - اُسوقت - آہ اُسوقت تمام اُن تعجبات نے - تمام اُن دہشتون نے - تمام اُن حیرتون نے اپنا کُچل ڈالنے والا بوجھ تہ بہ تہ اور انبار در انبار اسکی روح پر رکھا جیکا شاید ہی ناظرین تصور کرسکین - کیونکہ یہ بات دہشت انگیز تھی آہ یہ بات دہشت انگیز تھی کہ ایک بیٹا اپنے باپ کے ایسے ایسے جہنم کے بھیدنے والے حالات سُنے جنسے ثابت تھا کہ اُسکا باپ بدذات اور شریر مجرم ہی - اور بدذات بھی کیسا جسکا منہ نہ صرف اب جب میری سے جنکا حال بھی ابھی بیان ہوا تھا کالا ہوگیا تھا بلکہ جو اب اس بات کا ملزم قرار پایا تھا کہ اُسنے خاص اپنی بیٹیون کی نسبت نہایت بیحرمتی اور بیوقری اور معیوب اور رسوائی کی شرطین اور عہد و پیمان کیے تھے -

اور یہی ہیبت دینے والی حیرت تھی - یہی کُچل ڈالنے والی گھبراہٹ تھی - یہی مُنہ کی ہوائیان اُڑا دینے والی دہشت تھی جسکے سبب سے گرم مکان مین جہان چارلس چھپا تھا

وہان ہی گڑا رہا۔ یہی سُن کر دینے والا خیال تھا جسنے اُسکے لبون پر مُہر لگادی تھی اور اُسکے اعضا اور اعصاب کو ایسا سخت بنادیا تھا جیسے بُت کے ہوتے ہین۔ اسی خیال نے اسکو اسکے چھپنے کے مقام مین روک رکھا تھا اور بیدھڑک باپ کے روبرو جانے نہین دیا تھا کہ وہ ایوان عالیشان مین جاکے اُسکو ہزارون لعنتین اور حرامزادے مختار کو سخت سزا دیتا۔ اور اب بھی جب وہ اپنی بیحواسی اور بیہوشی اور بیقراری سے کسی قدر اصلی حالت پر آچلا تھا اور اُسکی جسمانی قوتون کا تعطل رفع ہوگیا تھا۔ اب بھی جب وہ دم لینے اور سوچنے کے قابل ہوگیا تھا۔ اسنے اپنی کمینگاہ کو چھوڑنا نہ چاہا۔ ان باتون کو وہ یہانتک کافی دوافی سُن چکا تھا کہ اُسنے آخیر تک سننے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا تاکہ اُسکو تمام وکمال علم اور پورا پورا اندازہ اپنے باپ کی مجرمانہ حماقت کا حاصل ہوجاے۔ اور کالنسن کی مہذب دغابازی اور حرام زدگی اور ثقہ لچین کی بھی پوری پوری کیفیت معلوم ہوجاے۔

آخرکار یہ لمبی خاموشی جو ڈیوک آف بلمانٹ کے آخری کلمات یاوسی اور نا اُمیدی کے بعد ہوئی مختار نے توڑی اور وہ اسطور پر گویا ہوا۔

مختار۔ خیر میرے لارڈ۔ اب وہ وقت آپہونچا ہی اور مجھے اطلاع ہونی ضرور ہی کہ اب مجھے کیا اُمید رکھنی چاہیے۔ دو سال کی میعاد گزرگئی ہی اور اس عرصہ مین بارہ لاکھ روپیہ کی رقم واپس [illegible] ہی۔ اور اس بات کا بیان کرنا بھی بیحد فرض ہی کہ حضور نے بھی ایمانداری سے لیا جاے [illegible] فرمائی ہی جسکے بموجب آپ نے ابھی تک اپنی دونون صاحبزادیون کے عقد کے لیے [illegible] رضامندی ظاہر نہین فرمائی۔ اب معاملہ سٹ کے مٹھی مین آگیا ہی اور چارہ کار صرف دو باتون پر منحصر ہی۔ اول یہ کہ آیا آپ مجھے بارہ لاکھ نقد دینے کو تیار ہین۔ یا مین آپکی دونون صاحبزادیون مین سے ایک کو پسند کرون؟

یہ سُنکے ڈیوک نے ایسی آواز سے جسکو صرف اُس مجرم کی آواز سے نسبت دیجاسکتی ہی جسکے لیے سزاے موت کا حکم ہوا اور قبل اسکے کہ وہ اپنی گلے کی رسی سے لٹکے پادری کے ہونٹ

اپنی آخری آرزو کا اظہار کرتا ہو۔ مندرجۂ ذیل تقریر کی۔

ڈیوک ۔ مسٹر کالنس ۔ مسٹر کالنس ۔ جو روپیہ تمھارا میرے ذمہ ہی اُسکو ادا کرنیکے مین بالکل ناقابل ہون ۔ ہر طرح میری اُمیدون پر پانی پھر گیا ہی ۔ تسے مین صاف صاف اور اپنے دل کا حال بیان کرتا ہون کیونکہ اب کسی بات کے چھپانے کی ضرورت نہین ہی کہ میرے معاملات اور کاروبار کی ابتری ویسی ہی ہی جیسی پہلے تھی جب تمنے مجھے دس لاکھ روپیہ دیرس ہوے کو قرض دیے تھے ۔ جو جو ترقیات اور اصلاحات مین نے اپنے علاقہ مین کی ہین وہ اسقدر کم مدت مین خاطر خواہ ظہور پذیر نہین ہوئین اور جسقدر اُنمین صرف ہوا اُسکے برابر بھی اُن کا معاوضہ نہین ملا اور یہ میری اُمید کہ ارل آف ماسٹنڈیل میری چھوٹی بیٹی کے ساتھ عقد کریگا نیز اب تک برنہین آئی ہی ۔

کالنس ۔ (فتحیابی کے لہجہ سے اور ڈیوک کے الفاظ کی تہ کو پہونچ کے) تو پھر اب حضور کا کیا منشا ہی ۔ اب کون امر مرکوز خاطر عاطر ہی "

ڈیوک ۔ (مایوسی سے آہستہ) اب مین تمھارے بس مین ہون "

کالنس ۔ اس صورت مین مین آپ کو فوراً مطلع کرتا ہون کہ حضور کی دونون صاحبزادیون مین سے مجھے کون پسند ہی ۔ اس بات کو مین تسلیم کرتا ہون کہ دونون دلکش و دلفریب خاتونون کی خوبو سے بخوبی واقف ہو جانے کے لیے حضور نے مجھے کافی موقع دیا اور مین اچھی طرح سے اُنسے واقف بھی ہو گیا ہون ۔ لیڈی کلیرا مین مین نے بہت خوبیان پائی ہین یہ بات سچ ہی کہ عورتون مین جو چند سقم ہوتے ہین وہ اُنمین بھی موجود ہین ۔ مگر بے عیب تو خدا کی ذات ہی ۔ مثلاً خود بینی اور خود پسندی تو جادۂ اعتدال سے اُنمین بڑھی ہوئی ہی ۔ تکبر اور غرور بھی وہ اپنی آپ ہی نظیر ہین ۔ اُنکے کبر و پندار کی انتہا ہی نہین ہی ۔ اور رشک و حسد اگر کسی مین ہی تو اُنھین مین ہی اور سب معمولی چونچلے اور ڈھکوسلے جو طبقۂ اُمرا کی امیرزادیون مین ہوتے ہین سب اُنمین موجود ہین ۔ ماشاء اللہ مزاج ایسا ہی پایا ہی ۔ روٹھنا ۔ چلنا ۔ اور طریقے ایسے ہین جس سے اُنکے اعجاز اور آشنا فوراً قائل و معقول ہو جاتے ہین کہ کیا اُنسے بیجا

فسائق اور برتر ہین اور اُنکے ساتھ ساتھ رہکے اُسی ہوا مین دم لینے سے جسمین وہ دم لیتے ہین اپنا فخر و امتیاز اور افتخار و اعزاز سمجھتے ہین"

پہلے تو اِس کمبخت ڈیوک کی سمجھ مین نہین آیا کہ مختار بالکل ہجو ملیح کر رہا ہی۔ لیکن جب سمجھا تو اُسنے کہا۔

ڈیوک "مسٹر کالنس۔ یہ مزاج نہایت ہی بیجا ہی۔ یہ طرز نہایت سخت ہی"

کالنس "خیر۔ اگر حضور یہ خیال کرتے ہون کہ مین لیڈی کلیرسا کی صفات حمیدہ کے بیان مین مبالغہ کرتا ہون تو تھوڑے عرصہ کے لیے گفتگو کے سلسلہ سے اُنکو خارج رکھیے اور اب مین اُنکی چھوٹی بہن کی طرف متوجہ ہوتا ہون۔ لیڈی میری کی نسبت مین کہتا ہون کہ وہ مجسم نیکبخت ہین اور خوبی اور شائستگی اور ملنساری سے پُر ہین۔ دل نہایت ہی اچھا پایا ہی گستاخانہ غرور اور رئیسانہ تکبر اُنکو چھو تک نہین گیا ہی۔ اور محبت کرنے والے شوہر کے گھر کی زیب و زینت اور اُسکی مسرت زیادہ کرنے کے قابل ہین۔ مگر صرف کمبختی ہی تو یہ ہی کہ وہ مجھ سے ایسی نفرت کرتی ہین جیسے کوئی امیر کسی مزدور سے یا کوئی شحنہ کسی مفلس سے نفرت کرتا ہی"

امید کی آخری تنکی کا سہارا ڈھونڈھ کے جو ڈیوک کو اس دنیا مین کچھ باقی تھی اُسنے جھٹ یہ بات پکڑ لی اور اُسکی بات کاٹ کے کہا۔

ڈیوک "اور اسلیے۔۔۔ اسلیے تم میری بڑی بیٹی لیڈی کلیرسا کو پسند کرو گے"

کالنس "اسواسطے کہ لیڈی میری۔ لارڈ ماشنڈیل کے ساتھ اپنا عقد کر لین جسکے آنی تکلیف بھی اپنے اوپر گوارہ نہ کی تھی کہ مجھ سے جو نفرت رکھتا تھا اُسکو چھپاتا اور میرے علم و یقین مین تو مجھے حقارت سے نہ دیکھتا"

وہ ابھی اِس گفتگو کے وقت کالنس کے لبون پر طنز اور حقارت کی ہنسی آئی اور چہرے پر مسرت کے آثار نمایان ہوے۔ اور پھر اپنی آواز مین سنجیدگی پیدا کرکے اور اپنا تک خود بھی سنجیدہ بنکے وہ گویا ہوا۔

تیرے لارڈ شپ اب وہ درجہ اور مرتبہ حاصل کرنے کو ہون جسکی کمال اشتیاق اور جوشش سے مجھے تمنا تھی - ہان - ایسی دل سوزی سے مجھے آرزو تھی جسکی شدت اور زیادتی کو جہان تک مجھ مین یارا تھا اُسی طرح سے مین چھپاتا رہا جسطرح مین اپنے خیالات اور تنک ہوسیون کو نگاہ اور زبان کی بناوٹ کی رُکھائی اور بے پروائی کے پردے مین چھپاتا ہون - قصہ مختصر یہ ہی کہ مین اب معاملات کو اُس کمال تک کھینچ لایا ہون جس سے مجھے ڈیوک آف ملان کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہی کہ ابتک تو وہ مجکو ایک ملاقاتی سمجھتے رہے ہین لیکن اب سے وہ مجھے اپنی دامادی مین قبول کرنے کو مجبور ہون - ارل آف ماسٹنڈیل کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہی کہ ابتک تو اُنھون نے مجھے اپنے دوستون کے زمرہ سے خارج کر دیا تھا لیکن اب سے وہ مجھے اپنا ہمسر رقیب تصور کرین - لیڈی کلیرسا میلکومب کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہی کہ اب تک تو اُنھون نے میری ملاقات سے اپنی کسرشان سمجھی تھی اور اس طور پر مجھ سے ملتی تھین جیسے کسی ادنی سے ملتے ہین اور گاہے ماہے اپنے خندہ دندان نما سے مجھے سرفراز کرتی تھین لیکن اب سے وہ مجھے اپنے برابر کا جانتے ہین مجبور ہون - اور حسین و جمیل لیڈی میری کو یہ کہنے کا اختیار حاصل ہوا ہی کہ اب تک تو وہ مجھ سے اس طور پر پیش آتی تھین جیسے کوئی اپنے جان پہچان سے بھی پیش نہ آتا ہوگا لیکن اب سے وہ اپنا دل مضبوط کرکے مجھ سے مثل اپنے ہونے والے شوہر کے ملا کرین "

ڈیوک (جنون کی حالت کے قریب پہونچکے) نہین - نہین - تم ایسا نہ کرو - کالنس تم اُس غریب لڑکی کی حسرت اور ناشادی کی جسنے تمھارا کچھ بگاڑا نہین ہی - جسنے تمکو کوئی رنج نہین پہونچائی ہی تکمیل نہ کرو - تم اپنا بدلہ مجھ سے لو - آہ - ہر ایک سبکی اور اہانت کا جو تمھاری اس پست کے نیچے - اس گھر مین ہوئی ہو اسکا تم مجھ سے بدلہ لو - جتنا تمھارا طیش اور غصہ ہی وہ میرے قربان گئے سر پر چھانٹو - میری کو تمھاری محبت نہین ہی "

طریکالنس - (بیباکی اور وحشیانہ سنگدلی سے) "اور یہی تو بڑا سبب ہی کہ مین اسکی

نفرت کی پاداش مین اُسکو سزا دونگا اور اپنی زوجہ ہی بنا کے چھوڑونگا - اب اے میرے لارڈ کچھ زیادہ کہنا سُنا نہین ہی - لیکن میری تجویز یہ ہی کہ کل دوپہر کو مین یہان آؤنگا اور مجھے امید ہی کہ لیڈی میری مجھ سے مثل اپنے ہونے والے شوہر کے ملینگی "

ڈیوک - (مرنے والے کی سی آواز سے) "اور بلیف افسر"

کالنس - "عقد کے بعد تک مکان پر قابض رہینگے "

یہ کہکے دوسری بات اُسنے نہ کہی اور کمرے سے باہر چلا گیا -

ڈیوک - "یا میرے خدا - یا میرے خدا "

چلّا چلّا کے ڈیوک کہتا رہا - اُسکی آواز سے دل پھٹا جاتا تھا - اُسکی آواز نشتر کے سے چبھنے کا ورد دل مین پیدا کرتی تھی اور عذاب وہ تکلیف اُس سے پائی جاتی تھی - اور وہ اُس کمرہ سے باہر نکلا - درحقیقت اس واسطے (جیسا کہ چارلس نے خیال کیا تھا) کہ وہ اپنے خاص کمرے مین جاے اور وہان جاکے تنہائی مین اپنے دل کے جوش وخروش اور دیوانہ بنا دینے والے غم والم سے بلا خوف کسی مخل کے آہ وزاری اور نالہ و بکا کرے -

چند منٹ کے بعد جب ڈیوک آف بلنٹ چلا گیا اور کمرے کا دروازہ اسکے پیچھے بند ہوا مارکوئس آف آرڈن کنسرویٹری سے نکل کے ایوان عالی شان سے اپنے خاص کمرے مین جانے کے لیے گذرا تاکہ جو کچھ ابھی ابھی اُسنے سنا تھا اُسکی نسبت اپنے دل سے باتین کرے لیکن جیسے وہ ادھر اُدھر بیتابانہ قدم رکھتا ہوا جب دماغ مین چکر آرہے تھے - ایوان مین سے گزرا اُسکی نگاہ ایک پانی کے کنٹر اور گلاس پر پڑی جو میز پر رکھا ہوا تھا - اور گلا سُکھا دینے والی پیاس جو دیر سے لگی تھی اور جس سے تپ زدہ اور قریب قریب سودائی کی سی حالت اسکی ہوگئی تھی اسکو یاد آئی - اس تازگی بخش عنصر کے پینے کو وہ ٹھہر گیا اور جون ہی پانی پی کے گلاس اُسنے میز پر رکھا اُسکے پاؤن کو کسی چیز کی جو فرش پر پڑی تھی ٹھوکر لگی - وہ کھڑا ہوگیا - اور اُسنے اُسکو اُٹھا لیا اور دیکھا کہ ایک پاکٹ بک ہی - ایک لچکدار آنکڑا اُسمین - لگا ہی - یہ آنکڑا

چاندی کا تھا اور اسپر مسٹر کالنس کا نام کھدا ہوا تھا۔

نوجوان رئیس اعظم کی رگ رگ مین خون نے چکر کھایا۔ اور ایک ہونہار بات کے خیال کی چمک اُسکے دل مین پیدا ہوگئی۔ یہ چمک کیا تھی ایک الہام کی سی کیفیت تھی۔ یہ چمک کیا تھی قوت فوق الانسانیت کی ایک تبسّم تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک نئے منکشف ہونے والے تعجب انگیز بھید کے آستانے پر کھڑا ہی جس سے معاملات حال کی حالت کو کم و بیش اثر پہونچتا ہی۔ پس اُسنے کچھ پس و پیش نہین کیا اور یہ دیکھنے کو کہ اِس پاکٹ بک مین کیا کیا ہی وہ میز کے برابر بیٹھ گیا۔

بہت سے کاغذات اُسنے اُلٹے پُلٹے مگر ایک بھی مطلب کا نہ پایا لیکن پھر اُسنے ایک کاغذ کھولا۔ یہ ایک خط تھا اور عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا اور عرصۂ دراز تک رکھے رہنے کی وجہ سے بہت میلا ہوگیا تھا۔ اُسنے چند سطرین پڑھین۔ تشنج پیدا کرنیوالا تعجب کا لرزہ اِسکو محسوس ہوا اور اسکا تمام بدن تھرتھرانے لگا۔ اِسکے زرد چہرے پر تپ دق کی سی چمک نمودار ہوئی۔ اُسنے اُس خط کو جو ایک مطول مکتوب تھا دوسری طرف الٹ کے پڑھا اور کاتب کے نام پر نظر ڈالی۔ یا میرے خدا۔ اِسوقت کیسا کچھ جوش اور تعجب اِسکو اوّل ہی اول محسوس ہوا لیکن جہان تک ہوسکا اُسنے اپنے خیالات کو ٹھہرایا اور بقیہ خط کو پڑھا۔ اور چند لحظہ مین اِسکی پلک تر ہوگئی اور پھر دو بڑے بڑے آنسو رخسارون پر سے نیچے کی طرف لڑھکے اِسکے لب جوش غضب سے سکڑے اور آہ نے جسکو وہ دبا رہا تھا ایک سخت اینٹھن اور تشنج اِسکے سینہ مین پیدا کیا۔ آخر کار وہ خط پڑھ چکا اور جیسے اِسکے کہ وہ اُسکو پھر پاکٹ بک مین رکھ دیتا اُسنے اپنی جیب مین رکھ لیا اور پاکٹ بک کو بند کرکے اور باندھ کر کے اُسی مقام پر پھینکدیا جہان سے اُٹھایا تھا۔

اب مارکوئس آف آرڈن ایوان عالیشان سے باہر نکلا اور خاص حفاظت کا کام ہوگیا جا رہا تھا کہ ایک ملازم نے ٹھہرکے عرض کیا۔

حضور کو بیگم صاحب نے یاد فرمایا ہی۔ آج ہی شب کو جسوقت مزاج مین آسئے ایک آدھ گھنٹے کے لیے ہو آسیئے"

چارلس "مین ابھی ابھی جناب عالیہ کی خدمت مین حاضر ہونگا"

یہ جواب تو چارلس نے دیدیا مگر اُسکو اس غیر معمولی طلبی کا جو اُسکی سوتیلی مان نے کی تھی کمال تعجب ہوا اور چونکہ اسوقت اُسکے دل کی حالت نہایت ہی منتشر تھی اسلیے اس طلبی کی نسبت بھی اور کوئی خیال سوا اِسکے نہ آیا کہ یہ بھی مختلف اور خوفناک معاملات کا جنمین اِسکے خیالات ڈوبے ہوے تھے ایک جزو ہی۔

بس سیڑھیون پر جلد جلد چڑھ کے مارکوئس آف آرڈن فوراً ڈچز آف بلمانٹ کے روبرو موجود ہوا۔

چھتیسوان باب

(سوتیلی مان اور مارکوئس)

اُسوقت سے جب ہمنے پہلے ڈچز آف بلمانٹ کو ناظرین سے معرفی کیا تھا اب وہ بہت ہی بدل گئی ہی۔ اِس دو سال کے عرصہ مین جو بہت سختی سے گذرے رفتہ رفتہ گلانے اور گھلانے والے تفکرات و تردد ات نے اُسکے چمکتے ہوے چہرے اور گول گول اور سڈول جسم پر اپنا اثر ظاہر کیا تھا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔ رُخسارون مین گڑھے پڑ گئے تھے۔ جسم پھیکے پھیکے وہ گدازی باقی نہ رہا تھا اب اُسکا برس اُنتالیس ایک کا سن ہوگا اور اگرچہ اُسکے سیاہ سیاہ بالون کی شان و شوکت مین ایک بھی چاندی کی دھاری ملی ہوئی معلوم نہین ہوتی تھی اور اگرچہ اُسکے دردندان اُسکی آواز تیسی ویسی ہی پوری کامل تھی جیسی پہلے تھی تاہم جتنی اُسکی عمر تھی اُس سے بہت زیادہ معلوم ہوتی تھی اُسکے خط و خال اور پیشانی پر حزن و ملال نے نرمی اور استقلال سے قیام کیا تھا اور آئینہ کے سے صاف شفاف کے جنپر برجستہ فصاحت سے بزبان حال گویا تھے کہ اِس دنیا کی مسرت کے خواب کو برباد کھدیا ہی اور پر ظاہر تھا کہ اب پژمردہ محبتون اور غارت شدہ امیدون کا چھپا ہوا

رنج واندوہ اُسکے حصہ مین تھا اور کچھ نہین تھا۔

ڈچز آف بلمانٹ کے خاص کمرون کی تیاری اور آرائش اور زیبائش اور سجاوٹ وغیرہ کی وجہ سے ہمنے اِس ناول کے کسی ابتدائی باب مین ایک چھوٹا مگر نہایت ہی نفائس اور غرائب سے آراستہ کمرے کا بیان کیا تھا جسمین عامل رواج مستورات کے شوق ذوق اور عالی مذاق کے سب طرح کے نمونے کثرت سے موجود تھے اور اب ہم دیکھتے ہین کہ اسی کمرے مین آتشدان کے قریب سوفا پر وہ ماہرو عنبرین موجلوس فرما ہی۔ اگرچہ وہ شب کا وقت تھا تاہم اِسکو اتنا خیال کہان تھا کہ وہ صبح کا لباس پہنے تھی۔ ایک نہایت عمدہ بیش بہا سرمائی چادر مین اِسکا جسم لپٹا ہوا تھا اور اُسکے بال شانون پر پریشانی سے بکھرے ہوے تھے۔

جب مارکوئس آف آرڈن کمرے مین داخل ہوا ڈچز نے اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا اور کہا۔

"ڈچز۔ ای چارلس مین تمھاری بہت ممنون ہوئی کہ تم اسقدر جلد میرے بلانے سے آگئے اور میری استدعا کی طرف فوراً تمنے توجہ کی۔ بیٹھ جاؤ۔ ہم دونون چند منٹ تک باہم کچھ بات چیت کرینگے کیونکہ میرے ذہن مین یہ بات آتی ہی کہ ہم دونو کو اپنے دلکا حال ایک دوسرے سے صاف صاف بیان کر دینا پر ضرور ہی۔ لیکن ای منصف خدا گا

رئیس اعظم کی بی بی نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف بہ نسبت سابق کے ایکبار مرتبہ زیادہ غور سے دیکھ کے کہا۔

"لیکن ای منصف خدا۔ کیسی عجیب و غریب طرح کی وحشت تمھارے چہرے سے پائی جاتی ہی۔ کیا خدانخواستہ کوئی ایسا امر واقع ہوا ہی جس سے"

چارلس "مین تمکو ایک لحظہ مین ایک دم سے جواب نہین دے سکتا۔ اور نہ اُس سب حال کے بیان کرنے مین جو مجھے معلوم ہی اور جیسی کچھ مجھپر گذرتی ہی چند الفاظ کافی ہونگے"

یہ سنکے ڈچز گھبرا گئی اور اُسکو تعجب اور حیرت پیدا ہوئی۔ اُسنے کہا۔

ڈچز۔ اچھا تو چارلس۔ بیٹھو کئی مہینے سے مین تمکو بُلانا چاہتی تھی کیونکہ چند معاملات ایسے تھے جنمین تمھارے مشورے کی ضرورت تھی۔ لیکن اُن معاملات مین دست اندازی کرنے اور دخل دینے سے بہ سمجھے ہمیشہ پس وپیش تھا۔ اور اِس بات کا اندیشہ رہا کہ مبادا میرا مافی الضمیر اُلٹا سمجھا جائے لیکن اب چارلس مین اپنی اُس آرزو کو جو مجھکو ایسے معاملات مین تمسے صلاح لینے کے لیے آمادہ کرتی ہے جنمین مخصوص تمھارا لگاؤ بہت ہی زیادہ ہے اور نیز جنسے معلوم ہوتا ہے کہ تمھاری خلیق بہن میری کی مسرت کو ضرر پہونچا ہے اب زیادہ روک نہین سکتی ہے

مارکوئس آف آرڈن۔ ای میری پیاری سوتیلی مان یہ تمنے ہمیشہ میری بہنون کے اور میرے ساتھ ایسا مہربانی سے سلوک کیا ہے کہ کوئی بات جو تم ہماری بھلائی کے لیے کہو یا کروگی ایسی نہوگی جسکے اُلٹے معنی لگائے جائین۔ کلیرسا کے خیالات کی نسبت مین اسقدر شد و مد سے کہ نہین سکتا ہون کیونکہ یہ نسبت میری چھوٹی بہن کے وہ مجھ سے ہمیشہ کشیدہ ہی رہتی ہے لیکن میری۔ اور خاص اپنی نسبت مین بیخوف ہوکے کہ سکتا ہون کہ ہم دونون نے بڑے رنج و ملال سے دیکھا ہے اور اب بھی زیادہ رنج اور حیرت اور سچے غم سے اُن شہادتون کو دیکھتے ہین جو دو سال گزشتہ سے آپ کی تنہا نشینی اور گوشہ گزینی اور ایک خاص طریقۂ بسر حیات نے آپکے انتہا کے مستقل اندوہ و الم کی نسبت دی ہین اور جنمین غلطی کو دخل اور مطلقاً دخل نہین ہے ہمکو وجب تمہارا اب تک کبھی سے ہم آپ کو تسکین دیتے مگر آپ کے غم و الم کو سمجھنے ایسا ماہر اور پاک پایا جس سے ہمکو دخل بیجا بغیر استحقاق کے مداخلت کی جرأت نہوئی ہے

ڈچز۔ (غم اندوز اور دل سوز آواز سے) چارلس مین تمھاری بہت شکرگزار ہون۔ تمنے جو میرے ساتھ اسقدر ہمدردی ظاہر کی اسکا مین تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون لیکن تمکو اپنا ہی رنج و الم کیا کم ہے اور اسی طرح پر غریب میری بھی اپنے حزن و ملال مین مبتلا رہتی ہے۔ افسوس ہے۔ نہایت افسوس ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس گھر پر کسی نے جادو کردیا ہے۔ نحوست کو یہ اختیار حاصل ہوگیا ہے کہ وہ ہر ایک کے غنچۂ مسرت کو جو اس گھر مین کھلنے کو ہوتا ہے کملا دیتی ہے۔

مارکوئس آف آرڈن۔ "ای میری پیاری سوتیلی مان پہلے تم اپنے رنج و ملال کا راز مجھسے کہو

ڈچز۔ نہین چارلس۔ پہلے ہم تمھاری چھوٹی بہن اور پھر تمھاری نسبت گفتگو کرینگے۔ اور میری کے حال سے شروع کرتے ہین وہ صریحاً ہم لوگون کی آنکھون کے سامنے ہلاک ہورہی ہی اور کسی مین اتنی جرأت پائی نہین جاتی اور نہ کوئی ارادہ کرتا ہی یا اختیار رکھتا ہی کہ اُسکے بچانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائے ان سب باتون کے معنی کیا ہین۔ وہ ارل آف ماسٹینڈیل کو پیار کرتی ہی اور وہ بھی اُسکو پیار کرتا ہی۔ ان دونون کی یکجائی مین اب کون امر سدراہ ہی جب یہ بات مشہور ہی کہ ماسٹینڈیل میری پر دل و جان سے فدا ہی اور اُسکی محبت مین تبدیلی واقع ہونا ممکن ہی نہین تو پھر وہ یہان آتا کیون نہین ہی یہ امر دو بات سے خالی نہین یعنی یا تو وہ اس گھر ہی سے خارج کردیا گیا ہی۔ یا کسی خاص وجہ سے وہ علیحدگی اختیار کرنے کو مجبور ہوا ہی۔ ایک بات مین اور کہنے کو ہون کہ ایک شخص جسکو اپنے روپیہ کا بڑا گھمنڈ ہی وہ اس گھر مین ایسی بیباکی۔ بے تکلفی سے آمد و رفت رکھتا ہی گویا یہ اُسی کا مکان ہی۔ چارلس تم سمجھ گئے ہوگے کہ مسٹر کالنس کی طرف یہ میرا اشارہ ہی"

مارکوئس "وہ حرامزادہ"

نوجوان مارکوئس نے یہ کلمہ اپنے لب کو کاٹ کے آہستہ سے کہا کیونکہ جو کیفیت اُسنے ابھی ابھی ایوان عالیشان مین دیکھی تھی وہ اُسکے حافظہ مین ایک ہیبتناک سرعت کے ساتھ پھر تازہ اور زندہ ہوگئی تھی۔

یہ کلمہ گو آہستگی سے کہا گیا تھا لیکن ڈچز نے سن لیا تھا اسلیے اُسنے کہا۔

ڈچز۔ اوہ۔ تم اُسکو سخت کہتے ہو۔ پس معلوم ہوا کہ اُسکی بد اندیشی سے واقف ہو کیون مجھے تو یقین کلی ہی کہ اس گھر مین تمھارے باپ یا کسی دوسرے شخص کا وہ دلی بدخواہ ہی۔ مین متعصب نہین ہون۔ مگر ایسا بھی نہین ہی کہ ہونہار پر میرا بالکل اعتقاد ہی نہو"

چارلس۔ (تلخکامی سے) "اور اگر تمکو ہونہار خرابی یا شدنی کالنس کی وجہ سے سوجھتی ہی تو درحقیقت اُسپر اعتقاد کرنے مین تمنے غلطی نہین کی ہی۔ تو تو پھر سُنو اور جانو کہ قصر بلنٹ پر بیاف پھر قابض ہین۔

ڈچز (چونک کے) "اوہ۔ تب تو مجھے صحیح صحیح اسکی خبر ملی تھی۔ میری خواصون مین سے ابھی ابھی ایک نے اتفاقیہ بیان کیا تھا کہ ملاقاتیون کے منتظر رہنے کے کمرے مین اُسنے دو کریہ منظر شخص بیٹھے دیکھے تھے۔ اور دو برس ہوے جس شب کو دعوت ہال تھی یہی دونون شخص یہان دکھائی دیے تھے"

اسقدر کہکے اگستا کے سینہ مین کثرت سے جوش پیدا ہوا کہ پھر اُسنے سلسلۂ کلام اس طور پر مربوط کیا۔

"اور یہ خبر سُنکے جو شدنی مفتون اور مہینون سے میرے دل مین بسی ہوئی تھی اُس سے بہت بدشگون باتین اور بُری بُری فالین ایک جگہ جمع ہوتی ہوئی معلوم ہوئین اور اس شدت اور کثرت سے اُنھون نے میرے دل کو خرابیون اور بلاؤن کی پیشین گوئیون سے پُر کیا کہ وہ پھٹنے اور جھلکنے کے قریب ہوگیا ہے۔ جب یہ نوبت ہوئی تو میرا ارادہ ہوا کہ تمھارے ساتھ جس صلاح ومشورہ کی مجھے مُدت سے آرزو تھی اور جسمین برابر دیر لگائی جاتی تھی اُسکو اب زیادہ ملتوی کرنا مناسب نہین ہے۔ اب تم مجھ سے کہو۔ چارلس۔ اب تم مجھ سے کہو کہ تم اپنے باپ کے معاملات کا حال کیا جانتے ہو کیا وہ غیر اصلاح پذیر ہین اور اُنکی درستی نہین ہوسکتی۔ یہ دوسرا حملہ جو عدالت کے ملازمون نے کیا ہے کیا یہ بھی کالنس کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور اگر ایسا ہے تو اُس کا انجام کیا ہوگا"

چارلس "ہاے۔ یہی سوال ہے۔ یہی پچھلا سوال ہے جو مین اپنے دل سے ایک منٹ مین سو سو بار کرتا ہون"

یہ فقرہ قریب دیوانگی کی حالت مین اُسنے ایک جوش سے کہا۔ اور پھر اسقدر اور مُستزاد کیا۔

اور کسی قیاس یا پیش بینی سے یہ سوال حل نہین ہوسکتا"

ڈچز۔ (نہایت دلسوزی اور سنجیدگی اور فروتنی کی آواز سے) "جو جو مجھکو معلوم ہو

چارلس۔ سب کہو۔ ایک بات بھی باقی نہ رکھو مین تمھاری منت کرتی ہون۔ باوجودیکہ مین خود اپنے رنج والم مین گرفتار ہون تاہم اِس دو برس یا اٹھارہ مہینے مین تمھاری اِس بدلی ہوئی حالت سے آگاہ تھی۔ لیکن اَب تک اِس بارے مین تمسے پوچھنے کی مجھے جرأت نہین ہوئی مین نے یہ خیال کیا تھا کہ اگر مجھ سے تسکین حاصل کرنا اور مجھے اپنا ہمراز بنانا تمکو مرکوز خاطر ہوتا تو تم خود بغیر میرے کہے اور پوچھے میرے پاس آتے اور اپنا بھید مجھ سے ظاہر کرتے۔ اور چونکہ تم اب بچہ نہین ہو اِسلیے مین نے مناسب نہ سمجھا کہ مین خود تمھارے خلوتخانۂ دِل مین تمھارا بطون دریافت کرنے کے لیے مخل ہوتی۔ بیشک تمھاری غریب بہن کے غم کا سبب مین نے سُنا ہی۔ دیکھا ہی۔ اور سمجھ لیا ہی۔ اور افسوس ہی کہ وہ سب پر آشکارا ہی۔ گھر بھر جانتا ہی۔ اور جتنے اُسکے احباب و رفقا و شناسا ہین سب اُس سے واقف ہین۔ لیکن چارلس تمھارا کچھ ایسا استقلال سے ہمیشہ بنا رہنے والا رنج اور غم ہی کہ اُسکی اصلیت اور ماہیت میرے قیاس مین نہین آتی۔ اور اگر تم مجکو اپنا ہمراز بنانے کے قابل سمجھو تو مین کمال جرأت سے تمھارا بھید جاننے اور اُسکو پوشیدہ رکھنے کو تیار ہون۔ اَی میرے پیارے لڑکے یہ بات یاد رکھو کہ مین سوتیلی مان کا سا دباؤ تمپر ڈالنین چاہتی ہون۔ مین تمسے دوستانہ گفتگو کرتی ہون۔ تمسے دوستانہ برتاؤ رکھتی ہون۔"

چارلس۔ "اور ایسا ہی مین تمھارا لحاظ کرونگا۔ اور ایسا ہی مین تمھارے ساتھ برتاؤ رکھونگا۔ علاوہ اِسکے مجھے تمھاری صلاح کی ازبس ضرورت معلوم ہوتی ہی۔ بہت سی باتون مین مین تمسے مشورہ لیا چاہتا ہون۔ اور میرے دِل مین جو رنج والم کا غبار بھرا ہی اُسکو نکال ڈالنے سے مجھے تسکین ہوگی۔ مین اپنے رنج والم مین الفاظ کی صورتین پیدا کرونگا۔ تاکہ اُسکو بگوش ہوش سنو اور اپنے دِل مین اُسکی مقدار کا قیاس کرو۔ لیکن سب سے پہلے اَی میری پیاری سوتیلی مان۔"

اتنا کہکے چارلس اپنی کرسی اُسکے قریب لایا اور اپنی نگاہ دلسوز رقت آور اور ترحم انگیز

اُسکے چہرے کی طرف اُٹھائی گویا اُسکو پہلے ہی سے ڈچز کے انتہا کے رنج و عذاب پر جو اُسکے اظہار اسرار سے ڈچز کے سینہ مین پیدا ہوتا رحم آیا تھا۔

سب سے پہلے۔ (بہ آہستگی تمام) مین تمکو اِس امر سے متنبہ کرتا ہون کہ تم سکتہ مین ڈالنے اور حیرت مین لانے والے اِنکشافات کے قریب پہونچ گئی ہو۔ تم ہیبتناک اور چونکا دینے والی باتین سُنا ہی چاہتی ہو۔"

ڈچز۔ (شدت کی بیقراری سے) "چارلس ذرہ ذرہ کہو۔ ایک ایک بات کہو۔ کوئی بات چھپا نہ رکھو۔ مجھے سننے کی تاب و طاقت ہے۔ مین تیار ہون۔"

مارکوئس۔ نہین نہین۔ تم تیار ہو ہی نہین سکتی ہو تمھین سننے کی تاب و طاقت ہو ہی نہین سکتی خواہ کتنے ہی وسیع تمھارے قیاسات کیون نہون خواہ دور سے دور تک تمھارے خیالات کیون نہ دوڑ سکین تاہم ممکن نہین کہ بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتون کے قریب تک جو تمھارے واسطے ذخیرہ مین جمع ہین تم پہونچ سکو۔"

ڈچز (دہشتناک تنبیہ کی نوعیت سے حیرت زدہ ہوکے) "بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ میرے واسطے ذخیرہ ہین؟"

چارلس "ہان۔ لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتین۔ انتہا کی زبون و شدت شدت سے قبیح" یہ کہتے ہوے مارکوئس کی آنکھین بدفال ڈپٹ سے کھلتی اور پھیلتی جاتی تھین اور اُسکے لب ایسے سفید ہوے جاتے تھے جیسے کسی مُردے کی لاش کے ہوتے ہین۔

ڈچز "یا میرے اللہ۔ اِسکے کیا معنی ہین؟"

یہ کہتے ہوے اُسکے صاف منہ پر تمام دل دُکھانے والے عذاب و عقوبت اور امید و بیم کے آثار پیچ و تاب کھاتے ہوے معلوم ہوتے تھے اور اُسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کہ اُسنے اِس طور پر اپنا فقرہ تمام کیا۔

"تم بدن مین لرزہ پیدا کرنیوالی ہیبتون کا ذکر کرتے ہو۔ بیشک و شبہہ ضرور بالضرور

جرائم سے تمھاری مراد ہوگی"

چارلس "میری یہی مراد ہے۔ میری یہی مراد ہے"

یہ کلمات اُسنے اپنے دانتون کو بھینچ کے کہے۔ اور پھر کہا۔

"جہنمی جرائم جنپر خدا کی لعنت۔ جنپر خلقت کی پھٹکار"

ڈچز "یا خدا کون شخص انکا مرتکب ہے"

یہ الفاظ مرنے والے کی سی آواز سے اُسکے مُنھ سے نکلے۔ کیونکہ اُسکے دل کو اِس سوال کا پہلے ہی جواب مِل گیا تھا۔

چارلس۔ (نہایت جوش اور تیزی سے) "کون شخص انکا مرتکب ہُوا ہے۔ میرا باپ۔ تمھارا شوہر"

ڈچز "اللّٰھم احفظنا مِن کُلّ بلاء"

یہ کہکے ڈچز سوفا پر بیٹھ کے بغل گری۔ غشی یا بیہوشی سے نہین بلکہ نا اُمیدی آمیز بیحسی کی حالت مین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ہمت کو انتہا کا صدمہ پہونچا تھا۔ اور وہ ٹوٹ گئی تھی۔

اِسکے بعد کمرے مین بہت دیر تک عالمِ خاموشی طاری رہا اور اِس عرصہ مین مارکوئس آف آزڈن بیٹھے بیٹھے اپنی غمگین دلسوزی سے اپنی ناشاد سوتیلی ماں کی طرف دیکھتا رہا۔ خیالات کی خوفناک نوعیت کے جوش مین جو گدھ کی طرح اِسکے دماغ کا شکار کر رہی تھی۔ اُسکے سفید سفید لبون کی جنبش پیشانی کی شکنون کا پھیلنا اور سکڑنا اور آنکھون کی بدیُن و بدفعل شعلہ باری سے آشکار تھی۔

آخرکار ڈچز سوفا پر آہستہ آہستہ اُٹھ بیٹھی اور نہایت آہستہ آواز سے جسمین بیحد و حساب درد و الم بھرا تھا اُسنے کہا۔

ڈچز "چارلس۔ چارلس۔ مجھ سے سب حال بیان کرو۔ جان کندنی کا پہلا پہلا دورہ ہو چکا۔ آزردہ اذیت کی زیادتی اپنے پہلے پہلے فعل کا [illegible] روہ [illegible] گئی۔ اب چارلس مین سُننے کو

تیار ہون مگر میری بار بار یہی التجا ہی کہ جو جو حال تمکو معلوم ہو وہ ذرا ذرا بیان کرنا کچھ بھی باقی نہ رکھنا"

مارکوئس - (ضربت الفاظ سے) "مین ایسا ہی کرونگا - ہان - بہت مناسب بلکہ واجب ہی کہ تمکو کُل حال سے واقفیت ہو جائے - اور اسلیے مین اپنی حکایت بعض خاص خاص حالات کے بیان سے شروع کرونگا جنسے اُس تبدیلی کا سبب جو مجھ مین دو سال گزشتہ سے آگئی ہی ظاہر ہو - ای میری سوتیلی مان مہربانی سے تم پچھلی باتین اپنے حافظہ مین لاؤ اور ۱۶ جنوری ۱۸۴۴ء کے واقعات کو یاد کرو"

جان کندنی کی دِل شکن آواز سے جو رنج آور یاد آوری واقعات گزشتہ نے اچانک پیدا کردی تھی ڈچز نے کہا -

ڈچز - "یا خدا - اُس دن کے واقعات کا میرے دماغ پر داغ ہی - کیا ممکن ہی کہ تمھارے رنج و آلام کی تاریخ بھی وہی ہو اور میرے رنج و آلام کی طرح اُنکی ابتدا بھی اُسی ہیبتناک شام سے ہو"

نوجوان رئیس اعظم "نہین دعوت کی شام سے نہین بلکہ اُس دن کی صبح سے - اور مین بیتکلفی سے ظاہر نہین کرسکتا کہ میرے غم و آلام کی ابتدا خاص اُسوقت سے ہوئی ہی جسکا حوالہ دیا گیا ہی کیونکہ میری حکایت کے ابتدائی حصہ کے ساتھ جو مین اب ظاہر کیا چاہتا ہون بہت سی خوش آیندہ اُمیدین ہمردیف تھین - بہت دِل پسند خیالات اور نہایت راحت آور خواب ملے ہوے تھے"

ڈچز - "ہاے - ہاے - تب تو تمنے بھی پیار کیا ہی - اور بدنصیبی سے پیار کیا ہی"

یہ بات ڈچز نے بہت آہستہ سُتلے ہوے الفاظ اور نہایت درد آمیز آواز سے کہی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ نادانستگی مین وہ اِس سوال سے جو اُسنے اپنے سوتیلے بیٹے سے کیا اپنی زندگی کا ایک بھید ظاہر کرنا چاہتی ہی -

مارکوئس - "ما پیار کیا ہی اور خدا ہی جانتا ہی کہ کس اشتیاق اور جوش سے

مین نے پیار کیا ہی - مگر ای میری پیاری سوتیلی مان جب مین تمسے کہتا ہون کہ تم اُس قابل یادگار دن کی صبح یاد کرو جو تمہارے حق مین قریب تھا کہ مہلک ثابت ہو کے ختم ہوتی - اور جب مین چاہتا ہون کہ تم اُس تاریخ پر اپنی توجہ قائم کرو تو مین اس بات کو بھی تمسے تحقیق کیا چاہتا ہون نہ آیا تمکو ایک خاص واقعہ بھی یاد ہی - وہ خاص واقعہ جو تمہارے نزدیک گو بالکل خفیف اور ناچیز ہو مگر میرے واسطے وہ کافی طور پر اہم تھا جسپر میری تقدیر کے نفاذ کی ماہیت اور کیفیت منحصر تھی "

یہ سوال سُنکے ڈچز حیران ہو گئی اور اسکی سمجھ مین اپنے سوتیلے بیٹے کی بات نہ آئی اور اُسنے پوچھا -

ڈچز "کس واقعہ کا تم حوالہ دیتے ہو"

چارلس "یاد کرو - حافظہ پر زور ڈالو اور دیکھو کہ تمکو ایک نوجوان سینے والی کا جسکا مین ذکر کرتا ہون اُس خاص دن آنا یاد ہی"

جون ہی ایک راست بات کا اشتباہ ڈچز کو ہوا وہ یہ سنتے ہی ایک مرتبہ اور خوف کھاکے جوش مین آئی اور پھر اُسنے کہا -

ڈچز "یا خدا تم کہتے کیا ہو - تمہاری مراد کیا ہی - ہان مجھے وہ واقعہ جسکا تم حوالہ دیتے ہو خوب یاد ہی"

چارلس - (کمال شوق سے) "پس تمکو وہ نوجوان سینے والی بھی یاد ہی"

ڈچز "ہان - ہان - مجھے یاد ہی - پھر کیا"

چارلس "وہ ایک شکیل لڑکی تھی - اور ایسی خوش اطوار اور تربیت یافتہ تھی جیسی اس ملک کی بیگمات ہین - تمنے اِن سب باتون کا بھی لحاظ کیا تھا"

اگسٹا "ہان مین نے لحاظ کیا تھا - ہان مین نے لحاظ کیا تھا - تو پھر - تمنے اُسکو دیکھا"

مارکوئس - (سنجیدگی سے) "مین نے اُسکو دیکھا - او منظور نظر ہو گئی

مین اُسکو پیار کرنے لگا"

ڈچز۔ (جوش سے) "اُسکا نام۔ اُسکا نام"

مارکوئس "ورجنیا مارڈنٹ"

رئیس اعظم کی بیگم یہ سُنکے اپنی سوفا پر بیٹھ کے بل دراز ہوگئی اپنے دونون ہاتھون سے اُسنے اپنی پیشانی اس طور پر دبائی گویا وہ اپنی پیشانی کا سخت اختلاج ساکن کرتی تھی اور ایک منٹ سے زیادہ تک بیحس و حرکت پڑی رہی۔

آخرکار اُسنے اپنے ہاتھ سر سے بہ آہستگی علیٰحدہ کیے اور کمال سنجیدگی اور تحمل سے نوجوان رئیس اعظم کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوے وہ آگے کی طرف جھکی اور اُنکی طرف اپنا سر جھکا کے اس طور پر گویا ہوئی۔

ڈچز۔ چارلس۔ چارلس۔ تم مجھے اس طور پر جواب دو جس طور پر تم اپنے خدا کے روبرو اُسکو جواب دیتے۔ کیا وزجنیا کی حرمت اور عفت تمھارے حفظ نفسانی کا شکار ہوگئی ہے۔ یا ایسی آزمائش کے موقع پر وہ صاف اور بیداغ بچ رہی۔ مجھ سے کہو چارلس سچ سچ مجھ سے کہدو۔ جسقدر تم میری دعاؤن کی قدر کرو یا میرے کوسنے کا اندیشہ کرتے ہو"

مارکوئس۔ نے یہ سُنکے اپنی سوتیلی ماں کے طریقہ اور الفاظ اور نگاہون کو دیکھ کے تعجب کیا اور اُسکی جانب دیکھ کے کہا۔

مارکوئس "وزجنیا تو عصمت اور معصومیت کی فرشتہ ہے"

رئیس اعظم کی بیگم نے اُسکا بازو زور سے پکڑا اور اُسکی طرف ایسی نظر سے دیکھا جو بشرہ اور دل کی کیفیت جانچنے اور دریافت کرنے مین دیکھی جاتی تھی اور یہ کہا۔

ڈچز "چارلس۔ تم قسم کھاتے ہو کہ تم سچ بولتے ہو"

اُسکے تعجب کا ازدیاد وحشت کی حد تک پہونچ گیا تھا کہ الفاظ پر ایسا زور ڈال کے جسکا دل بیقرار ہو رہا تھا اُسنے مکرر کہا۔

چارلس - ہان ہان مین قسم کھاتا ہون "

ڈچز "تب تو ای چارلس وہ خدائے پاک جو آسمان پر ہی تمکو برکت دے "

سوتیلی مان کے رخسارون پر آنسوؤن کی دھارین روان تھین جب اُسنے جوش اور دلسوزی کی آواز سے یہ دعا دی - نوجوان رئیس اعظم کے پاؤن کے پاس وہ دوزانو بیٹھ گئی اور اُسنے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور اُسپر اپنے لب زور سے مس کیے اور کہا -

"چارلس - مین تمھاری کمال شکرگزار ہون - جس دل سے جس سچائی سے جس پیار سے مین تمھاری اس بات کی شکرگزار ہون کہ تمنے اُس لڑکی کی آبرو قائم رکھی جسکی نیکی ہی بے شائبہ ریب اُسکا جہیز ہی وہ خدا ہی جانتا ہی جو ہر جگہ حاضر و ناظر ہی "

اور یہ کہکے مارگوئس کے ہاتھ کو اپنے بوسون اور اپنے آنسوؤن سے چھپا کے اُس اپنی لجاجت اور انکسار کی حالت سے ڈچز کھڑی ہوگئی - سوفا پر پھر اُسنے اپنی جگہ لی اور اپنے چہرہ کو تکیہ سے چھپا کے اپنے جوش اور جذبہ اور رنج والم کی لہرون کو موج زن کیا لیکن سوتیلا بیٹا اُسکے چشمۂ جوش کی تھاہ نہ لے سکا -

سینتیسوان باب

(منظر کنسرویٹری پر باز نظری)

مختلف اور متناقص جوشون کے نکل جانے سے جو ڈچز آف [illegible] سینہ مین بھرے ہوے تھے ایک تعجب انگیز تسکین پیدا ہوئی - اور اپنے سر کو تکیہ سے اٹھا کے اُسنے آنسوؤن کے نشان رخسارون سے پونچھے - نگاہون کو مستقل کیا اور مارکوئس کی طرف ایسی نظرون سے دیکھا جنسے پایا جاتا تھا کہ اُس سے دریافت کرتی ہی کہ کہان تک وہ اُسپر اعتبار رکھ سکتی ہی - وہ اِن نظرون کے معنی سمجھ گیا اور آہستہ اور نرم آواز سے اُسنے کہا -

مارکوئس "مجھے معلوم ہوتا ہی کہ تمھارا کوئی بھید ہی جسکو میرے روبرو ظاہر کرنے مین تمھارا نصف سے زیادہ میلان پایا جاتا ہی یقین مانو ای میری پیاری سوتیلی مان مین تمھارے

اعتبار اور اعتماد کے تمام و کمال قابل ہون علی الخصوص اِس حالت مین جب میری یہ نیت ہی کہ قبل اِسکے کہ آج کی رات ہم دونون علیحدہ ہون مین اپنے دِل کا کُل حال تمسے بیان کرونگا اور ایک بات بھی کہے بغیر اپنے دِل مین نہ رکھونگا"

ڈچز آف بلمانٹ نے چند لحظہ تک کامل غور کیا اور پھر کہا -

بلمانٹ کی بیگم "سنو چارلس مین کیا کہتی ہون اور میری طرف متوجہ ہو پہلے تو مین تمسے ایک حکایت بیان کرونگی جسکو بادی النظر مین ہماری گفتگو کے اصل مدعا سے کوئی تعلق معلوم نہوگا لیکن آخر کو اُسکے سلسلہ سے اُسکا ربط کلی پایا جائیگا"

مارکوئس "اے میری پیاری سوتیلی ماں کہو مین اُسکے سننے کو توجہ اور لطف سے مستعد ہون"

ڈچز آف بلمانٹ "چند سال ہوے کہ اِس سلطنت عظمیٰ کے ایک اعلیٰ ترین خاندان اُمرا مین ایک نوجوان خاتون تھی - شرافت اور نجابت اور عال رواج والون رئیسون اور امیرون کی دُنیا مین وہ ستارہ کی طرح پوجی جاتی تھی - کہتے ہین کہ وہ نہایت حسین - بہت قابل اور بڑی ہنرمند تھی - اور اگر شہرت کی زبان نے اُسکی جسمانی دلکشی اور روحانی دلفریبی کی تعریف مین یہ کہا ہی کہ ایک لشکر عشاق اُسکی اطاعت مین حاضر اور لیک سلسلہ سائلون کا اُسکی نکاح کی درخواست ہر دم ہاتھ مین لیے موجود رہتا تھا - تو بالیقین اِسمین سرمو بھی مبالغہ نہین کیا ہی - لیکن باوجودیکہ کثرت سے مارکوئس اور آرل اور ولی کونٹ شادی کی غرض سے اُس شمع حسن کے پروانہ تھے تاہم نہ تو وہ خود پسند تھی اور نہ متکبر حالانکہ بڑے بڑے رنگیلے - سجیلے - البیلے - فوجی افسر اُسکے پاؤن پر اپنی پیشانی رگڑتے تھے - اور بڑے بڑے ارکان دولت اور اعیان سلطنت اُسکی نگاہ فسون ساز اور اُسکے تبسم نیم باز کے لیے خوشامد کرتے تھے لیکن اُنمین سے ایک کی بھی اُسنے پروانہ کی اور ایک غریب گمنام بے یار و مددگار نوجوان شریف آدمی کے ساتھ جو اُسکے باپ کا پرائیوٹ سکرٹری تھا اپنی لو لگائی - اُن دونون مین باہمی محبت تھی - یعنے اُس عالی خاندان معالی و دودمان خاتون اور اُس آوارہ خانماں نوجوان مین - وہ ایسی سچائی اور صدق دِل سے ایسے شوق و اشتیاق سے

ایسی تمنا اور آرزو سے ایسی گرمجوشی اور دلسوزی سے پیار کرتے تھے جسکی صرف ناول لکھنے والے ہی تصویر کھینچ سکتے ہین اور جسکو شاعر ہی جان سکتے ہین - دلون کے مل جانے کے کامل اثر جو دونون کو تحریک و تحریص دیتا تھا اور جو دونون کی آنکھون مین نہایت رغبت سے کھلا ظاہر ہتا تھا - دلگداز اور دردانگیز توجہ کی نگاہون سے جو وہ ایک دوسرے پر ڈالتے تھے - ہوائے نفسانی اور محبت کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسون سے جو وہ لیتے تھے - پیار اور محبت کی باتون سے جو انمین کمال ذوق شوق سے ہوتی تھین - ان سب گرماگرم خیالات اور محسوسات اور نہایت فرحبخش اور راحت آور جذبون سے انھون نے اپنی مشیت اپنی اور دانائی کو کھو دیا - دونون خفیہ خفیہ پیار کرتے تھے - اور دنیا کو اس راز و نیاز کا شبہہ بھی نہین تھا - وہ جانتے تھے کہ اس امر کی امید رکھنا یا اس بات کا خواب دیکھنا کہ نوجوان خاتون کے والدین ایسے شخص کے ساتھ جسکے پاس نہ تو دولت تھی اور جو خاندانی بھی نہ تھا کبھی یگانگت کی نسبت اپنی رضامندی ظاہر کرینگے - بیکار اور بے سود اور داخل حماقت ہے - اسلیے لفظ عقد اس نوجوان زوج کے درمیان کبھی بولا ہی نہ جاتا تھا پس نتائج سے بیفکر اور غافل ہوکے - یا یون کہا جائے کہ اپنی محبت کے بن دیکھے خوش آیند اور دلپسند خواب مین بالکل اور تمامہ ڈوب کے وہ مطلق العنان ہوگئے اور اپنی ہوائے نفسانی کی مسرتون اور خوشیون مین بسر کرنے لگے - اس ہوا و ہوس کے نشے سے اسوقت تک انکو ہوش نہ آیا اور اس آرام و بخش کے خواب نوشین سے اسوقت تک وہ نہ جاگے جب تک کہ مہیب خطرہ انکے سامنے نہ آیا کیونکہ نوجوان خاتون مین ماں بننے کے آثار پائے گئے - نا امیدی اور مایوسی کی حالت مین وہ اپنے والدین کے پانون پر گر پڑی بڑی زاری کی اور اپنے افعال و کردار سے اقبال کیا تم انکے خوف انکے غصہ اور انکے استیجاب کا از خود قیاس کر سکتے ہو مگر جب انکی بیٹی کو معلوم ہوا کہ قطع نظر اس سے کہ وہ اپنے افعال کے اقرار سے اپنی امید حاصل کرتی اسکا نتیجہ ایسا پیدا ہوا جو اسکے انبساط اور مسرت کا قاتل اور مزیل جان تھا اسوقت جو وحشت انکو ہوئی اور جو رنج و الم برداشت کرنا پڑا اس سے کوئی بھی بات زیادہ نہین تھی اس بات کی

بڑی توقع تھی کہ بیٹی کی توہین اور بے آبروئی کا لحاظ کرکے اُسکے والدین اُسکے چاہنے والے کے ساتھ اُسکا نکاح پڑھادینے پر فوراً راضی ہوجائینگے مگر بجاے اِس تجویز کے اُنھون نے فوراً آپسمین مشورہ کیا کہ اِس معاملے پر کیونکر خاک ڈالنی چاہیے اور کس طرح اُسکا مخفی رکھنا مناسب ہو۔ کیا جانے اُسکے والدین نے کیا کیا منت آمیز دھمکیان دین اور اِس لڑکی نسبت کہ نوجوان خاتون کو اُنھون نے خود اپنی آنکھون سے دیکھ پایا تھا کیا کیا غلط بیانیان کین کہ اُسکا مُول اور افسردہ دل چاہنے والا لندن چھوڑنے اور آیرلینڈ جانے کو مستعد ہوگیا۔ یہان اُسکے لیے ایک سرکاری عہدہ بہم پہونچادیا گیا تھا۔ نوجوان خاتون کے ایام حمل مین حد درجہ کی احتیاط اور پوشیدگی عمل مین لائی گئی جو کارندہ اُسکے باپ کے علاقہ پر کام کرتا تھا اُسکی بیوہ بلائی گئی اور اِس عورت کو نہایت معزز و ممتاز بستی لندن کے اطراف مین ایک عمدہ اور چھوٹا سا مکان لے دیا گیا کہ وہ اُسمین رہے۔ وہان وہ نوجوان خاتون ایک لڑکی کی ماں بنی جسکو بیوہ عورت نے اپنا بچہ قرار دے کے قبول کیا۔ نوجوان خاتون کے والدین نے ایک مختار سے جسکا نام آج تک مجھے معلوم نہین ہے ایسا انتظام کردیا کہ ہر سہ ماہی پر وہ رقم معینہ اُس عورت کو دیدیا کرے۔ لیکن اِسمین شک نہین کہ وہ مختار اُس راز سے جو اِس معاملے سے متعلق تھا آگاہ نہ تھا۔ چارلس اِس بچہ کی ولادت کے بعد وہ نوجوان خاتون ایک ڈیوک کے ساتھ جو انگلستان کی فہرست اُمرا مین سب سے بڑے اور سب سے مغرور ڈیوکون مین مشہور ہے نکاح کے لیے مجبور کی گئی۔"

ابھی ڈچز اپنی حکایت ختم کرنے نہین پائی تھی کہ چارلس نے اُسکا ہاتھ پکڑلیا اور بڑے غور سے اُسکے چہرے کی طرف نظر گھماکے دیکھتے ہوے اِس طور پر اُسنے دخل درمعقول دیا۔

چارلس "ای سوتیلی ماں اگر مین تمھاری دلریشی اور تمکو رنج پہونچانے کا باعث ہوجاؤن اور تمھارے رخسارون پر عرق انفعال لانے کا سبب بنجاؤن تو تم مجھے معاف کرو۔ مگر مین کرون تو کیا کرون مجھے تمھاری حکایت کے معنی سمجھنے مین کچھ تعجب اور حیرت نہین ہے"

ڈچز (ہنسی ٹھٹھا ہون سے)۔ اور نہ میری یہ نیت تھی کہ تمکو حیرت ہو۔ ہان یہ بات میرے

خیال مین ضرور تھی کہ مین اپنی روسیاہی اور رسوائی کی حکایت رفتہ رفتہ تمہیں حالی کرون نہ یہ کہ ایک دم سے ایک ہی لحظہ مین سب باتین تسلیم کرلون اور اسی طرح سے"

چارلس "اور اسی طرح سے رفتہ رفتہ تم مجھ ایسے تعجب انگیز ایسے حیرت خیز ایسے چونکا دینے والے ایسے سکتہ مین ڈالنے والے حال کو ظاہر کرو کہ وہ جنیا مارڈنٹ"

ڈچز "میری ہی سگی بیٹی ہی"

چارلس کا فقرہ ڈچز نے اسکی طرف سے پورا کرکے اپنے ہاتھ مین ہاتھ رکھ کے سر نیچا کرلیا اور اسوقت جب وہ اس طور پر ایک منٹ سے زیادہ تک بیحس و حرکت خاموش جھکی رہی تو ہو بہو بحیائی اور رسوائی کے بعت سنگی سے شابہ تھی۔

چارلس۔ (ڈچز کی طرح اپنا ہاتھ ہاتھ مین رکھ کے لیکن مایوسی اور رنج سے) تمہاری سگی بیٹی" (زور زور سے چلاکے) ہاے تو کہان ہی وہ جنیا۔ تو کہان ہی ای میری فرشتہ۔ ای میری مجسم حسن"

ڈچز۔ (آخر کار سر اونچا کرکے اور اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف شوق سے دیکھ کے) "تو تمکو نہین معلوم ہی۔ چارلس وہ کہان ہی"

چارلس "خدا کرتا کہ مین اسکے مکان کا پتہ پاتا۔ لیکن اتو کوئی بات بھی جو اس سے تعلق رکھتی ہی مجھے معلوم نہین۔ مجھے یہ بھی نہین معلوم ہی کہ آیا وہ ابتک زندہ آدمیون کے ملک مین ہی یا اس ملک مین ہی جہان اس دنیا کو چھوڑ کے مرتاض لوگ چلے گئے ہین"

اور خیالات کے غلبہ سے مغلوب ہوکے اسکی آنکھون سے جو اشک جاری ہوئی کیونکہ ایسا نامحدود جیسا آسمان ہی اور ایسا عمیق جیسا اتھاہ سمندر ہی اسکو تیری محبت تھی ای وہ جنیا مارڈنٹ"

ڈچز۔ (جلتے بلتے خیالات کی آواز سے اچانک) "ہم اسکا پتہ لگا لینگے۔ چارلس ہم اسکے گھر کا پتہ ہر جگہ ڈھونڈ لینگے۔ مگر شرط یہ ہو کہ غریب لڑکی اس دنیا مین ہو۔ یا میرے

خدائے پاک ... دو برس ہوئے کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کو اسی پاس کے کمرے مین کھڑا ہوا دیکھا تھا - وہ ایسی حسین و جمیل تھی جیسے فرشتہ - اُسوقت میرے دل کے جوش کو کوئی بیان نہین کر سکتا - جب مین نے اُس سے اُسکا نام دریافت کیا تو اُسنے جواب دیا "وجینیا مارڈنٹ" اُس روز سے جب مین کارندۂ منتظم علاقہ کی بیوہ سے اُسکے مکان پر رخصت ہوئی تھی اور مین نے اپنے شیر خوار بچہ کو بی بی مارڈنٹ کی گود مین دیکھا تھا وہ پہلا دن تھا کہ پھر مین نے اپنی سگی بیٹی کا حال سُنا یا اُسکو دیکھا تھا لیکن ہا ے - وہ ۱۶ جنوری ۱۸۴۷ء کی تاریخ فی الحقیقت یادگار کے قابل ہی - صبح کو میرا مقابلہ خود میرے اپنے بچہ سے ہوا جسکو مین نے اٹھارہ برس سے نہین دیکھا تھا اور جسکے جینے مرنے کا مجھے کچھ حال معلوم نہ تھا اور شام کو میرے نصیب مین اُس شخص کا دیکھنا لکھا تھا جسکو مین پیار کرتی تھی - جو اُسی مردود اور مخروج لڑکی کا باپ ہی اور جسکو کلنک لگایا گیا ہی کہ وہی میرا قاتل تھا"

چارلس "مسٹر لیوین ہیم - یا پاک پروردگار - کیا یہ ممکن ہی مسٹر لیوین ہیم وجینیا کا باپ"

ڈیجز "ہان ایسا ہی ہی جب اُسکو انگلستان چھوڑنے کی ترغیب دی گئی تھی وہ آئرلینڈ چلا گیا تھا جہان اُسکو ایک سرکاری چھوٹی سی نوکری دلوادی گئی تھی لیکن پھر اُسنے سوداگری شروع کر دی اور تجارت مین اسقدر فائدہ ہوا کہ شاہزادون کی طرح وہ مالدار اور متمول ہو گیا - یہ وہی دولت تھی جسکا کسیقدر جزو کثیر خاندان بلمانٹ کے ڈھلتے ہوئے شکوہ و شان کے قائم و برقرار رکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً صرف ہوا کیا ہی"

چارلس - (ہمدردی کی آواز سے) "غریب مسٹر لیوین ہیم - کسقدر شدت سے مجھے اُسکے حال پر رحم آتا ہی"

ڈیجز - بلکہ پکار کے کہو - ای میرے پیارے سوئیلے بیٹے - کہ اُسکی تعریف اور ستائش مین تمھاری آواز ساتوین آسمان تک پہونچے - وہ ایک طرفہ آدمی ہی - وہ ایک غریب شخص ہی جسنے اپنی لاثانی فیاضی سے مجھے رسوائی سے بچانے کے لیے اپنی ذات کو قربان کر دیا -

ہان - جولیس لیوین ہیم"

اِس مقام پر اگسٹا کے رخسارون پر اِس ذکر سے گرمجوشی کی سُرخی اور چمک پیدا ہوگئی تھی - اُسنے کہا -

"ہان - جولیس لیوین ہیم - ایسے بہادر اور اعلیٰ درجہ کی سیرت کے آدمیون مین ہی کہ اِس دنیا مین ایسے لوگ صرف مدت دراز کے بعد پیدا ہوتے ہین اور جو جسکو چاہتے ہین ایسا چاہتے ہین کہ اُسکے واسطے بکشادہ پیشانی اور مسرت شہید ہو جانے کو تیار رہ کے اپنی جان فدائی کا ثبوت دیتے ہین"

چارلس "کیا تمھاری یہ مراد ہی کہ مین اُسکو بیجرم و بخطا سمجھون"

ڈجنز - (سنجیدگی سے) "مجھپر حملہ کرنے کو ایسا بیگناہ اور بخطا جیسے کہ تم خود ہو"

یہ جواب سُنکے نوجوان مارکوئس کو ایک خاص واقعہ فوراً یاد آگیا اور اُسنے آہستہ سے کہا -

چارلس "تعجب ہی - نہایت ہی تعجب ہی - درحقیقت مسٹر لیوین ہیم سے کسی قدر واقفیت ہی وہ اُسنے نیوگیٹ ملنے گئی تھی - اور اُنکی بیجرمی کی نسبت اپنا پورا یقین ظاہر کرتی تھی"

ڈجنز "اور وہ اُسی کا باپ تھا جسکی بیجرمی کی نسبت وہ اِس طور پر ذکر کرتی تھی"

اتنا کہکے ڈجنز کے رخسارون پر ندی کی طرح آنسو بہنے لگے اور ایک عرصے تک خاموشی رہی - پھر اُسنے کہا -

"لیکن بیشک تمکو کنسٹر ڈیری کے مہیب اور ہیبتناک واقعہ کا صحیح صحیح حال سُننے کا بڑا شوق معلوم ہوتا ہی اور اگر تم صبر و تحمل کروگے تو مین اِس بارے مین تمھارا اطمینان کرونگی - تو اب سُنو میرے پیارے چارلس کہ اُس قابل یادگار شام کو جس روز وہ بڑی بھاری دعوت ہوئی تھی جولیس لیوین ہیم مجھ سے باتین کرتا تھا - باتون باتون مین جب ڈیوک کی قرضداری اور حیرانی اور لارڈ ماسٹنڈیل کی تمھاری بہن میری کے ساتھ چاہ کا ذکر آیا تو سلسلۂ کلام مین ایک ملال انگیز تبدیلی واقع ہوئی - ایک نازک معاملے کے مضمون کی نوعیت مقتضی ہوئی کہ ہم دونون ایوان سے

اُٹھ کے کنسرویٹری مین چلے جائین اور وہان تنہائی مین باتین کرین۔ مگر وہان جاکے اِس گفتگو مین ایک اور نازک اور عمیق تر سلسلہ پیدا ہوگیا اور اُسکا ایسا رنگ بدلا کہ سالہا سال سے مین نے اور لیوین ہیم نے کبھی گفتگو کو ایسا رنگ بدلنے کی اجازت نہین دی تھی کیونکہ مین تمھارے روبرو حلفاً بیان کرتی ہون۔ چارلس۔ کہ اُس تاریخ سے جب عبادتخانہ مین مین نے تمھارے باپ کے ساتھ عہد و پیمان کیا تھا پھر کبھی ایسا نہین ہوا کبھی ایسا نہین ہوا کہ اپنے عقد کے عہد و پیمان سے منحرف ہوگئی ہون یا مین نے اُنکو توڑا ہو"

چارلس "اِس طرح دیدہ و دانستہ ایک بات کا یقین دِلانے مین جسکی کوئی ضرورت نہین ہے اور جسکے بارے مین مین تمسے پوچھتا ہی نہین ہون اے میری پیاری سوتیلی ماں تم کیون اپنی توہین کرتی ہو۔ ہان تم مجھ سے کہہ رہی تھین کہ جو گفتگو تمسے اور مسٹر لیوین ہیم سے ہو رہی تھی وہ ایک نازک معاملے کی طرف پھری جس سے مدت دراز سے تم دونون نے احتراز اور اجتناب کیا تھا"

ڈچز "ہان۔ اور مجھے معلوم نہین کہ گفتگو نے کیونکر اِس طور پر ممنوع زمین کو مس کیا۔ لیکن ہوا ایسا ہی۔ جولیس لیوین ہیم نے مجھ سے ایسی دلسوزی کے انداز فصاحت سے گفتگو شروع کی جسکو کوئی عورت جو دلی شوق سے پیار کرتی ہو سننے سے باز نہین رہ سکتی۔ اور مین لیوین ہیم کو تب بھی پیار کرتی تھی اور اب بھی پیار کرتی ہون۔ اور جب تک میرے دم مین دم ہو تب تک میری محبت اُس سے نہ چھوٹے گی خیر۔ چارلس۔ تمنے بھی محبت کی ہے اور اب بھی جان فدائی سے تم محبت کے پھندے مین پھنسے ہوئے ہو۔ بس تم میرے حال پر رحم کر سکتے ہو اور مجھے معاف رکھ سکتے ہو۔ یا اور کچھ نہین تو اتنا ضرور سمجھ سکتے ہو کہ مختلف اقسام کے خیالات سے جو میرے سینہ مین ہجوم آور تھے مین مغلوب ہوگئی اور مین نے بے تحاشا اپنے ہاتھ اُسکی گردن مین حمائل کیے۔ مین نے اپنی غیر متغیر محبت کا اظہار کیا۔ مین نے اُس سے یہ عہد و پیمان کیا کہ اب کبھی مین اُس سے جدا نہ رہونگی اور مین نے اُس سے منّت کی کہ وہ مجھے یہان سے کہین لے چلے اور مجھے

اپنا سمجھے لیکن جولیس لیوین ہیم راضی نہ ہوا کہ وہ مجھے بدنام کرے۔ اور میری شہرت کو رسوائی کا داغ اور بے آبروئی کا عیب لگائے۔ اُسکے دِل کا جذبہ خود مطلبی اور خود غرضی کا نہین تھا۔ اُسکا پیار سب سے طاہر اور سب سے پاک تھا۔ انتہا کی محبت سے وہ مجھے بت کی طرح پوجتا تھا اور خلوص صدق و عقیدت سے وہ میری پرستش کرتا تھا اور یہ بات ہرگز نہین چاہتا تھا کہ عوام الناس کی لعنت ملامت کی دلدل مین میرے کھینچنے کا وسیلہ یا سبب ہو۔ اپنے فیاض اشتیاق مین جو اُسکو میری نسبت تھا اُسنے کنسرویٹری مین ایک میوہ تراشنے کی چھری اُٹھالی اور اس بات کی دھمکی دی کہ اُسکو اِس چھری کا میرے سینہ مین بھونک دینا گوارا ہے مگر یہ منظور نہین کہ وہ میری امن کا غارتگر ہو اور مجھے زندہ رہنے دے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ مین نے بڑا لعن طعن کیا۔ اور یہ کہکے بھی ملامت کی کہ اُسکو میری محبت نہین ہے اور اپنے مجنونانہ الفاظ اور غضبناک حرکات و سکنات سے اسقدر اُسکو تنگ اور دق کیا کہ وہ متالم اور متحسر ہوکے فاتر العقل ہوگیا۔ لیکن مین اُسوقت اپنے آپے مین تھی ہی نہین۔ مین اُسوقت بالکل مجنون ہوگئی تھی۔ مین نے وحشت سے کہا کہ میرے سینہ مین چھری بھونک دے۔ اُسنے اپنے ہاتھ سے چھری پھینک دی اپنی کنار مین مجھے لے لیا۔ اور میری منت کی کہ اپنا دل ٹھکانے لگاؤن اور ہر طور سے اُسنے میری خوشامد کی۔ یہ سنہری رہا تھا کہ شیشہ کا دروازہ جس سے باغ کے جانے کی راہ ہے یکایک کھلا اور ڈیوک آف بلمانٹ غصہ سے کانپتا ہوا ہمارے سامنے آکے کھڑا ہوگیا غصہ نے اُسکے لبون پر تو قفل لگا دی تھی مگر ہاتھ مین خونخوار طاقت پیدا کردی تھی اور اُسی میوہ تراشنے کی چھری کو جسکو ابھی ابھی لیوین ہیم نے پھینک دیا تھا اُٹھاکے تمھارے باپ نے اُسکو میرے سینہ مین بھونک دیا۔

چارلس۔ میرے باپ نے۔ میرے باپ نے۔ جب دیکھو میرے ہی باپ کا ذکر ہے۔ جہان دیکھو میرا ہی باپ ہے یا منصف خدا۔ اِس گزشتہ دو سال سے کیسے کیسے مصائب اور جرائم اُسکے سر کا بار بڑھاتے جاتے ہین۔ لیکن اے میری پیاری سوتیلی مان۔ مین منت کرتا ہون

کہ تم کہے جاؤ۔ تمھاری حکایت مین ایک وحشت انگیز اور خوفناک اثر ہی"

ڈیجز۔ "اگر مین اپنی تاریخ کے واقعات اس طور پر تفصیلوار بیان کرون کہ انکا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے تو مجھے اب اُن حالات کو اُسی طرح بیان کرنا چاہیے جسطرح بعد ازان وہ مجھ سے بیان کیے گئے تھے۔ کیونکہ تم بخوبی واقف ہو کہ اُس ہیبتناک زخم کے لگتے ہی مین نے ایک چیخ ماری تھی اور مجھے غش آگیا تھا"

چارلس ڈیجز (اشتیاق سے) سب حال مفصّل بیان کرو کچھ مضائقہ نہین۔ خواہ کسی طرح سے وہ تمکو معلوم ہوا ہو"

ڈیجز۔ "ایسا معلوم ہوتا ہی کہ کنسرویٹری مین جب مین مسٹر لیوین ہیم سے باتون مین مصروف تھی تمھارے باپ کو کوئی کتب خانہ مین بُلانے گیا تھا اور وہان جاکے اُسنے دیکھا کہ بیلف افسر تعلیقہ کیے ہوئے قابض ہین اُسکو اندیشہ ہوا کہ مبادا اس سانحہ کی خبر مجھے افراط پر پہونچے اور کوئی مبالغہ سے بیان کرے اسلیے اُسنے چاہا کہ وہ خود ہی اس رنج دہ خبر کو مجھ سے نورًا بیان کرے۔ اور چونکہ وہ مجکو کچھ دیر قبل ایوان عالیشان مین جسمین سے کنسرویٹری کی راہ ہی مسٹر لیوین ہیم کے پاس بیٹھے ہوئے چھوڑ گیا تھا اور چونکہ وہ جانتا تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو بھی اُس ناپسندیدہ واقعہ سے اطلاع دے اُسنے خیال کیا کہ مین اُسکو اُسی مقام پر ملونگی جہان تھی اور یہ سمجھکے کہ ایسے موقع پر جب رقص ہو رہا ہی ایوانون مین سے گزرنا مناسب نہین ہی تمھارا باپ سیدھا باغ کی راہ سے یہ تجویز کرکے آیا کہ کنسرویٹری مین سے ہوتا ہوا اُس ایوان مین چلا آئیگا۔ لیکن جسوقت وہ پچھلی سیڑھیون پر چڑھکے سب سے اوپر کے زینہ پر پہونچا اُسنے دروازے کے شیشون مین سے دیکھا کہ مسٹر لیوین ہیم مجکو اپنے پہلو مین لیے ہوئے میری خوشامد کر رہا ہی۔ مغلوب الغضب ہوکے وہ اندر چلا آیا۔ چھری اُسنے اُٹھالی اور اُسکو میرے سینے مین بھونک دیا اسکے بعد نورًا لیوین ہیم نے اپنے ہوش وحواس بجا کرکے ڈیوک کا بازو پکڑ لیا اور آہستگی اور جلدی اور پُر اثر آواز سے کہا کہ تمھاری بی بی بیقصور ہی

مین خدا کو شاہد کرتا ہون - بس یہان سے چلے جاؤ اور آئندہ سے بھی اُسکو محفوظ رکھو - مین
اِس فعل کو اپنی گردن پر لونگا - اور ایک ہاتھ سے اُسنے اُسکو کنسٹرویٹری کے باہر ڈھکیل
دیا اور دوسرے ہاتھ سے میری چھاتی سے چھری کو نکالا - یہ سب باتین ایک لحظہ کا کام تھا
الفاظ ایسے جلد جلد بولے گئے جیسے جلد خیال دوڑتا ہی اور ڈیوک پتھر کی سیڑھیون پر
سے جھٹ پٹ باغ مین اُتر گیا اور ایوان عالیشان مین سے کنسٹرویٹری مین مہمان آکے
پھٹ پڑے "

چارلس "آہ - اب مین سمجھا کہ مسٹر لیوِن ہیم نے کتنا بڑا کام کیا کیسی دریا دلی - اور
حوصلہ مندی کا کام کیا - اگر سچ سچ بات بیچوری ظاہر کیجاتی تو میرا باپ اپنے فعل قاتلانہ کے جواز
مین بالضرور ظاہر کردیتا کہ اُسنے اپنی بی بی کو مسٹر لیوِن ہیم کی اکنار مین دیکھا تھا اور تمھاری
نیکنامی کو دھبہ لگتا اور پھر کسی طرح سے یہ کلنک کا ٹیکا نہ مٹتا - لیکن اِس تدبیر کے اختیار کرنے سے جسپر
اُسنے عمل کیا مسٹر لیوِن ہیم نے قرار واقعی تمھاری پردہ پوشی کی "

ڈچز "اُس قابل یادگار واقعہ کے متعلق ایک ایک بات مجکو معلوم ہی کیونکہ کُل حالات مین وعن
ڈیوک نے مجھ سے پیچھے بیان کیے تھے اور اُن سب حالات سے مین تمکو اب آگاہ کرتی ہون ایسا
معلوم ہوتا ہی کہ جو الفاظ مسٹر لیوِن ہیم نے جلدی مین ایک اثر کے ساتھ اُس سے اُوقت کہے تھے
جب وہ اُسکو گرم مکان سے چلے جانے کے لیے مجبور کرتا تھا اُنکے معنی اُسکی سمجھ مین بخوبی آگئے
تھے اور اُنکی اُسنے قدر بھی کی تھی اور جب وہ جلد جلد کتب خانہ کو واپس گیا تو اُسکو اسقدر وقفہ
مل گیا تھا کہ وہ اپنے حواس کسی قدر درست کرلیتا قبل اِسکے کہ مہمان گھبرائے ہوئے اُسکے پاس گئے
اور اُنھون نے اس واقعہ کی اُسکو اطلاع دی جس سے وہ خود پہلے ہی آگاہ تھا تب اُسنے اِن
حالات سے جو اُسکے روبرو بیان کیے گئے تھے معلوم کیا کہ مسٹر لیوِن ہیم نے جرم اقدام قتل سے
انکار نہین کیا ہی - اور بہت سے وجوہ جمع ہوگئے جنسے تمھارا باپ اُس فریب کے لیے تیار ہوگیا
جسکو فیاض جولیس نے حالات مین رنگت پیدا کرنے اور میری آبرو بچانے کی غرض سے بخوشی

عمل مین لانا منظور کیا تھا - کیونکہ تمھارا باپ مجھ سے انتہا کی محبت کرتا تھا اور مجھپر فدا تھا اور میرا اُسکو بڑا گھمنڈ تھا اور اِس خیال سے وہ چکپتا تھا کہ مبادا لوگ کہین کہ یہ بوڑھا اپنی جوان جورو پر شک کرتا ہی اِسلیے اُس حلفیہ یقین پر جو لیوین ہیم نے میرے خطاوار نہ ہونے کی نسبت اُسکو دلایا تھا اعتماد کرکے اُسنے بہت خوشی سے اُس شخص کا شہید دن کی موت مرنا قبول کرلیا تھا جس سے جو اصل بات تھی اور جسکا درحقیقت وقوع ہوا تھا کھلنے نہ پائے اور راز فاش نہ ہو - جون ہی سب مہمان اپنے اپنے گھر چلے گئے تمھارے باپ نے تمکو کالنسن کے بلانے کو بھیجا لیکن جون ہی تم گھر سے باہر نکلے ہوگے کہ ڈیوک بھی اپنا چوغہ لپیٹ کے گھر سے نکل گیا - وہ تھانہ پر آیا - اور جب اُسنے اپنا نام بتادیا تو اُسکو مسٹر لیوین ہیم سے خفیہ طور پر ملاقات کرنے کا موقع دیا گیا اور منظر کنسرویٹری کا کل حال جو اُسنے بچشم خود دیکھا تھا لیوین ہیم سے دریافت کیا جولیس نے سب الزام اپنے اوپر لیا اور ظاہر کیا کہ اُسنے مجھے تکلیف دہی کی درخواستون سے تنگ کرنے مین جرأت کی - اور یہ کہ مین اُسکو غصہ سے پسیا کرتی تھی - اور یہ کہ اُسنے مجھے اپنی بغل مین لیا تھا اور یہ کہ یہ بات اُسوقت ہوئی جب مین اُسکے دلیرانہ اور گستاخانہ فعل سے جو یکایک ظاہر ہوا تھا حالت اضطرار اور استعجاب مین تھی کہ ڈیوک کنسرویٹری مین در آیا تھا"

چارلس "اور میرے باپ کو اِس بات کا علم نہ تھا کہ مسٹر لیوین ہیم کو تم اپنے شباب مین پیار کرتی تھین"

ڈچز "تمھارا باپ ابتک اُس بات سے لاعلم ہی اور آخر تک لاعلم رہیگا - اے چارلس میرے تمھارے درمیان مین کسی بات کا پردا نہین ہی اور کوئی بات مین تمسے پوشیدہ نہ رکھونگی کیونکہ ایسے حالات کا وقوع اچانک ہوگیا ہی جنسے معلوم ہوتا ہی کہ ہمارا تمھارا آپس کا اعتبار بنا رہے گا"

چارلس "اور مخصوص ایسے وقت جب خاندان بلمانٹ کی افسوسناک حالت ہوگئی ہی اِس اعتبار کی ازبس ضرورت ہی - لیکن خدا کے واسطے جو تم کہتی تھین کہے جاؤ - مین خیال کرتا ہون

کہ جو کیفیت مسٹر لیوین ہیم نے تمھارے بیان کی تھی اُس سے میرے باپ کا اطمینان ہو گیا ہو گا۔

ڈچز۔ بالکل تو اطمینان نہین ہوا۔ تمھارے باپ نے مجھے جولیس لیوین ہیم کی بغل مین دیکھا تھا۔ اور یہ بھی دیکھا تھا کہ مین نے اپنے آپ کو اُسکی محبت کی باتون اور بوس و کنار کے حوالہ کیا تھا۔ اور اسلیے وہ اپنی آنکھین اس صریحی امر سے بند نہین کر سکتا تھا کہ مین نے بدلحاظی اور بے شعوری کا کام کیا تھا گو مین بالکل مجرم اور تقصیروار نہین تھی باوجود اُس رنگت کے جو لیوین ہیم کی دلیرانہ جان نثاری نے اُس واقعہ کو دی تھی۔ ایسی رنگت جسکا صرف اتفاقی مقصود نہ تھا کہ دنیا کے سامنے میری شہرت کو دھبہ نہ لگے بلکہ میرا شوہر بھی مجھکو پاک اور صاف سمجھے باوجود اُس فیاضی کے جسنے جولیس کو اس بات پر مستعد کیا تھا کہ وہ اپنی ذات کو ایسی عورت کے اوپر حملہ کرنے [illegible] ایک بزدل باغی فساد مشہور کرے [illegible] تمھارے باپ کو شبہہ نہ گیا پر نہ گیا۔ اگر زیادہ شبہہ نہین تو [illegible] کہ مین نے اس معاملہ مین کچھ تو بیباکی اور اشارت ظاہر کی تھی خواہ وہ [illegible] لیکن اسکو اس بات کا یقین ہو گیا کہ مین خطاوار نہین تھی۔ اور یہ خیال صرف [illegible] اس بات کے سمجھ لینے سے ہوا کہ لیوین ہیم کا اختلاط پہلی ہی [illegible] اس وقت پر ہوا تھا۔

چارلس۔ اور تمھاری ملاقات کا کیا نتیجہ ہوا؟

ڈچز۔ تمھارے باپ نے مسٹر لیوین ہیم سے کہا کہ تمنے میری بی بی کی بے آبروئی کرنی چاہی تھی لیکن میرے [illegible] اور [illegible] کہ تمنے ایک ایسا کفارہ قبول کیا ہے جسکو بہ اسباب ظاہر تمھاری زیادتی کے مقابل [illegible] زیادہ جانتا ہون۔ تمنے اپنی ذات کو اُسکی حرمت اور آبرو بچانے کے لیے [illegible] سے اُسکی نسبت کسی طور کا شک و شبہہ عاید نہین ہو سکتا [illegible] چاہیے کہ جب آزمائش کا موقع اور وقت آئیگا اُسوقت [illegible] اور اسپر [illegible] ہو جانا۔ عالی ہمت اور بلند نظر جولیس نے جواب دیا

لہ تر یہ بات لبھی بھی ظاہر ہو جائیگی کہ وہ تمھارا ہی ہاتھ تھا میرا ہاتھ نہین تھا جسنے کہ کنسر ویٹری مین زخم لگایا تو ای میرے لارڈ یہ تمھاری خاص غلطی سے ہوگا۔ پولیس اسٹیشن کی ملاقات بطور پر اختتام کو پہونچی۔ اور اب تمھارے باپ کا اطمینان کلی ہو گیا کہ مسٹر لیوین نیم اپنی جان نثاری اور جان فدائی کی راہ پر جسپر اُسنے قدم رکھا تھا ثابت قدم ہے۔ اُسنے پھر چوغہ سر سے پاؤن تک لپیٹ لیا اور منھ چھپا کے گھر واپس آیا۔ بیڈفورڈ اسکوئر سے مسٹر کالٹن کے ساتھ تمھارے آنے کے آدھ گھنٹہ پہلے وہ گھر آگیا تھا۔ اب مین نے تمھارے روبرو اُس قابل یادگار رات کی باتون کا جو تمھارے باپ نے کی تھین اور جسقدر مجکو معلوم تھا اظہار کر دیا ہے۔ اب باقی رہا میرا حال اُسکے بیان کے لیے صرف چند الفاظ کافی ہونگے جنسے کل ضروری کیفیتین معلوم ہو جائینگی"

چارلس "جب تمکو بولنے کی طاقت دوبارہ حاصل ہوئی تھی اُسکے چند روز پہلے ہی تمکو ہوش آیا تھا نا۔ کیون؟"

ڈچز "صحیح ہے۔ اور سب سے پہلا نقش جو میرے پھر سے پیدا ہونیوالے حافظہ پر ہوا جب میرے ہوش و حواس بجا ہوئے تھے یہ تھا کہ تمھارا باپ میرے پلنگ پر جھکا ہوا پھر سے ہمت دلانے والے الفاظ میرے کان مین کہ رہا ہے۔ مین نے خیال کیا کہ مین خواب مین تھی میرے دماغ مین انتشار تھا۔ اور خیالات بھٹکے ہوئے تھے لیکن رفتہ رفتہ میرے خیالات و محسوسات اپنے اپنے مناسب مقامات مین بجا اور قائم ہوتے گئے۔ اور جب اُنکو اُن سب باتون کی مدد ملی جو تمھارا باپ کہ رہا تھا اُسوقت جون جون منظر کنسرویٹری رفتہ رفتہ میری فہم و ادراک کے سامنے آتا گیا اور شروع سے اُسوقت تک کی سب مین زخمی ہو کے فرش پر گری تھی ہر بات تفصیلوار مجھے یاد آتی گئی۔ میرے خیال کو علیحدہ علیحدہ گزشتہ باتون کی یادآوری اور ایک جگہ جمع کرنے کی قابلیت حاصل ہوئی۔ مجھے تعجب ہونا شروع ہوا کہ آیا یہ کیا معاملہ ہے کہ ڈیوک اب مجھپر غمگین اور معافی کی نگاہ سے جھکا ہوا ہی بجائے اسکے کہ وہ غصہ مین ہوتا اور پھر سے ہمت دلانے والی باتین کر رہا ہی بجائے اسکے کہ وہ لعنت ملامت کرتا۔ لیکن جب جو کچھ تمھارے

باپ کو کہنا تھا مین سُن چکی - ہان سب سُن چکی - تو جو بات سچ تھی وہ اُسی وقت میری سمجھ مین آگئی
سب مجھے معلوم ہوگیا کہ لیوین ہیم نے میرے واسطے اپنے پر سب لے لیا اور اپنی ذات کو قربان کیا ہے
مین نے جانا کہ ڈیوک نے اُسکو ایسا کرنے کی اجازت دی تھی - مین سمجھ گئی کہ جان فدا کرنے والے
جولیس کی فیاضی اور اُسکا میری نسبت لحاظ و پاس اُس حد کو پہونچ گیا کہ اُسنے دنیا کی آنکھ مین
میری شہرت اور نیکنامی کے بے داغ بنے رہنے کے لیے منظر کنسرویٹری کے حالات مین
ایسی رنگ آمیزی کی جس سے مجھے کوئی بدنامی کا دھبّہ نہ لگا اور داغ لگا تو صرف اس بات کا
کہ مین نے بے شعوری کا کام کیا - اور مین اپنے شوہر کے نزدیک مجرم و خطاوار نہین ہون
اسکے بعد جب تمام ثبوت لیوین ہیم کی غیر محدود اور لازوال محبت کے میری فہم کے سامنے
کھُلتے گئے میری آنکھون سے آنسو جاری ہوئے - انتہا کی آہون نے مجھ مین تشنج پیدا کیا - اور
میرے دِل کی تہ مین جوش مین آئے ہوئے خیالات اور محسوسات اور تحریک پائے ہوئے
جذبے آلام و اندوہ کے اونچے اُٹھنے والے سیلابون کی طرح اُبلنے لگے اور اُن آلام و
اندوہ مین احسان اور افسوس اور حسرتین اور محبت جولیس لیوین ہیم کی شامل تھی - ہان
ہان - مین روئی - مین نے لمبی لمبی اور ٹھنڈی ٹھنڈی سانسین لین مین نے نالہ وزاری کی
مگر مین اپنے خیالات کو زبان سے ادا کرنے کے ناقابل تھی کیونکہ گفتار کی طاقت بالکل معطل
تھی اور گویائی کا مطلق یارا نہ تھا - تمھارے باپ نے اشتیاق اور بھاری آواز سے کہا - اگسٹا
تمنے بڑی بدتمیزی اور ناعاقبت اندیشی کا کام کیا - لیکن مین تمکو معاف کرتا ہون - اگر مین تمکو مجرم
سمجھ لیتا تو مین اپنے فعل کو ادھورا نچھوڑتا - وہ فعل جسکی پاداش مین دوسرے پر مصیبت نازل ہے
لیکن مجکو تمھاری بیچارگی کا کامل یقین ہے - لیکن ہان تمھاری اُسوقت کی بدتمیزی اور نادانی کی
حرکت کا خیال ہے - اور مین تمکو معاف کرتا ہون - مگر تاہم اس نرمی کے بدل مین جو مین تمھارے ساتھ
کرتا ہون اس بات کا اصرار کرونگا کہ تم ان معاملات کو اُسی طریق پر چلنے دو جس طریق پر وہ
چل رہے ہین - تم لیوین ہیم کو شہیدون کی موت مرنے دو - یعنی صاف صاف یہ بات ہے

کر ہمیشہ کے لیے تم اپنے لبون پر مہر سکوت لگا لو اور جو کنسر ویٹری کے معاملات کی اصلیت ہی اسکو ہرگز ہرگز زبان سے نہ نکالو۔ مجھ مین گویائی نہین تھی کہ مین اِن تاکیدون کا جواب دیتی حالانکہ میری آرزو تھی کہ مین اپنے شوہر سے اس حد درجہ کی ہٹ دھرمی اور نا انصافی کے بارہ مین جس سے مسٹر لیوین ہمیشہ صرف ہم دونون کے واسطے اور ہماری خاطر داشت سے قربان کیا جاتا تھا دلیلین کرتی۔ تاہم میری نگاہون نے میرے بہادر پرستش کرنے والے کی طرف سے حجت اور بحث کی اور اُسکے جواب مین جو ڈیوک نے نصف لجاجت اور نصف معذرت کی نظر سے میری طرف دیکھا اُس سے مجھے اِس بات کا یقین آیا کہ اِس ملاقات کے نتیجہ سے منظر کنسر ویٹری کے موقع پر میری نسبت جو اُسنے ضعیف العقلی کا یقین کر لیا تھا اُسمین تائید مزید ہوئی"

چارلس "اور جب تمھاری گویائی کی قوت بحال ہو گئی تب کیا ہوا تھا"

ڈچز "تمھارا باپ انتہا کی عجلت سے میرے کمرے مین آیا اور دیر تک بہت دیر تک المناک ملاقات رہی۔ اُسنے مجھ سے صاف صاف کہدیا کہ اُسنے میری خواص اہلی کو غریب کلینمنٹائن ہاے چارلس اگر تم چونک اُٹھو اور تمھاری رنگت زرد ہو جائے تو تعجب نہین ہی۔ وہ ایک نہایت رنج آور گومگو کا معاملہ تھا غضب ہو گیا کچھ کہتے ہی نہین بنتا کہ کیا راز تھا ہاے وہ حادثہ جسکے بعد ہی بہت جلد اُسکی قضا آگئی"

چارلس۔ اِس مضمون پر تھوڑی دیر بعد ہمارے تمھارے بات چیت ہو گی"

یہ فقرہ کہتے ہوئے چارلس کی آواز سے غم اور تردد سے افسردگی پیدا تھا۔ پھر اُسنے کہا

"ہان تم کہتی تھین کہ میرے باپ نے تمھارے سامنے صاف صاف اقبال کیا تھا کہ"

ڈچز "کہ اُسنے کلینمنٹائن کو حکم دیا تھا کہ جون ہی گویائی کی قوت مجھ مین عود کرے وہ فوراً بلا توقف اُسکو اِس حال سے مطلع کرے۔ انواع و اقسام کے خوف اور اندیشون سے وہ کانپتا تھا کہ مجھ مین گویائی عود کرنے پر میرے منہ سے مبادا پہلے پہلے کوئی ایسے کلمات نکلین جنسے کنسر ویٹری کے واقعی اور سچے حالات کا افشا ہو جائے جنسے جو کچھ خطرہ ہونے کو ہو وہ ہو

مگر مسٹر لیوین ہیم کے حق مین تو انصاف ہو۔ اسلیئے اُسکو اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید مین کلیمنٹائن کو اپنا ہمراز بنالون سب باتین اُس سے ظاہر کردون اور شاید اُسکو مقام مناسب پر بھیجون کہ وہ وہان جاکے ضروری باتون سے جو مسٹر لیوین ہیم کی فوراً رہائی کا باعث ہون اُسکو مطلع کرے۔ اِن اندیشون کا خیال تمھارے باپ پر اسقدر غالب تھا کہ اُنکو نہایت آرزو تھی کہ جسب گویائی کی طاقت مجھ مین آجائے تو پہلے وہی مجھ سے پہلا لفظ سُنے۔ پس کلیمنٹائن نے اُسکو اطلاع دی۔ جو جو معاملات ہم دونون کے درمیان برروے کار آئے اُنکے بیان سے مین تمھارے صبر کو نہ تھکاؤنگی۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہی کہ وہ اِس امر کا مجھے یقین دلانے مین کامیاب ہوا کہ مصلحت وقت اور دانائی اور ضرورت اور مناسب یہی ہی کہ جس راہ راہ معاملات جارہے ہین اُسی راہ پر اُنکو رکھنا انسب ہی اور جسم و دل کی بری حالت دیکھکے مین نے اُسکی خواہش کے مطابق عمل کرنے پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ تمکو اِس بات کی اطلاع دینے کی ضرورت نہین ہی کہ جو ملاقات اس طور پر تکلیف دہ اور رنج آور تھی اُسکا اِس طور پر خاتمہ ہونے سے مجھے تسکین ہوئی بلکہ وہ تسکین مسرت کی حد تک پہونچی۔ اور جب مجھے یہ بات یاد آئی کہ جس فیصلے کی نسبت مجھے ترغیب دیجاتی تھی وہ بالکل لیوین ہیم کی دل سوز خواہش کے مطابق تھی تو مجھے ایک قسم کا اطمینان حاصل ہوا۔ باقی سب حال چارلس۔ تمکو معلوم ہی اور مسٹر لیوین ہیم ابتک مجرمون کے قید خانے مین مسکن گزین ہی"

بچھلا فقرہ ڈچز نے بڑی لمبی اور ٹھنڈی سانس لے کے کہا۔

چارلس۔ "مگر وہ وہان نہ رہے گا۔ ای میری پیاری سوتیلی مان۔ وہ وہان نہ رہے گا۔ اب ناانصافی انتہا سے بھی گزر گئی ہی۔ اب ادھر کی دُنیا اگر اُدھر ہوجائے تو بھی ناانصافی روا اور جائز نہ رکھی جائیگی"

یہ سُنکے ڈچز کی آنکھون سے حسانمندی کی نگاہون کی کرنین چمکنے لگین جنکی جھلک اُن بوری انکھون مین سے ظاہر ہوتی تھی جو تھرتھراتے ہوئے مژگان دراز پر آویزان تھے

اور اُسنے پھر کہا۔

"ڈچز" ای میرے پیارے چارلس تمھاری زبان سے یہ بات سُنکے میرے دل کو راحت اور میری روح کو فرحت حاصل ہوتی ہی۔ جولیس پر خدا اپنا فضل وکرم رکھے کہ اب تو وہ دنیا مین خوش رہے اور اگر ایسے ایسے سخت سخت خوفناک امتحانون کا جو اُسکے ہوے ہین کوئی انجام یا صلہ اُسکے لیئے ہوگا تو صرف اِس بات کا علم ہوگا کہ اُسکی ایک بیٹی موجود ہی"

چارلس۔ (ماتمی سنجیدگی سے) "بشرطیکہ وہ بیٹی ہنوز زندہ ہو"

اسکے بعد اِسکو ایک خیال گزرا اور یکایک اُسنے کہا۔

"لیکن یہ بات کس طرح سے ہوئی کہ مسٹر لیوین ہیم اِس بات سے لاعلم رکھا گیا ہو۔ اُسکا بچہ زندہ ہی اور وہ بچہ ورجنیا مارڈنٹ ہی"

"ڈچز" مین ابھی تمسے بیان کرچکی ہون کہ جب ہمارے شباب کی محبت کا حال میرے والدین کو معلوم ہوا تھا مسٹر لیوین ہیم آئرلینڈ بھیجدیا گیا تھا۔ مجکو جب یہ لڑکی پیدا ہوئی تھی میرے والدین نے اُسکا حال اُسکو لکھ بھیجا تھا لیکن یہ بات غلط لکھدی تھی کہ ہماری محبت کا ثمر پیدا ہوتے ہی تلف ہوگیا تھا۔ یہ تدبیر میرے والدین نے اِس غرض سے کی تھی جیسا اُسوقت اُسکے ذہن مین گزرا۔ کہ یہ بڑا رشتہ جس سے ممکن تھا کہ جولیس لیوین ہیم کا دل میری طرف بندھا رہے۔ توڑ ڈالا جائے۔ کچھ برس بعد میری اُس سے پھر ملاقات ہوئی مگر اُوقت اُسنے مجکو بحیثیت ڈچز آف بلمانٹ مراسم عرفیہ ادا کیئے۔ پرانی باتون کی نسبت صرف چند مختصر الفاظ مین نے اور اُسنے مبدل کیئے۔ جولیس نے کہا کہ۔ اب تم دوسرے شخص کی زوجہ ہو اور

آج سے ہمارے تمھارے دوستانہ ملاقات رہے گی۔ ہمارے تمھارے درمیان مین محبت کا جو لفظ ہی اُسکو حک کرڈالنا چاہیئے۔ مین اِس امر کو اُسپر کس طرح سے ظاہر کرسکتی کہ ہمارا بچہ زندہ ہی اور میرے والدین نے اُسکو فریب دیا تھا۔ ایسے ایجاب وقبول کی تفصیل کرنا ایسا تھا جیسا خطرناک زمین پر فوراً چلنا۔ اور چونکہ اُسنے اپنا ارادہ صریحاً مصمم کرلیا تھا کہ وہ میرے ساتھ

دوسرے شخص کی زوجہ کی حیثیت سے بہ اعزاز واکرام [illegible]
اپنی طرف سے یہ قصد کرلیا تھا کہ میں بھی وفادار [illegible]
جب اُسنے کہا تھا کہ ہمارے تمہارے درمیان میں محبت کا جو [illegible]
اُس دعوت کی رات تک - کوئی نشانی - کوئی اشارہ - کوئی لفظ - کوئی [illegible]
متجاوز ہوتی میرے اور اُسکے درمیان میں جائز نہیں رکھی گئی تھی - اب چارلس تم سمجھ سکتے ہو
کہ مسٹر لیوین نیم کو اپنی بیٹی کے زندہ رہنے کا علم نہیں ہے - تاہم خدائے تعالیٰ کی
کام انسان کی سمجھ سے باہر ہیں یہ مرضی ہوئی کہ وہ آلیسمین ملے جسکی نے ابھی مجھے
اطلاع دی ہے"

چارلس "ہاں بیٹی اور باپ آلیسمین اجنبی نہیں ہیں - لیکن قبل ازانکہ میں اپنے مختلف اور
خوفناک حالات کو بیان کروں جنکے بیان کی اب میری نوبت ہے - میرا ایک اور سوال ہے"

ڈچز "اور وہ سوال"

چارلس "اس مختار سے متعلق ہے جسکو تمہارے والدین نے ذمہ دار کیا تھا کہ دنیا کی
پرورش کے واسطے بی بی ہازڈنٹ کو پنشن دیا کرے تمکو یہ بات بھی معلوم ہے کہ اُس مختار کو اس
مطلب کے لیئے روپیہ بھی دیا گیا تھا"

ڈچز "مجھے اس کیفیت سے تمام وکمال واقفیت نہیں ہے لیکن میرے والدین نے
مجھکو یقین دانی دلا دیا تھا کہ میرا بچہ کبھی محتاج رہنے پائیگا اور ہمیشہ خوش حال اور فارغ البال
رہیگا پس اس روز اتفاقیہ وہ میرے روبرو ایک غریب سینے والی کی حیثیت سے نمودار ہوئی
اُس روز جو میری حیرانی اور پریشانی اور رنج والم کی حالت ہوئی اُسکا انصاف
میں نہیں کرسکتی ہوں"

چارلس "میں تمہیں کچھ نہ کہونگا اسلیئے کہ اُس غریب لڑکی کو حقارت سے چارلس اپنی

اور [illegible] حرامزادے نے لوٹ لیا ہی۔ تمہارے باپ نے تین لاکھ [illegible] کا سرمایہ
[illegible] کے لیئے بی بی مارڈنٹ اور اُس مختار کے نام سے جو [illegible] تھا۔ ایسا
[illegible] ہی کہ مختار منافع بانٹتا رہا اور بی بی مارڈنٹ کو اُس وقت تک دیتا رہا جب تک وہ زندہ
رہی لیکن وہ یکایک مرگئی اور پھر اُسکے بعد اُس حرامزادے نے جسکی ناشکری اور [illegible]
نے تمام کو نقصان پہنچایا ایک واقعہ سے ثابت ہوئی غریب ورجنیا کو دنیا بالکل ترک کردیا۔ اُسکی بات بھی
نہین پوچھی۔ اُسکو اس وسیع اور فراخ دنیا مین اُسکی تقدیر پر چھوڑ دیا کہ جہان سینگ سمائے
وہان چلی جائے جسطرح سے ہوسکے بسر کرے اور ذلیل وخوار ہو۔ یہ واقعہ ایسا تھا جسکو لوگ اتفاق
کے نام سے تعبیر کرتے ہین لیکن درحقیقت یہ اتفاقات اور حادثات ہین جنکو خداوند تعالیٰ خود
اپنی ذات سے ظاہر کرتا ہی۔"

ڈجز۔ (اپنے سوتیلے بیٹے کی طرح سے جوش مین آکر) ہائے ہائے۔ ممکن ہے
کہ میرے غریب بچہ کے ساتھ اس طور پر بیرحمی اور سنگدلی سے عمل کیا گیا ہو۔ کیا تم اُس بدبخت
سے واقف ہو جسنے اس طور پر اُس غریب کو فریب دیا ہی۔"

چارلس۔ (ایک کاغذ نکال کے ڈجز کو دیتے ہوئے) دیکھو اُسکی شرارت
کی شہادت۔ یہ ایک کاغذ ہی جو بی بی مارڈنٹ نے چند ہفتہ قبل اپنی وفات کے مختار کو
لکھا تھا۔ اور جو جو اُسمین حوالے دیے گئے ہین اور تفصیلین لکھی ہین اُنسے ثابت ہی کہ
زر کے بارے مین ورجنیا کی ٹھیک ٹھیک کیا حالت تھی۔"

ڈجز۔" اور وہ مختار کالنسن ہی۔"

فقرہ ڈجز نے اُسوقت کہا جب اِسکی نگاہ خط کے اُس مقام پر پڑی
جہان ایلیہ کا نام لکھا جاتا ہی۔ اور وہ کاغذ یہی خط تھا جسکو مارکوئس آف آرڈن
نے دیا تھا۔

اڑتیسواں باب

(بقیۂ بیانات)

جب ڈیجر آف ہیمانٹ کی طبیعت اسقدر بحال ہوئی اور اسکو اپنے خیالات پر قادر ہونے اور قابو رکھنے کا اسقدر یارا ہوا کہ وہ اُن خوفناک انکشافات کے سُننے کے قابل ہو جو اُسکے دوستے ذخیرے مین تھے تو مارکوئس آف آرڈن نے اپنی حکایت شروع کی۔ "ڈیجنیا نارڈنٹ کی محبت مین جو جو واقعات اور اتفاقات ظہور پذیر ہوئے تھے اُسنے سب تفصیلوار کشادہ دلی سے بیان کیئے اور کوئی بات مخفی نہین رکھی۔ اپنی محبت اُسکے دل مین پیدا کرکے جگہ کرنا۔ اپنا معزز ارادہ اُسکے ساتھ عقد کا۔ کسی ہیبتناک غلط فہمی سے نوجوان ناکتخدا لڑکی کا تمام عہد و پیمان اور قول و قرار کا جو جو اُنمین آپسمین ہوئے تھے ایک دم سے کالعدم کردینا یہ سب حالات اُسنے بیان کیئے۔ اُسنے اپنے انتہا کے رنج و خیالات اور ہمدردی پیدا کرنیوالے درد سے اُس غیر تلف شدنی اُس غیر عدم پذیر محبت کا بیان کیا جسنے اُسکو نوجوان لڑکی کی تلاش کی ترغیب دی تھی اور جس تلاش کی کوشش مین اُسنے کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا تھا اُسنے اُس تبدیلی کی وجہ بیان کی جو اِس پاک اور طاہر محبت نے اُسکے دل مین اُسکے مذاق مین اور اُسکے شوقون مین پیدا کی تھی۔ اُسنے اپنی بے ثمر سرگردانی کو ڈیجنیا کے پھیرنے کی حیرانی اپنی گم گشتہ ڈیجنیا کی جستجو مین شہر بھر گھومنا تمام دارالخلافہ کے ایک ایک گوشہ مین پتہ لگاتے پھرنا اور پھر پتہ و نشان نہ پانا ناکامی۔ تلخکامی حسرت و افسوس سے بیان کی۔ اور پھر ڈیجنیا سے حیرانی اور جوش سے دریافت کیا کہ آیا اب بھی اُسکو تعجب ہو کہ اُسکی شکل کیون بدل گئی ہو اُسکا چہرہ کیون زرد ہوگیا ہو۔ اور اُسکے بشرے سے کیون تفکرات اور کے آثار پیدا ہین"

مگر بلا انتظار جواب اِن سخت اور دلسوز سوالات کے یا پانے اُن تسکینون کے جو اُسکی سوتیلی ماں اُسکے زخم خوردہ اور رنجش زدہ دل کی کرتی

حکایت کے نہایت مہیب اور نہایت زبون آثار ابواب و فصول کے بیان کی طرف متعجل ہوا اُسنے بیان کیا کہ کس طور پر اُسنے وہ گفتگو جو اُسکے باپ اور جولیا مین ہوئی تھی چھپ کے سُنی۔ وہ گفتگو جسکی توضیح سے اُسکو یقین کامل ہو گیا تھا کہ خود اُسکا باپ اُس خوفناک جرم کا بانی ہوا تھا جسکے ارتکاب کا خاص یہ منشا اور مدعا تھا کہ اُسکا نکاح وزرخیا کے ساتھ نہ ہونے پائے۔ اور اِس موقع پر اُسنے اپنے شکوک بھی جو اُسکے دل مین نسبت امکان اور قرائن قتل کلیمنٹائن کے ہوے تھے ظاہر کر دیے کیونکہ وہ فعل زشت و زبون جسکا تذکرہ جولیا اور اُسکے باپ کی گفتگو مین ہوتا تھا اُس فعل قبیح کے مشابہ تھا۔ مارکوئس نے وہ تمام حالات اُس گفتگو کے بھی جو اُسکے باپ اور جولیا مین ہوئی تھی بیان کیے یعنی وہ حالات جنسے ثابت ہوتا تھا کہ ڈیوک اور لارڈ جلسا کے درمیان کوئی خفیہ اور اندرونی اور خوفناک سازش ہے سب سے پیچھے نوجوان رئیس اعظم نے اپنی سوتیلی ماں سے اُس ملاقات کا احوال بھی ظاہر کیا جو اُسکے شوہر اور مسٹر کالنس سے ہوئی تھی غرض اِن بیانات نے اپنا اثر یہانتک پیدا کیا کہ یہ بدنصیب بیگم اب نہایت خوف زدہ ہو کے اِس امر کے سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہوئی کہ بڑا سلسلہ دھمکانے اور ڈرانے والے حالات کا اُس خاندان کو گھیرے ہوے ہے جسمین اُسکی شادی ہوئی ہے۔ فی الحقیقت یہ اُسکا سوچ بڑا ہی ہیبتناک تھا اور دراصل وہ خطرات جنھون نے لمبانٹ والے نواب کے مکان کو اپنے بیچون بیچ مین لے کے چارون طرف سے اُسکا محاصرہ کر لیا تھا سخت مہیب تھے اُس مکان کے نیچے ایسی ایسی سرنگین لگی ہوئی تھین کہ ایک ذرا سا واقعہ اسکو بھک سے اُڑا دیتا۔ اُس مکان پر گرجتے ہوے نحوست کے بادل تھے جو اُوٹ پڑنے کو اور اپنے کڑکڑا کے نکلنے والے تیرون اور اپنی تھلبس دینے والی بجلیون کے چھوڑنے اور گرا دینے کو تیار تھے اُسکے گرداگرد ایسے ایسے خطرات تھے جنکے دیکھنے سے انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ ایسی ایسی خرابیان تھین جنکا دھمکانے والا وجود ہی بہادر سے بہادر آدمی کے دل کو دہلا دیتا اور مضبوط سے مضبوط

انسان کے سینہ میں جبر تناک خوف پیدا کرتا۔

جب مارکوئس آف آرڈن اپنی داستان کو ختم کر چکا اُسکے بعد دیر تک ایک سکتہ اور خاموشی کا عالم طاری رہا تو اُسنے کہا۔

مارکوئس آف آرڈن "اے میری سوتیلی ماں مجھے تمسے آنکھیں دوچار کرتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے۔ میں تمھارے چہرے کی طرف حجاب سے دیکھ نہیں سکتا۔ اس بات کا خیال کرنے سے شرم آتی ہے کہ تمھارا عقد ایسے خاندان میں ہوا جیسا یہ ہے"

رئیس اعظم کی بیگم نے زیادہ ہمت دلانے والی ملائمت اور نئے تکلفانہ خاطر جمعی سے اس طور پر مندرجۂ ذیل گفتگو کی جیسے وہ خود اپنے خاص بیٹے سے جو اُسکے بطن سے پیدا ہوا ہوا کرتی کیونکہ ایسی حالت میں جبکہ وہ خود مبتلاے رنج و محن تھی دوسرے کی غم شناسی غمخواری اور ہمدردی سے اصلی اور سچے اخلاص اور ربط میں زیادتی پیدا ہوتی ہے۔

ڈچز "اے میرے پیارے لڑکے میرے سامنے ایسا نہ کہو نہیں نہیں اس طور پر مجھ سے گفتگو نہ کرو۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اب ہم تم وہ صلاح اور مشورہ کریں جس سے تحفظ کی کوئی تدبیر نکالی جائے کیونکہ اے چارلس اب وہ وقت سر پر آگیا ہے کہ ہم تم مصلحت و عقل سے استقلال سے کام کریں۔

چارلس۔ (مایوسانہ مستعدی اور استقلال سے) اور نہ ہمکو یہ واجب ہے کہ آج کی رات جب تک سب تدبیریں درست نہ ہو جائیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں پہلے تو روپیہ کی ضرورت ہے وہ کہیں نہ کہیں سے آنا چاہیے کہ جعلسازی کے معاملات کی جنکا لوئی مرتکب ہوا ہے تدبیر اور بندوبست کیجائے کیونکہ مجھے یقین کلی ہے کہ اس ضرورت کے دفعیہ کے لیے میرے باپ کے پاس نہ روپیہ ہے اور نہ وہ اُسکی تدبیر کر سکتا ہے۔

ڈچز "چارلس۔ تم کہتے تھے کہ شاید چھ سات لاکھ روپیہ کا کام ہے"

مارکوئس آف آرڈن "ہاں اسی قدر اور کیا جو لیا اسی قدر کہتی تھی"

دیجئے۔ اور لکھنے کا دکس کھول کے اور چارلس کے ہاتھ [illegible]
دے کے وہ لو تمھیں دس لاکھ روپیہ موجود ہی۔ [illegible]
کو طلاق کر سکتے ہو۔ اور باقی روپیہ جو بچے وہ بھی تم اسی کو [illegible]
چھوڑ کے تین چلا جائے۔ اہا۔ میں دیکھتی ہون تمکو تعجب سا معلوم ہوتا ہی کہ میں یہ روپیہ
کہان سے لائی لیکن تمکو یاد نہین ہی کہ قبل اپنی روبکاری کے جو [illegible]
جائداد اس طور پر منتقل کردی تھی کہ اسکی کل آمدنی ابتک مجھے ملتی رہی اور [illegible]
بھی طے ہو گیا ہی کہ میرے بعد وہ تمھارے نام منتقل ہو جائیگی۔ [illegible]
کہ یہ روپیہ جو میں نے ابھی تمھارے سپرد کیا ہی اور جسکی اپنے اوپر صرف [illegible]
نہین تھی کہان سے آیا کئی مرتبہ تمھارے باپ نے اشارتاً مجھ سے کہا تھا کہ [illegible]
اُس سرمایہ سے مجھے ملتا جائے مین اُسکو مصلحتاً ٹالا کرتی اور [illegible]
کرتی رہی کہ مجھے اُسکے ایسے اشارات اور کنایات کا سمجھنا پسند [illegible]
مین میرا یہ ارادہ تھا کہ اس روپیہ کو جو مسٹر لیون ہیم کے عطیہ کے موافق آتا جائے مین
دیانت و امانت سے جمع کرتی جاؤن اور جب مسٹر لیون ہیم کی رہائی کا دن آئے اُسوقت
اُسکا روپیہ اُسکو واپس کر دون۔ اور اگر اُسکے واسطے اُس دن کی کبھی صبح نہ ہو تو میرا
یہ ارادہ تھا کہ جسقدر اُس آمدنی کا روپیہ قتاً فوقتاً جمع ہوتا گیا ہو وہ اے چارلس تمھارے بہنون کے
نام مین منتقل کردون۔ لیکن اب ایسے حالات پیدا ہو گئے ہین کہ مجھے اپنے پہلے پہل کے
اندوختہ کو اُس مطالبۂ زر کثیر کے ادا کر دینے مین کچھ بھی پس و پیش نہین ہی۔ ان [illegible]
اصل مطلب کے لیے مین نے اسکو جمع کیا تھا وہ اب نہو گا۔ غیر نہو۔ اور اسلیے جس طور پر
مین نے بیان کیا ہی تم اسکو ٹھکانے لگا دو۔"

چارلس۔ "کل صبح مین پہلے یہی کام کرونگا۔ یہ معاملہ مین ایک وکیل کو سپرد کر دیتا ہون
اسکے انتظام مین کچھ دشواری نہو گی کیونکہ جعلی دستاویزین دو فریق کے قبضہ مین ہین۔

ایک تو وہ ہی جسنے لول کو گرفتار کرایا ہی اور دوسرا کالنسن بدذات - یہ دونون ایسے ہین کہ روپیہ کے لیے مُنھ کھولے بیٹھے ہین - جب لول کے دوسرے اظہار کی نوبت آئیگی مدعی پیروکار کی غیر حاضری کے سبب سے وہ رہا ہو جائیگا - اُسوقت یہ باقی کا روپیہ جو تمنے ایسی فیاضی سے میرے حوالہ کیا ہی اُسکو دیدونگا - لیکن صرف اِس شرط پر کہ وہ اس ملک کو چھوڑ کے چلا جائے جب اِن سب امور کا انتظام ہو جائیگا تب میرا باپ اُس بے ایمان آدمی کے پنجہ سے نکل جائیگا اور اُسکی دھمکیون سے نجات پائیگا اور پھر بلمبانٹ کے نام کو کلنک کا ٹیکا اور بدنامی کا داغ نہ لگے گا اور نئے آبروئی سے وہ محفوظ رہیگا"

ڈچز - (آہستگی سے) - "ہان میرے پیارے چارلس تمھارا باپ اپنے انتہا کے زشت و زبون جرائم سے محفوظ رہیگا اور اُسکا پردہ فاش نہونے پائیگا لیکن اُسکو کھلم کھلا اِس امر سے اقبال کرنا ضرور ہوگا کہ وہ ہاتھ خود اُسی کا ہاتھ تھا جسنے کنسر وبری مین میرے سینہ مین چھری ماری تھی - یہ امر اُسکو اپنے افعال قبیحہ کی تکفیر اور مجہول مگر مؤثر توبہ کے طور پر اضافہ کرنا ہی پڑیگا تاکہ جو لیسن لیوین ہیم بندی خانہ سے رہائی پائے"

چارلس - "مگر میرے باپ کا یہ اقبال کہ وہ اُسی کا ہاتھ تھا جسنے چھری ماری تھی تمھاری نسبت اُن ضرر رسان شکوک کا باعث ہوگا جنسے مسٹر لیوین ہیم نے اپنی دریا دلی اور دلیری سے تمھین محفوظ رکھنے کی تدبیر کی تھی - آہ - میری پیاری سوتیلی ماں جب مین نے ابھی غصہ مین آکے مسٹر لیوین ہیم کی نسبت انصاف کی ضرورت ظاہر کی تھی اُسوقت مین نے نتیجون کو میزان عقل مین بالکل وزن نہین کیا تھا

ڈچز - "مگر چارلس مین نے اُنکو وزن کر لیا ہی - اور مین نے نتائج سے کلیہ تکلیہ مقابلہ کا اپنا پکا قصد کیا ہی -"

ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم	
تم اپنے باپ سے انتظام کرنے کا کام میرے ہی تعلق رکھو اور جو کام کپتان لول کے	

بارے مین تمنے اپنے ذمہ لیا ہی اُسکو تم کرو"

یہ فقرات ڈچز نے مضبوط ہوکے قطعی فیصلہ کے طور پر کہے۔

چارلس۔ (جلدی اور اشتیاق سے) "اور وہ جنیا کا مسکن دریافت کرنے کے لیے کیا تدبیر کرنی چاہیے بشرطیکہ وہ ابھی تک اس دُنیا کے باشندون مین ہی اور عالم باقی کو سدھار کے فرشتہ نہین ہوگئی ہی"

بچھلا فقرہ کہتے ہوے یکایک اُسکی آواز آہستہ ہوگئی اُسمین غم والم کا لہجہ پیدا ہوگیا اور الفاظ مین حسرت واندوہ کی ضربات تھین۔

ڈچز "کل مین خود اُس لائق بی بی کے پاس جسکا تمنے ذکر کیا ہی اور جو کیمڈن ہاؤس مین رہتی ہی جاؤنگی۔ اور اگر کوئی بات تمکو غیر جنس جان کے تمسے اُسنے چھپائی ہی جیسا تمھارے خیال مین ہی یا جسکا تمکو شبہہ ہی تو شاید مجکو اپنا ہمجنس سمجھ کے وہ مجھسے بیان کردے۔ مین خیال کرتی ہون۔ چارلس۔ کہ ہمنے اب اپنی سب تدبیرین کرلی ہین اور ہم دونون اُن سب امورمین جو کپتان نول اور تمھارے باپ اور مسٹر لیوین ہم اور ہماری غریب جنیا سے متعلق ہین متفق الرائے ہوگئے ہین۔ اور اب صرف کانسن باقی رہگیا ہی"

نازکولیس آف آرڈن۔ (کرسی سے اُٹھتے ہوے) ای میری پیاری سوتیلی ماں اُسکو تم میرے سپرد کردو۔ پاجی۔ حرامزادہ۔ اُس غریب لڑکی کو لوٹ لیا۔ تمام اُسکا سرمایہ ہضم کرلیا۔ اور سالس ڈکار بھی نہین لی۔ اور اُسکی یتیمی پر بھی اُسکو رحم نہ آیا۔ وہ سنگدل اپنے اس فعل سے پشیمان بھی نہین ہوا۔ اور ابھی تک قانع نہین ہی۔ پھر اسکے بعد وہ بدنامی کا کام کیا اور اُسپر بھی قانع نہوا۔ اسکے بعد اُسکو ایک اور نادان سادہ دل اور بےقصور جوان لڑکی کی امیدون پر پانی پھیرنے مین بھی تامل نہوا جو خود میری پیاری بہن میری ہی اور جسکو وہ چاہتا ہی کہ مجبور کرکے عقد کے لیے گرجا کھینچتا ہوا لیجائے۔ آہ یہ ایک بڑا بھاری قضیہ ہی جسکا تصفیہ مین آخر کانسن سے کرونگا"

ڈچز دیکھو۔ ہوشیار رہنا چارلس وہ آدمی بیحد خطرناک ہے"
یہ فقرہ بیگم نے جوان رئیس اعظم کی چتون کو تاڑ کے خائف ہوکے کہا کیونکہ اسکی نگاہون اور طریقہ سے ایک ہولناک بدی کے ارادے کی شہادتین پائی جاتی تھین۔
"چارلس رہو ای میری پیاری سوتیلی ماں میرا تم کچھ اندیشہ نہ کرو"
اور جلدی سے مصافحہ کرکے وہ بیگم کے کمرے سے چلا گیا۔
اب اسوقت رات کے گیارہ بجے تھے۔ قصر بلمانٹ کے عالی وقار اور معالی مقدار مکین اپنی اپنی خوابگاہون مین چلے گئے تھے۔ اگرچہ سب لوگون نے اپنے اپنے مقام پر جگہ لی تھی اور اگرچہ اس عالیشان مکان مین ہر طرف خاموشی تھی تاہم ہر ایک مکین کے خانہ چشم مین نیند نہین آئی تھی نہین وہان وہ آنکھین تھین جنکو نیند نصیب نہین تھی۔ اور وہ دل تھے جو بار غم سے دبے جاتے تھے۔ وہان پانون کی آوازین جو کمرون مین ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر جوش اور طیش کی حالت مین پڑتے تھے صبح ہونے کے قریب تک سُنی جاتی تھین اور آخر کار صبح ہوتے ہوتے جب وہ آنکھین اور پانون تھک گئے تھے ذرا انھون نے آرام کیا تھا۔ یہ حالت ایک کمرے مین ڈیوک آف بلمانٹ کی۔ دوسرے مین ڈچز کی اور تیسرے مین مارکوئس آف آرڈن کی تھی۔ کیونکہ گذشتہ باتون کے خیال سے ہر ایک کو اپنا جدا جدا حزن و ملال تھا اور رنج اور آیندہ سے جو کل ہونے والا تھا ہر ایک علیحدہ علیحدہ بیم و رجا مین تھا۔

اُنتالیسوان باب

(ڈیوک اور ڈچز)

صبح کے ٹھیک ساڑھے نو بجے تھے کہ ڈیوک آف بلمانٹ ڈچز کا پیغام جو ایک خواص چند منٹ پہلے لائی تھی پاکے کتب خانہ مین گیا۔ اس پیام کے معنی اور مدعا کی تحقیقات اور تعجب کا موقع بھی اُسکو نہین ملا تھا کہ ڈچز خود وہان پہونچ گئی۔ لیکن تشویش

اور مصائب کے سبب سے جو اُسکے اوپر ہجوم آور تھے ڈیوک کا دل ایسا پاش پاش تھا کہ چند ہی لمحون مین جو اُسکی زوجہ کو وہان جانے مین لگے تھے اُسکو ایسا محسوس ہوا کہ پیام جو قبل جانے کے اُسکو دیا گیا تھا گویا ایک تازہ مصیبت کا پیش خیمہ تھا۔

ڈچز کی پیشوائی کو آگے بڑھتے اور اِسکو ایک کرسی کی طرف بٹھانے کو لیجاتے ہوے ڈیوک نے کہا۔

ڈیوک ۔ "یہ تو تمنے ایک نئی سی بات کی میری پیاری اگسٹا مجوز ہو کر کہلا بھیجا کہ اتنے سویرے مجھسے تم کچھ کہنا چاہتی ہو۔ اور وہ بھی کوئی امر ضروری"

ڈچز ۔ "مجھے اندیشہ تھا کہ کہین حضور باہر نہ چلے جائین کہین اور کام نہو اس سے مین نے کہا کہ پہلے مین ہی مِل لون"

یہ آہستہ اور غمگین آواز جو ڈچز کے مُنھ سے نکلی فال بد اور ہونہار برائی کی طرح اسکے شوہر کے دِل کو معلوم ہوئی۔

ڈیوک ۔ "مدعا تم آج کچھ سست سی اور ملول دکھائی دیتی ہو اگسٹا"

یہ بات ڈیوک نے ایسے وقت کہی جب خود اُسکا دل درد شکیبہ سہ رہا تھا اور جہنمی عذاب مین مبتلا تھا۔

ڈچز ۔ (تلخ ہوکے) "کیا پچھلے دنون سے مین ایسی مسرور اور محظوظ تھی کہ اب میری وضع اور روش مین تبدیلی لحاظ کے لائق ہوئی ہے لیکن تم میرے الرڈ تم بہت بدل گئے ہو۔ اور نہ دل سے مجھے تمپر رحم آتا ہے۔"

ڈیوک ۔ (یکایک تلملاتے ہوے چونک کے) "رحم مجھپر رحم آتا ہے۔ تمکو مجھپر رحم آنے کی کیا وجہ ہے۔"

یہ کہکے اُسنے تکلیف کش نگاہین اپنی زوجہ پر ڈالین۔

ڈچز ۔ وجہ یہ ہے کہ تم غمون کو پالتے ہو جسکے سبب سے ہر انسان کہ تم داجبار رحم

ہو اگر کچھ نسان نہین لیکن وہ لوگ تو ضرور جنکا عیسائی دل ہی تمکو ضرور واجب الرحم سمجھتے ہین۔"

یہ کہکے ڈچز نے اپنے شوہر کی طرف اُس طریق سے دیکھا جس سے تیقن طلبی پائی جاتی تھی۔

ہان نے اور اُس بوڑھے آدمی نے خیال کیا کہ کیا خوب ہوتا کہ وہ اُس عورت سے لپٹ جاتا جو اپنی شکیل و جمیل اور اُن ہان کی عورت تھی باوجود یکہ تفکرات اور تردد ات سے اُسکے شباب کی شوخی کا جلال اور اُسکے حسن و گلوسوز کی تجلی دھندلی ہوگئی تھی حالانکہ اُس میں اُسکا کچھ قصور زیادہ نہ تھا۔ ہان ہم کہتے ہین کہ اُس سے لپٹ جاتا اور اُسکے سینہ کو اپنے درد کرتے ہوئے سینہ سے لگا لیتا اور اُسکے کانون مین اپنے مصائب اور اپنے ہیرانم کی حکایت چپکے چپکے بیان کرتا مگر یہ نہین ہوتا ہی کیونکہ اُس بوڑھے آدمی کا غرور اُسکو اسکی اجازت ہی نہین دیتا ہی کہ وہ اپنے رنجون کا اظہار کردے ممکن ہی کہ اپنے مصائب بیان کردے مگر اپنے ہیرانم کو [illegible] ہا نہین۔ ہا نہین یہ بات تو اُس سے ہوسکتی ہی اور وہ گوارا کرسکتا ہی کہ دوسرون کی ہمدردی کا وہ اپنی ذات کو مدنظر سمجھے حالانکہ یہ بھی کسی قدر اُسکی جبلی کشیدگی اپنے آپ کو لیے رہنے۔ کبر و نخوت اور انانیت کے مغائر اور مخالف ہی لیکن اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ اُسکی سمجھا کی اور عبرت کا مدنظر ہوجاے یہ نہین ہونے کا یہ ہرگز نہ ہوگا اُسکو ناقبول ہی اور لوگون کی عبرت کا باعث بننا قبول نہین۔

ڈچز بخوبی سمجھ گئی کہ اُسکے شوہر کے دل مین کیا ہی۔ ہر طرح کی اندرونی تکلیفات اور رنج اور شکوک و قلق اور کوفت اُسکے بشرہ اور چہرہ اور خط و خال سے ظاہر تھے۔ اور جون ہی اُسنے اُسکی طرف دیکھا تو اس چوبیس گھنٹہ ہی کے عرصہ مین تفکرات اور تخیلات اور تشویشات اور وساوس اور تاسفات سے ایسی اُسکی شکل بدلی ہوئی نظر آئی کہ ڈچز دیکھ کے گھبرا گئی اور اُسکو صدمۂ عظیم پہونچا۔

ڈیوک ۔ "وہ میری پیاری اگسٹا کہو کہ اس صبح ہی کی ملاقات سے تمھارا کیا مطلب ہے"

ڈچز ۔ "میں فوراً اس تکلیف دہ مطلب کے قریب قریب آتی ہوں میرے لارڈ ۔ کیونکہ میں بھی جانتی ہوں کہ ہم درجا سے بڑھ کے کوئی اور بات زیادہ عذاب دہ نہیں ہے ۔ اگر کہسکتے ہو تو تم مجھسے کہو میں بھی ہوں کہو کہ اس غریب لڑکی ورجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا"

یہ سنکے کو فقط وہ تعجب سے ڈیوک چونک اٹھا اور پھر فوراً ہی اسنے اپنی جھنجھلاہٹ کو انسان کی قدرت سے باہر کوشش کرکے فرو کیا اور ایسی آواز سے جسمیں بھر بھی غصہ کا رعشہ پایا جاتا تھا اسنے کہا ۔

ڈیوک ۔ "ورجینیا مارڈنٹ ۔ مجھسے یہ سوال تم کس واسطے کرتی ہو"

ڈچز ۔ "اس واسطے کہ مجھ سے اور آپ کے بیٹے سے عرصہ تک گفتگو رہی ۔ اسنے اپنی محبت کا میرے سامنے اقبال کیا ۔ اس غیر متبدل پذیر محبت کا اقبال کیا جو اسکو نوجوان سینے والی کے ساتھ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ باتوں کا اقبال کیا ہے ۔ یہ بات تو اسکو معلوم ہو گئی ہے ۔ اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ کیونکر معلوم ہوئی کہ جسکو وہ پیار کرتا تھا اسکے ساتھ عقد نہ ہونے کے لیے حضور نے کوشش کی ہے"

ڈیوک ۔ (قریب قریب خفگی سے) "خیر اگسٹا ۔ اور اگر میں نے کوشش کی تو کیا تم مجھے اس بات پر ملامت کرنے آئی ہو کہ میں نے اپنے اکلوتے بیٹے کو ایسے عقد سے محفوظ رکھا جو اسکی تضحیک اور ذلت کا باعث ہوتا"

ڈچز ۔ (تلخی سے) "یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ اسکی تضحیک اور ذلت ہوتی"

یہ کہکے فوراً اسنے اپنے جذبہ کو لگام دی اور یہ بات یاد کی کہ اگرچہ اسکو خودمان ہونے کی حیثیت سے وہ حقارت آمیز کلمات جنکے استعمال سے اسکی بیٹی کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا برے معلوم ہوں لیکن ڈیوک تو ورجینیا مارڈنٹ کو ایک غریب سینے والی ہی جانتا تھا اسلیے اسنے زیادہ نرمی اور ملائمت اختیار کرکے کہا ۔

"ای میرے لارڈ مارکوئس آف آرڈن کی نمائندگی کی خوشی اور مسرت اُس نوجوان ناکتخدا لڑکی کی محبت پر بالکل منحصر اور موقوف ہے اور ایسے موقع پر یہ خیال کرنا کہ زیادہ امیر ہے یا غریب عالی خاندان ہے یا بیحد نامناسب معلوم ہوتا ہے"

ڈیوک ڈوآگسٹا۔ ہم تم اس بارے مین پھر بحث کرینگے کسی اور موقع مناسب پر جب زیادہ فرصت ہوگی"

یہ بات ڈیوک نے بیصبری سے کہی کیونکہ دس بجنے کے قریب تھے اور اُسی وقت بی بی بُوگل آنے کو تھی۔

ڈچز۔ (تامل سے) "اس سے بہتر اب کوئی اور موقع اور مناسب وقت نہین ہوسکتا اور دن گزر جانے کے قبل تم اپنا فی الضمیر ظاہر کرنے کے لیے مجبور کیے جاؤگے"

ڈیوک۔ "اسکے معنی کیا ہین۔ آگسٹا۔ تمھاری مراد تو معلوم ہو"

یہ کلمات ڈیوک نے اپنی زوجہ سے دل مین ڈرتے ڈرتے اور حیرت مین آکے کہے

ڈچز۔ "میری یہ مراد ہے میرے لارڈ کہ پوشیدگی اور رموز کا اب وقت نہین ہے اور تمکو چاہیے کہ تم اُن لوگون سے صلاح لو اور اُنکی ہمدردی حاصل کرو جو ان دونون کے دینے اور کرنے کے قابل ہین اور جو اُن مصائب کے غار مین ڈھکیل دیے جائینگے جو خاص تمھاری ذات کو نگلنے کے لیے تمکو دھمکا رہے ہین۔ پس مجھ سے کہو۔ کہو مجھ سے کہ ورجینیا مارڈنٹ کا کیا حال ہوا ہے"

ڈیوک۔ "مجھے اپنی جان کی قسم ہے کہ مین سب باتون سے جو اُس سے متعلق ہین لاعلم ہون۔ عمر بھر مین کبھی اُس سے بولا ہی نہین۔ مین"

ڈچز۔ (بات کاٹ کے) "تو پھر تمنے کوئی پیش خدمت مقرر کیا تھا کہ وہ مفرت اور رند پہونچائے۔ اور بیس مہینے ہوے کہ ورجینیا مارڈنٹ اور مارکوئس کا عقد جو ہونے والا تھا اُسکو روک دے"

ڈیوک ۔ (کسی ہونہار بچہ کی وجہ سے کانپتے ہوئے) ۔ ہاں اگنشا ۔ تم نے ایک پیش خدمت مقرر کیا تھا ۔ مگر یہ سوالات کس غرض سے کیے جاتے ہیں ۔

ڈچز ۔ (اپنی آنکھیں اپنے شوہر کے چہرے پر جماکے) تم صبر کرو ۔ لحظہ بھر صبر کرو ۔ جس پیش خدمت کو تمنے مقرر کیا تھا وہ وہی شخص تھا جسکو تمنے اسواسطے رشوت دی تھی کہ جب مجھ میں طاقت گویائی کی عود کرے وہ تمکو فوراً اطلاع دے ۔ اسکا تم پہلے مجھ سے اقبال کر چکے ہو ۔ ہاں ۔ وہ پیش خدمت کلینٹائن تھی ۔"

ڈیوک "کلینٹائن ۔"

ڈیوک نے اعادہ کیا اور اُسکی آنکھیں ناگفتنی کوفت کی وجہ سے چمکنے لگیں ۔ اور پھر اُسنے کہا ۔

"اُسکا کیا ذکر ہے ۔ وہ اب زندہ نہیں ہے ۔"

ڈچز ۔ (کرسی سے اُٹھکے) "ہائے رے بدنصیب آدمی ۔ کس شیطان نے تمھیں اُنگلی دکھائی تھی کہ اُس غریب بیکس عورت کو تمنے اپنی راہ سے علحدہ کرنے کے لیے ایک قاتل کے ہاتھ کو اجیر مقرر کیا تھا ۔"

ڈیوک ۔ (اپنی کرسی پر بیٹھکے بل کرتے ہوئے ۔ اور اپنا منھ دونوں ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے) "اے ہمیشہ رہنے والے خدا ۔ کیا یہ میری زوجہ ہے جو خود مدعی بنکے میری گریبان گیر ہو رہی ہے ۔"

ڈچز ۔ (بہت ہی آہستگی سے) "ڈرو نہیں ۔ ڈرو نہیں ۔ کہ میں تمھارے جرائم کی تشہیر کرونگی ۔ میری تمسے اسوقت کی ملاقات تمھاری حفاظت کی غرض سے ہے نہ کہ تمکو خطر میں ڈالنے کی نیت سے ۔"

یہ سنکے اُسکا شوہر درشتی سے کھڑا ہو گیا اور گڑھوں میں دھنسی ہوئی آنکھوں سے ہیبت کی چمک معلوم ہوتی تھی کہ اُسنے کہا ۔

ڈیوک ۔ لیکن تمکو یہ سب حال معلوم کیونکر ہوا ۔ اگر ان باتون کی خبر تمکو کسی دوسرے شخص نے دی ہو تب تو وہ دوسرا میرے بھید سے واقف ہوگا ۔ اور جب چاہیگا میرے خلاف عمل کریگا ۔ لیکن اگر تمکو اسطور پر اطلاع نہین ہوئی ہو تو تمنے خود چھپ کے یہ سب باتین سُنی ہونگی ۔"

ڈچز ۔ (عالی منصبی ملی ہوئی ملامت سے) "کیا یہ وقت میرے لارڈ ۔ میرے ساتھ جھگڑا مول لینے کا ہی ۔"

یہ سنکے ڈیوک کا چہرہ بھوت کا سا ہوگیا ۔ انتقام کشی کے غصہ سے جوش مین اُسکے خاکستری لب بل کھانے لگے کہ اُسنے یہ تقریر کی ۔

ڈیوک ۔ "اُوہ ۔ اب مین سمجھ گیا ۔ بی بی لول کسی وقت میرے بیٹے کی آشنا تھی ۔ یہ دونون پھر ملے ہین ۔ اُسنے اُسکو یہ سب حال کہا ہی ۔ اور اب شاید"

اس مقام پر پہونچ کے ڈیوک نے اپنی آواز بدل کے تلخ طنز آمیز ادا اور تضحیک و نفرت سے اس طور پر ایک قہقہہ لگایا جو بعض اوقات انہاک کے غیظ اور غضب کی حالت مین لگایا جاتا ہی ۔ اور پھر کہا ۔

"اور اب چونکہ لول کے ساتھ میرے تعلق کا بھید کھل گیا ہی تو تم اور چارلس دونون مل کے روپیہ بہم پہونچاؤ تاکہ اُس بدمعاش شریر کی جعلسازیون کی بابت ادا کیا جائے کیونکہ مجھ سے تو ایک اکنّی بھی جمع نہو سکے گی ۔"

ڈچز ۔ "تم مجھ سے سنگدل کے طنز اور ہیبتناک مضحکہ سے باتین کرتے ہو گویا مین تمھاری دشمن ہون اور یہ چاہتی ہون کہ تمکو رنج و عذاب مین پھنسا دون اور دکھ دون ۔ لیکن شاید تمھارا خیال بدل جائیگا جب مین تمکو اس بات کا یقین دلاتی ہون کہ چارلس کبھی کا آج صبح سے مع روپیہ کے گیا ہوا ہی کہ لول کو جلاوطنی سے بچائے اور اس بات کا اطمینان حاصل کرے کہ جس وقت وہ حراست سے رہائی پائیگا اُسی دم وہ اس سلطنت کے باہر

کل جائیگا پھر یہان قدم نہ رکھے گا"
ڈیوک "کیا یہ سچ ہے۔ اگسٹا"
نواب بلمانٹ کو اس سوال کے وقت اپنے کانون پر بھی اعتبار نہ رہا اور اسکے بھوت کے سے خوف زدہ چہرے کی رنگت کم ہوکے تعجب اور بے اعتباری کا رنگ لائی۔
ڈچز "سچ ہے۔ میرے لارڈ۔ بالکل سچ ہے لیکن اگر تم میری اس تدبیر کا اور ہمارے مطلب کے لیے روپیہ بہم پہونچا دینے کا احسان مانو تو سچ سچ کہدو گی بیٹی نہ رہنے دو کہ تم ڈرجینا کو اپنے بیٹے سے علیحدہ کرنے کی غرض سے کیا تدبیرین عمل مین لائے اور کون کون فکرین کین۔"
یہ کہکے ڈچز آف بلمانٹ ایسی ادا سے اپنی کرسی پر بیٹھی جسکے یہ معنی سمجھے جاتے تھے کہ ملاقات کو زیادہ طول دینے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔
اور یہ سنکے ڈیوک آف بلمانٹ اپنی کرسی کو اپنی زوجہ کے قریب لاکے بیٹھ گیا مگر اس طور پر بیٹھا کہ اسکا رخ اسکی طرف سے پھرا ہوا تھا اور اسنے کہا۔
ڈیوک "اگسٹا۔ تمھاری فرانسیسی خواص فریب کے فن مین ایک ہی گھنی تھی۔ بڑی مکار۔ بڑی عیار۔ بڑی فتین۔ بڑی فطرتی۔ بڑی فریبی۔ یہ اسی کا کام تھا کہ اسنے میرے بیٹے اور ڈرجینا کی محبت کا بھید دریافت کیا تھا۔ یہ اسی کا کام تھا کہ اسنے ایسی ایسی تدبیرین سوچکے نکالین اور اُنپر عمل کیا کہ دونون کے ربط کا باہمی سلسلہ شکست ہوگیا۔ معاملہ درہم وبرہم ہوگیا۔ اور سب کھیل بگڑ گیا۔ اور میرے لیے جس کام کے کرنے کا اسنے بیڑا اٹھایا تھا اسکی مین نے اسکو اجازت دی تھی اور منظور کیا تھا۔ اسطور پر میری اجازت حاصل کرکے اس متفنی اور حیلہ باز فرانسیسی عورت نے ڈرجینا کے دل مین اپنی جگہ پیدا کرکے اسکا اعتبار حاصل کیا اور اسکے روبرو ایک قصہ ایک فرضی بہن کا شرارت سے پھسلانے اور بہکا لیجانے کا اور پھر اسکو چھوڑ دینے کا بیان کیا۔ پہلے سے تدبیر ہوگئی تھی کہ اسکے

مطابق ایک روز چارلس اور کلیرسا اور مین کھلی ہوئی گاڑی مین سوار ہوکے ریجنٹ پارک ہو کے گذرے اُسوقت وہان کلینمائن اور جنیا کو ملے ہوے نکل رہی تھی۔ اب تم قیاس کرلو کہ اُس فرانسیسی عورت کو اپنے قصہ کی نسبت برملا شکایت کرنا کسقدر آسان ہوگیا ہوگا۔ بناوٹ سے چونکا کے اور جوش مین آکے اُسنے ہمارے چارلس کی طرف اشارہ کیا کہ وہ بھگا لیجانے والا یہی شخص ہے جس کا ذکر اُسنے ورجنیا سے کیا تھا۔ اور کلیرسا کو اُسنے ظاہر کیا کہ یہ پارلیس کی جورو ہے"

ڈچز نے اور اُس بیچاری لڑکی کو اسطور پر یقین دلایا گیا کہ جو شخص خاص اُسکے ساتھ نکاح کا خواہان تھا اُسکی شادی ہوگئی۔

یہ سنکے ڈچز کا خون اُس شیطانی جھوٹ سے جو خود اُسکی بیٹی کی نسبت عمل مین لایا گیا تھا جوش کھانے لگا۔ وہ بیٹی جسکو وہ اب بھی اپنی قبول کرنے مین جرأت نہین رکھتی تھی ڈاکی اُس فریب کا نتیجہ ہوا کہ ورجنیا مارڈنٹ اپنے مسکن سے بھاگ گئی اور اس طور پر اپنا ایک بچے کی بدنامت سے محفوظ رہا۔ لیکن فرانسیسی عورت نے ایک ایسے خلاف [illegible] حساب۔ ایسے خلاف قیاس انعام کا دعوی یا کہ درحقیقت مین نے اپنی جلد بازی پر جو اُسکی اعانت منظور کرنے مین کی تھی تلخکامی سے پشیمانی حاصل کی۔"

ڈچز [illegible] اور وہ معاوضہ کس قسم کا تھا جسکا وہ مطالبہ کرتی تھی"

ڈیوک "میرے بیٹے کے ساتھ عقد چاہتی تھی۔"

ڈچز (انتہا کے تعجب سے) "تم ہنسی کرتے ہو"

ڈیوک "مین سچ کہتا ہون ہنسی نہین ہے اگستا مین اُسکو یقین دلا سکتا ہوا اُسنے مجھ سے کہا کہ وہ مارکوئس کی بیگم بنے گی ورنہ تمام سازش اور کارسازی جو میرے بیٹے اُسکے سر پر محبت کے برخلاف عمل مین آئی ہے ظاہر کردے گی۔ تم سوچو کہ کیسا پیچ اُسنے

کھیلا اور کس بیرحمی سے میں اُسکے پیچھے آگیا۔ کس سہما کی سے میں حیرت میں ہو گیا اور یہ بات بمقتضائے انھیں حالات کے ہوئی کہ اتفاقاً شیطان نے مجھے ایک ایسے ہمت والے اور بیدرد صفاک سے ملا دیا جو اپنے پتے کا سب کھوٹ کھا کے اور اپنے دوستون کو جو اُسکی مدد کرتے تھے اُنکی فیاضانہ استمداد سے تھکا کے خودکشی کے لیے جو افلاس اور مصائب کا نتیجہ ہے مستعد ہو گیا تھا اور سوا اسکے اور کوئی چارہ کار اُسکو نظر نہ آیا پس میں نے اُسکو اُسکے مہلک ارادے سے باز رکھ کے نجات دی اور وہ میرا غلام بنگیا اور خرابی پیدا کرنے کے لیے میرا مستعد اور تیار آلہ ہو گیا۔ پھر بھی کلینمائن کی نسبت مجھے آخری تدبیر عمل میں لانے کا پس و پیش ہوا لیکن اُسنے خود ہی بار بار کے تقاضے سے مجھے مجبور کیا۔ جب میں مایوس ہو گیا اور میری خفیہ سپر کارگر نہ ہوئی تب جو تدبیر تھی وہ کی گئی۔ انتہا کی ظاہرداری اور راستی نما حیلوں سے میں نے کلینمائن کو ترغیب دی کہ میری بیٹیون میں سے ایک کا لباس فاخرہ لے لے اور تمھارے جواہرات کے زیور کا صندوقچہ بھی اپنے قبضہ میں کر لے اُسکو اس گھر سے نکالنے کی تدبیر میں جو میں نے رنگ دیا وہ اُسکے جال میں پھنس گئی لیکن جو کچھ کہ اُسکا نتیجہ ہونیوالا تھا اُس سے اپنے آپ کو اور چارلس کو محفوظ رکھنے کی غرض سے اور اس خیال سے کہ ہم دونون پر کسی قسم کے شک کا سایہ بھی نہ پڑنے پائے میں چارلس کو اپنے ہمراہ لارڈ مرٹن کی دعوت میں لے گیا۔ یہ بھید کا معاملہ اُسوقت برپا ہوا آیا جب ہم دونون وہان تھے۔ اور اُس فعل کا مرتکب کون تھا۔ اب اُگستا تمکو سب حال معلوم ہوا میری عزت۔ اور آبرو۔ اور میرا من میری عافیت اور خود میری جان اب تمھارے اختیار اور تمھارے ہاتھ میں ہے"

یہ پچھلے الفاظ ڈیوک کی زبان سے ایسی آواز سے نکلے جنمیں مایوسی کا لہجہ ملا ہوا تھا۔

یہ سنکے ڈچز نے ہمانٹ کو جاڑا سا چڑھا اور سر سے پاؤن تک وہ

کانپنے لگی اور اُسنے کہا۔

ڈچز۔ تمنے بڑا ہولناک کام کیا ہی۔ لیکن اُسکا جو ایسا تمھیں مدلل کر دیا ہوگا۔ مجھ غریب گنہگار۔ فانی غلط کار۔ کا یہ منصب نہین کہ مین تمھارا انصاف کرنے مین جرأت کرون مگر مین تمکو تمھارے جرائم کے خوفناک نتیجون سے بچانے مین مدد دے سکتی ہون۔ اور اس مطلب کے انجام کے لیے تمھارا بیٹا محنت کر رہا ہی اور جو روپیہ مین نے اُسکو دیا ہی وہ اُسکے پاس موجود ہی۔

یہ بدنصیب نواب کمرے کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر پھرتا جاتا تھا۔ قدم تیز پڑتے تھے مگر کوئی نشان اور کوئی راہ پڑتا تھا کہ وہ بڑبڑایا۔

ڈیوک۔ ہائے ہائے میرا بیٹا۔ میرا بیٹا۔ شک نہین کہ وہ اپنے باپ کو ایک قاتل سمجھ کے اُس سے متنفر ہوگا۔ اور پھر وہ اُسکو اور رجنیا کے بارے مین اپنی مسرت اور خوشی کا غارتگر سمجھ کے متنفر ہوگا۔"

ڈچز۔ (دلدہی سے) "لیکن اپنی بعض بعض بُرائیون کا تو بھی تم کفارہ کر سکتے ہو۔ اوہ یقیناً۔ یقیناً تم مان لوگے کہ آخر کار وہ دن آگیا ہی جب تمکو جہان تک ہو سکے جہاں تک تمھارے اختیار مین ہو خوشی سے مستعدی سے اور جلدی سے مکافات عمل اور تلافی مافات کرنا ضرور ہی۔"

ناشاد اور کمبخت ڈیوک آف بلمانٹ اپنی رنج اور جہل قدمی سے ہکا بکا ٹھہر گیا۔ دونون ہاتھ دونون بغل مین رکھکے اپنی بی بی کے سامنے کھڑا ہوگیا اور داد خواہ نگاہ اُسکی طرف کر کے اسطور پر گویا ہوا۔

ڈیوک۔ "کیا مکافات عمل مین کر سکتا ہون۔ کیا تلافی مافات مجھ سے ہو سکتی ہی۔"

ڈچز۔ (شوق سے) "تم میری صلاح پر چلوگے۔ تم میرا مشورہ مانوگے۔"

ڈیوک ۔ ہان ۔ ہان ۔ ہان ۔ آہ ۔ اب تم اسطرح کھلی ہوا پہ تم اسطور پر نظر آتی ہو گویا تم میری محافظ فرشتہ ہو ۔ گویا تم مجھے محفوظ رکھنے والی پری ہو ۔"

ڈچز ۔ "بس اگر تم درحقیقت مجھے ایسا سمجھتے ہو جیسا کہتے ہو تو جو میں کہون وہ کرو اور میں تمھین بتاؤن گی کہ کیا تلافی مافات کرنا چاہیے ۔"

ڈیوک ۔ (امید و بیم کی بیصبری سے) "بتاؤ بتاؤ آگسٹا کہ وہ کیا ہے ۔"

ڈچز ۔ "جو تلافی میرے ذہن مین ہے وہ دو باتون کی ہے ۔ اول تو تمکو اپنے بیٹے اور ولرجنیا کا رڈنٹ کے نکاح کی بابت اپنی رضامندی ظاہر کرنی چاہیے بشرطیکہ درحقیقت وہ بیچاری زندہ ہے اور ہملوگ اُسکے مسکن کا پتہ لگانے مین کامیاب ہون ۔"

ڈیوک ۔ "آگسٹا اُس شادی کی نسبت مین راضی ہون ۔"

اس اظہار رضامندی کے وقت ڈیوک کی گون کا سلسلہ ایک دوسرے سے شکست اور اُسکا دل قریب قریب فاترالعقل شخص کے مانند ہو گیا تھا کہ اُسنے بچہ کانپتے ہوئے کہا "اور تم کیا چاہتی ہو ۔"

ڈچز نے لمحہ بھر پس و پیش کیا پھر دلیری اور استقلال سے جواب دیا ۔

ڈچز ۔ "اور یہ کہ منظر کنسٹر ویٹری کی نسبت جو حال ہو سچ سچ بیان کرو اور ایک بیگناہ ہیجرم کو بندی خانہ سے چھڑاؤ ۔"

ڈیوک ۔ (تعجب اور رنجیدگی سے) "مگر اس بات سے تمھاری نسبت نہایت مغرت رسان شکوک حائد ہونگے ۔ اس بات سے اُس امر کا تسلیم و ایجاب کرنا ہوگا کہ تمنے نادانی کا کام کیا بلکہ تمنے اُس شخص کے اختلاط اور ارتباط مین دیدہ و دانستہ گرویدہ ہو کے اپنی ناقص العقلی اور اپنا ضعف عقیدت ظاہر کیا ۔"

ڈچز ۔ (اولوالعزمی کے طریقہ سے) "جو کچھ ہو ۔ یہ تلافی مافات کا دن ہے ۔ یہ کفارہ عمل کا دن ہے ۔ یہ کفارہ کا تغیر کا بدل کا معاوضے کا اور انصاف کا دن ہے ۔ اور

سے مجھے اور تمھین اپنی اپنی شرط خدمت ادا کرنی چاہیے - جو نتیجے میری شہرت میری بدنامی یا میرے نام کی نسبت ہون وہ ہون - مگر اس خدمت کا انجام ہونا ضرور ہی - چاہے جو ہو - اس نے گناہ کی بدنامی کا داغ تو دُھل جائیگا - وہ بیگناہ سزا تو نہ پائیگا -"

ڈیوک "اچھا گسٹا جو تمھاری خوشی جو تمھاری مرضی - وہی ہوگا جو تم کہوگی جب تمھاری یہی مرضی ہی تو مجھے کیا جاے کلام ہی -"

اسوقت دروازہ کھلا اور ایک ملازم نے حاضر ہوکے اطلاع دی کہ بی بی لوُل حاضر ہی کیونکہ ڈیوک نے اُسکے آنے کا یہی وقت مقرر کیا تھا -

ڈیوک "کہدو کہ چند منٹ مین ملاقات ہوگی -"

اسکے بعد جون ہی ملازم چلا گیا وہ ڈچز کی طرف مخاطب ہوا - اور اسطور پر مستفسر ہوا

"اُس عورت کو مین کیا کہون -"

ڈچز "بس یہ کہدو کہ جس معاملے مین اُسنے تمسے گفتگو کی تھی اُسکے طے کرنے کے لیے ایک وکیل کو ہدایت کی گئی ہی - علاوہ اسکے ایک اور رقم جو تین لاکھ سے کم اور چار لاکھ روپیہ سے زیادہ نہین ہی کپتان لوُل کو اُسوقت دیجائیگی جب وہ تارکان وطن کے جہاز کی تختہ بندی پر قدم رکھے گا -"

ڈیوک "اور جب مین اُسکو ان باتونکا یقین دلاکے رخصت کرلون تو یہان پھر تمھارے پاس آؤن - یا بالفعل اس ملاقات کا خاتمہ سمجھا جائے -"

ڈچز اپنے شوہر کو واپس آنے کے لیے کہا ہی چاہتی تھی تاکہ وہ کاؤنسن کے دعاوی کی نسبت جو زر اور زن سے متعلق تھے گفتگو کرے مگر فوراً اُسکو یہ بات یاد آگئی کہ اس معاملے کا مختار سے طے کرنا چارلس نے خود اپنے ذمہ لیا ہی اسلیے وہ خاموش ہو رہی اور اُسنے کہا کہ اب اُنکے ملنے کی کوئی ضرورت نہین ہی -

چنانچہ ڈیوک کتب خانہ سے چلا گیا اور ڈچز تنہا رہی اور جو جو باتین ابھی ابھی میان

بی بی مین ہوئی تھین اُنپر غور کرنے لگی۔

چالیسوان باب

(علی التواتر وقایع کا تسلسل)

لیکن اس موقع پر پلمانٹ کی بیگم کا غور بلا تخلل زیادہ دیر تک نہ رہا۔ مارکوئس آف آزڈن اُسکے سوتیلے بیٹے کے آجانے سے اسمین تفرقہ پڑا۔ عالیجناب بیگم نے اپنی ملاقات کے تمام حالات جو نواب نامدار کے ساتھ ہوئی تھی بے کم و کاست بیان کیے جب نوجوان رئیس اعظم کو معلوم ہوا کہ اُسکے باپ کی جانب سے اسقدر ندامت اور توبہ نصوح اور ترہیت پذیری کا اظہار ہوا ہی تو بڑا بھاری بوجھ اُسکے دِل کا اُتر گیا اور اب بجاے خود اُسنے ڈچز کو مطلع کیا کہ بڑا تیز و چالاک وکیل مقرر ہوگیا ہی وہ فوراً لول کی جعلی ہنڈیون کو کالنسن اور دوسرے شخص سے جسکے پاس وہ ہین چھڑانے گیا ہی۔

چارلس (فیصلہ کی غمناک ادا سے) "جب مین نے وکیل سے یہ بات کہی تھی کہ پہلے کالنسن کا معاملہ طے کرنا تو میرا ایک خاص مطلب تھا۔"

ڈچز "چارلس اِسکے کیا معنی ہین۔ اوہ تمھاری نگاہون سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہی۔"

بیچلا فقرہ جوش کے طریقہ اور دلسوز آواز سے کہکے اُسنے پھر پوچھا۔

"مین تمسے پھر پوچھتی ہون کہ کالنسن کے بارے مین تمھاری کیا مراد ہی۔"

مارکوئس آف آزڈن۔ (عزم بالجزم سے) "میری یہ مراد ہی کہ قبل اسکے کہ میرے اور کالنسن کے پھر ملاقات ہوتی وہ لول کی جعلی ہنڈیان حوالہ کردیتا تو بہتر تھا اور نہ کیا تعجب ہی کہ وہ مختار زندہ نہ رہے اور ہنڈیان اُسی کے پاس رہ جائین اور اُسکے دم کے جعلساز کو پھانسنا اور اُسپر جعلی مقدمہ ہی قائم کرنا پسند کرین اور یا ہی تصفیہ پر راضی نہون سے ہی میری سوتیلی ماں اب تمنے میری مُراد سمجھی۔"

لیکن قبل اسکے کہ اسکی زبان سے جواب نکلے۔ حالانکہ جواب کی کوئی ضرورت نہین تھی کیونکہ ڈچز کے بشرے ہی سے وہ متردد ہو رہا تھا جو نوجوان رئیس اعظم کی گفتگو سے اسکے دل مین پیدا ہوا تھا کہ کمرے کا دروازہ جلد اور زور سے کھلا اور ڈیوک آف بلمائنٹ کتب خانہ مین داخل ہوا۔ اسکے بشرے سے وحشت برستی تھی اور چہرہ غصہ سے سرخ تھا۔ اسکی لٹکتی ہوئی مونچھون اور پیشانی کے نیچے سے آنکھین خون چکان معلوم ہوتی تھین۔ اسکے سفید سفید لب غیظ کی شدت سے کانپتے تھے اور موٹے موٹے پیشانی کے خطوط جنمین کل چہرہ سمٹ کے ایک جگہ ہو گیا تھا ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا گوشت مین کھدے ہوئے ہین۔ یہ انتہا کی سرکہ جبینی ایسی پیشانی کی شکنین تھین جنسے صریحاً معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آتش فشان بند ھا ہوا اسکے سینہ مین ابل رہا ہے۔ یہ حال دیکھ کے ڈچز کانپنے لگی اور مارکوئس بھی اس بوڑھے آدمی کی خوفناک دھمکی سے حیرت مین آکے پیچھے ہٹ گیا۔

ڈچز کی سی خونخواری سے اسنے اپنی آنکھین ڈچز کی طرف نکالین اور موٹی اور بھدی آواز سے جسکا تلفظ نہین ہو سکتا تھا اسنے اسکی طرف مخاطب ہو کے کہا۔

ڈیوک ۔ سنو بی بی۔ تمنے مجھے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ بی بی لول نے میرا بیٹا مجھ سے ظاہر کر دیا ہے حالانکہ اسنے کوئی راز فاش نہین کیا ہے۔ بلکہ ایک مدت گذر گئی کہ اسکی اس سے ملاقات ہی نہین ہوئی ہے۔ اب تم ہی بتاؤ کہ مین تمھاری بات چیت اور گفتگو سے کیا نتیجہ نکالون۔ یہی نا کہ تم دونون مین سے ایک نے چھپ چھپ کے سننے والے کمینہ کا کام کیا ہے اپنے شوہر یا اپنے باپ کا تم دونون مین سے ایک جاسوس بنا ہے اور شاید تم دونون نے چھپ کے کان لگانے والے کا من مانتا کھیل کھیلا ہے۔"

یہ سنکے چارلس اپنے دونون بازو سینہ پر نیچے اوپر رکھ کے آگے بڑھا۔ لیکن اسوقت اسکا طرز بربیت کا نہین تھا بلکہ اس سے رنج و ملال ظاہر ہوتا تھا۔ اسنے کہا۔

چارلس ۔ "ای باپ یہ تمھاری زجر و توبیخ میرے سر آنکھون پر ہے اسلیے تم کسی

دغابازی کی کارروائی سے جو تمھاری نسبت سرزد ہوئی ہو میری سوتیلی ماں کو بری کرو"
یہ سنکے ڈیوک نے جسکی آنکھیں یقیناً خون فشان تھین اپنے بیٹے کو گھور کے
دیکھا اور کہا۔

ڈیوک "خیر یہی سہی صاحب۔ تو پھر مین خیال کرتا ہون کہ تمنے میرے سب حکمون کو
سنا ہی۔ تمنے سب باتین سماعت کی ہین تم سب جان گئے ہو"

چارلس (طیش مین آکے) "بہرکیف مین بہت کچھ جانتا ہون۔ بہت کچھ۔ اے باپ
مین بہت کچھ جانتا ہون۔ مثلاً مین جانتا ہون کہ تم میرے اور میری مسرت کے درمیان
سدّراہ ہوے ہو۔ جسکو مین پیار کرتا ہون اُسکو مجھ سے چھڑانے کے لیے تم ہی باعث
ہوے ہو۔ یا میرے خدا۔ جب مین ان سب باتون کا خیال کرتا ہون تو مجھے صبر نہیں
تو کیونکر آئے"

یہ کہتے ہوے نوجوان رئیس اعظم کی آواز وحشت سے کمرے مین گونجتی تھی اور
وہ اپنی بھنچتی ہوئی پیشانی پر ہاتھ رکھے تھا۔

یہ سنکے ڈیوک پر اچانک دہشت غالب ہوگئی اور ایک ہی منٹ مین اسکا سارا
غصہ اُتر گیا اور اُسنے کہا۔

ڈیوک "چارلس۔ میرے پیارے چارلس مجھے طعنے نہ دو۔ اپنے باپ کو نہ کوسو
چارلس۔ میرے پیارے لڑکے۔ آگسٹا۔ تم اسکو سمجھاؤ۔ تم اس سے کہو۔ تم میری
طرف سے کہو تو"

بچھلا فقرہ اُسنے اپنی رنج و آلام وہ عاجزی سے ڈچز کی طرف مخاطب ہو کے کہا۔
اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کے اور اپنے باپ کی طرف اپنا چہرہ جسپر ناقابل بیان آلام
واندوہ کے نقش مرتسم تھے جھکا کے چارلس نے غمگین اور دلخراش آواز سے
حسب ذیل تقریر کی۔

چارلس ۔ اے باپ تم کیا جانو کہ تمنے کتنا بڑا بھاری نقصان مجھے پہونچایا ہی ۔ میری طرف دیکھو میرے زرد زرد گالون پر نظر کرو ۔ میری گڑھے مین دھنسی ہوئی آنکھون پر نگاہ کرو ۔ میرے زار و نزار ضعیف و ناتوان جسم کی طرف خیال کرو تیئیس ۲۳ ہی برس کے سن مین ایسا کمزور اور زیادہ عمر کا دکھائی دیتا ہون ۔ اسقدر قبر کے قریب پہونچ گیا ہون جیسے اور لوگ عموماً پچاس برس کی عمر پاکے ہوتے ہین ۔ شباب کا ولولہ اور اُسکی طاقت مجھ مین باقی نہین رہی ہی ۔ ابھی سے خون میری رگون مین سستی سے دوڑتا ہی ۔ میری طاقتین کچل گئی ہین اور میرا دل پاش پاش ہوگیا ہی ۔ امید میرے نزدیک ایک کملایا ہوا پھول ہی اور مایوسی ایک فرضی جن کی طرح جو انسان کا خون چوستا ہی اپنے پر و بال میرے اوپر پھیلائے ہوے ہی ۔ لیکن یہ سب باتین کس کی بدولت ہوئی ہین ۔ کسنے مجکو اپنی بیرحمی کی جنّاتی گرفت مین پکڑکے میری مسرت کے بلند ترین کنگرے سے لاعلاج غم کے غار مین پٹکدیا ہی ۔ تمنے ۔ میرے باپ ۔ تمنے یہ سب باتین کی ہین ۔ ہان تم اپنے فعل کی طرف دیکھو ۔ اور تم دیکھو کہ تمھارا بیٹا بہت جلد قبر مین جانے کی تیاری کررہا ہی اور تب تو کہہ کہ اس طور پر اُسکے در پے جان ہونے سے تمکو کیا ملا ہی ۔"

نوجوان آدمی کی آواز حد درجہ کی وحشت کی ضربات الفاظ سے معمور تھی اور اُسکی نگاہون سے وہ جوش ٹپکتا تھا جو جنون کے قریب قریب تھا ۔ اُسکا باپ مغلوب الغضب اور غصّہ ور نوجوان کے سامنے خم ہوگیا گویا اُسکی آنکھون مین انتقام کی بجلیان چمکتی تھین اور اُسکی زبان سے گھلا ڈالنے والی لعنت کی گرج اور کڑک نکلتی تھی ۔ وہ جز تو دہشت اور حیرت سے فالج زدہ ہوگئی ۔ اپنی ہیبت زدہ نگاہ سے اس خوفناک منظر کی طرف دیکھتی رہی لیکن ایک لفظ بھی نہ بولی ۔

آخرکار ڈیوک آف ہیمانٹ نوجوان رئیس اعظم کے پانون پر گر پڑا ۔ اور اُسکے زانو پکڑکے کہنے لگا ۔

ڈیوک "میرے بیٹے۔ میرے پیارے بیٹے مجھے معاف کر میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر"

چارلس "یا خداوندا۔ میرا باپ اور اُسکے مقدر میں یہ ذلت ہو"

چارلس نے یہ کہا اور اُسکے رخسارے اُن مخالف خیالات سے چمکنے لگے جو جلتے ہوئے طوفان کی طرح اُسکے دل میں اُمنڈ آئے تھے۔ اپنے باپ کو اُسنے اس لجاجت اور انکسار کی حالت سے اُٹھایا اور اُسکے گلے سے لپٹ کے ڈاڑھیں مار مار کے رونے لگا اور بوڑھا آدمی بھی رویا اور ڈچز اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے زور زور سے ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں لینے لگی۔ اس حد درجہ کے درد اور نہایت رقت کا وہ منظر تھا کہ اُسکی کیفیت سمجھنے کے لیے وہ حالت دیکھنے کے قابل تھی الفاظ اُسکو بیان نہیں کر سکتے۔

اس طور پر اپنے بیٹے کی معافی حاصل کر کے ڈیوک کتب خانے سے اپنے کمرے کو چلا گیا تاکہ وہاں جا کے وہ اپنا من سمجھوتا کرے۔ اور ڈچز اور مارگوئس آف آرفڈن پھر اکیلے رہ گئے۔ اب رئیسہ زہرہ پرستار نے چارلس کے روبرو سب حال مفصل فرانسیسی عورت کلیمنٹائن کی دغابازی کا جو اُسنے ورمیا کے معاملے میں کی تھی بیان کرنا شروع کیا وہ مفصل حال جسکا ڈیوک نے ابھی ابھی اقبال کیا تھا اور جو اب ایک برباد کن اور زبان رسان جھونکے کے مانند اُسکے بیٹے کے گوش زد ہوا لیکن ڈچز کا جلد جلد بیان ختم بھی نہ ہونے پایا تھا کہ ایک پیادہ ایک خط لے کے اندر آیا اور وہ خط اُسنے نوجوان مارکوئس کو دیا۔

اس خط کو لیکے جوں ہی اُسنے دیکھا کہ ایک اُجڈ پن سے لپیٹا گیا تھا۔ ولیف سے بند تھا اور اُسکے لفافہ پر مکتوب الیہ کا نام گھسیٹ کے لکھا ہوا تھا کہ چارلس نے گھبراہٹ کی بیصبری سے کہا۔

چارلس "یہ خط کون لایا ہے"

ملازم — حضور کے درزی نے اسکو لیا ہے اور اگرچہ وہ مسٹر اوسمنڈ کے نام ہی نامہ
نہ کہتا ہو کر رہا ہو مگر یہ اسی کے لیے ہو — اور چونکہ اسپر لفظ ضروری لکھا ہوا ہی اسلیے اُسنے
خیال کیا کہ وہ خود ہی بیان لاتا ہو

لیکن بہت عرصہ قبل ملازم کی گفتگو ختم ہونے کے چارلس نے خط کھول کے اُسکا
مضمون پڑھ لیا تھا — خوشی — ہم درجا — رنج — اور نا امیدی یکے بعد دیگرے علی التواتر
اُسکے چہرے پر ہویدا ہوئے اور ڈچز کی طرف خط پھینک کے دل توڑنے والی آواز
سے اُسنے کہا —

چارلس — وہ مل گئی میری دلربا مل گئی — مگر وہ قریب مرگ ہی — یا میرے
خدا — یا میرے خدا —

اور اگر یہ اسکو اس آرزو نے دیوانہ بنا دیا تھا کہ وہ فوراً اُسکے پاس جسکو وہ چاہتا تھا
دوڑا ہوا جاتا — لیکن اسکے خیالات اُسپر غالب آئے اور وہ اپنی کرسی پر بیٹھ کے بل گر پڑا
جسپر سے وہ دہشت میں آکے اٹھا تھا — اور پھوٹ پھوٹ کے رونے لگا —

دل دھڑک رہا تھا دماغ پھٹا جاتا تھا کہ ڈچز نے اپنی آنکھیں خط پر دوڑائیں — یہ خط
اُس بیوہ عورت کی طرف سے تھا جسکے مکان واقعہ کیمڈن ٹاؤن میں ڈچز پہلے رہتی تھی
مضمون مختصر تھا مگر جسمیں تھا وہ یہ تھا کہ وہ نوجوان نا تجربہ لڑکی جو اُس بیوہ کی بہن کے
ساتھ رہتی تھی قریب مرگ تھی — جب اُسنے دیکھا کہ آخری وقت قریب ہی وہ اُس
شخص کی آخری ملاقات کے لیے جسکو اب تک بد اور اُسکی مہربان شفیق مسٹر اوسمنڈ
کے نام سے جانتی تھی رضامند ہوئی — ناظرین کو یاد ہوگا کہ کیمڈن ٹاؤن کی صاحب خانہ
عورت سے چارلس نے درخواست کی تھی کہ اگر کوئی تحریر اُسکے نام کی ہو وہ اُسکو
ویسٹ انڈ کے خیاط کی معرفت اُسکے پاس روانہ کرے — اور اب آخر کار اُسنے
اس طور پر اپنی ڈچز جنیا کی خبر پائی —

لیکن یا خدا یہ کس قسم کی خبریں تھیں جنسے نہ صرف اسکو انتہا کا رنج پہونچا اور نہ صرف اُسکا ہی جگر پاش پاش ہوا بلکہ کمبخت ڈچز اور جنیا کی ماں کا بھی یہی حال ہوا۔ ان دونون کی خوش قسمتی سے جو خدمتگار یہ خط لایا تھا وہ فوراً ہی وہ کیفیت بیان کرکے جو ہمنے اوپر لکھی ہی باہر چلا گیا تھا اور اگر وہ منتظر استجواب یا انکشاف حال چند لمحہ تک دروازہ کے باہر ٹھٹک جاتا تو وہ بالضرور وہ ملال آمود چونکے جملے اور ٹوٹے ٹوٹے فقرے سنتا جنسے حد سے زیادہ شکوک اُسکے دل مین پیدا ہوتے۔

جسمانی اور دلی درد کے نہ رُکنے والے دورے مین چارلس کے مُنھ سے نکلا۔

"چارلس۔ "اور جنیا قریب مرگ ہی۔ یا خداوندا اُسپر رحم کر"

انتہا کی تلخ تر آہ و زاری سے ڈچز اس طور پر گویا ہوئی۔

ڈچز۔ "ہاے میری غریب بیچاری لڑکی۔ ہاے میری بیٹی۔ جسکو مین نے چھوڑ دیا اور جسکے حال سے اتنی مین غافل رہی کہ اُسکی خبر تک نہ لی۔ چلو چلو اُسکے پاس جلد چلین"

چارلس۔ (اپنی کھوئی ہوئی طاقت کسی قدر پھر حاصل کرکے اور کھڑے ہوکے) "ہان چلو اُسکے پاس چلین۔ آؤ میری پیاری سوتیلی ماں۔ آؤ اپنی پیاری کے پاس جلد چلین اور اگر خدا کی مرضی ہی تو وہ ابھی اور جیے گی ہملوگون کو برکت اور خوشی نصیب ہوگی اور وہ بھی خوش رہے گی۔ ہاے وہ فرشتہ۔ وہ پیاری۔ وہ میری پیاری"

اسوقت کتب خانہ کا دروازہ پھر کھلا اور چارلس اور ڈچز دونون نے جو چلنے کو تیار ہوگئے تھے بیصبری اور قریب قریب غصہ کی نگاہ اُس نوکر پر ڈالی جو اندر آیا اور جسکو اُنھون نے ایسے وقت پر اپنا مخل سمجھا۔

نوکر۔ "ایک اور خط ہی۔ میرے لارڈ"

اور خط دے کر وہ فوراً باہر چلا گیا۔

چارلس نے لفافہ کھولکر اور اُسکا مضمون جو حسب ذیل تھا اپنے دل مین پڑھا۔

۱۷ جنوری ۱۸۱۶ء"

"کل شام کو پیرس مین رہا کیا گیا۔ میرا قصد ہی کہ بلا توقف انگلستان سے روانہ ہوجاؤن لیکن مین تمسے رخصت ہونے کا نہایت متمنی ہون۔ تم خود واقف ہو کہ کس مسرت اور دلی خوشی سے مین تمھارا ہمیشہ بہی خواہ رہا ہون اسلیے مجھے امید ہی کہ یہان آنے کی مہربانی سے تم انکار نہ کروگے۔ مجھے کامل توقع ہی کہ تم میری یہ درخواست منظور کروگے کیونکہ اپنی قید کی حالت مین مین نے گورنر سے سُنا تھا کہ تم خود کئی مرتبہ میری خیر و عافیت دریافت کرنے گئے تھے۔ اے چارلس۔ خداوند تعالی تمکو برکت دے اس طور پر جو تمنے اپنی ہمدردی ظاہر کی اُسکے عوض مین خدا تمکو برکت دے۔

"مین ایک دوست کے مکان پر ٹھہرا ہوا ہون اور اُسکا پتہ ملفوف ہی اور مجھے امید ہی کہ آج دن بھر مین مین کسی وقت تمکو دیکھون۔

"کیا تمھارے تمام ارکان خاندان کی خدمت مین اپنا آداب بجا لانے کی مین جرأت کر سکتا ہون۔"

"تمھارا محب صادق۔"

"جولیس لیتوین ہیم۔"

"نارکوئس آف آرڈن۔ ان سب اُمور مین خداوند تعالی کا ہاتھ ہی۔"

یہ کہکے اُسنے یہ خط ڈچز کو دیا جو اُسکے چہرے کی طرف اشتیاق کی بیصبری سے دیکھ رہی تھی جب وہ اُسکو پڑھ رہا تھا کیونکہ اُسکے لبشرے سے وہ جان گئی تھی کہ وہ خط صرف معمولی اور ادنی لحاظ کے لائق نہین تھا۔

ڈچز۔ (اشتیاق اور مسرت کی آواز سے) شکر ہی خدا کا۔ وہ کیسا کریم و کارساز ہی کہ باپ کی رہائی مین ایسے وقت پر ہوئی جب وہ بھی اپنی بیٹی کو گلے لگاتے تو شاید اُسکا دم اُسی کے سامنے نکلے۔"

یکھلا جملہ کہتے ہوے اُسکی آواز اور طریقے یکایک صدمہ رنج کے ملال اور بیا یوسی کے ہوگئے۔

چارلسن (جذبۂ شوق سے) ہاے اُس امید کو نہ مٹاؤ جو میرے دل میں مکرّر ہے بالضرور اُسکو صحت ہوجائیگی۔ خدا پھر اُسکو ہمین دیگا۔ وہ پیاری وہ معصوم حسین!

اکتالیسواں باب

(سفید غلام کے دور کا خاتمہ)

فرض کرلو کہ اُن عجیب و غریب اور بعید العقل واقعات کے متعلق جو باب ملحقہ سابق کے آخر پر واقع ہوئے دو گھنٹے گذر گئے۔ اب ہم پھر ڈاک کے منظر پر اور ایک سفالہ پوش عریاں مؤمکان کا منظر پیش نظر ہے۔ جس میں وہ دونو امرا اور رؤسا سے منظر بدل کے اب کیمڈن ٹون کے چیپ سائڈ اطراف میں آتے ہیں۔

ایک صاف و رفتہ کمرے میں جو سادہ سادہ چیزون سے آراستہ تھا اور جسمیں ایک پلنگ پر لیٹی تھی اور اسکے پاس تین آدمی موجود تھے۔ وہ خدا رسیدہ جسکا بیان ہوئی شئے تمام و کمال تلف نہین کرسکتی اب تک سحر کی طرح اُسکے گرد معلق ٹنگا ہوا اور اپنی زبان حال سے بکمال فصاحت و ملال درد انگیز جمال کا قیل و قال کرکے ملال و ملال پیدا کرتا تھا۔ اُسکا جسم جھیجتے جھیجتے ایسا ہلکا ہوگیا تھا جیسا پری کا ہوتا ہے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ دلآویز ہوگئی تھی۔ اُسکا رنگ جو ہمیشہ توانائی اور تندرستی کی حالت میں چمکا چونکا تھا ایسا صاف و شفاف ہوگیا تھا کہ اُسمین سے چھوٹی سی چھوٹی رگین پیشانی پر اپنی نیلی نیلی لیک پھیلاتی ہوئی نظر آتی تھیں لیکن دونون رخسارون پر دریائی گلابی کی سی سرخی کی چمک نہایت نزاکت سے شفاف پوست کے آر پار دکھائی دیتی تھی۔ افسوس ہے کہ وہ دلکش و دلپذیر فریب وہ خوبصورتی تھی جو اس مقتول و ذبیح کے قبر کے واسطے سنگار کرتی تھی۔

پہنچے لکھا ہی کہ اسکے پلنگ کے گرد تین آدمی موجود تھے۔ یہ نیون ڈچز آف بلمانٹ مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف آرڈن تھے۔ سب باتین جنکا ظاہر کرنا اور اُسکو جاننا مناسب اور قرین مصلحت تھا ظاہر کردی گئین۔ سب سے پہلے جب ڈچز اور اُسکا سوتیلا بیٹا اپنی دولتسرا واقع گروس وینر اسکوئر سے چلے وہ سیدھے مسٹر لیوین ہیم کی عارضی قیام گاہ کو گئے تھے۔ اس مقام پر ان سب کا اکٹھے ملنا بہت وجوہ سے ایک دردناک اور رنج آور واقعہ تھا عجلت سے حالات بیان کیے گئے اور جولیس لیوین ہیم کو معلوم ہوا کہ وہ جنیا مارڈنٹ یعنی وہ غریب سینے کا کام کرنے والی لڑکی خاص اسی کی بیٹی ہے۔ اس موقع پر اُن سے دریافت کرنے کی ضرورت نہین تھی کہ وہ بھی ڈچز اور مارکوئس کے ہمراہ اُس غریبون کے مسکن کو چلے گا جہان وہ غریب لڑکی اپنی موت کے بستر پر تھی کیونکہ وہ خود چاہتا تھا اور تڑپ رہا تھا اُس سے بغلگیر ہو۔ اُسکو اپنی گود مین لے۔ اُسکو دیکھ کے روئے اور اسکے ساتھ ملکے دعا مانگے۔ اُس سفالہ پوش گوشۂ غریبان تک آنے مین اُنکو دیر نہ لگی۔ کسی قدر فاصلے پر وہ اُتر پڑے اور ڈچز سب سے پہلے اپنی بیٹی کو اُس خبر سے مطلع کرنے اندر گئی جو باوجود یکہ ہزار احتیاط اور پیشین بینیون لوردوراکشیون سے ظاہر کیجاتی تاہم ایک خطرناک اثر سے اُسکو چونکا دیتی۔

اسکے بعد کو جنیا مارڈنٹ کو معلوم ہوا کہ وہ عظیم الشان رفیع الدرجہ عالی حسب معالی نسب ڈچز آف بلمانٹ اور مسٹر لیوین ہیم کی بیٹی ہے۔ اُنکے شباب کی ناجائز محبت کی اولاد اُسکے ممنوع اتحاد کا ثمر مراد۔ اور وہ جوش اور ولولے جو ڈچز آف بلمانٹ نے اُسوقت ظاہر کیے تھے جب دو برس ہوئے مخمل لباس قصر بلمانٹ پہونچایا گیا تھا۔ ہان اُن جوشون اور ولولون کے معنی اب اُسکی سمجھ مین آئے۔ اسی طرح وہ ذاتی اور جبلی مروتین اور اصلی ہمدردیان جو اُسوقت اُسکو مسٹر لیوین ہیم کی طرف کھینچے لیے جاتی تھین جب مصیبت کی گھنگھور گھٹا اُسپر چھائی تھی۔ ہان اُن مروتون ہمدردیون کا

مطلب اب اُسنے سمجھا۔ لیکن اگرچہ اُسکی ولدیت کا افشاء راز نہایت نازک احتیاط اور انتہا کی خبرداری اور ہوشیاری سے اُسکے سامنے کیا گیا تھا۔ اور اگرچہ جسوقت اہل قبال کا آخری لفظ کہ وہ اُنھین کی بیٹی ہی اُسکے سامنے کہا گیا اُسی وقت اُسکو اُسنے جسنے اُسکی ماں ہونا اپنے تئین بتایا تھا اپنی کنار عاطفت مین نہایت مسرت اور جوش خون سے لے کے بہت پیار کیا تھا۔ تاہم وہ تعجب اور خوشی کی ملی پھریری اس دل شکستہ اور بیمار بیچاری مرنے والی لڑکی کے واسطے بہت سخت تھی۔ اہل قبال سے بھیدون کی تمام و کمال توضیح و تشریح بلکہ یون کہنا چاہیے کہ پورا پورا انکشاف تعجب انگیز سچائیون کا جو اس نوجوان لڑکی کے لیے ذخیرے مین تھین نہین ہونے پایا۔ کیونکہ اُسکے بعد ہی یہ بات اُسکو معلوم ہونے کو تھی۔ اور یہ بھی اُسکی ماں کی زبان سے۔ کہ اُسکا مسٹر اوسمنڈ درحقیقت مارکوئس آف آرڈن ڈیوک آف بلمانٹ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ علاوہ اسکے جب وہ جینیا اپنی ماں کے سینہ پر سر رکھے ہوئے لیٹی تھی اور اُسکو اپنے راحت آور اور مسرت بخش اشکون سے تر کرتی تھی کہ اُسنے اسی طرح پھر اپنی ہی ماں سے سُنا کہ نوجوان مارکوئس کا عقد نہین ہوا ہی اور یہ بات بھی اُسکو معلوم ہوئی کہ جو بھگا لیجانے اور چھوڑ دینے عورت کی حکایت کلیمنٹائن نے کہی تھی وہ بالکل مصنوعی اور بناوٹ کی تھی کیونکہ مارکوئس نے نہ صرف اپنی ذات کو اُسکی محبت مین وفادار اور ثابت قدم ثابت کیا ہی بلکہ اُسکی غیر تبدیل پذیر محبت مین وہ نالہ و شیون کرتا ہی اور مرتا ہی۔

مسرت اور احسانمندی اور تعجب کے جذبے جو اسوقت در جینیا کے عمیق چشمۂ دل سے اونچی اُٹھتی ہوئی لہرون کے بعد لہرون کی طرح جوش مارتے اور یہ نکلے تھے وہ کسی کے خیال مین نہین آسکتے ہین اور نہ کوئی اُنکو بیان کر سکتا ہی۔ اور چونکہ جتنی زبانین روے زمین پر بولی جاتی ہین اُنمین کوئی ایسی زبان نہین اور انسان کی زبان کو اسقدر الفاظ معلوم نہین کہ اُن خیالات اور محسوسات کی زیادتی۔ اُنکی دلگداز نرمی۔ اُنکی لذت خیز گرمی

مشرح اور مفصل منصفانہ بیان کیا جائے اسلیے اُس منظر پر جسنے ناظرین کو جوش مین لایا تھا ہم صرف سرسری طور پر نگاہ ڈالتے ہین ۔ اور اسوجہ سے اُس ملاقات کی کیفیت کا خیال جو ورجینیا اور اُسکے چاہنے والے اور اُسکے باپ مین ہوئی تھی ۔ یعنی وہ ملاقات جسکے ہونے کا طریقہ ڈرچر آف بلمانٹ نے نکالا تھا اور اُسکے لیے حتی الامکان کوشش کی تھی ۔ ہم اپنے ناظرین کے قیاس اور ادراک پر حوالہ کرتے ہین ۔

آہ ۔ ان خیالات اور محسوسات کا پہلا ابھاؤ تو بالکل نہایت مسرت سے پُر تھا کیونکہ اور سب خیالات اور ملحوظات صرف ایک دل مین دخل پانے والے اور جوش مین لانے والے اُس مسرت کے خیال مین منجذب تھے کہ کارساز حقیقی نے اپنے فضل و کرم سے کیونکر ان بچھڑون کو ایک دوسرے سے ملایا ۔ لیکن جب ہنوز یوسون کی اولادبدلی کی گرمی سب کے رخسارون پر محسوس ہوتی تھی ۔ اور جب خوشی کے اشک جو اس کثرت سے اُمنڈے تھے ہنوز ہر ایک کی پلکون پر چمک رہے تھے ۔ کہ یکایک ہر ایک کا دل پیٹ ڈالنے والی مایوسی کے بوجھ سے دب گیا اور دبتے دبتے ڈوب گیا ۔ اور یہ مایوسی اُس یقین سے پیدا ہوئی تھی جو اُس جوش مین جنجھ کے آر پار ہو گیا تھا ۔ یعنی وہ دل دُکھانے والا اور رنج و عذاب مین ڈالنے والا اس بات کا یقین کہ وہ وقت اب بہت ہی قریب ہے جب اس منظر مین موت اپنا دخل کرے گی ۔

چارلس ۔ ڈرچر اور مسٹر لیوین ہیم کے دل مین یہ خیال کہ یہ عزیز لڑکی جسکو وہ انتہا کا پیار کرتی تھی ۔ اب اُنسے عنقریب چھٹنے والی ہے اس طور پر آتا تھا جیسے دس ہزار خاردار آنکھ مین سُرخ کیے ہوئے تیرون کے چبھنے کا درد اُٹھتا ہو ۔ اور ورجینیا کے دل مین ایسے ایسے جوش اور ایسے ایسے جذبے طغیانی کرتے تھے جنسے اُسکو محسوس ہوتا تھا کہ جس مسرت کے لیے وہ جینا چاہتی تھی جب اُسکے اسباب و سامان ایسے مہیا ہو گئے ہین تو کس سخت ۔ کسقدر سخت تر ہے مرنا ۔

ڈچز آف بلمانٹ کے دل مین نہ صرف انتہا کے غم کا اثر تھا بلکہ سخت پشیمانی اور تاسف کا بھی اثر تھا۔ اُسکو وہ دن یاد آیا جب وہ بیٹی اُسکے روبرو گھٹنے ٹیکے ہوئے اپنے عالیشان واقع قصر بلمانٹ مین کھڑی تھی۔ جب اُسنے جو اُسکی ان تھی اپنی بیٹی کو بھولی بسری اور بچھڑی ہوئی بیٹی کو اپنے روبرو اور روبرو دیکھا تھا اُسنے اپنے دل ہی دل مین کہا "ہائے اگر اسوقت مین اپنی شرط خدمت بجا لاتی تو آج یہ میرا بچہ بچ جاتا۔ مجکو چاہیے تھا کہ جب ہی مین اُسکو اپنی بیٹی مان لیتی۔ یا اقل درجہ اتنا تو کرتی جس سے اُسکی دستگیری ہوتی۔ لیکن دونون باتون مین سے مین نے ایک بھی نہ کی۔ اپنی شہرت کو خطرے مین ڈالنے کے خوف سے ہراسان ہوکے۔ یہ خیال کرکے کہ گذشتہ کے انکشاف سے ایسا نہو کہ نیکنامی کو ذرا بھی داغ لگ جائے اور تمام اپنی خود فروشی اور خودستائی کے لحاظون کو اُس موقع پر جو اُسوقت چمکتا ہوا اور عظیم القدر میرا حال کا زمانہ تھا کیا کرکے مین نے کمینہ پن۔ بزدلی اور قانون قدرت کے خلاف کام کیا۔ اور انھین سب باتون سے اس بدبخت زمانۂ استقبال کے لیے سب اسباب بہم پہونچائے۔ اور وہ بدبختی اب قریب ہی ہے۔ وہ آہی گئی ہے۔ دیکھو دیکھو وہ یہ ہے"

اور جون ہی یہ خیالات گدون کی طرح ڈچز آف بلمانٹ کے دماغ مین پھرنے لگے اُسنے اپنی دونون باہین اپنی بیٹی کی گردن مین ڈال دین اور ناقابل بیان مجنونانہ طاقت سے اُسنے مرنے والی لڑکی کو اپنی چھاتی سے لگالیا۔

مسٹر لیوین ہیم کو بکائے خود اس خیال سے قریب قریب سودا ہوگیا تھا کہ اُسکو اپنی بیٹی کی موجودگی کا حال ایسے وقت پر معلوم ہوا جب وہ ہمیشہ کے لیے اُسکی نظرون سے غائب ہوا چاہتی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ لڑکی محبوب القلوب۔ اپنے اصول نیک کی پابند اور نیکذات ہے۔ اُسکی فیاضانہ خصلت اور عالی دماغی کے خود اُسکے سبب سے ثبوت

سے ملے تھے۔ اور لیوین ہیم کی آنکھوں نے اُسکو خبر دی تھی کہ اِس بن کے گلانے۔ اور گھلانے والی بیماری ہی مین بھی وہ ایسی حسین و جمیل تھی کہ اُسکی تعریف نہ صرف اور شاعری دونون کے حیطۂ اختیار سے باہر تھی۔ اِسکے بعد جیسے ہی اُسکے دل کی نگاہ جلدی سے گزشتہ زمانہ کی سیہ کاری کے حالات کی مجلد کتاب پر پڑی یعنی وہ مجلد کتاب جسکے اسرار اور بھیدون سے وہ صرف اسی دو گھنٹے کے عرصہ مین آگاہ ہوا تھا۔ اُسکو سوائے اِس خیال کے اور دوسرا خیال نہ آیا کہ دلجیا سے غفلت کی گئی۔ ہائے بڑی بیرحمی اور سنگدلی سے اُسکی جان نے اُس سے غفلت کی اور اِس انتہا کی غفلت۔ بے پروائی۔ اور استغنائی کے یہ نتیجے ہوئے کہ اُس لڑکی کو ایسی کلیجہ ہلانے والی محنت کرنی پڑی۔ ایسی سخت سخت تکلیفین فاقہ کشی کی اور سب طرح کی اور تکلیفین برداشت کرنی پڑین جنسے یہ بیماری پیدا ہوئی جو اُسکو قبر کی طرف کشان کشان لیے جاتی تھی۔

اِسکے بعد جون ہی مسٹر لیوین ہیم نے اپنی نوبت پر مرنے والی لڑکی کو اپنی کنار مین لیا وہ رو دیا۔ آہ وہ شیرخوارہ بچہ کی طرح رو دیا اور اُسکو اپنے سینہ سے چمٹائے ہوئے اندوہ و آلام کی زیادتی نے کچھ عرصہ تک کے لیے بچہ بنا دیا۔ یعنی ایسا کہ دلدوز آواز اور ناقابل بیان عذاب کے ساتھ وہ زار زار روئے کہ اُسکا جی چاہتا تھا اور اُسکی تمنا کرتا تھا کہ ابھی نہ مرتا ہے ابھی مر جائے۔

لیکن ہاں کولیس آف آرڈن کے۔ یعنی اُس چاہنے والے اُس غمخوار۔ اُس پرستش کرنے والے پارلیس کے لیے اُسکا جیا تھا۔ اے قادر قیوم۔ اے خدا علا یزال اِس دنیا مین ایسے [illegible] اِس واسطے پیدا ہوتے ہین۔ کس واسطے نہ ہمیں وحساب آلام و ہموم انسانی کی سرنوشت مین لکھدیے گئے ہین۔ اِس جان مین اتنے الفاظ ہی نہین کہ جسمین [illegible] کے اندوہ و رنج کا فی وجدانی و شعور سے معرض بیان مین آئین۔ آخر کار وہ اپنی دلجیا سے جاتو۔ مگر کیونکر ملا کس حالت مین ملا۔

ہائے ہائے۔ اُسکے بدترین اندیشے راست ہوگئے۔ ہائے ہائے اُسکے صدہا خواب پشان جو اُسنے اُسکے بارے مین دیکھے تھے دہشت ناک سے درجۂ صدقت اور شہادت کو پہونچے احتیاج۔ افلاس۔ فاقہ کشی۔ ظلم۔ بیدردی۔ بیرحمی۔ روحانی اور جسمانی عذاب عقوبت بیماری یا منصف خدا۔ یہ کیا کیا خواب کی باتین تھین جو صادق آئین۔ یہ سب اُسپر گذر چکے تھے یہ سب اُسپر بیتی تھی۔ اُس بیچاری بیکس لڑکی پر جسنے کسی پھول کو کبھی بھول کے نہین توڑا تھا۔ اور جسکا پانو کبھی بیخبری مین بھی کسی کیڑے پر نہ پڑا تھا۔ یہ مصائب گذرے تھے کیا ایسی لڑکی کی تقدیر مین اسقدر رنج مقدر تھا۔ کیا اُس بیگناہ۔ اُس حسین و جمیل اُس پیاری کے پلنگ پر ابھی سے موت کو منڈلانا تھا۔ کیا خداوند کریم اُسکو چند سال اور جینے کی اجازت نہ دیگا۔ کہ چینی اور خوشی کا کسی قدر مزا تو چکھ لیتی۔ کچھ تو اُسکو اپنے آلام و اندوہ اور تکلیفات اور تصدیعات کا جنھون نے اُسکی زندگی کے چشمہ کو تلخ کردیا تھا معاوضہ اور بدلہ ملجاتا۔ درخشیا۔ درخشیا۔ کیا درحقیقت تو مرنے کے قریب ہی۔

اور جون ہی یہ عذاب و عقوبت کے خیالات مارگریٹ آف آرڈن کے دل مین پیدا ہوئے وہ اُسکے پلنگ کے برابر دوزانو کھڑا ہوگیا مرنے والی لڑکی کا چھوٹا سا نازک ہاتھ اُسنے اپنے ہاتھ مین لے لیا۔ اپنے لبون سے اُسکو لگایا اور نرم نرم بوسون اور گرم گرم آنسوؤن سے اُسکو چھپا دیا۔

اُس روز صبح کو جب تک یہ سب آنے والے پیارے خواب اُسکو گھیرے ہوئے تھے نہ آئے تھے غریب سینے والی نے نہایت پاک نہایت طاہر انتہا کا سچی توکل ظاہر کرکے اپنی ہستی کو تقدیر کے حوالہ کیا تھا۔ اور یہ بھی اُسنے سوچ لیا تھا کہ جب وہ بڑا سمندر اُسکی ملاقات کو آئیگا جسکی خطاؤن کے معاف کرنے کا اُسنے قبل سے ارادہ کرلیا تھا تو اسوقت کسی جوش یا جذبۂ دل کی وہ پابند نہوگی تاکہ دنیا سے وہ بہ امن و امان سدھارے اور کسی کی شکایت

اُسپر باقی نہ رہے۔ لیکن پہلے جو اس چند ہی گھنٹہ کے عرصہ مین آنے کو تھا اُسکو معلوم نہ تھا اور نہ اُسنے اُسکی پیش بینی کی تھی۔ اُن تعجب انگیز انکشافات کو جو بعدہ وہ سُننے کو تھی اُسنے پہلے سے دریافت نہین کر لیا تھا جسوقت وہ اپنی صبح کی نماز پڑھ رہی تھی اور دعا مانگ رہی تھی اور اپنے پیدا کرنے والے کو اس بات کا یقین دلا رہی تھی کہ جب حکم ہو وہ اپنا دم واپسین توڑنے کو تیار ہی۔ اُسوقت اسکو یہ بات معلوم نہ تھی کہ قبل اِسکے کہ آج جو حوادث روزگار اور نیرنگی زمانہ ناہنجار کا دن ہی آفتاب نصف النہار سے گذرے اُسپر اپنا دعویٰ کرنے کو ایک ماں پیدا ہو جائیگی۔ اُسکو اپنی ولدیت مین قبول کرنے کو ایک باپ پہونچ جائیگا۔ اور اُسکے کنوارپنے کا چاہنے والا اُسکو ملجائیگا وہ حق شناسی کی سچائیان جو اُسکے چاہنے والے کی ایمانداری اور اعزاز کی نسبت اُسکے لیے ذخیرہ مین موجود تھین اُسکو پیشتر سے معلوم نہین تھین اور پھر اُسکو معلوم ہوئین۔ اور یہ بھی اُسکو معلوم نہ تھا کہ وہ گمنام اور غیر معلوم شخص جسنے اپنا نام مسٹر اوسمنڈ بتایا تھا درحقیقت ایک مغرور و متکبر خطاب اور اعلےٰ تر درجہ کے نام کا حامل تھا۔

اِن تمام حالات اور واقعات مین چند ہی گھنٹہ کے اندر ایک تعجب انگیز تبدیلی واقع ہو گئی پس یہ سوال ہی کہ آیا اب بھی وہ نوجوان ناتجربہ کار لڑکی اپنی زیستی اور فنا پر متوکل تھی۔ کیا وہ اپنے ماں باپ کو جنکو ابھی اُسنے پایا تھا اور اپنے اُس پیارے کو جو ابھی اُس سے ملا تھا چھوڑنے کو تیار تھی۔ آہ۔ کیا ہم ابھی اوپر نہین لکھ آئے ہین کہ غریب وزجینیا کو مرنا سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔ آہ ایسی حالت مین اور ایسے وقت پر جب اُسکی تقدیر کے سیاہ سیاہ ابر چھٹتے جاتے تھے اور دوڑتے ہوئے نظر آتے تھے۔ اور گویا کوے کے بازو پر کرنی ہوئی فتح کی شان اور نیلے آسمان کی شوکت ظاہر کرتے تھے۔ اُسکو مرنا سخت دشوار معلوم ہوتا تھا۔

لیکن جب اُسنے اپنی شبنم آلود آنکھون سے چارون طرف دیکھا اور پھر وہ آنکھین اُن نگاہون سے دوچار ہوئین جو ناقابل بیان غم اور انتہا کی مایوسی سے اُسی کی طرف تھین اُسکو

پھر وہی تسلی توکل محسوس ہوا۔ جو ان مختلف اور جوش پیدا کرنے والے منظرون کے ظاہر ہونے سے گھنٹہ بھر قبل اُسکی روح کو تسلی دیتا تھا۔ اِس انتہا کی مایوسانہ حالت مین جو اُسکے باپ کے رمان پر طاری تھی اور عموم وہموم کی مجنونانہ وحشت مین جسکا چارلس شکار ہو گیا تھا اُس بیچاری لڑکی نے اپنی جبلی ہمت اختیار کرنے اور حتی الامکان اپنی جرأت اور دلیری سے مدد لینے کی وجہ پائی۔ چند منٹ تک اُسکی روح چپکے چپکے اُس سے باتین کرتی رہی بڑے جوش مین اُسنے نماز پڑھی اور دعا مانگی۔ حالانکہ اُسکے لب تک ہلنے نہ پاتے تھے اور ایسا معلوم ہوا کہ اُسکی نمازون کے جواب مین ایک آواز غیب طبقات جنت سے آئی جسکو اُسی نے سُنا۔ اِس آواز نے اُسکے کان مین اُس امید کی بشارت دی کہ فرشتون کی سی حالت کی خوشی جو قریب آپہونچی ہے اُسکو حاصل ہونیوالی ہے۔

اور اِس طور پر اِس بشارت سے دل شاد ہوکے ایک تبسم جسمین ناقابل بیان حلاوت ملی ہوئی تھی اِسکے لبون پر آیا۔ وہ ایسا تبسم تھا جو اِس درد والم کے موقع پر اندوہگینی سے اُسکے مناسب اور موافق تھا اُسنے کہا۔

ورجینیا۔ "اے میرے پیارے والدین نہ روؤ میرے لیے۔ اے میرے چارلس کیون روتے ہو میرے واسطے۔ مین اب دوسری اور خوشتر دنیا کو جاتی ہون۔"

ڈچز آف بلمانٹ (دلدوز اور سودائیون کے طریقے سے) "ہائے۔ اے میرے لال۔ اے میری پیاری بچی۔ یہ نہ کہو۔ تم جیو۔ تم جگ جگ جیو۔ ہم سب تمھارا مکھ دیکھین اور تمھاری پیاری ہنسی دیکھ کے خوش ہون۔"

مسٹر لیوین ہیتھم۔ "اور اپنے باپ کی راحت جان اور سرور سینہ بنو۔ کیونکہ ورجینیا مین تمکو پیار کرتا ہون۔ مجکو تمسے دلی محبت ہے۔ ایسی محبت ہے کہ گویا تم بچپن سے میری گود مین کھیلی اور میرے پاس رہی ہو۔"

چارلس۔ (اُسکا ہاتھ چومتے ہوئے) "اے سب سے پیاری لڑکی۔ اے سب سے

پیاری لڑکی تم اپنے دل مین ایسے غمگین خیالات کو جگہ نہ دو ابھی خداوند تعالیٰ تمکو ہمسے جھین نہ لیگا ہمکو خدا پر امید اور بھروسا رکھنا چاہیے"

ورجنیا "مین رکھتی ہون - چارلس"

یہ جواب مرنے والی نوجوان کنواری لڑکی نے ایسی آواز سے جسمین فردوسی ملائمت اور ایسی نگاہ سے جسمین ملکوتی حلاوت پائی جاتی تھی دیا اور پھر کہا -

"اور مین دعا مانگتی ہون کہ جب وہ مجکو تمھارے بیچ مین سے اٹھا لیجاے تمکو صبر و تسکین عطا کرے"

چارلس "(انتہاکے غم والم اور مجنونانہ وحشت سے) تم جیوگی ورجنیا - تم ابھی جیوگی - ہمنے بڑے بڑے اطبا حاذق بلائے ہین تھوڑی دیر مین وہ آتے ہی ہونگے ہم تمکو جنوبی فرانس لے چلینگے - اسی میری پری زاد - اس خوش آیند رحمت بخش اور صحت آور ملک مین چلینگے جہان پہونچتے ہی پہونچتے تم صحیح و تندرست توانا اور چست ہوجاوگی اور جب تک اپریل کی گرم ہوا سے درختون مین نئی نئی کونپلین نکلینگی"

ورجنیا "تب تک موسم بہار کے پھول میرے مزار پر اگنے لگینگے"

یہ فقرہ جسپر ورجنیا نے ایسی نہایت آہستہ اور نرم آواز سے کہا اُسوقت دو موٹے موٹے آنسو اُسکی دونون کنجی کنجی آنکھون مین ڈبڈبانے لگے -

جب یہ دردآمود جواب سُنا گیا اُسوقت غم کا غم ایسا دکھ دینے والا بنگیا اور چارلس کا غم ایسا جنون آمیز ہوگیا کہ مسٹر لیوین جسنے جسکا اندرونی الم گو اُسکے برابر شدید نہ تھا تاہم اسمین ظاہری شدت کم تھی انکو مجبور کیا اور منت سے کہا کہ وہ اپنے خیالات کو جادۂ اعتدال پر لائین - مرنے والی کے پاس خاطر سے تو سنگ صبر اپنے سینہ پر رکھین - اس لڑکی کا تو خیال کرین کہ اُسکے دل مین کیا ہوتا ہوگا -

ورجنیا "وہان دیکھو پھر - پیاری ماں - کیون روتی ہو اُن میرے لیے مین

مت کرتی ہون۔ اماں نہ روؤ۔ نہ روؤ۔ دیکھو جارلس مین کیا کہتی ہون پیارے میری وجہ سے اتنا نہ روؤ۔ اتنا غم نہ کرو میرے پیارے۔ کیا ہوگا کیا فائدہ۔ تم میرے بھی تو بڑی دقت کو یاد کرکے۔ میرے واپسین منظر کو مجھے تو معلوم اور محسوس ہوتا ہی کہ اب وہ گھڑی کے باقی رہگئے ہین مجھے خدا کا شکر کرنے دو کہ مین نے اپنے دم واپسین کے وقت اسقدر تو مسرت حاصل کی۔ مین نے چلتے چلتے اتنا تو سیکھ بھوک لیا کہ تم سب کس محبت سے میرے پاس ہو۔ ہان۔ اے پیاری اماں۔ خداوند پاک تمکو برکت نصیب کرے۔ باپ۔ اے پیارے آپا۔ جو جو تکلیفین تمنے برداشت کی ہین خدا تمکو انکا نیک عوض دے۔ مین جانتی بھی کہ تمھاری کوئی خطا نہ تھی تم بیجرم اور بیحرم تھے۔ ایک غیب سے آواز مجھے آئی تھی۔ اور کہی بھی کہ تمھارا کچھ بھی قصور نہین ہی۔ اور اے جارلس۔ میرے پیارے میرے پوجے ہوئے جارلس خدا کرے کہ بھرسے بہتر برکتین تمھارے اوپر برسین۔"

جارلس۔ "وہ کبھی نہ ہوگا۔ وزجنیا۔ یہ کبھی نہوگا کہ تو مرجائے اور مین جیتا رہون۔ مین تیرے بغیر زندہ رہ ہی نہین سکتا ہون۔ میرا دل پاش پاش ہوجائیگا۔ میرا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا۔ یا میرے خدا۔ وہ ابھی سے دھڑک رہا ہی۔ اے وزجنیا تم نہ مرو۔ تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ تم مجھے پیچھے نہ چھوڑ جاؤ۔ مین نے تمھین سب جگہ تلاش کیا۔ ہر مقام پر ڈھونڈھ مارا تمھارا پتہ لگاتے ہوئے مین مارا مارا پھرا ہون۔ اور اب آخر کار ہم ملے ہین۔ اب مجھے نہ چھوڑ۔ اے میری پیاری اب تو مجھے اپنے ساتھ ہی لے چل۔ اے میری پوجی ہوئی پتلی۔"

وزجنیا۔ (آنکھون سے اشک جاری) "صبر کرو جارلس۔ اپنے غم کو اعتدال پر لاؤ۔ پیارے منت کرتی ہون۔ اے جان صبر کرو صبر مین دوسری دنیا کو سدھارتی ہون۔ جہان ہم تم پھر ملینگے۔ اسکے بعد ملینگے۔ لیکن جب تک تو تم اس دنیا مین خوش رہو۔"

جارلس۔ (مرنے والی لڑکی کا سفید سفید ہاتھ اپنے دل پر رکھکے سختی سے) "نہین یہ ہرگز نہین ہونے کا۔ ممکن ہی نہین۔ اے میری پیاری۔ میری پری۔ مین قسم کھاتا ہون کہ مین

بیوفا نہیں ہوں۔ میں ہرگز تیری یاد سے بیوفائی نہ کرونگا۔ میں تیری آل کا پتلا اپنے سامنے رکھونگا۔ اے میری مجسم حسن۔ اے میری پیاری۔ اور جلد۔ آہ بہت ہی جلد میں تیرے پہلو بہ پہلو قبر میں سوؤنگا۔"

یہ سُنکے ورجینیا نے اُس آواز سے جو جوش اور جذبۂ دل کے سبب سے ٹوٹی ہوئی نکلتی تھی اور ایسی آہستہ تھی کہ مشکل سے سُنائی دیتی تھی یہ کہا اور اُسی وقت مسرت کی جھلک اُسکے چہرے پر نمودار ہوگئی۔

ورجینیا۔ "تو پھر تم اقرار کرتے ہو کہ مجھے نہ بھولوگے۔ ہائے اس طور پر مرنا کیسا اچھا ہے تیری محبت کے یقین میں۔ اور جب میرے والدین میرے پاس ہیں۔"

ڈچز۔ (شدت کے رنج والم سے) "مرتی ہے۔ ہائے ہائے۔ یا میرے خدا۔ وہ تو درحقیقت مرتی ہی ہے۔"

میسٹر لیوین ہیم۔ (درد انگیز کی طرف سودا گروں کی طرح دیکھکر) "طبیب۔ ہائے وہ آتے کیوں نہیں۔"

ورجینیا۔ (آہستہ تاہم خوش الحانی اور پیار سے) "ٹھہرو ماں۔ مجھے چھوڑکے نہ جاؤ۔ پیارے باپ طبیبوں کی آمد موت کی آمد کو روک نہیں سکتی۔ اب میرا وقت آپہونچا ہے۔ قریب تر آجاؤ۔ اس سے بھی زیادہ قریب آجاؤ۔ اے میرے پیارے والدین اپنے رنج والم کو کم کرو۔ اے سب سے پیارے اے میرے سب سے پیارے جازلین۔"

یہ کہکے وہ خاموش ہوگئی۔ موت کا پسینا اُسکی پیشانی اور بالوں پر نمایاں ہوا۔ رخسار کی فریب دہ رنگت اور چمک جاتی رہی۔ اور وہ ایسی زرد ہوگئی جیسے سنگ مرمر ہوتا ہے۔ جب آخری الفاظ جنکے تلفظ کی اُسکو طاقت تھی نہایت ضعف اور سستی سے اُسکے لبوں سے باہر نکلے اُسوقت وہ کھلے کے کھلے رہگئے۔ ڈچز زانوئے بغل کھڑی ہوگئی اور اُسنے ورجینیا کا ایک ہاتھ اپنے سینہ پر رکھا۔ جو لین لیوین ہیم اُسکا دوسرا ہاتھ اپنے لبوں کے پاس

لیجا کے چوم رہا تھا اور اسکو اپنے اشکون سے جو اندھا بنا دینے والے سیلاب کی طرح اُسکی آنکھون سے بہ رہے تھے بھگو رہا تھا۔

مارکوئس آف آرڈن جو گھٹنون کے بل جھکا ہوا کھڑا تھا اب سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پھر اُسکے کھڑا ہوتے ہو۔ ڈر جسم کو تکیہ پر سے اٹھا کے اپنی کانہون پر لے لیا۔ ڈر جنیا کا سر اُسکے سینہ پر تھا اور وہ اپنی محبت آمیز آنکھون سے اُسکے چہرے کی طرف بیخیال نما دیکھ رہی تھی۔ اسوقت ناقابل بیان لالچ اور پاک پرستش کی آخری نگاہ جسنے انما کسی قدر تو کل رنج و آلام کشیدہ نوجوان کے دل مین پیدا کر کے اُسکے جنون اور اکل وحشت کو معاوب کر دیا تھا اور جسنے یہ روح کو ہلا دینے والی بیمحبت کی شائق آنکھین بعد کنواری لڑکی کی دم بدم پیلی صورت کی طرف نگران تھین۔

اُس عالم خاموشی مین جو موت کی سنجیدہ خاموشی کے مساوی تھا ایک منٹ گذر گیا کہ اُسوقت مارکوئس آف آرڈن کے لبون سے ایسی صدمہ پہونچانے والی ہائے کی آواز بے تحاشا نکلی جسنے ڈچز اور جولیس لیوین ہیم کے ہر رگ و پے مین بجلی کی طرح سرایت کیونکہ اُس درد آلود آہ سے اُنکے دل مین یہ دل شکن یقین پیدا ہوا کہ اب خاتمہ ہو گیا اور ڈر جنیا اب زندہ نہین ہے۔"

بیالیسوان باب

(بیدانجامی)

رات کے نو بجے تھے جب ڈچز آف بلمانٹا اور مارکوئس آف آرڈن دولتسرائے واقع گروس وٹر اسکوئر مین واپس آئے۔ مسٹر لیوین ہیم اس قصد سے کہ اپنی بیٹی کی لاش کو جب تک قبر کا منھ اُسکے اوپر بند نہ ہو جائے اکیلا نہ چھوڑیگا۔ سفارتی مکان مین رکھیا تھا۔ اس تماشہ اور سراسر حزن و حرمان سے جو طرح طرح کے آلام و اوہام کا منظر تھی نہایت عجز و الحاح سے مسٹر لیوین ہیم اور مارکوئس آف آرڈن نے ڈچز کو چلے جانے کے لیے

سمجھایا اور فصر بلمانٹ سے غیر حاضر رہنے مین جو جو عجیب و غریب شک و شبہہ پیدا ہوتے اُنکا تشفی و فراغت سے روبرو موجود ہونے کے بیان کیا اور یہ بھی کہا کہ کچھ عجب نہین ہی کہ وہی شکوک و اشتباہات اور جنیا مرحوم کی ولدیت کے بھید کے انکشاف کا باعث ہو جائین۔ غرض بہت مشکل سے بمدرجہ کے غموم و ہموم اور مایوسی کی حالت مین بلمانٹ کی بیگم نے اپنے قدیم دوست اور نوجوان مارکوئس کی صلاح مانی اور چونکہ مارکوئس بھی گرونس وغیرہ اسکو ترجانے کو اسکے ساتھ تھا اُسنے اثنار راہ مین کئی دفعہ آہستہ آہستہ کہا کہ "چارلس یہ ایسا صدمہ عظیم ہی کہ مین اب جانبر نہ ہونگی۔"

لیکن یہ اندوہناک صدمہ جو مارکوئس نے خود اُٹھایا تھا اُسکو اُسنے خوبی برداشت کیا اور وہ ہوا کہ حادثہ جسکا اُسکو اُس وقت تجربہ ہوا تھا کیونکر اُسکو جھیلنا پڑا۔ پہلے پہلے تو اور چند گھنٹے بعد اسکے جب وہ خود اُسکے سینہ پر اپنا کلیجہ بنایا تھا اور اُسکی گود مین دم توڑا تھا اُسکی کیفیت ایک ایسے شخص کی سی ہوئی تھی جسکی عقل و فہم اُس سے کنارہ کش ہوئی جاتی ہی۔ وہ رویا۔ اُسنے بال نوچے۔ اپنا سر اور سینہ پیٹا۔ اور انتہا کی آہ و زاری اور گریہ و بکا اور جزع و فزع کرنے لگا لیکن مسٹر لیوین ہیم نے اسکو علیحدہ لیجاکے سمجھایا کہ اس ناشکیبائی سے کیا حاصل ہی۔ راہ مصابرت اختیار کرنا اور صبر کا پتھر سینہ پر رکھنا چاہیے مشیت ایزدی مین چارہ نہین خداوند تعالیٰ کے خلاف مرضی دم مارنے کا یارا نہین۔ اور بہت اُسنے منت کی کہ اپنے غم کو جادۂ اعتدال سے متجاوز نہ کرے کیونکہ اُسکو اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ گھر جانا ہی پس اُسکو شکوک و شبہات اور انواع و اقسام کی تفتیشون سے جو مبادا نامواقف انکشافات اور افشار راز کا باعث ہو جائین محفوظ رکھنا چاہیے۔ چنانچہ اس فہمائش سے چارلس نے اپنے خیالات پریشان کو جمع کرکے اور دل نالان کو سمجھاکے یہ بات ملحوظ رکھی کہ اُسکو نہ صرف اُس شرط خدمت کا بجالانا ہی جو ابھی ابھی سمجھائی گئی تھی بلکہ ایک اور بھی۔ پس جو کشمکش خیالات کی کشمکش جاتی رہی اور عجیب و غریب سکون کی حالت پیدا ہو گئی۔ اُسکا چہرہ

تو مُردون کا سا زرد بنا رہا لیکن اُسکی نگاہین بجو دہشتناک جوش اور جذبۂ دل سے متحرک تھین ساکن اور مستقل طور پر قائم ہو گئین گویا اُسنے صبر کا پتھر اپنے سینہ پر رکھ لیا تھا مگر اُس صبر مین مایوسی ملی ہوئی تھی۔ اب اُس نوجوان آدمی کے بشرے سے ایک شدت سے خوفناک اور زشت و زبون فعل کے آثار نمایان تھے مگر اُنکا پورا پورا اثر تو مسٹر لیوین ہیم نے اور نہ کسی اور نے دیکھا کیونکہ یہ دونون خود اپنے ناپیدا کنار غم و الم کے دریا مین غرق اور ڈوبے ہوئے تھے۔

ہمنے اوپر لکھا ہے کہ رات کے نو بجے تھے جب ڈچز اور اُسکا سوتیلا بیٹا دونون قصر بلمانٹ مین پہونچے۔ ڈچز اپنی انتہا کی مایوسی اور درد و اندوہ کا شکار تھی اور مارکوئس ایک سرکش عزم بالجزم اور سخت قصد مصمم کا بُت بنا ہوا تھا لیکن جون ہی وہ دلتفانہ کی ڈیوڑھی کے اندر اُنھون نے قدم رکھا اُنکے تمام نوکر۔ چاکرون۔ ملازمون اور خدمتگارون۔ چوبدارون اور عصا برداردن نقیبون۔ اور سپاہیون۔ گُرزبردارون۔ اور باندیون۔ خواصون۔ اور مصاحبون۔ کا ایک ہجوم ہو گیا۔ ہر ایک کے بشرے اور چہرے سے کسی نئی مصیبت کی ہیبت جو عنقریب وقوع مین آچکی تھی ظاہر ہوتی تھی۔ ہر ایک کا چہرہ فق تھا۔ ہر ایک کو انتہا کا قلق تھا اور فی الحقیقت اُن سب ملازمین کیا مرد کیا عورت ہر ایک ایسی بیقراری کی حالت طاری تھی کہ اُنھون نے اپنے اپنے اضطراب مین ڈچز اور مارکوئس کی ایک خاص طور پر بدلی ہوئی نگاہون کا خیال نہین کیا جب وہ مارکوئس کے بازو پر جھکی ہوئی محل کے اندر داخل ہوتی تھی۔ بلکہ رئیسہ زہرہ پرستار اور اُسکے سوتیلے بیٹے کے حضور مین ہجوم آور ہو کے اُنھون نے ٹوٹے پھوٹے فقرون کے ذریعہ سے بکمال رنج و ملال اس آفت ناگہانی اور نزول بلائے آسمانی کا بیان کیا جو وقوع پذیر ہوئی تھی۔ قصہ مختصر یہ کہ ڈیوک آف بلمانٹ نے خودکشی کی تھی۔

اس حادثۂ جانفرسا اور واقعۂ اندوہ افزا کا ماجرا سُنتے ہی ڈچز اس طور پر بیہوش

ہوکر گری جیسے کسی پر بجلی گرتی ہی۔ اُدھر اُسکی خادمہ اور خواصین اُسکو اُسکے کمرے مین اُٹھا کے لے گئین اور اِدھر چارلس نے اُن نوکرون سے جو ایوان عالیشان مین رہتے تھے چند سوال جلد جلد کیے اُنکی زبانی معلوم ہوا کہ اُسوقت سے جب ڈیوک اُسکی سوتیلی ماں اور خود اُس سے جب وہ کتب خانہ مین تھے علیحدہ ہوا تھا یعنی دس اور گیارہ بجے کے بیچ مین وہ اپنے ہی کمرے مین رہا۔ ٹھیک دوپہر بجے مسٹر کالنس آیا اور ایک ملازم ڈیوک کے کمرے مین اُسکو اطلاع دینے گیا کہ مختار حاضر ہی اور نوجوان لیڈیون کے پاس دیوان خاص مین بیٹھا ہی۔ ڈیوک نے جواب دیا کہ اسوقت طبیعت بہت ناساز ہی کالنس اسوقت معاف رکھین شام کو ملاقات ہوگی ساتھ ہی ڈیوک نے قطعاً ممانعت کردی تھی کہ کوئی اُسکو دق نہ کرے اور اُسکا مخل نہو۔ اور یہ حکم دیا تھا کہ اگر کسی چیز کی ضرورت ہوگی وہ خود گھنٹی بجا کے کسی کو بُلائے گا۔ اسمین کئی گھنٹے گذر گئے اور ایک مفنفس کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ ڈیوک کے کمرے کے قریب تک جاتا۔ تھوڑے عرصہ تک مسٹر کالنس جو اُن لیڈیون کے پاس بیٹھا رہا پھر رخصت ہوگیا۔ لیکن قریب سات بجے شام کے جب کھانا میز پر لگایا جاتا تھا پھر آیا۔ لیڈی میری میلکو مب ڈیوک کی دختر اصغر کو انتہا کی تشویش ہوئی کہ آج کس واسطے اسقدر عرصہ تک اُسکا باپ اپنے کمرے مین رہا ہی علاوہ اسکے اُسکو اُس سے کچھ کہنا بھی تھا بس وہ اُسکے کمرے کے پاس گئی اور وہان جاکے اُسنے دستک دی لیکن کچھ جواب نہ ملا اب اُسکی بیچینی اور بیقراری اچانک رنج اور اور خوف دہ ہوگئی اور اُسنے نوکرون کو بُلایا دروازہ جسطرح سے ہوا زبردستی کھولا گیا اور دیکھا کہ کمبخت رئیس اعظم فرش زمین پر بیجان پڑا ہی۔ پہلے یہ خیال کیا گیا کہ اُسکو دورہ ہوا اور اسلیے وہ گر پڑا اور فوراً ڈاکٹر بُلائے گئے لیکن قبل اسکے کہ ڈاکٹر آئین معلوم ہوا کہ کمرہ بادام کی بو سے بسا ہوا ہی۔ اس سے جو اصلیت تھی اُسی کا شبہہ پیدا ہوا اور رئیس اعظم کی مٹھی مین ایک شیشی پائی گئی جو ہاتھ مین پیوست ہوگئی تھی اور نکل نہین سکتی تھی کیونکہ ہلاکت کے سبب سے انگلیان

جگر گئی تھین اور شیشی گویا امین جم کے رکھی تھی پس اس واقعہ سے وہ شبہہ رفع ہو گیا۔ اسکے بعد ڈاکٹر آئے اور انھون نے دیکھ کے کہا کہ اب جان باقی نہین ہی اور چند گھنٹے ہوئے ہین کہ زہر کے اثر سے ہلاکت واقع ہوئی ہی۔

یہ حالات چارلس کو ملازمین سے معلوم ہوئے۔ یہ بھی اسکو دریافت ہوا کہ اسکی دونون بہنون کی حالت دیوانگی کے قریب قریب ہی لیکن اس مضبوط اور غیر تسکین پذیر ارادہ کا برف کا سا اثر جو اسکے دل مین سب پر بالاتر تھا ایسا تھا کہ خاص اسکے غم والم کے چشمے ایسے جم گئے تھے کہ اب وہ ایک آنسو بھی بہا نہین سکتا تھا۔ یا اس نئی مصیبت کے پڑنے سے گریہ وزاری نہین کر سکتا تھا۔ علاوہ اسکے اسکو معلوم تھا کہ کیسے کیسے ہولناک جرائم کے بار سے اسکے باپ کی قوت تمیز حق وناحق دبی ہوئی تھی اور کیسی کیسی حیرت انگیز مشکلات تھین جنمین وہ پھنسا ہوا تھا جنکی وجہ سے ممکن ہی نہین تھا کہ اسکا باپ عقوبت کے قابل نے آبرو ئی اور بے غرتی اور حد درجہ کی حقارت اور ذلت خواری سے بچ سکتا پس اس حادثہ کو وہ کوئی ایسا حادثہ یا مصیبت نہین سمجھتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ اچھا ہوا جو کچھ ہوا اسکا باپ لعنت اور رسوائی سے تو محفوظ رہا۔

جس ملازم سے چارلس سوالات کر رہا تھا اس سے عجیب طرح کی جلدی مین سنے پوچھا

چارلس "مسٹر کالنسن کہان ہی"

جواب "کتب خانہ مین منتظر ہی میرے لارڈ۔ کیونکہ وہ کہتا تھا کہ بحیثیت ایک دوست اس خاندان عالیشان کے یہ اسکی ایک شرط خدمت ہی کہ تا تشریف آوری حضور بیگم صاحب کے وہ منتظر رہے۔"

چارلس "ایک دوست"

یہ کہتے ہوئے اسکے خوبصورت باریک باریک لب انتہائے حقارت سے پر شکن ہوئے اسکے بعد ملازم کی طرف پیٹھ پھیر کے دو ایک لمحہ تک کھڑا رہا۔ کیونکہ وہ اپنے

کمرے کی سیڑھیون پر چڑھنے کو تھا کہ اُسنے کہا۔
"جاؤ مسٹر کالنسن سے کہدو کہ مجھے اُسکی ملاقات کی نہایت ضرورت ہی اور چند منٹ بعد مین اُسکے پاس کتب خانہ مین آتا ہون۔"
یہ حکم دے کے چارلس اپنے کمرے مین چلا گیا اور وہان پہونچ کے اُسنے دروازہ بند کر کے سٹیکنی چڑھادی اور اُسکو مقفل کر دیا۔ ایک نہایت خوبصورت کلاب کی لکڑی کا صندوقچہ کھول کے اُسنے بلکہ جوڑی پستول کی نکالی اور اُنکو قاعدے سے بھرا اور ایک بارود کی کپی اور گولیون کی تھیلی سمیت اُنکو اپنی جیب مین رکھ لیا تاکہ اگر ضرورت ہو تو پستول دوبارہ بھر لیے جائین۔
یہ تیاریان کر کے نوجوان رئیس اعظم نے دروازے کا قفل کھولا اور آہستہ سے کمرے کے باہر نکلا۔ جون ہی وہ سیڑھیون پر سے اُتر رہا تھا اُسکے زرد چہرے پر لمپ کی روشنی مین تیزی اور چستی اور نا متبدل تدبیر فیصلہ کی مضبوطی کے آثار نمایان تھے۔ وہ تول تول کے قدم رکھتا تھا اور ہر سیڑھی کے اوپر اُسکا قدم استحکام کے ساتھ پڑتا تھا تاکہ غیر واجب جلدی اور اضطراب سے حواس مین جوش پیدا نہو جو اُس کام کی سنجیدگی کے جو اُسکو منظور تھا بالکل غیر موافق تھا۔
اِس بدشگونی سے ساکن اور ہیبت ناکی سے سنگین طریقے سے نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ (کیونکہ باپ کی وفات کے بعد وہی اِس خطاب کا مستحق تھا) اُترا اور کتب خانہ کی طرف چلا اور آہستہ سے اُسمین داخل ہوا اور بڑی احتیاط سے اُسنے دروازہ بند کیا۔ مسٹر کالنسن جو آتشدان کے قریب بیٹھا تھا کھڑا ہو گیا اور چارلس کی طرف بڑھ کے آسنے اپنی ظاہر آباد اور باطن خراب جبلی حادت سے ایسی اندوہناک اور درد آلود آواز بنائی جیسا کہ ممکن ہوا اور کہا۔
کالنسن "اس ہیبت ناک حادثہ کے وقوع سے جو باعث رنج و آلام حضور

اور اس خاندان غالیشان کا ہوا ہی۔ اے میرے لارڈ مین نہایت غم والم سے حضور کی ہمدردی کرتا ہون۔"

چارلس ۔" اور اس مایوسانہ فعل پر مجبور ہوجانے کو کسنے اپنی ملعون مدد میرے باپ کو دی ہے"

اس سوال کے وقت نوجوان ڈیوک کی آنکھین مختار کے چہرے کی حرکت بدی سے نگران تھین۔

کالنسن ۔" مجھے امید ہی کہ حضور کی مراد کسی خاص شخص سے نہین ہی۔"

اس جواب کے وقت کالنسن کی نگاہ جب نوجوان ڈیوک کی نگاہ سے لڑی اُسمین اُسنے ایک قسم کی غیر معلوم اندیشا کا تجربہ کیا۔

چارلس ۔" میری یہ مراد ہی مسٹر کالنسن۔ میری یہ مراد ہی کہ تم پکے بدذات اور شریر ہو اور مین ثابت کرونگا کہ تم ایسے ہی ہو۔"

یہ کلمات چارلس نے ایسی آواز سے کہے جو غیر عذر شناس تھی اور ایسا چہرہ بناکے کہے تھے جس سے سخت نفرت پیدا تھی۔

کالنسن ۔ (غصہ سے آگ ہوکے) "خبردار۔ میرے لارڈ خبردار پھر ایسا کلمہ منھ سے نہ نکلے یہ میری اشتعال طبع کا باعث ہوگا۔ افسوس ہی کہ مین اسوقت (حکمیون کا استعمال نہین کرسکتا۔ لیکن اپنی بریت کے لیے مجھے کہنا ہی پڑتا ہی کہ اوہ حضیض ڈیوک آف بلمانٹ کے خاندان کا میرے ہی قبضہ اختیار اور حیطہ اقتدار مین ہی۔"

چارلس ۔ (خاموش رہنے کے لیے جابرانہ اشارہ کرکے) "مجھے معلوم ہی مین سب جانتا ہون۔ ذرا دیر تک تمھاری شاخ در شاخ پھیلی ہوئی بدذاتی مجھ سے پوشیدہ نہین ہی۔ اور مین قیاس کرتا ہون کہ آج جو تم دوپہر کو آئے تھے تو میری بہن میری کو مطلع کرنے آئے تھے کہ تمنے اُسکو اپنی قربانی کے لیے منتخب کیا ہی۔"

کالنسن ۔ "فی الحقیقت میں نے انکی حضور کو اس حال سے اطلاع دی تھی کہ آیندہ سے وہ مجھ سے بطور اپنے طالب اور امیدوار عقد کے پیش آیا کریں۔"

یہ جواب کالنسن نے اپنی خاطر جمعی دوبارہ حاصل کرکے اپنی عادی استقلال سے دیا اور کل حالات متعلقہ کو اپنے دل کی نگاہ سے دیکھا جس سے اُسکو معلوم اور ثابت ہوا کہ کس طرح پر جزو کل خاندان پلمانٹ کی نیکی بدی اُسی کے رحم و کرم اور دستگیری و حمایت پر موقوف و منحصر ہی اور اُسپر یہ فقرہ اور مستزاد کیا۔

"لیکن میں ایسا نادان نہیں ہوں کہ اپنے دعوے کو خواہ مخواہ اسی وقت پیش کروں۔ تاہم کی معمولی میعاد جہان تک ایک لڑکی کو اپنے باپ کا کریا چاہیے جب تک گذر نہ جائیگی تب تک میں اپنے دعوے کا ذکر نہ ڈالونگا۔"

چارلس ۔ (مغلوب الغضب بیصبری سے) "بس بس کافی ہی۔ اب اس بارہ میں زیادہ گفتگو نہ کرو۔"

اسکے بعد ہی فوراً اُسنے سرد مہری اور سنگدلی کی آواز اور طریقہ اختیار کرکے کہا۔

"دو موتیں۔ سنو مسٹر کالنسن دو موتیں جو آج ہوئی ہیں وہ تمھاری سیہ کاری اور ناانصافی سے واقع ہوئی ہیں۔ دو قتل عمد ہوئے ہیں۔ جنکا تمنے ارتکاب کیا ہی۔"

کالنسن ۔ (پہلے سے زیادہ غصہ سے لال ہوکے) "کیا اسکے معنی کیا ہیں جو آپ کہہ رہے ہیں۔"

چارلس (سرد مہری اور سختی سے) "پہلے تو حضرت میرے باپ کی خودکشی ہی۔ اسکا باعث ایک سخت مایوسی ہوئی جسکی زیادہ سے زیادہ مہینوں اور ہفتوں تمھاری ناانصافی کی باچ کا دوسرا درجہ نہیں ہی۔ اور دوسرے حضرت۔ ایک نوجوان لڑکی۔ ایک پیاری۔ رحیم النفس۔ بے گناہ۔"

یہاں پہونچکے رئیس اعظم ہچکنے لگا۔ لیکن اپنے لبوں کو بڑے زور سے

اُسنے بند کیا تاکہ جو جوش یکایک اُسکے دل مین پیدا ہوگیا تھا اور باہر بحیث نکلنے کے لیے اُسکو دھمکا رہا تھا ذرا کردیا جاے کہ پھر سنبھل کے اُسنے کہا۔

"ہان۔ ایک نوجوان۔ سادہ مزاج معصوم صنعت مریخ و مریخان لڑکی۔ فاقہ کشی اور مصائب اور حد درجہ کے افلاس اور انتہائی نکدستی کا شکار ہوے جسمین اُسکی تقدیر نے اُسکو دھکیل دیا تھا۔ آج ہی مری ہے۔ وہ ان مصائب سے محفوظ رہ سکتی تھی اگر ایک حرامزادہ بدذات اُسکے تمام سرمایہ کو غصب نہ کرلیتا۔ اوہ اب تو تم سیر کالنسن چوکنے ہوئے جاتے ہو اور تمھاری ڈریوک نگاہ سے جرم عیان ہے۔ کیونکہ تم ہی وہ بدذات ہو اور وہ بیچاری جسکے تم قاتل ہو وہ جنیا ارڈبٹ ہے۔"

کالنسن۔ "اوہ وہ دستاویز۔"

یہ وہی دستاویز تھی جو کالنسن کی پاکٹ بک سے گم ہوگئی تھی جو دوسرے دن جب وہ قصر لمبانٹ مین آیا تھا اُسکو دے دی گئی تھی اور جون ہی اُسکا چہرہ نیلا ہوگیا اور خوف سے زرد پڑگیا تو اُسنے کہا۔

کالنسن۔ "تو حضور نے کسی کے بخ کی اور پوشیدہ دستاویز کو پایا اور پڑھا ہے چارلس دوجس سے تمھاری بالکل پردہ دری ہوتی ہے۔ تمھاری۔ اے نامور دغاباز قزاق لوٹیرے۔"

یہ کہتے ہوے اُسکی آنکھون سے غیظ و غضب کے شعلے نکلنے لگے اور اُسکے رخسار پر تپ دق کی سی سرخی کا دھبہ نظر آنے لگا۔ اور ہوئی آواز مین تلخی ملی ہوئی تھی اور اُسنے کہا۔

"لیکن انتقام کا وقت اب قریب آگیا ہے۔"

کالنسن۔ "انتقام۔ یہ بھی یاد ہے۔ میرے لارڈ۔ کودہ دو آدمیون کا کھیل ہے۔"

یہ کہتے ہوئے جو گھبراہٹ تھوڑی دیر کے لیے اُسکو ہوئی تھی وہ اُسکے عادی

استقلال سے فرو ہو گئی۔

چارلس ۔" مین بھی کہتا ہون۔"

یہ کہکے نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ نے دونون پستول جیب سے نکالے اور میز پر رکھ دیے۔

یہ دیکھکے کالنسن گھنٹے کی طرف دوڑا کہ اُسکی رسّی کھینچ کے باہر سے کسی کو اپنی مدد کو بلائے لیکن چارلس اچانک اجگر کی طرح اُچھل کے اپنی جنّی طاقت سے اُسکو پیچھے گھسیٹ لایا اور جھٹ پٹ دونون پستولون کو اپنی جیب مین رکھکے اُسنے دوڑکے گھنٹے کی سب رسیان کاٹ دین۔ دروازہ کو مقفل کیا اور کنجی اپنے پاس رکھ لی۔

چارلس۔ (پستولون کو پھر میز پر رکھکے) "اب حضرت ان دونون مین سے ایک کو پسند کر لیجیے۔"

کالنسن۔ (دلیر ہوکے کیونکہ وہ بھی بالکل بزدل نہین تھا) "کیا ڈویل۔ خانہ جنگی۔ میرے لارڈ۔"

چارلس۔ "ہان۔ ڈویل۔ جب تک دونون مین سے ایک کی ہلاکت واقع نہو۔ اب شکایت۔ دھمکی۔ عاجزی کا مقام نہین ہی۔ سب بیفائدہ اور نے سود ہین۔"

کالنسن۔ (یہ دیکھکے کہ اب بیڈھب معاملہ ہی) "عاجزی کرنے والے پر تو مین لعنت بھیجتا ہون۔ لیکن اگر ای میرے لارڈ۔ ہمارے آپ کے خانہ جنگی ہوئی اور دونون مین سے کوئی گرا اور ہلاک ہو گیا تو جو زندہ رہیگا وہ قانوناً قتل عمد کا مجرم قرار پائیگا۔"

چارلس۔ "یہ سچ کہا۔"

اسکے بعد وہ ایک میز کے قریب بیٹھ گیا اور اُسنے ایک اقرار نامہ اس مضمون کا لکھا کہ جو خانہ جنگی ہونے والی ہی وہ تراضی طرفین ہی اور یہ تجویز کی گئی ہی کہ چونکہ کوئی گواہ موجود نہین ہی اسلیے اُسکی شرائط کی پابندی اور اُنکا اثر دونون فریق پر بدرجۂ مساوی ہوگا۔

یہ لکھ کے چارلس میز کے پاس سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ قلم ہاتھ سے پھینکدیا اور کالنسن کی طرف مخاطب ہوکر اس طور پر حرف زن ہوا۔

"لیجیے حضرت اسکو دیکھیے اور اپنا العبد میرے العبد کے نیچے ثبت کیجیے۔"

کالنسن نے اس اقرار نامہ کو پڑھا اور فوراً اُسپر اپنے دستخط کردیے اور پستولون مین سے ایک پستول اُٹھاکے اُسنے کہا۔

کالنسن۔ "فاصلہ کتنا رکھا جائیگا اور کہان سے لیا جائیگا اور اشارے کے لیے کیا تجویز ہوتی ہی جسکو دیکھتے ہی ایک ساتھ پستول داغے جائین۔"

چارلس۔ (پہلے سوال کے جواب مین) "اس کمرے کا طول۔ تم ایک سرے پر چلے جاؤ مین دوسرے سرے پر کھڑا رہونگا۔"

اسکے بعد اُسنے ٹائیم پیس گھڑی کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اب دس بجنے کے قریب ہی اور کلاک مین گھنٹہ بجنے کے قبل جو آواز آتی ہی آرہی ہی جون ہی پہلے آواز گھنٹہ کی ہو ہم داغ دین۔"

مسٹر کالنسن۔ "بہت خوب۔"

یہ کہکے وہ پیچھے ہٹا اور دیوار کے پاس کتب خانہ کے ایک سرے پر جاکے کھڑا ہوگیا اور نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ اسکے مقابل دوسرے سرے پر جاکے متمکن ہوا۔ ان دونون کے بیچ مین بارہ قدم کا فاصلہ تھا۔

اب ان دونون کی نگاہین مقیاس وقت کے اوپر تھین جو ہلاکت کا اشارہ کرنے کو تھا مسٹر کالنسن کی نگاہ شوق اور جوش اور توجہ سے پُر تھی گویا اُسکا ارادہ تھا کہ وہی پہلے گولی چلائیگا۔ مگر چارلس کی نگاہ ایسی مستقل اور دور اندیشی کی تھی جیسے اسکے طرز و روش اُسکے مضبوط ارادے مین ساکن اور مقرر تھے۔

منٹ کی سوئی متحرک تھی۔ بیتابی مین لمحے گھنٹے معلوم ہوتے تھے۔ عالم خاموشی مین

عبرت اور رعب پیدا تھا۔ کالنس کے دل کی دھڑک ایسی اچھی طرح سے سنائی دیتی تھی جیسے گھڑی کی کٹ کٹ کی آواز تھی۔ اسکے مقابل نوجوان کی ہر ایک حرکت اور جنبش ساکت اور معطل تھی۔

یکایک کلاک گھنٹے سے ایک ایسی تیز آواز نکلی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ گھنٹہ گر گیا ہے اور اس آواز کے بعد جو ہمیشہ اطلاع کے طور پر ہوتی ہے۔ لیکن اسوقت وہ ایک نہایت بدشگونی کی اطلاع تھی۔ پہلا گھنٹہ نقرئی گھنٹہ مین بجا۔

اور یکے بادیگرے گھنٹہ ٹھن ٹھن بج رہا تھا اور اسکی آواز تمام کمرے مین گونج رہی تھی کہ زیادہ زور کی اور زیادہ سخت آواز مین اسلحہ آتش فشان کے چھوٹنے کی سماعت مین آئین۔ جون ہی کالنس بہتا و بچا اچھل کے دھڑام سے زمین پر گرا اسکے منہ سے جان کندنی کی حالت مین ایک چیخ نکلی اور وہ گرتے ہی مر گیا۔ اور اسی دم اور اسی لحظہ نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ بھی دھم سے گرا اور بغیر کراہنے کے جان بحق تسلیم ہوا۔

جن ملازمین نے پستولون کے چھٹنے کی آواز مین سنی تھین وہ دوڑے اور کتبخانہ مین گھس آئے اور یہ ہیبت ناک قیامت اور غضب کا سامنا کر کے وہ اس حال کے ہول سے ششدر و حیران خائف و ترسان ہو گئے۔ جو ڈاکٹر اسوقت ڈچز کے معالجہ مین مصروف تھے فوراً بلا لیے گئے۔ مگر انکا آنا بے سود تھا۔ کالنس کے دل کے آر پار گولی ہو گئی تھی اور نوجوان ڈیوک آف بلمانٹ کے دماغ مین گولی جا کے رہ گئی تھی۔

نتیجہ

اب ہماری تاریخ کا بقیہ جسکا جزو اعظم نہایت درد انگیز اور ماتم انگیز ہے چند الفاظ کے ذریعہ سے بطریق ایجاز معرض تحریر مین آتا ہے۔

ڈچز آف بلمانٹ کو جو اپنے شوہر کی خودکشی کا حال سنکے دیوان عام مین غش آگیا تھا تھوڑے عرصہ کے بعد ہوش آیا اور اسلحہ آتش فشان کی آواز جس سے تمام ملازم

چونک پڑے تھے اُسنے بھی سنی تھی لیکن گویا یہ آواز اس بدنصیب عکیم کو ہیبت سے
مفلوب کر دینے کے لیے کافی نہ تھی کہ یکایک اُسکو اس طلب ہو جانے سے اُسکو یقین
کامل ہو گیا کہ کوئی اور نئی اور ہولناک مصیبت نازل ہوئی ہے۔ ممکن نہ تھا کہ سچ بات اُس سے
چھپائی جاتی۔ اور نہ یہ ممکن تھا کہ وہ احتیاط سے اور بتدریج اُس سے کہی جاتی پس جسوقت
اُسکے سوتیلے بیٹے کا نام کالنسن کے نام کے ساتھ لیا گیا اُسی وقت تمام شب و روز کی
دھمکیاں جنکا اس مختار کی نسبت حال میں نوجوان رئیس اعظم نے بیان کیا تھا اُسکو یاد آئین
اسلیے قبل اسکے کہ تمام حال راست راست اُسکی حضور میں بذریعہ الفاظ بیان کیا جاتا اُسنے
اس واقعہ کے پورے پورے حال کی پیشین گوئی اپنے خود کر لی۔ اور دیوانہ وار جوش میں
آکے اپنے ہاتھ زور سے اپنی کنپٹیوں پر مار کے بیچین ہو کر ڈاڑھیں مار مار کے رونا
آہ و زاری اور نالہ و فغان کرنا اس طور پر شروع کیا جیسا کوئی وحشت میں مدہوش
ہو کے گریہ و بکا اور نالہ و شیون کرتا ہے۔ دماغ میں گرمی نے سرایت کی۔ سرسام ہو گیا۔ اور
تین ہی دن کے بعد اُس بیچارے سجیلی حسین وجمیل۔ عالیشان بلمانٹ کی بیگم کا
لاشہ ہی نظر آیا۔

ورجینیا ماڑ ڈنٹ کی لاش مضافات لندن کے ایک نہایت دلکش و دلپذیر قبرستان میں
خواب راحت میں ہے۔ اور اُسکی وفات کے بعد دو برس سے زیادہ عرصہ تک ہفتہ میں تین یا چار
مرتبہ جولیس لیوین یتیم وہاں جاتا تھا اور سبزے کے اوپر جو اُسکے مزار پر اُگا ہوا ہے تازہ
پھول بکھیرتا تھا۔ ہاں۔ اور جب کوئی آس پاس نہ ہوتا تھا اُسوقت وہ اپنے زانوؤں
کے بل کھڑا ہو کے انتہا کے رنج و الم میں زور زور سے دعا مانگتا تھا کہ اس دنیا سے
سدھاری ہوئی ورجینیا کی پاک روح برکت والوں کے مساکن سے نیچے کی طرف
نگاہ کرے اور اپنے ناشاد باپ کی بیکسی پر جو اُسکے ساتھ وہاں شامل ہونے کی آرزو رکھتا تھا
رحم کرے۔ اگرچہ اب بھی مسٹر لیوین یتیم کی عمر کا زمانہ اوسط زمانہ عمر تھا تاہم اُسکے بال

بالکل مفلس ہوگئے تھے اور اُسکا جسم ٹوٹ گیا تھا گویا کئی سو برس کا بوجھ اُسکی پشت پر لدا ہوا تھا۔ جن انتہا کی مصیبتون اور تکلیف دہ غمون نے اُسکا یہ حال کر دیا تھا اور اُسکو ایسا بدل دیا تھا اُنکی وجہ سے وہ زیادہ دن تک زندہ نہ رہا۔ بلکہ دو سال ختم ہونے کے بعد ہی جنکا اوپر ذکر ہوا ہی خداوند تعالیٰ کو اُسپر رحم آیا کہ اُسنے اُسکو اِس ماتمکدۂ عالم اور ستم خانۂ آلام مین زیادہ عرصہ تک رہنے سے نجات دی۔ کچھ روز بیمار رہ کے اُسنے وفات پائی اور اُسکی وصیت کے بموجب اُسکی لاش بھی اُسی قبر مین دفن کی گئی جسمین اُسکی بیٹی سوتی تھی۔

ڈیوک آف بلمانٹ اور وہ کمبخت بدنصیب چارلس خاندانی مدفن کے روضہ مین دفن کیے گئے مگر اُن سب کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے وقت کسی قسم کا تجمل و اہتمام تماشیق اور دکھاوے کی شان و شوکت نہین تھی۔ اب اِس خاندان مین خطاب ڈیوک بالکل نیست و نابود ہوگیا۔ اور عرصۂ قلیل کے بعد تمام تعلقہ اور جائداد پر نیلام کرنے والے کی ہتوڑی بجی۔ قرضخواہون کو دس مین پانچ روپیہ دیے گئے۔ اور وسٹ منسٹر کے اعزاے [illegible] ڈیوک مرحوم کی اِس مرتبہ مین بڑی تعریف کی کہ وہ کچھ ایسا [illegible] نہ تھا۔

لیڈی کلیر سا اور لیڈی میری اپنی ایک بیوہ چچی کے مکان کو بیرونجات مین چلی گئین اور وہان اُنھون نے سکونت اختیار کی۔ رئیسانہ منصب و امیرانہ حیثیت کے باقی نہ رہنے سے بڑی بہن کو بہت رنج رہا کرتا تھا اور چھوٹی بہن اپنے نزدیکترین رشتہ مندون کی دائمی جدائی سے اور ہیبتناک مصیبتون کو دیکھ دیکھ کے انتہا کے رنج و الم مین مبتلا رہتی تھی۔ اور چونکہ لیڈی میری کے مزاج مین بالکل خودغرضی نہین تھی اسلیے اُسکا رنج زیادہ عصوبت دہ اور زیادہ روز تک قیام پذیر رہا۔ دو برس بعد اِس ہنجامی کے لیڈی کلیر سا کو اِسقدر ہمت حاصل ہوگئی کہ وہ ایک بوڑھے لومڑی کے شکار کرنے والے زمیندار کو جو دیہات مین اِسکو نرکہلاتا تھا اور جو گرگ باران دیدہ سے کچھ کم نہ تھا بڑھاوا دینے کے

قابل ہوئی کہ وہ اُس سے نکاح کی بات چیت کرتا۔ اُس شخص کی عمر اُسکی عمر سے سہ چند تھی
مگر اُسکا اقبال ستارہ اچھا تھا اور چند ہی مہینے کے بعد وہ اُسکی منکوحہ بی بی ہو گئی۔ لیکن بہت
عرصے کے بعد تک اُسکے دل کو اصلی اُس تاریخ سے چار برس گذرے جب بیلتون نے اُسکے باپ کو برباد
کرنے والے سیاہ کے اندر خاندان بلمانظر چڑھا نازل ہوئے اُسکے اور اُسکے بعض کو
تو بالکل نیست و نابود کر دیا تھا اور بعض کو اس لئے باقی رکھا تھا کہ وہ گذرنے والوں کے
رنج و الم میں نوحہ گر اور خاک بسر ہوں۔ ہاں ہم کہتے ہیں۔ کہ چار برس بعد تک اُس قاتل
یادگار تاریخ کے ایسا نہ ہوا کہ کبھی لیڈی میری میلکو مسٹ کو ڈرل آف ماسٹنڈیل کے ساتھ
انجام مراسم عقد کے واسطے عبادت خانہ جانے کی ترغیب دیتی۔ یہ وجہ نہیں تھی کہ اُسکی محبت میں
اُسکے ساتھ کمی ہو گئی تھی۔ ہاے ہاے نہیں۔ بلکہ برعکس اُسکے اُس تاریخ سے جبکہ اُس
مملکت حادثہ کا وقوع ہوا تھا جسکا تذکرہ اوپر کیا گیا اُسکی محبت نوجوان بیگم کے ساتھ
پہلے سے زیادہ ترقی پذیر تھی۔ لیکن یہ بات یہ تھی کہ نوجوان لیڈی کے دل۔ اُسکی ہمت۔ اُسکی
ہمتی اور جو کچھ اُسنے اسقدر خوفناک صدمہ برداشت کیا تھا اُسکو ایک عرصۂ دراز تک غم غلط
کرنے کے لئے آسائش و آرام اور کامل امن میں رہنے کی ضرورت تھی تاکہ اسقدر زمانے
کے بعد وہ اپنی ذات میں اتنی ہی قابلیت حاصل کرتی کہ وہ کبھی کبھی تو مسکراتی یا زندگی کے
حالات سے کسی قدر تو اپنی امید کا تعلق ظاہر کرتی۔ اور تبھی کہ پھر سے زندوں میں داخل
ہوتی ہو لیکن جوانی۔ عالم شباب وہ زمانہ نہیں ہے کہ آدمی ہر طرف اور ہر طرح سے مایوس
ہو کے بیٹھ رہے۔ اور ممکن ہے کہ محنت اور محبت و وفادار عاشق کے دل کے نہایت گہرے
زخموں پر بھی تو خوشبودار مرہم لگانے میں کامیاب ہو کے اُنکو مندمل کرے۔ یہ حال
ہر دل عزیز رحیم دل لیڈی میری میلکو مسٹ کا تھا۔ اب صرف چند ہی مہینے گذرے ہیں
کہ وہ کونٹس آف ماسٹنڈیل یعنی ماسٹنڈیل کے نواب کی بیگم بنی ہے۔ اور اگرچہ
علی العموم برطانیہ عظمیٰ کے امرا عظام سے جنجون نے عنان حکومت اپنے ہی

ہاتھ مین رکھی ہی ہمکو کمال نفرت ہی اور ہم اُنکو ناپسند کرتے ہین لیکن جسقدر زیادہ کہ ہم اُنسے نفرت اور اُنکو ناپسند کرتے ہین اسی قدر زیادہ ہم نہایت گرمجوشی سے لکھتے ہین کہ ہر طرح کی خوشی جسکا حاصل ہونا ممکنات سے ہی اُس نیک نہاد بیگم اور اُسکے نیک ذات اور فیاض دل شوہر عالی گہر کو نصیب ہو۔

کپتان نول رہا کیا گیا۔ مدعی نے جسنے اُسکو گرفتار کرایا تھا پورا پورا روپیہ پاکے پیروی سے انکار کیا۔ اور اُس بدذات نے جو جعلساز بھی تھا اور قاتل بھی تھا رہائی پائی اور جولیا برنٹ کو اپنے ہمراہ تبرا عظم لیجانے کی ترغیب دینے مین اُسکو بہت کم مشکل پیش آئی لیکن وینیا پہونچکے کسی بدکرداری مین وہ پکڑا گیا اور جیلخانہ مین بھیجا گیا۔ پہلے مجسٹریٹ کے سامنے اُسکی روبکاری ہوئی اور عدالت فوجداری سے دس سال قید کا سزایاب ہوکے وہ اِیڈرا بھیجا گیا کہ وہان کان سیماب مین مشقت کرے۔ وہان وہ ابتک موجود ہی کمبخت جولیا برنٹ انگلستان واپس آئی اور گم گشتہ عورات کی فہرست مین جو اپنا نفرتانگیز پیشہ لندن کے بازارون مین کرتی پھرتی ہین اُسکا نام بھی ایزاد کیا گیا۔

کیمڈن ٹون کی لیڈی ہ اور اُسکی بہن جسکے گھر مین وہ رہتی تھی مارڈنٹ نے وفات پائی تھی مسٹر لیوین یتیم کی بخشش سے مالامال ہوگئین۔ کیونکہ وہ چیف جسٹس بلمانٹ اور چانسلر کی وفات کے بعد اُسنے اپنی جائداد پر پھر قبضہ کرلیا تھا۔ مسٹر لیوین یتیم نے اِن دونون نیک نہاد عورتون کو جنھون نے بلاواسطہ وغرض اُسکی بیٹی کے ساتھ اسقدر سلوک کیا تھا اور اُسپر اسقدر مہربانی کرتی تھین اپنی جائداد کا جزو کثیر دیدیا۔ اُسکی دولت کا بقیہ اُسکی وفات کے وقت خیراتی کامون اور امور متعلقہ مردم شماری مین صرف کیا گیا۔

بی بی بنکیسن جو چھوٹی اُمت والی درمیانی عورتون کے فرقہ کا ایک نمونہ ہی اپنا پرانا پیشہ کیے جاتی ہی اور دوسرون کی محنت پر جسکی اُجرت نہایت ہی کم ہی آرام سے بسر کرتی ہی۔ بی بی پیم بروک نے جو درمیانی عورتون کے اعلی درجہ کا مفروضہ بھیس ہی بڑی دولت جمع کرتی ہی۔ گاڑی بنانے

سوار ہوتی ہی۔ بلا ناغہ ہر اتوار کو گرجا گھر جاتی ہی اور مذہبی سوسائٹیون کو جنکا اکیسٹر ہال مین سالانہ جلسہ ہوتا ہی بہت کچھ روپیہ دیتی ہی۔

اَب ہمکو کارخانہ مسرس آران اینڈ سنیز کی نسبت لکھنا باقی رہا ہی۔ پہلے تو ہم یہ کہتے ہین کہ خداوند تعالیٰ کی ایسی مرضی ہوتی کہ زمین پھٹ جاتی اور اسکو نگل جاتی اور وہ اُسمین سما جاتا۔ یا یہ کہ جہود اکا سُرخ داہنا ہاتھ انتقام کی بجلی اُسکی چھت پر گراتا۔ مگر ایسا نہین ہوا ہی۔ وہ کارخانہ اب تک قائم ہی اور وہ رواج جسپر وہ مبنی ہی پہلے سے زیادہ پھلتا پھولتا اور ترقی کر رہا ہی جبکہ بیچاری ژرجینیا جو اُسکے زبون ترین رواج کے لاتعداد لاتحصےٰ مفتولون مین سے ایک مفتول ہی قبر مین چپ چاپ پڑی سوتی ہی۔ اُن سفید غلامون کی محنتین جنکو وہ پیچھے چھوڑ گئی ہی اب تک اپنا حصہ رسدی چندہ اُس بیشمار دولت مین شامل کر رہی ہین جو رسوائی کے محل کی چار دیواری کے اندر جمع ہوتا جاتا ہی۔

تمام شد

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین بسرپرستی جناب بابو پراگ نرائن صاحب بھاد[illegible]
مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۲۲ ہجری طبع ہوا۔

فرہنگ سوزن عشق

الف

اَپالو یونانی دیوتا۔ آفتاب کا بیٹا۔ ادویات علم موسیقی نظم اور شعر کا خدا۔ تمام دنیا مین اُسکی مشابہ کوئی مشہور رتھی تصویر مین دراز قامت لمبے بال شکل دلپذیر اُسکی کھینچی جاتی ہی اور ہاتھ مین کمان اور کبھی کبھی بین یا سرود یا بربط ہوتا تھا روشنی کی کرنون سے اُسکا سر گھرا ہوا رہتا تھا۔ مصر و یونان و اطالیہ مین اُسکی جا بجا مورتین ہین۔

آرڈن نام صوبۂ انگلستان۔

اِڈریا نام قصبہ واقع آسٹریا۔

اپریل انگریزی چوتھا مہینا۔ اپریل۔

اَرل امراے انگلستان کا ایک خطاب جو مارکوئس سے ادنی اور وائی کونٹ سے اعلی تھا۔ یہ ایک قدیم خطاب ہی۔ زمانۂ قدیم انگلستان مین اعلی ترین خطاب تھا مگر اب تیسرے درجے کے خطاب مین شمار کیا جاتا ہی۔

اِسپرنگ گارڈنز لفظی معنی۔ باغ و بہار۔ نام ہی سے ظاہر ہی کہ یہ دلکش سیرگاہ اور عوام کے دل بہلاؤ کی جگہ لندن مین ہی۔

اِسٹرانڈ لندن مین دریاے ٹیمس کے کنارہ پر شارع عام کا نام ہی علی العموم لب دریا کی سڑک کو کہتے ہین۔

اِسٹریٹ کسی قصبہ یا شہر کا شارع عام جسمین سے گاڑیون کا گذر ہو۔

اِسٹرٹیل نام مکان عالیشان واقع لندن۔

اِسٹفرڈ اسٹریٹ نام شارع عام واقع لندن۔

اِسکوائر اصل مین توڈبل بردار نائیٹ کو کہتے ہین۔ انگلستان کا ایک خطاب بعد نائیٹ کے جسٹس آف دی پیس اور مجسٹریٹون کا خطاب۔ بڑے آدمیون بڑے بڑے کارخانہ دارون کے نام کا پچھلا۔

اِلڈگیٹ لندن مین ایک مقام کا نام ہی۔

انسپکٹر مہتمم۔ داروغہ۔ نام عہدۂ پولیس۔

اُولڈ بیلی اقطاع و اضلاع منقسمہ لندن مین سے

	ایک حصہ کا نام ہی۔
آئرلینڈ	نام جزیرہ واقع یورپ اور سلطنت متحدہ کا قصبۂ عظیم۔

ب

بال	جلسۂ رقص و سرود و شراب ناب و میوہ جات تر و خشک۔ یہ جلسہ تاج دیکھنے کا نہین ہی بلکہ اُسمین خاتونان عالیشان و بیگمات بلند مکان و نوابان امرا اور حسین و نوعمر شرفاء انگلستان کے ملکر ایک ساتھ رقص کرتے ہین اور باجے کی گتون پر ناچتے ہین۔
بُرنسوِک آئرلینڈ	نام چوراہا یا چوک واقع لندن۔
برسلز	دارالحکومت سلطنت بلجیم۔
بُروچ	نام ایک زیور کا ہی جو سینے کے اوپر پہنا جاتا ہی اور اکثر گلوبند مین لگاتے ہین
بُروچہ	دو یا چار پہیے کی گاڑی جسکا پٹ علیحدہ کرلیا جاسکتا ہی۔
بُروم ٹن	مغربی مقامات لندن مین ایک مقام کا نام ہی۔
بل	ہنڈوی۔ فرد حساب۔
بِلمانٹ	ملک اُوہی واقع سلطنت متحدہ مین ایک صوبہ ہی رقبہ ۵۲۰ میل مردم شماری ۲۵۰۰۰۰ ملک زرخیز ہی پیداواری گندم تمباکو وغیرہ۔
بلومزبری	مغربی حصہ شہر لندن کا جو کئی حصص اقطاع و اضلاع مین منقسم ہی۔ یہ ضلع ایک تقسیم مین شامل ہی۔
بُولگن	فرانسیسی مخرج اسکا بولون ہی ایک مقام کا نام ہی جو ملک فرانس مین واقع ہی۔ یہ ایک بندر ہی جہان جہاز لنگر انداز ہوتے ہین۔
بیرسٹر	مشہور ہی۔ کوئی ایڈوکیٹ جسکو عدالتہائے قانونی انگریزی مین اجازت جوابدہی یا پیروی مقدمہ کی دیجائے۔
بیرن	اُمرا کا ایک خطاب ہی جو وائی کونٹ سے ادنی اور بیرونٹ سے اعلی ہی۔
بیرونٹ	امرا کا ایک خطاب ہی جو وائی کونٹ اور بیرن سے ادنی درجہ کا ہی شاہ جیمس اوّل نے ۱۶۱۱ء مین یہ خطاب جاری کیا تھا۔
بیزواٹر	لندن مین ایک محلہ کا نام ہی۔
بیلف	شرف عدالت کا نائب جسکا کام ہی

	کہ احکام گرفتاری اور قرقی کی تعمیل کرے اس ملک مین یہ کام ناظر عدالت سے متعلق ہی۔
بینڈ	نام موسیقی باجے کا جو کتاب علم موسیقی انگریزی سامنے رکھ کر بجایا جاتا ہی۔
بینک نوٹ	ہنڈوی یا پرامیسری نوٹ جو مہاجنون کی کوٹھی سے جاری ہوتے ہین۔

ب

پارسل پارلیمنٹ	پلندہ - یا گٹھری - بنڈل - اصل معنی اس لفظ کے یہ ہین کہ یہ کوئی جلسہ یا انجمن جسمین اشخاص واسطے بحث مہمات کے جمع ہون - اب خاصکر پیام متعلق کیا گیا ہی اعلیٰ ترین اجلاس واضعان قانون ممالک متحدہ برطانیہ عظمیٰ اور آئرلینڈ سے - اس اجلاس مین بادشاہ وقت اور امرا ہاؤس آف لارڈس اور عوام ہاؤس آف کامنس شامل ہین لیکن علی العموم اس لفظ کا استعمال بلا شمول بادشاہ وقت کے ہوتا ہی۔
پارک لین	بمعنی رستے کی گلی - ایک کوچے کا

	نام ہی۔
پاکٹ بک	جیبی کتاب -
پاؤنڈ	سکہ انگلستان جو برابر ہی ۱۰ کے
پبلک ہاؤس	شراب خانہ یا سرائے - انگلستان مین یہ لفظ اُن مقامات کے لیے بولا جاتا ہی جہان بیر شراب بکتی ہی۔
پرائیویٹ سیکریٹری	لفظ مرکب ہی جو پرائیویٹ اور سیکریٹری سے بنا ہی - پرائیویٹ بمعنی نج و سیکریٹری بمعنی منشی سامرا اور حکام اعلیٰ کا چیدہ دست منشی -
پکاڈلی	نامی مقام واقع لندن -
پکٹ گیلنڈرس	نام بازار واقع لندن -
پکٹ ایڈیلفی	نام بازار واقع لندن -
پنچ وائن	قسم شراب جو اکثر بیمارون کو دیجاتی ہی طاقت کے واسطے -
پولیس	ایک جماعت فون متعلقہ سرکار مین سے انتظام کسی شہر یا ملک کا ہوتا ہی اور جسمین کوتوال و تھانہ دار و چوکیدار وغیرہ شامل ہین -
پولیٹیکل	علم سیاست متعلق تدبیر سلطنت ملکی یا انتظامی -

پیرس دار الحکومت فرانس باعتبار درازی
وآبادی وخوبصورتی کے یورپ مین
دوسرے درجے کا شہر اور اشیاء شوقیہ و
خوشنما دستکاری کے واسطے مشہور ہے

پیفائن نام شہر واقع ملک مالی پرس جہان زہرہ
کی پرستش ہوتی ہے۔

پینڈورا ولکن یونان کی دیبی کو جو آگ اور فنون
صنعت و فلزات اور آہن کی مالک
کہلاتی ہین مشتری نے کہا کہ مٹی کی ایک
عورت کی مورت بنادے اور اصل غرض
اُسکی یہ تھی کہ اُس عورت کی شادی
پرومی تھیس سے کردے کیونکہ
پرومی تھیس یونانی دیوتاؤن کا مضحکہ
کیا کرتا تھا حتی کہ مشتری کو بھی اُسنے
ایک مرتبہ دھوکا دیا تھا اور مشتری دیبی
اُسکی سزا دہی کے تھی جب اس مورت
مین جان ڈالی گئی اُسکا نام پینڈورا
رکھا گیا۔ دیوتاؤن نے بہت تحائف
اُسکو عطا کیے۔ زہرہ نے حسن اور
ناز و کرشمہ و دلفریبی عطا کی آفتاب نے
تمام موسیقی سکھایا۔ عطارد نے فصاحت
اور بلاغت کا سبق دیا۔ منروا نے
نہایت بیش بہا و نہایت عمدہ زیور
عطا کیا۔ یہ تحفہ جات جو دیوتاؤن نے
اُسکو بخشے تھے اُنکے سبب سے
اُسکا وجہ تسمیہ ہے یعنی اُس عورت کے
نام کے معنی ہین ہا بندہ عطیات۔
بعد ازان مشتری نے اُسکو ایک صندوق
دیا اور سمجھایا کہ جس شخص کے ساتھ
تیرا عقد ہو اُسکو یہ صندوق تحفہ دینا
ازان بعد عطارد عورت مذکور کو پرومی تھیس
کے پاس لے گیا۔ لیکن پرومی تھیس بڑا
ذکی اور فہیم تھا سمجھ گیا کہ کچھ فریب ہے
اور اُس عورت کے حسن اور جمال پر
فریفتہ نہوا مگر ایپمی تھیس چندان عقیل
نہ تھا اسلیے وہ دام فریب مین گرفتار
ہوگیا اور اُسنے پینڈورا کے ساتھ
اپنا عقد کرلیا۔ اُسوقت پینڈورا نے
صندوق مذکور اپنے شوہر کو تحفتاً پیش کیا
جب شوہر نے صندوق کھولا اُسمین سے
لاانتہا اور بیشمار بلیات اور مصائب
اور خرابیان اور تکلیفات برآمد ہوئین

	اور تمام اطراف واکناف عالم مین پھیل گئین اور باعث نقصان بنی نوع انسان کا ہوئین لیکن صندوق کی تہ مین اُمید باقی رہگئی تھی جسکے سبب اِس دنیا مین جو رنج وعذاب بدبختی کرنے پڑتے ہین اُنمین کمی ہوتی ہی اور دنیا بہ اُمید قائم گنکر انسان اپنے دل کو تسکین دیتا ہی۔
	ت
تھیٹر	ایک مقام یا مکان جسمین ناٹک کا تماشا ہوتا ہی۔
	ٹ
ٹائم پیس	کلاک یا گھنٹہ۔ آلۂ اوقات۔
ٹیکس	غلط العام ٹکس۔ محصول۔
ٹرٹ آف ہیڈ	کوئنٹ گارڈنز ہوتے ہوئے ہی شاہراہ سے جانا ہوتا ہی ایک قدیم بازار ہی۔
	ج
جرمنی	ممالک متوسط فرنگستان کے بڑے حصہ کا نام ہی جسمین بہت ملک ہین اور رقبہ ۲۴۴۶۳۵ میل مربع۔
	۶۹۵ میل طول شمال سے جنوب تک ۶۳۸ میل عرض مشرق سے مغرب تک آبادی چار کروڑ دس لاکھ۔
جن	ایک قسم کی شراب ہی جو ملک ہالینڈ مین تیار ہوتی ہی۔
جنٹلمین	شریف آدمی۔ اشراف نجیب۔
جولائی	انگریزی ساتوان مہینہ۔ جولائی۔
جنوری	انگریزی پہلا مہینہ۔
جوری	مجمع اشخاص جو حسب منشاء قانون واسطے رفعہ او کسی تنازع یا فیصلہ کسی مقدمے کے منتخب کیے جاتے ہین۔
جہودا	یہودیون مین خدا کو کہتے ہین۔
	چ
چارلس دوم	انگلستان کا بادشاہ۔ شاہ چارلس اول کا بیٹا۔ ۲۹ فروری ۱۶۴۹ء کو تخت نشین ہوا۔ اِس بادشاہ کو منکوحہ بیگم سے کوئی اولاد نہ تھی۔ لیکن کثرت سے غیر منکوحہ عورتون سے جو اولاد ہوئی اُنکو انگلستان مین ڈیوک کا خطاب دیا گیا تھا۔

چیرنگ کراس	لندن سے ویسٹ منسٹر براہ سڑک جاتے ہوئے ایک دوراہہ ملتا تھا جسکا نام چیرنگ تھا اسمین دہقانون کے چند جھونپڑے تھے شاہ ایڈورڈ اوّل کی عزیز بیگم نے جب قضا کی اور اُسکا جنازہ لندن سے ویسٹ منسٹر کو لے گئے تو اس مقام پر جنازہ ٹھہرا تھا اسلیے اس مقام پر شاہ موصوف نے اپنی محبوب بی بی کی یادگار مین ایک کراس یعنی صلیب چوبی نصب کی تھی ازان بعد بجائے صلیب چوبی کے صلیب سنگ نصب کی گئی اسلیے اس جگہ کو چیرنگ کراس کہنے لگے۔
ڈ	
ڈچز ڈسک	ڈیوک کی بیگم یا بیوہ ریاست ڈیوک کی مُہر مجاز اڈکس آگے کی طرف جھکی ہوئی میز جو بغرض لکھنے یا پڑھنے کے بنائی جاتی ہے اور اُسکے نیچے ایک صندوق ہوتا ہے۔
ڈسمبر	انگریزی کا بارھوان مہینہ۔
ڈیوس	ایک شخص کا نام ہے جسکا تذکرہ

	انجیل مین آیا ہے جو کنعان کے لباس اور خوانی پہنتا تھا اور امیرانہ کھانے کھاتا تھا۔ اور لعازر اس ایک غریب کا نام ہے جو نہایت محتاج اور بیمار تھا اور ڈیوس کی لہ دیا کرتا تھا۔
ڈیوک	انگلستان مین اعلیٰ ترین درجہ امراء کا ہے اور یہ درجہ پرنس آف ویلس کے بعد ہے۔
ڈیوک ناڑفاک	مرکب ہے لفظ ڈیوک اور ناڑفاک سے ڈیوک اعلیٰ ترین درجہ امراء کے انگلستان ہے۔ ناڑفاک انگلستان کا ایک صوبہ ہے۔ قدیم اور مشہور انگریزی شاہی گھرانا۔
ڈیوئیل	کسی خاص امر متنازعہ کے تصفیہ کے لیئے دو شخصون کا باہم دگر بوقت موعودہ و مقام معہودہ آلات حملہ سے لڑنا اور دونون مین سے ایک یا دونون کا جان دینا۔
ر	
ریجنٹ پارک	لندن مین ایک باغ کا نام ہے۔

س

سپٹمبر انگریزی نوان مہینہ ستمبر۔
سرپن ٹائین نام ندی کا ہی جو سانپ کی طرح خم و پیچ کھاتی ہوئی بہتی ہی۔
سشن اجلاس۔ نشست۔
سیکریٹری سکاتب۔ منشی۔ یا مہر دفتر۔
سکوئیر کسی شہر یا قصبہ کا کشادہ مقام جو دو یا زیادہ بازاروں کے تقاطع کرنے سے بنتا ہو جسے چوراہا یا چوک کہتے ہیں۔
سنٹرل درمیانی۔ بیچ کا۔ وسطی۔
سوسائیٹی جماعت۔ صحبت۔
سوفا پلنگ۔ کوچ۔ دیوان۔
سیمسٹرس خیاطہ۔ درزن۔ سینے والی عورت۔ اس قصہ کا نام ہی جسمین ایک جوان سال خاتون نے سلائی کرکے پیٹ پالا ہی اور آخرکار نام مراد جان بحق تسلیم ہوئی۔
سینٹ پال پروٹسٹنٹ مذہب یوروپین کی عبادتگاہ یا عالیشان گرجا جسکے فلک رسیدہ برج شہر لندن پر سایہ فگن ہین اور جس سمت سے شہر کو دیکھو وہی بالا اور اعلیٰ منظر آتا ہی۔ جدید دروازہ آمد رفت کا شمال رو یہی۔ باستثنا اوقات نماز کے جو ہر روز صبح اور شام پڑھی جاتی ہی تماشائی ہر وقت اندر جانے پاتا ہی اور جس جس مقام کو دیکھنا چاہتا ہی اسکی علیحدہ علیحدہ فیس دینی ہوتی ہی کل تعمیر کا طول ۵۰۰ فٹ اور عرض ۲۴۹ فٹ ہی جنوبی برج کا ارتفاع ۲۲۲۵ فٹ ہی جسی مقام پر صلیب نصب ہی اسکی بلندی ۴۰۴ فٹ ہی۔ یہ گرجا حواری یسوع کے نام سے منسوب و متبرک کیا گیا ہی ۶۱۰ء کے بارہ برس بعد جلکر خاک سیاہ ہو گیا تھا پھر تعمیر شروع کی گئی مگر ۱۱۳۶ء تک ختم نہین ہوئی تھی کہ پھر آگ لگی اور نقصان عظیم ہوا لیکن معتقدان دین مسیوی نے پھر تعمیر شروع کی اور اختتام کو پہونچائی ۱۶۶۶ء مین پھر آگ لگی اور یہ عمارت تہس نہس ہو گئی

۲۱- جون ۱۶۵۸ء کو پھر اُسکا سنگ بنیاد رکھا گیا اور بعد ختم تعمیر ۲- دسمبر ۱۶۶۱ء کو اُسمین بمرتبۂ اوّل نماز پڑھی گئی- اِس گرجا مین ایک عالیشان مقبرہ ہی اور اُسکے کمرون مین نامی گرامی اور ذی اقتدار اہل سیف و قلم کی یادگارین اور مزارین ہین-

سینٹ جیمس نام کلیسائے بزرگ-

سینٹ جیمس پارک ایک رمنا ہی جسکا ۹- ایکڑ رقبہ ہی شاہ چارلس سوم نے تکمیل جمیل مصاحبہ عورات کو جنہا سے اُسکو ناجائز محبت تھی- ساتھ لے کر شام کو یہان ٹہلتا تھا- شاہ چارلس دوم نے یہان بہت سے تالابون کو ایک کرکے اُسکے کنارے پر سایہ دار جنگل لگایا تھا اور بطین جو اُسنے یہان پالی تھین اُنکا تماشا دیکھتا تھا- شاہ ہنری ششم نے اِس مقام کو چاردیواری سے محصور کیا تھا جسکے پورب اور پچھم طرف اِس بادشاہ کی غیر منکوحہ عورتون کے محل تھے

سینٹ جیمس پلیس نام قصر شاہی-

ش

شائی لاک یہ شخص بڑا منحوس یہودی تھا اور حد سے زیادہ سود لیا کرتا تھا اور سخت دلی سے قرض لینے والون کو نہایت تنگ کرتا تھا اور انٹینیو ایک مہاجن اُسکے مقابل کا تھا جو سود بہت کم لیتا تھا اور اِسی وجہ سے شائی لاک اُسکا دشمن جانی ہو گیا تھا- اتفاقاً انٹینیو کی تجارت مین بوجہ تباہی جہازون کے خلل آیا اور ایسے وقت بسینیو اُسکے دوست کو بضرورت اپنی شادی کے جو پورشیا کے ساتھ ہونیوالی تھی روپیے کی ضرورت ہوئی انٹینیو بوجہ ناداری اپنے مجبوری شائی لاک سے اپنے دوست کو قرضہ دلانے کے لیے رجوع لایا شائی لاک نے علاوہ دیگر شرائط کے جو دستاویز مین درج کرائی گئی تھین یہ شرط بھی لکھالی کہ اگر روپیہ مع سود میعاد کے اندر ادا نہو تو انٹینیو اپنے دل کے قریب کا آدھ سیر گوشت

شائی لاک کو کاٹ دیوے میعاد منقضی ہوگئی اور روپیہ ادا نہوا ائیٹینو روپیہ دیتا تھا مگر بوجہ گذر جانے میعاد کے شائی لاک نے نہین لیا اور طالب آدھ سیر گوشت کا ہوا عدالت تک نوبت آئی۔ عدالت مین دستاویز پڑھی گئی اور یہ بات طے پائی کہ ائیٹینو کو آدھ سیر گوشت اپنے سینے کا کاٹ دینا چاہیے مگر پورشیا پینیون کی بی بی نے کہا کہ دستاویز مین صرف آدھ سیر گوشت کی شرط لکھی ہی نہ کم نہ زیادہ اور خون نکلنے کی شرط بھی درج نہین ہی۔ چونکہ بغیر جاری ہوئے خون کے گوشت کا کاٹا جانا ناممکن تھا اور یہ بھی ممکن نہ تھا کہ صرف آدھ ہی سیر گوشت کٹ سکے اور کمی بیشی نہو اسلیے شائی لاک لاجواب اور مجبور ہوگیا اور ائیٹینو کی جان بچ گئی شیکسپیر کے ناٹک موسوم بہ مرچنٹ آف وینس مین اس قصہ کی نقل مندرج ہی۔

شیرف آفیسر ضلع کا بڑا حاکم جسکے تعلق تبسیل قوانین

وحفظ امن ہی۔

شیم پین مجازاً شام پین فرانس کا پرانہ صوبہ۔ یہان کی شراب انگوری اسی صوبہ کے نام سے مشہور ہی۔

ف

فرانس مشہور ملک واقع مغربی حصہ یورپ رقبہ ۲۲۲۰۰۰ میل مربع طول ۶۵۰ میل شمال و مغرب سے جنوب و مشرق تک اور عرض ۶۱۵ میل شمال و مشرق سے جنوب و غرب تک آبادی ۱۸۶۱ء مین تین کرور باسٹھ لاکھ پانچ ہزار سات سو بانوے تھی۔

فیشن مجازاً فیشن۔ وضع طرح۔ پوشاک کی تراش و خراش۔

ق

قصر بکنگہم نام قصر شاہی۔ بکنگہم پیلیس۔

ک

کارٹرائی قسم پارچہ سرمایا گرادبیز جو ڈوریا کی طرح ہوتا ہی۔

کارڈ وصلی نام کی ٹکٹ جسپر نام چھپا ہوا ہوتا ہی اور ملاقاتی جب

کسی شخص کی ملاقات کو جاتا ہی اُسکے پاس اُسکو اندر بھیج دیتا ہی یہ طریقہ اطلاع احضار ہی

کانسٹیبل گری کس — کنسٹبل - سپاہی -

قریصص - ملک لیڈیا واقع یونان کا سب سے پچھلا بادشاہ تھا - بڑا متمول اور دولتمند تھا - ایک مرتبہ سولون حکیم اُسکی ملاقات کو گیا بادشاہ نے پوچھا کہ دنیا میں سب سے زیادہ خوش کون شخص ہی سولون نے بولدیا کہ وہ شخص جو اپنے دم واپسین تک خوش رہے - بادشاہ کو یہ جواب ناگوار معلوم ہوا اور راستے اپنے خزانہ سے پرتہ روجواہرات سولون کو دکھائے مگر سولون اپنے قول پر قائم رہا اور بادشاہ نے اُسکو اپنی سلطنت سے نکلوا دیا - اس اثنار میں کیخسرو شاہ ایران نے اُسپر حملہ کیا اور تمام مال و منال سے محروم کرکے حکم دیا کہ لکڑیون کا انبار لگا کے اُسمیں آگ لگا دیجاے اور قریصص جلا دیا جائے اور قریصص کو حکم دیا کہ اُس آگ میں کود پڑے - اُسوقت قریصص کو سولون کا قول یاد آیا اور تین مرتبہ سولون کا نام لیکر قریب تھا کہ وہ آگ میں کود پڑے مگر بادشاہ نے روک دیا اور دریافت کیا کہ کیا کہتا ہے قریصص نے سولون کا قصہ بیان کیا کیخسرو کو رحم آیا اور اُسکے قتل سے باز رہا -

کریم لیڈ — چکنا عمدہ دبیز کاغذ -

کمپنی — جماعت -

کنسرویٹری — گرم مکان - غیر ملک کے پھل پھول وغیرہ درختون کے محافظت کی جگہ

کنسکٹن گارڈنس — نام باغ شاہی واقع لندن -

کواڈرل — ایک قسم کا رقص جسمین بارہ جوڑ ایک طائفہ ہوتا ہی -

کونٹس — ارل یا کونٹ کی بیگم -

کوونٹ گارڈن — میوہ جات پھولون اور ترکاریون کی سب سے بڑی منڈی لندن میں اس مقام پر قائم ہی - جو بازار کا